عمران سیریز
سفلی دنیا
مظہر کلیم ایم اے

توجہ دیں گے"۔

محترم وحید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ کی تجویز واقعی قابل قدر ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ مناسب مواقع پر آپ کی تجویز پر عمل درآمد ہوتا رہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں آرام کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک اسے احساس ہوا کہ گیلری میں کوئی دبے پاؤں چل رہا ہے۔ اس نے بے اختیار چونک کر اخبار سامنے سے ہٹایا اور دروازے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت فلیٹ میں اکیلا تھا کیونکہ سلیمان اسے ناشتہ دینے کے بعد سودا سلف لینے مارکیٹ چلا گیا تھا۔

"کون ہے گیلری میں"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور ویسے بھی اب اسے کسی کے دبے پاؤں چلنے کا احساس نہ ہو رہا تھا اس لئے اس نے اس بات کو اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ اخبار دیکھنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر ویسا ہی احساس ہوا تو اس نے اخبار ایک طرف رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن گیلری خالی پڑی ہوئی تھی وہاں کچھ

بھی نہ تھا۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے"---- عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے ایک بار پھر اخبار اٹھا لیا۔ لیکن اسی لمحے اسے ایک بار پھر کسی کے دبے پاؤں چلنے کا احساس ہوا اور اس بار یہ احساس پہلے کی نسبت کہیں زیادہ شدت سے ہو رہا تھا۔ عمران نے اخبار واپس میز پر رکھا اور خاموش بیٹھ گیا۔ اسے واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی آدمی گیلری میں دبے پاؤں چل رہا ہے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا سلیمان کی بات سچی ثابت ہو رہی ہے کہ زیادہ چائے پینے سے دماغ پر خشکی چھا گئی ہے"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد اچانک کسی کے دبے پاؤں چلنے کا احساس جس طرح پیدا ہوا تھا اسی طرح ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اخبار اٹھانے ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود اپنا تعارف کرا رہا ہوں"---- عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا تو دوسری طرف سے انتہائی مترنم نسوانی ہنسی کی آواز سنائی دی تو عمران کی آنکھیں اس کے حلقوں میں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گردش کرنے لگ گئیں۔

"ماشاء اللہ۔ بڑا خوبصورت اور مترنم تعارف کرایا ہے آپ نے اپنا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر وہی مترنم ہنسی سنائی دی۔

"جس طرح وجیہہ اور شکیل ہو اسی طرح باتیں بھی خوبصورت کرتے ہو"---- دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ عمران کے لئے اجنبی تھا۔

"اس تعریف کا بیحد شکریہ۔ آپ شاید میری زندگی کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے مجھے وجیہہ اور شکیل کہا ہے اس لئے میں آپ کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہاں حاضر ہو جاؤں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قبرستان گورکھ پور کے ساتھ مرگھٹ میں آ جاؤ۔ رات کو بارہ بجے"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماشاء اللہ۔ اگر آپ واقعی مرگھٹ سے ہی بول رہی ہیں تو پھر پاکیشیا کو پسماندہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ جس ملک کے مرگھٹ میں فون موجود ہو وہ تو ترقی یافتہ ملکوں کو بھی پیچھے چھوڑ سکتا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا واقعی ترقی یافتہ ملک ہے۔ تمہاری طرح خوبصورت بھی ہے اور مجھے پسند بھی ہے۔ تو پھر تم آؤ گے ناں رات بارہ بجے۔ ضرور آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔ آؤ گے ناں۔ ضرور آنا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"احمق لڑکی۔ رانگ نمبر اگر مل ہی گیا تھا تو کم از کم بات کرنا تو جانتی۔ کسی ہوٹل، کسی کلب، کسی ریستوران، کسی باغ کا ہی پتہ بتا دیتی تاکہ عمران صاحب وہاں کھڑے آہیں بھرتے رہتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اخبار ایک بار پھر اٹھا لیا لیکن اسی لمحے دروازے پر کسی نے زور زور سے دستک دینی شروع کر دی۔ دروازہ اس طرح بجایا جا رہا تھا جیسے کوئی انتہائی جلدی میں ہو۔

"ارے ارے۔ کیا کال بیل کا بٹن خراب ہو گیا ہے یا نظر نہیں آ رہا"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل کر گیلری میں سے ہوتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازہ مسلسل بجایا جا رہا تھا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ اب اتنا بھی مضبوط دروازہ نہیں ہے۔ آخر سوپر فیاض کا فلیٹ ہے۔ سرکاری آدمی کا۔ اس لئے سرکاری انداز کا ہی بنا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا لیکن دروازہ اسی طرح مسلسل بجایا جا رہا تھا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

"دروازہ کھولو بابا۔ جلدی کرو دروازہ کھولو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے کنڈی ہٹائی اور پھر دروازہ کھولتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے

پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر مٹیالے رنگ کا چغہ سا تھا۔ سر پر سبز رنگ کی ایک چوکور سی ٹوپی تھی جس کے نیچے سے خشک بالوں کی لٹیں رسیوں کی طرح نکل کر اس کے کاندھوں سے بھی نیچے تک جا رہی تھیں۔ چہرہ ویران سا تھا لیکن بڑی بڑی آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ اس نے گلے میں بڑے بڑے منکوں کے کئی ہار پہنے ہوئے تھے۔

"مرگھٹ نہ جانا سمجھے بابا۔ مت جانا اور اپنے گھر میں بھی لوبان جلاؤ اور صدقہ دو۔ مت جانا۔ ہاں۔ کہہ رہا ہوں ورنہ زندہ واپس نہ آؤ گے اور ابھی تمہاری ضرورت ہے۔ ہاں بابا"۔۔۔۔ اس درویش نما آدمی نے بھاری سی آواز میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس نے کچھ بولنا چاہا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی زبان اچانک حرکت کرنے سے معذور ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو گیا کہ اس کے قدموں نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اچانک پتھر کا بت بن گیا ہو۔ وہ درویش سیڑھیاں اتر کر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا اور چند لمحوں بعد جیسے اچانک عمران کے جسم میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور وہ بے اختیار آگے بڑھ کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچ گیا لیکن وہ درویش اسے کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ حیرت سے اسے ادھر ادھر تلاش کر رہا تھا کہ سامنے سے سڑک کراس کر کے

سلیمان اس کی طرف بڑھ آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بات ہے صاحب۔ آپ کسے تلاش کر رہے ہیں"۔ سلیمان نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں سودا سلف سے بھرا ہوا بڑا سا بیگ تھا۔

"ایک نیالے رنگ کا لباس پہنے فقیر سا آدمی آیا تھا۔ اسے دیکھ رہا ہوں نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو مستان بابا آپ کے پاس آیا تھا۔ مگر کیوں"۔ سلیمان نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"مستان بابا۔ وہ کون ہے۔ تم اسے کیسے جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مارکیٹ میں اکثر گھومتا رہتا ہے۔ دکاندار اسے خیرات دینا چاہتے ہیں تو وہ نہیں لیتا اور جب اس کا جی چاہے تو کسی بھی دکاندار سے کچھ مانگ لیتا ہے۔ سب اسے مستان بابا کہتے ہیں۔ نیالے رنگ کا لباس اور سبز رنگ کی ٹوپی پہنتا ہے۔ لمبے لمبے بال ہیں۔ گلے میں منکوں کے ہار ہوتے ہیں۔ میں نے اسے ابھی سامنے والی گلی میں جاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے بھی نیالے رنگ کے لباس کا ذکر کیا تو مجھے اس کا خیال آ گیا"۔۔۔۔ سلیمان نے عمران کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ ویسے سنا ہے کسی ویران علاقے میں رہتا ہے۔ ایک بار کوئی دکاندار دوسرے کو بتا رہا تھا لیکن کیا وہ واقعی یہاں فلیٹ میں آیا تھا"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ کس لئے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ وہ تو کسی سے بات بھی نہیں کرتا۔ بس وہ منہ میں ہی بڑبڑاتا رہتا ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دروازہ بند کر دو۔ میرا تو ذہن ہی خراب ہو رہا ہے۔ عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ کوئی بات سمجھ میں ہی نہیں آ رہی"۔۔۔۔ عمران نے گیلری میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کچھ بتائیں تو سہی۔ مستان بابا اگر واقعی یہاں آیا ہے تو یہاں لازماً کوئی خاص بات بھی ہوئی ہو گی۔ سنا ہے وہ بہت پہنچا ہوا درویش ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو میرے فلیٹ پر پہنچا ہے۔ اس کے بعد دیکھو کہاں پہنچتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سٹنگ روم کے دروازے سے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بتاتے کیوں نہیں۔ بات کیا ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے اس کے پیچھے سٹنگ روم میں آتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں۔ بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا کہ اچانک زور زور سے دروازہ

بجنے لگا۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے بقول تمہارے پہنچا ہوا درویش مستان بابا کھڑا تھا۔ کہنے لگا کہ میں قبرستان کے ساتھ والے مرگھٹ میں نہ جاؤں۔ ابھی میری ضرورت ہے اور پھر وہ واپس چلا گیا"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں بڑی بیگم صاحبہ کو فون کرتا ہوں۔ یہ تو انتہائی پریشان کن مسئلہ ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ کیا پریشان کن مسئلہ ہے اور یہ اماں بی کا اس میں کیا دخل آ گیا"۔۔۔۔ عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ ضرور اصل بات چھپا رہے ہیں۔ اصل بات بتائیں۔ یہ قبرستان کے ساتھ والے مرگھٹ جانے کا کیا سلسلہ ہے ورنہ پھر بڑی بیگم صاحبہ خود ہی آپ سے ساری تفصیل پوچھ لیں گی۔ آپ جانتے تو ہیں کہ بڑی بیگم صاحبہ کس قدر اس طرح کے درویشوں کی معتقد ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مستان بابا سے بھی واقف ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ بہرحال کچھ نہ کچھ چھپا رہے ہیں۔ مستان بابا کا اس طرح فلیٹ پر آنا اور آپ کو قبرستان یا مرگھٹ جانے سے روکنا۔ یہ بات واضح نہیں ہے۔ کیا آپ کسی قبرستان یا مرگھٹ جانا چاہ رہے تھے"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔ وہ حد درجہ سنجیدہ ہو رہا تھا۔

"آخر ایک نہ ایک دن تو ہر ایک نے قبرستان جانا ہی ہے اور ویسے بھی بزرگوں کا کہنا ہے کہ انسان کو وقتاً فوقتاً قبرستان جاتے رہنا چاہئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بڑی بیگم صاحبہ سے بات کر لوں پھر آپ جس طرح چاہے قبرستان چلے جانا۔ چاہے کاندھوں پر سوار ہو کر جائیں چاہے خود اپنے پیروں پر چل کر۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو خوامخواہ پریشان ہو گئے ہو۔ یہ سب ڈرامے ہوتے ہیں۔ آج کل کے دور میں لوگ دوسروں کو چکر دینے کے لئے نجانے کیا کیا ڈرامے کھیلتے رہتے ہیں۔ مقصد وہی ہوتا ہے دوسروں کی جیبوں سے رقم نکلوانا اور یہی کام انہوں نے میرے ساتھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے ایک لڑکی کا فون آیا۔ اس نے ہنس ہنس کر مجھے رات کے بارہ بجے قبرستان گورکھ پورہ کے ساتھ والے مرگھٹ میں آنے کی دعوت دی اور پھر ابھی میں نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پہنچا ہوا مستان بابا آ گیا مجھے وہاں جانے سے روکنے کے لئے اور ساتھ ہی کہہ گیا ہے کہ گھر میں لوبان کی دھونی دو اور صدقہ دو اور یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ اب تم خود بتاؤ کہ یہ ڈرامہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ظاہر

ہے میں اب اس مستان بابا کو روشن ضمیر سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگوں گا اور پھر وہ جو چاہے مجھ سے مانگ لے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مستان بابا ایسا نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں اور آپ نے واقعی رات کو قبرستان یا مرگھٹ نہیں جانا۔ لوبان میرے پاس موجود ہے میں اسے جلاتا بھی ہوں اور صدقہ بھی دیتا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کتنا صدقہ دو گے۔ ارے مجھے تو بتاؤ"۔ عمران نے چیخ کر کہا۔

"ظاہر ہے آپ کی حیثیت کے مطابق ہی صدقہ دینا پڑے گا"۔ سلیمان نے مڑتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ وہ صدقہ مجھے دے دو۔ مجھ سے زیادہ ضرورت مند تمہیں اور کون ملے گا۔ آخر میں مقروض ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مذاق نہیں صاحب۔ یہ قدرت کے ایسے راز ہیں جنہیں نہ آپ سمجھ سکتے ہیں اور نہ میں"۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور باہر گیلری کی طرف مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ قدرت کے راز۔ دنیا نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اور ہم ابھی تک لوبان کی دھونیاں دینے کے چکر سے ہی آزاد نہیں ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اخبار اٹھا

لیا۔ لیکن اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"قدرت کا راز بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم احمقوں کی باتوں میں نہیں آؤ گے اور رات کو بارہ بجے مجھ سے ملنے ضرور قبرستان آؤ گے۔ آؤ گے ناں"۔ دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔ اس بار لہجہ بیحد لاڈ بھرا سا تھا۔

"میں واقعی احمقوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہتا۔ لیکن خود بھی فی الحال احمق بننے کا میرا پروگرام نہیں ہے۔ محترمہ"۔۔۔۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم آؤ تو سہی۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں دنیا کی سب سے بڑی مسرت مل جائے۔ ضرور آنا۔ میری بات کو مذاق نہ سمجھنا۔ میں واقعی تمہارا انتظار کروں گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ پہلے اپنا تعارف تو کرائیں اور اگر ہو سکے تو کوئی نشانی بھی بتا دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا نام شانتی ہے اور نشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم آؤ گے تو میں خود ہی تم سے مل لوں گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ تو واقعی گورکھ دھندہ سا بنتا جا رہا ہے۔ شانتی۔ قبرستان۔

مرگھٹ۔ مستان بابا"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ رات کو واقعی وہاں جائے گا لیکن اسی لمحے اسے خیال آیا کہ گورکھ پورہ قبرستان کا محل وقوع تو معلوم کر لے۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا کہ اس بارے میں کس سے پوچھے۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ٹاؤن آفس کا نمبر دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ٹاؤن ہال"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ میں دارالحکومت میں واقع ایک قبرستان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جو آدمی بھی اس سے متعلقہ ہو اس سے بات کرا دو"۔۔۔۔ عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں شفیق احمد بول رہا ہوں۔ انچارج قبرستان سیکشن"۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"قبرستان سیکشن۔ تو کیا قبرستان کا ٹاؤن ہال میں علیحدہ سیکشن ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ شہر میں واقع تمام قبرستانوں کی دیکھ بھال ضروری ہوتی ہے اس لئے اس کے لئے علیحدہ سیکشن قائم کیا گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک قبرستان گورکھ پورہ نام کا ہے۔ اس کا محل وقوع چاہئے۔ کہاں ہے یہ قبرستان"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"گورکھ پورہ قبرستان۔ نہیں صاحب اس نام کا یا اس سے ملتے جلتے نام کا دارالحکومت میں کوئی قبرستان نہیں ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نام کا قبرستان ہے"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ دارالحکومت اور اس کے نواح میں لاکھ چھوٹے بڑے قبرستان ہیں۔ سب کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ ان میں اس نام کا یا اس سے ملتے جلتے نام کا کوئی قبرستان نہیں ہے۔ آپ اگر حکم دیں تو میں خود ریکارڈ سمیت آپ کے آفس میں پیش ہو جاؤں۔ آپ خود چیک کر لیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہاں دارالحکومت میں کوئی مرگھٹ تو ہو گا وہ کہاں ہے۔ کیا وہ کسی قبرستان کے ساتھ واقع ہے"۔۔۔۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"یس سر۔ یہ مرگھٹ گرکھ قبرستان سے ملحقہ ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مرگھ قبرستان۔ یہ کیسا نام ہے"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ بھی اقلیتی لوگوں کا قبرستان ہے جناب۔ ان اقلیتوں کا جو اپنے مردے جلانے کی بجائے دفن کرتے ہیں۔ اس مرگھٹ کو عام طور پر شانتی مرگھٹ کہا جاتا ہے۔ یہ سنٹرل جیل کے عقبی علاقے میں ہے"۔ انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تھینک یو"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"شانتی مرگھٹ۔ اس لڑکی نے اپنا نام شانتی بتایا تھا۔ یہ آخر چکر کیا ہے۔ پھر وہ مستان بابا"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس نے ذہن کو جھٹک کر اخبار اٹھایا اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ رات کو بارہ بجے وہاں جائے گا۔ اسے یقین تھا کہ یہ سب کوئی دلچسپ شرارت ہے ورنہ روحیں یا بدروحیں فون نہیں کیا کرتیں اور اسی بات سے وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا۔

تابات کے شمال مشرقی علاقے میں ایک انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلہ واقع تھا جسے چانگ کہا جاتا تھا۔ اس چانگ پہاڑی سلسلے کے اندر جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پہاڑی گاؤں تھے جو انتہائی محدود آبادی پر مشتمل تھے اور وہاں رہنے والے لوگوں کا ذریعہ روزگار پہاڑی لومڑیوں کا شکار تھا۔ ان پہاڑی لومڑیوں کی کھالیں وہ تابات کے دارالحکومت میں لے جا کر فروخت کرتے تھے اور ان کے بدلے وہ اپنا پیٹ پالنے کے لئے سامان، ضروری اشیاء اور لباس وغیرہ خریدتے تھے۔ ہر گاؤں کا ایک سردار تھا جس کے کنٹرول میں پورا گاؤں ہوتا تھا اور گاؤں میں رہنے والا ہر آدمی سردار کا حکم اس طرح بجا لاتا تھا جیسے وہ اس کا زر خرید غلام ہو کیونکہ سردار اگر کسی سے ناراض ہو جاتا تھا تو وہ اسے موت کی سزا بھی دے سکتا تھا جس پر عمل در آمد کرنے کا پورا گاؤں پابند ہوتا تھا اور گاؤں کے کسی فرد کو بھی سردار کے فیصلے کے خلاف

منہ سے ایک لفظ نکالنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔ چانگ پہاڑی سلسلہ تابات کا سب سے دشوار گزار پہاڑی سلسلہ سمجھا جاتا تھا۔ یہاں راستے اول تو سرے سے موجود ہی نہ تھے۔ ہر طرف پہاڑی چوٹیاں اور عمودی گہرائیاں نظر آتی تھیں لیکن جو راستے موجود تھے وہ اس قدر تنگ تھے کہ ان پر خچر پر سوار آدمی بھی آسانی سے نہ چل سکتا تھا۔ اس پہاڑی علاقے کا سب سے بڑا شہر لاسہ تھا جس کی آبادی بیس تیس ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ لاسہ کا سردار مہا سردار سمجھا جاتا تھا اور اس کا حکم پورے چانگ پہاڑی سلسلے پر نافذ ہوتا تھا۔ لاسہ کا سردار جس کا نام سردار شاندا تھا وہ ادھیڑ عمر قوی ہیکل آدمی تھا اور اپنے سر پر لومڑی کی کھال کی بنی ہوئی ایک خاص ٹوپی پہنتا تھا اور لاسہ میں اس کا مکان سب سے بلند جگہ پر بنا ہوا تھا اور اس مکان کی طرف جانے والے راستوں پر باقاعدہ پہرہ رہتا تھا۔ صرف وہ لوگ سردار شاندا سے مل سکتے تھے جنہیں وہ ملنے کی اجازت دیتا تھا۔ سردار شاندا بڑے ٹھاٹ سے رہتا تھا۔ اس کے محل نما مکان میں بیس پچیس ملازم اور پچاس کے قریب مسلح محافظ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ سردار شاندا اس وقت اپنے خاص کمرے میں قیمتی لکڑی کی بنی ہوئی ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے میز کی دوسری طرف ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو شکل و صورت سے کافرستانی دکھائی دے رہا تھا۔ تابات کا یہ علاقہ ویسے تو شوگران کے ماتحت تھا لیکن دشوار گزار پہاڑیوں میں ان کا عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہی تھا اور

سردار شاندا ہی اس سارے علاقے میں شوگران حکومت کا نمائندہ تھا اور اس کے ذریعے شوگران حکومت اس سارے علاقے کو کنٹرول کرتی تھی۔

"آپ کھل کر بات کریں۔ آپ چاہتے کیا ہیں"---- سردار شاندا نے سامنے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"حکومت کافرستان آپ کو مراعات دینے کی خواہش مند ہے سردار۔ جو آپ چاہیں"---- اس ادھیڑ عمر آدمی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں حکومت شوگران کا ماتحت ہوں اور شوگران اور کافرستان کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی نہیں ہیں بلکہ اس علاقے تابات کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان جنگ بھی ہو چکی ہے پھر آپ اس قسم کی بات کس بنیاد پر کر رہے ہیں۔ آپ برائے مہربانی کھل کر بات کریں۔ آپ کی باتیں صرف اس کمرے کی دیواروں تک ہی محدود رہیں گی اور میرا سینہ تو ویسے بھی رازوں کا مدفن ہے"---- سردار شاندا نے بے چینی کے سے انداز میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"سردار میں حکومت کافرستان کا خصوصی نمائندہ ہوں اور میں نے آپ کو اپنے خصوصی کاغذات بھی دکھائے ہیں۔ حکومت کافرستان آپ سے سرکاری رابطے کی بجائے غیر سرکاری رابطے کی خواہش مند

ہے اور اس سلسلے میں وہ یہ مراعات بھی دینے کے لئے تیار ہے کہ چانگ کے رہنے والے لوگ کافرستان کے ملحقہ علاقوں میں لومڑیوں کا شکار کھیلیں تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا اور آپ یہ بات جانتے ہیں کہ کافرستان پہاڑی لومڑیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو ہر سال ایک ہزار کھالیں حکومت دینے کی پابند ہو گی"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"آپ نے اپنا نام سورج داس بتایا ہے ناں"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام سورج داس ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تو سورج داس صاحب۔ اس کے بدلے میں حکومت کافرستان مجھ سے یا علاقے سے کیا چاہے گی"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو سورج داس بے اختیار مسکرا دیا۔

"صرف اتنا کہ آپ مہاشری زپالا سے سفارش کر دیں کہ وہ حکومت کافرستان کا ایک خاص کام کر دے اور بس"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا تو سردار شاندا بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ مہاشری زپالا سے حکومت کافرستان کیا کام لینا چاہتی ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ پاکیشیا ہمارا دشمن نمبر ایک ہے۔ پاکیشیا کی

ایک سرکاری تنظیم ہے سیکرٹ سروس۔ اس سیکرٹ سروس کے لئے ایک آدمی کام کرتا ہے جس کا نام علی عمران ہے۔ حکومت کافرستان اس آدمی علی عمران کو مروانا چاہتی ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا تو سردار شاندا کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"صرف ایک آدمی کی موت کے لئے آپ اتنا بڑا اقدام کر رہے ہیں کہ آپ ہمارے چانگ کے رہنے والوں کو اپنے علاقے میں لومڑیوں کا شکار کھیلنے کی اجازت دے رہے ہیں اور مجھے ایک ہزار کھالیں ہر سال دینے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ کسی ایک آدمی کو ہلاک کرنا کسی حکومت کے لئے کون سا مشکل کام ہے۔ حکومت کے سینکڑوں ہزاروں خفیہ ایجنٹ ہوتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس آدمی کو گولی مار سکتا ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو سکتا سردار تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا۔ عمران آدمی ہی نہیں اس کے اندر مافوق الفطرت طاقتیں موجود ہیں جو اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس لئے آج تک پوری دنیا کے تربیت یافتہ ایجنٹس، انتہائی بڑی بڑی اور انتہائی بادسائل بین الاقوامی مجرم تنظیمیں، سرکاری ایجنسیاں کوئی بھی اس آدمی کو ہلاک نہیں کر سکیں بلکہ یہ آدمی جس ملک کے خلاف بھی مشن پر جاتا ہے وہاں تباہی پھیلا دیتا ہے اور ہمیشہ آخری کامیابی اسے ہی ملتی ہے۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے لیکن یہ حقیقت

ہے کہ اگر حکومت ایکریمیا کو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کسی مشن پر روانہ ہو رہا ہے تو وہ خود ہاتھ جوڑ کر اس کا مشن کامیاب کرا دیتی ہے۔ یہ شخص عفریت ہے عفریت۔ گزشتہ دنوں اس عمران نے کافرستان کا ایک اہم پراجیکٹ تباہ کر دیا اور کافرستان کی تمام سرکاری ایجنسیاں اس کے خلاف ناکام رہ گئیں۔ اس پر پرائم منسٹر صاحب نے تمام ایجنسیوں کی کارکردگی بڑھانے کے لئے ایک نیا سیکشن قائم کیا ہے اس سیکشن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ وہ نہ صرف ایجنسیوں کی کارکردگی بڑھائے بلکہ کسی نہ کسی طرح سے اس عمران کا خاتمہ کرائے۔ اس سیکشن کا انچارج کرنل سورگ رام کو بنایا گیا ہے اور پرائم منسٹر صاحب نے کرنل سورگ رام کو مکمل اختیارات دے دیئے ہیں۔ کرنل سورگ رام کا سسر پنڈت دیو داس کافرستان میں سفلی علوم کا ماہر ہے۔ کرنل صاحب کی بیوی نے اپنے والد سے اس کام کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر کرنل صاحب کسی طرح اس عمران کا خاتمہ کر سکیں تو انہیں بے پناہ فائدہ ہو گا۔ کرنل صاحب کے سسر پنڈت دیو داس نے اپنے داماد کرنل سورگ رام سے ملاقات کی اور پھر انہیں قائل کر لیا کہ اگر مہاشری زپالا چاہیں تو عمران کا خاتمہ آسانی سے ہو سکتا ہے جس پر کرنل صاحب نے اس طریقے کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ انہیں پرائم منسٹر صاحب نے مکمل اختیارات دے دیئے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے سسر کے مشورے سے مجھے یہاں آپ کے پاس بھیجا ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مہاشری زپالا کی یہ توہین ہے سورج داس صاحب کہ وہ ایک معمولی آدمی کی ہلاکت کے لئے اپنی طاقتوں کو بھیجے۔ اگر حکومت کافرستان ان سے کوئی کام لینا چاہتی ہے تو کوئی بڑا کام لے"۔ سردار شاندا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کی ہلاکت ہی کافرستان کے لئے بہت بڑا کام ہے"۔ سورج داس نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے آپ کا کام ہو جائے گا اور مہاراج شری زپالا میری درخواست پر ہی کام کریں گے۔ اس کے لئے میری شرائط ہوں گی"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"آپ صرف کام کرا دیں۔ آپ کی جو شرائط بھی ہیں وہ ہمیں منظور ہوں گی"۔۔۔۔ سورج داس نے بڑے ماہرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی مذاکرات کرنے اور دوسرے کو آمادہ کرنے کے کام میں مہارت رکھتا تھا۔

"پاکیشیا ویسے تو شوگران کا انتہائی دوست ملک ہے اس لئے حکومت شوگران تو نہ چاہے گی کہ پاکیشیا کے خلاف مہاشری زپالا سے کوئی کام لیا جائے لیکن مجھے چونکہ ذاتی طور پر کافرستان پسند ہے اور مہاشری زپالا بھی پاکیشیا کو ناپاک ملک سمجھتے ہیں اور کافرستان کو پسند کرتے ہیں اس لئے میں یہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ میری سمجھ کے مطابق تو یہ کوئی بڑا کام نہیں البتہ مہاشری سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ

جس طرح چاہیں پاکیشیا کو نقصان پہنچائیں لیکن اس عمران کو بہرحال ہلاک ہونا چاہئے۔ لیکن اس کے لئے میری دو شرطیں ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ چانگ پہاڑی سلسلے سے ملحقہ کافرستانی علاقے کے جنگلات میں پائی جانے والی صندل کی تمام لکڑی میری ملکیت ہو گی اور ان جنگلات کا ٹھیکہ حکومت کافرستان میرے نامزد کردہ آدمیوں کو میری شرائط پر دینے کی پابند ہو گی اور دوسری شرط یہ کہ میرے آدمیوں کو پورے کافرستانی پہاڑی سلسلوں میں لومڑیوں کا شکار کھیلنے کی کھلی اجازت ہو گی۔ اس میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"آپ کی دونوں شرائط حکومت کافرستان کو منظور ہیں"۔ سورج داس نے فوراً ہی جواب دیا تو سردار شاندا کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان شرائط کی منظوری کے بعد وہ مالی لحاظ سے بھی اور اپنے علاقے کے لحاظ سے بھی واقعی شہنشاہ بن جاتا تھا۔

"لیکن مجھے یہ سب کچھ تحریری طور پر چاہئے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"آپ تک تحریر پہنچ جائے گی۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا۔

"آپ چاہیں تو اپنے کرنل صاحب سے یہاں سے فون پر بات کر لیں تاکہ مجھے تسلی ہو جائے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"مجھے انہوں نے مکمل طور پر بااختیار بنا کر بھیجا ہے۔ سردار۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ شرطیں منظور سمجھیں اور ان پر انتہائی خلوص سے عمل بھی ہو گا"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا۔

"تو پھر میں مہاشری زپالا سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"کیا مطلب۔ کیا شری زپالا کے پاس فون بھی ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سردار شاندا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"میں سردار شاندا بول رہا ہوں۔ شری مہاراج سے بات کرائیں"۔ سردار شاندا نے دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی کہا۔ اسی لمحے سورج داس نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن خود ہی پریس کر دیا۔

"کیا بات ہے سردار شاندا"۔۔۔۔ ایک بھاری مگر انتہائی کرخت سی آواز سورج داس کو سنائی دی۔

"شری مہاراج۔ آپ سے ملاقات کے لئے وقت چاہئے۔ انتہائی اہم کام ہے ملیچھ پاکیشیائیوں کے خلاف۔ میرے ساتھ ایک مہمان بھی ہے سورج داس۔ یہ کافرستانی ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فون پر ہی کام بتا دو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے"۔۔۔۔ دوسری

طرف سے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"شری مہاراج۔ ملاقات کا وقت دے دیں۔ آپ کی شکل دیکھ کر ہی دل کو چین آ جاتا ہے"---- سردار شاندا نے اس بار انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آ جاؤ"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سردار شاندا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری قسمت اچھی ہے کہ شری مہاراج نے فوری طور پر وقت دے دیا ہے ورنہ پہلے کبھی اس طرح انہوں نے فوری وقت نہیں دیا۔ آؤ"---- سردار شاندا نے اٹھتے ہوئے کہا تو سورج داس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں کہاں جانا ہو گا"---- سورج داس نے کہا۔

"لاسہ میں ہی شری مہاراج کا محل ہے"---- سردار شاندا نے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہاں لاسہ میں۔ لیکن میں نے تو سنا تھا کہ چانگ کے کسی انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلے میں کسی غار میں رہتے ہیں۔ اس لئے تو میں فون کی بات سن کر حیران ہوا تھا"---- سورج داس نے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی وہاں رہتے ہیں لیکن اس وقت جب انہوں نے کوئی خاص کام کرنا ہو۔ ورنہ یہیں لاسہ میں اپنے محل میں رہتے ہیں"۔ سردار شاندا نے جواب دیا تو سورج داس نے اثبات میں سرہلا دیا اور

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک جیپ میں بیٹھ گئے جس کے آگے لومڑی کا سربنا ہوا تھا۔ اس جیپ کا رنگ زرد تھا اور اس پر سرخ رنگ کا پٹیاں بنی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے جیپ میں بیٹھتے ہی ان کے آگے پیچھے مسلح محافظوں کی دو جیپیں بھی روانگی کے لئے تیار ہو گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد تینوں جیپیں محل سے نکل کر نیچے شہر کی طرف بڑھنے لگیں۔ شہر میں جیسے ہی سردار شاندا کی جیپ پہنچی پیدل چلنے والے اور دوسرے تمام لوگ اس کے استقبال کے لئے جھک گئے۔ تھوڑی دیر بعد سردار شاندا کی جیپ ایک اور محل نما مکان میں داخل ہو رہی تھی جہاں مسلح محافظوں کی بجائے انتہائی خوفناک شکلوں والے لمبے تڑنگے آدمی موجود تھے۔ سردار شاندا اور سورج داس کو تھوڑی دیر بعد ایک بڑے کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا جس پر انتہائی سرخ رنگ کا ریشمی کپڑا بچھا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس تخت کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

"شری مہاراج سے بات کرتے وقت نظریں زمین پر رکھنا۔ ان کی طرف مت دیکھنا ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے"---- سردار شاندا نے سرگوشی کے انداز میں سورج داس کے کان میں کہا تو سورج داس نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو سورج داس نے ایک نظر دیکھا کہ دروازے سے ایک درمیانے قد اور بہت موٹے جسم کا سیاہ فام آدمی اندر داخل ہو رہا تھا جس کے جسم اور چہرے پر بال ہی بال تھے۔ اس نے صرف سرخ رنگ کی دھوتی باندھی ہوئی تھی۔

اس کا اوپر والا جسم ننگا تھا اور بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ سر پر استرا پھرا ہوا تھا البتہ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔ ان آنکھوں میں دیکھتے ہی سورج داس کے جسم کو اس طرح زوردار جھٹکا لگا جیسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم میں دوڑ گیا ہو اور اس کی آنکھیں خود بخود جھک گئیں پھر ساتھ بیٹھا ہوا سردار شاندا بالکل اسی طرح جھک گیا جیسے بیٹھے بیٹھے سجدہ کر رہا ہو تو سورج داس بھی اسی انداز میں جھک گیا۔

"ہم سردار شاندا اور کافرستانی مہمان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ سر اٹھا کر بیٹھیں اور ہمیں دیکھیں بھی اور ہمارے ساتھ گفتگو بھی کریں"۔ وہی بھاری اور کرخت آواز سورج داس کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو گیا اور اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو شری مہاراج اب تخت پر بیٹھ چکے تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں پر انتہائی نفیس قسم کی سیاہ گاگل لگا لی تھی۔ اس کے گلے میں ایک سرخ رنگ کا دھاگہ پڑا ہوا تھا۔ ویسے سیاہ بالوں سے بھرے ہوئے جسم کی وجہ سے وہ کوئی خوفناک ریچھ دکھائی دے رہا تھا لیکن سورج داس جانتا تھا کہ پوری دنیا میں شری مہاراج سفلی علم کا سب سے بڑا ماہر ہے اور ہزاروں لاکھوں شیطانی طاقتیں اس کی ماتحت ہیں۔

"شری مہاراج۔ کافرستانی مہمان کا نام سورج داس ہے اور یہ کافرستان حکومت کا نمائندہ ہے"---- سردار شاندا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں پہلے سورج داس کا تعارف کرایا اور پھر اس نے وہ ساری گفتگو لفظ بہ لفظ دوہرا دی جو اس کے اور سورج داس کے درمیان ہوئی تھی۔

"تم نے درست کہا ہے سردار شاندا۔ ایک آدمی کو مارنے کے لئے ہمارا حرکت میں آنا ہماری توہین ہے۔ چاہے وہ آدمی کوئی بھی کیوں نہ ہو"---- شری مہاراج نے انتہائی تفاخرانہ لہجے میں کہا۔

"شری مہاراج۔ سورج داس نے اس آدمی کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے البتہ آپ خود اس آدمی کے بارے میں بہتر جان سکتے ہیں۔ جو کچھ سورج داس نے بتایا ہے اگر واقعی وہ آدمی ایسا ہے تو شری مہاراج اس آدمی کی ہلاکت پورے پاکیشیا کی ہلاکت ہے"---- سردار شاندا نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہ چاہتا تھا کہ شری مہاراج کام کرنے پر رضامند ہو جائیں تاکہ وہ دولت مند ہو سکے۔

"میں دیکھتا ہوں"---- شری مہاراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ فضا میں بلند کیا اور پھر چند لمحوں تک وہ ہاتھ فضا میں بلند رہا۔ اس کے بعد شری مہاراج نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اس آدمی کے ساتھ روشنی کی طاقتیں ہیں اور یہ آدمی بیحد اہم ہے لیکن پھر بھی صرف ایک آدمی کے خلاف کام کرنا ہماری توہین ہے"---- شری مہاراج نے چند لمحوں بعد کہا۔

"مہاراج۔ آپ بیشک پورے پاکیشیا کو جلا کر راکھ کر دیں جو آپ کی مرضی آئے کریں لیکن اس آدمی کو ضرور ہلاک کر دیں۔ یہ آدمی

کافرستان کے لئے عذاب بن چکا ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے پہلی بار کہا۔

"ہونہہ۔ چونکہ سردار شاندا نے سفارش کی ہے اور میں ویسے بھی پاکیشائیوں کو دشمن سمجھتا ہوں اور کافرستان کو دوست۔ اس لئے میں یہ کام کروں گا لیکن اس طرح نہیں جس طرح تم چاہتے ہو۔ یہ کام میں اپنے انداز میں کروں گا"۔۔۔۔ شری مہاراج نے جواب دیا۔

"آپ کی مہربانی مہاراج۔ بس ہمارے لئے آپ کی رضامندی ہی کافی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اب عمران کسی صورت بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور مہاراج اس کی موت پر پورے کافرستان میں جشن منایا جائے گا"۔۔۔۔ سورج داس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس عمران پر اپنی ایک ایسی طاقت حاوی کر دوں گا کہ وہ خود شیطان بن جائے گا اور پھر وہ وہی کچھ کرے گا جو میری طاقت چاہے گی"۔ شری مہاراج نے کہا۔

"شری مہاراج۔ مسئلہ تو اس کی ہلاکت ہے اس طرح تو یہ ہلاک نہیں ہو گا"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"نہیں سردار شاندا۔ میں نے جو کچھ اس آدمی کے بارے میں معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس آدمی کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں اور میں ان طاقتوں کو اس آدمی کے ہاتھوں ذلیل اور خراب کرانا چاہتا ہوں۔ بہرحال آخر میں یہ آدمی بھی ہلاک ہو جائے

گا۔ اس بات کی فکر مت کرو"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کسی بھیڑیئے کی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک اور عرض کروں"۔ اچانک سورج داس نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تمہارے ذہن میں کیا خیال آیا ہے۔ تمہارے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ اگر یہ آدمی عمران قابو میں آ جائے تو اس کے ذریعے پاکیشیا کے دفاعی نظام کی اہم ترین فائل حاصل کی جا سکتی ہے اس طرح کافرستان آسانی سے پاکیشیا کو تباہ کر کے اس پر ہمیشہ کے لئے قبضہ کر سکتا ہے۔ تمہاری یہ خواہش مجھے پسند آئی ہے۔ سب سے پہلے میں یہی کام کروں گا لیکن اس فائل کے بارے میں تو مجھے بتاؤ کہ وہ کون سی فائل ہے اور کہاں موجود ہے کیونکہ میری طاقتیں اس قسم کی معلومات نہیں رکھتیں"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کہا۔

"مہاراج۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ اس فائل کو ریڈ فائل کہا جاتا ہے۔ البتہ یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ فائل کہاں ہو گی"۔ سورج داس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا کافی ہے۔ اس عمران کو یقیناً اس بارے میں علم ہو گا۔ اب تم جاؤ تمہارے دونوں کام ہو جائیں گے"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کہا۔

"فائل ہمیں کہاں ملے گی۔ شری مہاراج"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"فائل میرے پاس پہنچ جائے گی اور میں سردار شاندا کو بتا دوں گا وہ تمہیں بتا دے گا۔ تم وہ فائل مجھ سے لے لینا"---- شری مہاراج نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو سردار شاندا بھی دوبارہ جھک گیا اور سورج داس بھی۔

عمران نے کار مرگھٹ سے ایک سو گز دور روکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا رات کے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا اس جگہ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا کہیں کہیں ٹمٹماتے ہوئے بلبوں کی روشنی نظر آ رہی تھی کیونکہ مرگھٹ اور قبرستان سے آبادی کافی فاصلے پر تھی۔ ٹمٹماتے بلب سٹریٹ لائٹس کے تھے جو کسی کسی کھمبے پر جل رہے تھے۔ مرگھٹ اور قبرستان کے گرد اونچی چار دیواری بنی ہوئی تھی اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ لوہے کے بنے ہوئے گیٹ تھے جو بند تھے دونوں چار دیواریوں کے اندر کونوں میں ایک چھوٹی سی عمارت بنی ہوئی باہر سے نظر آ رہی تھی جس کے سامنے ہلکی طاقت کا بلب بھی روشن تھا۔ مرگھٹ کے اندر بنی ہوئی عمارت اس کے پھاٹک سے دائیں ہاتھ پر تھی جبکہ گرکھ قبرستان کے اندر بنی ہوئی عمارت اس کے پھاٹک کے بائیں ہاتھ پر تھی۔ عمران چونکہ دوپہر کو یہاں کا چکر لگا گیا

تھا اس لئے اب رات کو وہ بغیر کسی سے پوچھے سیدھا یہاں پہنچ گیا تھا اس نے ہاتھ اٹھا کر کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تو بارہ بجنے میں ابھی پندرہ منٹ باقی تھے اس نے کاندھے اچکائے اور خاموش کھڑا ہو گیا وہ ٹھیک بارہ بجے مرگھٹ پہنچنا چاہتا تھا گو پہلے اس کا خیال تھا کہ یہ سب کچھ کسی شرارت یا ڈرامے بازی کے طور پر کیا جا رہا ہے لیکن بعد میں اسے اچانک خیال آیا کہ اس لڑکی نے بھی اپنا نام شانتی بتایا ہے جبکہ ٹاؤن ہال کے ملازم نے بھی اس مرگھٹ کا نام شانتی مرگھٹ بتایا تھا پھر اس مستان بابا کی فون کے فوری بعد آمد اور اسے مرگھٹ نہ جانے کے ہدایت کرنے کے ساتھ ساتھ وقتی طور پر اس کے جسم اور زبان کا بے حرکت ہو جانا یہ سب کچھ سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ کوئی پراسرار طاقت اس کے ساتھ کوئی پراسرار کھیل کھیلنا چاہتی ہے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ رات کو مرگھٹ ضرور جائے گا تاکہ واقعی یہ کوئی پراسرار کھیل ہے تو کم از کم اسے معلوم تو ہو سکے کہ یہ کیا کھیل ہے اور اس کا اصل مقصد کیا ہے یہی وجہ تھی کہ وہ دوپہر کو اس جگہ کو تلاش کر کے اسے دیکھ گیا تھا۔ سلیمان شام کو اس سے چھٹی لے کر چلا گیا تھا کہ اس کے کسی دوست کے گھر میں کوئی تقریب ہے اور اس نے اس تقریب میں شرکت کرنی ہے اور یہ تقریب چونکہ ساری رات رہنی ہے اس لئے وہ رات وہیں اس دوست کے گھر ہی رہے گا اور عمران نے اسے بڑی خوش دلی سے جانے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان اگر

فلیٹ میں ہوا تو اس نے اسے مرگھٹ جانے سے ہر قیمت پر روک دینا ہے اور سلیمان کے پاس سب سے بڑا حربہ اماں بی کو فون کرنے کا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اگر سلیمان نے اماں بی کو فون کر کے یہ ساری باتیں بتا دیں تو اماں بی کوٹھی سے ہی جوتا پکڑے فلیٹ پر پہنچیں گی اور پھر فلیٹ سے اسے جوتے مارتی ہوئی واپس لے جائیں گی اور اس کے بعد اس کا فلیٹ میں واپس جانا تو ایک طرف کوٹھی سے باہر جانا بھی بند ہو جائے گا اس لئے جب سلیمان نے تقریب میں جانے کی بات کی تو عمران نے اسے بلا حیل و حجت اجازت دے دی۔ عمران سڑک کے کنارے کھڑا بار بار گھڑی دیکھتا رہا اور جب بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی رہ گئے تو عمران نے قدم آگے بڑھائے اور پھر سڑک کراس کر کے وہ مرگھٹ کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا چونکہ مرگھٹ اور گرکھ قبرستان دونوں کے گیٹس کے باہر باقاعدہ بورڈ لگے ہوئے تھے اس لئے اسے معلوم ہو گیا کہ مرگھٹ کا پھاٹک کون سا ہے اور گرکھ قبرستان کا پھاٹک کون سا۔ لیکن ابھی اس نے سڑک کراس کی ہی تھی کہ اچانک ایک طرف سے گھپ اندھیرے میں سے ایک آدمی نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس آدمی کا انداز بیحد جارحانہ تھا عمران اس کے اچانک آنے اور پھر اسے جارحانہ انداز سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا لیکن جیسے ہی وہ آدمی عمران کے قریب پہنچا عمران اسے پہچان کر حیران رہ گیا یہ وہی مستان بابا تھا جو اس کے فلیٹ پر آیا تھا۔

"تمہیں میں نے منع کیا تھا کہ مرگھٹ نہ جانا۔ تم پھر آ گئے ہو"۔ مستان بابا نے قریب آکر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں بابا جی۔ میں مٹی کا بنا ہوا کھلونا نہیں ہوں کہ جسے کوئی توڑ دے گا"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مٹی کے ہی کھلونے ہو۔ حقیر سے کھلونے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ گئے ہو۔ جاؤ واپس جاؤ ورنہ تم واقعی مٹی کے کھلونے کی طرف توڑے بھی جا سکتے ہو"۔۔۔۔ مستان بابا نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اس کی سرخ سرخ آنکھوں میں جیسے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"آپ نے مجھے نصیحت کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے بابا جی۔ اس لئے اب آپ جائیں میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کی شان میں کوئی گستاخی کروں لیکن میں اپنی مرضی کا مالک ہوں میں کسی پابندی قبول کرنے کا عادی نہیں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بھی اس بار سخت لہجے میں کہا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ رک جاؤ"۔۔۔۔ اسے اپنے عقب سے مستان بابا کی گرجدار آواز سنائی دی لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ پھر وہ جیسے ہی گیٹ پر پہنچا گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی مرگھٹ کے اندر سے اسے لڑکی کی مترنم ہنسی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"آؤ۔ آؤ۔ آ جاؤ"۔۔۔۔ وہی لڑکی کہہ رہی تھی اور عمران اندر

داخل ہو گیا یہ ایک کافی بڑا احاطہ تھا جس میں ہر طرف جلی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے اور وہاں انتہائی ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ یہ بو مرگھٹ کے گیٹ میں داخل ہوتے ہی عمران کو محسوس ہونے لگی تھی لیکن اس نے سانس روک لیا تھا اس کے اندر داخل ہوتے ہی پھاٹک خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا اس نے ادھر دیکھا جدھر کونے میں عمارت بنی ہوئی تھی اور عمارت کے سامنے کے رخ ایک ہلکی پارو کا بلب جل رہا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار اچھل پڑا اس نے دیکھا کہ دروازے پر ایک نوجوان اور انتہائی خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جس کے جسم پر سیاہ رنگ کی ساڑھی تھی اس کا اپنا رنگ بھی سانولا تھا لیکن اوپر موجود بلب کی روشنی کی وجہ سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا اس کی پیشانی پر تلک لگا ہوا تھا۔

"آؤ۔ آجاؤ"۔۔۔۔ اس لڑکی نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا جب عمران اس دروازے کے قریب پہنچا تو لڑکی اندر کی طرف ایک طرف ہٹ گئی۔

"آجاؤ۔ ڈرو نہیں یہاں شانتی ہی شانتی ہے"۔۔۔۔ اس لڑکی نے کہا تو عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ڈرنے والی چیز ہی نہیں ہو اس لئے ڈر کس بات کا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ اسی لمحے چٹاک کی آواز کے ساتھ کمرہ تیز روشنی سے جگمگا اٹھا کمرے میں دری

بچھی ہوئی تھی۔ ایک طرف پانی کا بڑا سا کولر موجود تھا ساتھ ہی فون بھی رکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر دیا اور آگے بڑھ کر اس نے مسکراتے ہوئے عمران کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن عمران نے ایک جھٹکے سے ہاتھ علیحدہ کر لیا۔

"مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔ اماں بی کا کہنا ہے کہ نامحرم عورتوں کا ہاتھ جہاں لگ جائے اس جگہ کو دوزخ میں جلایا جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"بیٹھو۔ مجھے تو خوشی ہے کہ تم آ گئے ہو میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے بلایا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے عمران کے ہاتھ جھٹکنے کا برا منائے بغیر کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا دری پر بیٹھ گیا۔ لڑکی اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی اور غور سے عمران کو دیکھنے لگی اس کے چہرے پر انتہائی دل لبھانے والی مسکراہٹ تھی۔

"اگر تم نے مجھے یہاں رات کے بارہ بجے صرف دیکھنے کے لئے بلایا ہے تو پھر تم نے واقعی زیادتی کی ہے اس کام کے لئے اس قدر پراسراریت کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم شاید اس بوڑھے آدمی کی باتوں کی وجہ سے ایسا سوچ رہے ہو حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ بوڑھا تو مرگھٹ کے باہر اکثر گھومتا رہتا ہے میرا نام شانتی ہے اور میں مرگھٹ کے انچارج رام لال کی اکلوتی بیٹی ہوں میں یہاں یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں اور تاریخ میں

ڈاکٹریٹ کر رہی ہوں ہماری رہائش اس مرگھٹ کے پیچھے بنی ہوئی کوٹھی میں ہے۔ بابا آج شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور مرگھٹ کے قانون کے مطابق یہاں ہر وقت ایک آدمی کا رہنا ضروری ہوتا ہے اس لئے بابا کی جگہ آج میں یہاں موجود ہوں"۔۔۔۔ شانتی نے مسکراتے ہوئے اپنے متعلق تفصیل بتائی تو عمران اس کی باتیں سن کر واقعی حیران رہ گیا۔

"لیکن تم مرگھٹ کے قانون کے مطابق یہاں اپنے بابا کی جگہ ڈیوٹی دے رہی ہو مگر مجھے کس لئے اس انداز میں یہاں بلایا ہے تم نے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ یہاں اس طرح احمقوں کی طرح کیوں چلا آیا ہے وہ تو پراسرار حالات کی وجہ سے یہاں آیا تھا لیکن اب شانتی نے جس طرح اپنا تعارف کرایا تھا اس سے ساری پراسراریت ختم ہو گئی تھی۔

"تمہارے متعلق مجھے میری یونیورسٹی کی چند سہیلیوں نے بتایا تھا وہ تمہاری بہن ثریا کے ساتھ پڑھتی رہی ہیں بس گروپ بیٹھا ہوا تھا کہ ثریا کا ذکر آ گیا اور ثریا کے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی آ گیا لڑکیوں نے تمہارے متعلق ایسی باتیں کیں کہ مجھے تم سے ملنے کا بے حد اشتیاق پیدا ہو گیا لیکن مجھے بتایا گیا کہ تم انتہائی پراسرار ٹائپ کے آدمی ہو اور کسی سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتے ہو تو میں نے تم سے ملنے کے لئے یہ پراسرار انداز اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں فون کر کے وہاں سے تمہارے فلیٹ کا نمبر لیا

اور پھر تمہیں فون کر دیا ویسے مجھے یقین تھا کہ تم آؤ گے"۔۔۔۔ شانتی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اجازت تاکہ میں واپس جا کر سو سکوں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ اب آ گئے ہو تو کچھ دیر بیٹھو میں تمہارے ساتھ ایک خاص معاملے پر ڈسکس کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ شانتی نے کہا۔

"تمہارے لئے خاص معاملہ کسی مردے کو جلانا وغیرہ ہو گا اور مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اسے اب واقعی شدید بوریت محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"نہیں۔ مردے کو جلانے والی بات نہیں ہے وہ تو بابا کا کام ہے میرا نہیں۔ میں نے تمہارا ذکر پہلی بار یونیورسٹی میں نہیں سنا تھا بلکہ تابات کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں واقعی ایک غار میں رہنے والے یوگی جسے شری مہاراج کہا جاتا ہے اس کے منہ سے بھی سنا تھا"۔۔۔۔ شانتی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اس کے چہرے پر بے اختیار دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا ذکر اور یوگی کے منہ سے۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شانتی پہلے کی طرح کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اب تمہارے چہرے سے بوریت کے تاثرات ختم ہو گئے ہیں بہرحال جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ واقعی درست ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میرا سبجیکٹ تاریخ ہے اس کے ساتھ ساتھ مجھے بچپن سے

ہی سفلی علوم حاصل کرنے کا بھی شوق تھا کافرستان میں ہمارے رشتہ دار آباد ہیں اور میں سال میں ایک بار کافرستان رشتہ داروں سے ملنے جاتی ہوں، تو وہاں کے سفلی علوم کے ماہرین سے بھی ملتی ہوں مجھے ایک بار بتایا گیا کہ سفلی علوم میں دنیا کا سب سے بڑا ماہر ایک یوگی ہے جسے شری مہاراج کہا جاتا ہے۔ وہ تابات کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے جسے چانگ کہا جاتا ہے کی کسی غار میں رہتا ہے وہ سفلی دنیا کا شہنشاہ کہلاتا ہے اور بے شمار سفلی طاقتیں اس کی ماتحت ہیں۔ میں نے تمام سفلی علوم کے ماہروں سے شری مہاراج کی تعریف سنی تو چند ماہ ہوئے میں ایک آدمی کے ساتھ ان سے ملنے گئی ہم بڑی مشکل سے ان تک پہنچے وہ واقعی سفلی دنیا کے شہنشاہ ہیں انہوں نے میری فرمائش پر مجھے بھی چند طاقتیں بخش دیں۔ وہیں باتوں باتوں میں انہوں نے تمہارا ذکر کیا تم نے شاید نادانستگی میں ہی سہی ان کے کسی چیلے کو نقصان پہنچایا تھا جس پر انہیں تم پر بیحد غصہ تھا انہوں نے کہا کہ وہ کسی بھی روز تمہیں ہلاک کر دیں گے ابھی وہ کسی خاص عمل میں مصروف ہیں اس سے فرصت ملتے ہی وہ تمہارے خلاف کام کریں گے میں خاموش رہی کیونکہ میں تو تمہیں جانتی ہی نہ تھی یہاں اچانک جب تمہارا ذکر آیا تو مجھے شری مہاراج کی بات یاد آ گئی اور میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم شری مہاراج کے پاس جا کر ان سے معافی مانگ لو ورنہ کسی بھی لمحے وہ تمہیں جلا کر بھسم کر دیں گے"۔۔۔۔ شانتی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سفلی دنیا کا شہنشاہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اس لئے کہ میں الحمد اللہ مسلمان ہوں اور اس لئے گندے اور نجس سفلی علوم مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس لئے تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"---- عمران نے کہا اور ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے ارے بیٹھو تم تو ناراض ہو گئے۔ میں تو تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہی تھی اگر تمہیں کوئی فکر نہیں ہے تو ٹھیک ہے شری مہاراج جانے اور تم جانو۔ لیکن اب آ گئے ہو تو میری ایک خواہش پوری کرتے جاؤ"---- شانتی نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسی خواہش"---- عمران نے چونک کر پوچھا اس کا لہجہ یکلخت انتہائی تلخ ہو گیا تھا۔

"دیکھو میرا کوئی بھائی نہیں ہے میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں اس لئے میں تمہیں اپنا بھائی بنانا چاہتی ہوں۔ ثریا کی طرح تم میرے بھی بھائی بن جاؤ تو مجھے بیحد مسرت ہو گی"---- شانتی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس میں بننے بنانے کی کون سی بات ہے تم مجھے اپنا بھائی ہی سمجھ لو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن ہمارے دھرم میں بھائی اس وقت بنتا ہے جب بہن بھائی کے بازو پر پوتر دانہ باندھ دیتی ہے"---- شانتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوتر دانہ۔ وہ کیا ہوتا ہے میں نے تو سنا ہوا ہے کہ تمہارے دھرم میں بہنیں اپنے بھائیوں کو راکھی وغیرہ باندھتی ہیں یہ پوتر دانہ تو میں پہلی بار سن رہا ہوں"---- عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ راکھی اس وقت باندھی جاتی ہے جب بھائی کسی خطرناک مہم پر جا رہا ہو یہ رنگین مقدس ڈوری ہوتی ہے جو کلائی پر باندھی جاتی ہے لیکن جب ہمارے دھرم کی کوئی عورت اپنے دھرم سے ہٹ کر کسی اور کو بھائی بناتی ہے تو اس کے بازو پر پوتر دانہ باندھتی ہے۔ پوتر دانہ ایک خاص قسم کا بیج ہوتا ہے جس سے ہمارے یوگی مالا بناتے ہیں تم بے شک اسے فوراً اتار دینا لیکن میری تسلی ہو جائے گی کہ تم میرے بھائی بن گئے ہو"---- شانتی نے جواب دیا۔

"لیکن تم مجھے ہی بھائی بنانے پر کیوں تلی ہوئی ہو"---- عمران نے کہا۔

"بس یہ تو اپنے من کی بات ہوتی ہے ناں مجھے تم جیسا بھائی مل جائے گا تو میرا من شانت ہو جائے گا"---- شانتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فون کر قریب پڑی ہوئی سیاہ رنگ کی ایک ڈوری اٹھائی جس کے اندر ایک دانہ پرویا ہوا تھا۔

"یہ دیکھو لو یہ کوئی غلط چیز نہیں ہے اور نہ ہی اس سے تمہارا دھرم بھرشٹ ہو جائے گا یہ ایک بیج ہے بس میری خواہش ہے ایک بہن کی خواہش"---- شانتی نے ڈوری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ دھرم بھرشٹ ہونا تمہارے دھرم کی فلاسفی ہے اسلام میں ایسا

کوئی تصور نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ڈوری لیتے ہوئے کہا اور اس میں موجود دانے کو غور سے دیکھنے لگا وہ واقعی کوئی بیج لگتا تھا جس کے درمیان سوراخ تھا اور ڈوری اس کے اندر سے گزاری گئی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو باندھ دو اسے میرے بازو پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈوری واپس شانتی کی طرف بڑھا دی شانتی کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بیحد شکریہ"۔۔۔۔ شانتی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ڈوری عمران کے ہاتھ سے لے کر وہ آگے بڑھی اور اس نے ڈوری کو باقاعدہ عمران کے بازو پر باندھ دیا۔

"بس تسلی ہو گئی تمہاری"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن اب اسے تم واپس اپنے فلیٹ پر جا کر کھولنا۔ اتنی دیر تک اس کا بندھا رہنا ضروری ہے کیونکہ پوتر دانہ جتنی دیر تمہارے بازو پر بندھا رہے گا اتنا ہی بہن بھائی کا رشتہ مضبوط رہے گا"۔ شانتی نے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگ حد درجہ توہم پرست ہو۔ ٹھیک ہے بہن کی اتنی سی خوشی تو بہرحال بھائی کو پوری کرنی ہی چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شانتی نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر عمران سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران نے

جیسے ہی دہلیز کو پار کرنے کے لئے قدم اٹھایا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا ہو اس نے سر کو جھٹکا لیکن دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

بلیک زیرو آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو بلیک زیرو نے چونک کر سامنے لگے ہوئے بلبوں کی طرف دیکھا ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اس بلب کے جلنے بجھنے کا مطلب تھا کہ کوئی پھاٹک پر موجود ہے اور اندر آنا چاہتا ہے۔ بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے اس بلب کے اوپر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر موجود منظر کو دیکھتے ہی بلیک زیرو چونک پڑا سکرین پر پھاٹک کے دوسری طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران کی کار پھاٹک کے سامنے کھڑی صاف دکھائی دے رہی تھی اور عمران بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ بلیک زیرو نے جلدی سے دوسرا بٹن دبایا تو سکرین پر پھاٹک کھلتا نظر آنے لگا دوسرے لمحے کار اندر داخل ہوئی اور ایک طرف جا کر رک گئی۔ بلیک زیرو نے دو اور بٹن

پریس کر دیئے ان بٹنوں کے پریس ہوتے ہی نہ صرف پھاٹک بند ہو گیا تھا بلکہ آپریشن روم تک پہنچنے کے راستے پر موجود حفاظتی شعاعوں کا سرکٹ بھی آف ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی آف ہو گئی تھی چند لمحوں بعد آپریشن روم کا بند دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"---- عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا اور خود آگے بڑھ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ریڈ فائل لے آؤ"---- عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ریڈ فائل۔ مگر"---- بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ریڈ فائل تو پاکیشیا کے دفاع کی بنیادی فائل تھی جسے خصوصی طور پر دانش منزل میں رکھا گیا تھا اور اس کی حفاظت کے لئے دانش منزل میں بھی خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو میں اگر مگر سننے کا عادی نہیں ہوں سمجھے"---- عمران نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اس کے لہجے اور انداز میں اجنبیت نمایاں تھی اور بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ظاہر ہے اب واقعی اگر مگر کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے ریکارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ریڈ فائل موجود تھی ساتھ ہی ایک مخصوص انداز کی بنی ہوئی کاپی بھی تھی۔

"یہ لیجئے اور اس کاپی پر رسیدی دستخط کر دیجئے"---- بلیک زیرو نے فائل اور کاپی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

عمران نے فائل کھولی اور اسے دیکھتا رہا اور پھر اس نے فائل بند کی اور کاپی اٹھا کر اسے کھولا اور پھر جیب سے قلم نکال کر اس نے کاپی پر فائل کی وصولی کے دستخط کئے اور کاپی بند کر کے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی اور فائل اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا آپ یہ فائل کسی کو دینے جا رہے ہیں"---- بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو تمہیں یہ جرات کیسے ہوئی کہ تم مجھ سے اس قسم کے سوالات کرو"---- عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم ری"---- بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اپنی اوقات میں رہا کرو سمجھے"---- عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور فائل سمیت مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھ کر میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کی نظریں دیوار پر لگی ہوئی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جب عمران کی کار پھاٹک سے باہر نکل گئی تو اس نے بٹن آف کئے اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"---- بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"---- پی اے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں جناب"---- چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ سپیشل فون پر میری کال کا انتظار کریں"---- بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سپیشل فون کا سلسلہ تھوڑا عرصہ پہلے شروع کیا گیا تھا یہ ایک خصوصی فون تھا جس پر ہونے والی گفتگو کو کسی صورت بھی نہ ٹیپ کیا جا سکتا ہے اور نہ سنا جا سکتا تھا۔ عمران کو اکثر خدشہ رہتا تھا کہ سر سلطان کے عام فون پر ہونے والی گفتگو کسی بھی وقت سنی جا سکتی ہے یا ٹیپ کی جا سکتی ہے اس لئے اس نے سپیشل فون والا سیٹ اپ قائم کر دیا تھا۔ یہ فون سر سلطان کے ریٹائرنگ روم میں ایک خصوصی سیف میں رکھا رہتا تھا اس لئے سر سلطان کے آفس سے اٹھ کر ریٹائرنگ روم میں جانا اسے بند کرنا اور پھر سیف کھول کر سپیشل فون باہر نکالنے میں کچھ وقت لگ جاتا تھا۔ کچھ دیر بعد بلیک زیرو نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں"---- سر سلطان کی آواز سنائی لیکن اس بار لہجہ باوقار تھا۔

"طاہر بول رہا ہوں جناب"---- بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے

میں کہا۔

"تم۔ خیریت کوئی مسئلہ تو نہیں ہے"---- سرسلطان کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"سر ابھی تھوڑی دیر پہلے عمران صاحب آئے تھے انہوں نے ریکارڈ روم سے ریڈ فائل نکلوائی اور پھر اسے لے کر چلے گئے ہیں"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر اس میں ایسی کیا بات ہو گئی کہ تم نے مجھے اس طرح ڈسٹرب کیا"---- سرسلطان کے لہجے میں ناخوشگواریت ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب کا انداز۔ ان کا لہجہ یکسر خلاف معمول تھا انتہائی خشک، اجنبیت سے پر اور عام اخلاق سے بھی عاری لہجہ تھا۔ انہوں نے مجھ سے اس انداز میں باتیں کی ہیں کہ شدید غصے کی حالت میں بھی شاید وہ ایسا نہ کرتے اس لئے مجھے ذہنی طور پر الجھن ہو رہی ہے کیونکہ ریڈ فائل کے سلسلے میں یہ بات اصولی طور پر طے ہے کہ جب تک اس فائل کو سرکاری طور پر آپ کے اور صدر صاحب کے دستخطوں سمیت طلب نہ کیا جائے اس وقت تک یہ فائل دانش منزل سے باہر نہ جاسکے گی اور پھر ایسا کوئی سرکاری لیٹر بھی موصول نہیں ہوا اور نہ ہی اب سے پہلے عمران صاحب نے اس کی ضرورت کا کبھی اظہار کیا تھا پھر ایسا کوئی کیس بھی نہیں ہے جس میں اس فائل کو دانش منزل سے لے جانے کی ضرورت ہو"---- بلیک زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ اسے عمران لے گیا ہے کہیں عمران کی جگہ کوئی اور آدمی تو نہیں تھا"---- سرسلطان نے خشک لہجے میں کہا۔

"لے تو خود عمران صاحب ہی گئے ہیں کیونکہ غلط آدمی تو کسی طرح بھی آپریشن روم تک پہنچ ہی نہ سکتا تھا پھر رسید بک پر بھی دستخط عمران صاحب کے ہیں"---- بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی عمران فائل لے گیا ہے تو پھر کس بات کا خدشہ۔ خوانخواہ تم نے میرا بھی وقت ضائع کیا۔ کیا تم نے اب براہ راست عمران پر بھی شک کرنا شروع کر دیا ہے مجھے افسوس ہے طاہر کہ تم نے ایسا سوچا ہی کیوں"---- دوسری طرف سے سرسلطان نے انتہائی تلخ اور ناخوشگوار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آج کے دن نجانے اور کیا کیا سننا پڑے گا پہلے عمران صاحب کی جھاڑ سنی اب سرسلطان نے جھاڑ دیا ہے"---- بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کھول لی لیکن ابھی اسے فائل کھولے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"---- بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"---- دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں طاہر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب تھوڑی دیر پہلے آئے تھے

لیکن پھر فوراً ہی واپس چلے گئے۔ کیوں خیریت ہے"---- بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صاحب کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا تھا"---- دوسری طرف سے سلیمان نے پوچھا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"رویہ۔ کیا مطلب۔ تم کھل کر بات کرو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صاحب کا رویہ صبح سے انتہائی بدلا ہوا ہے وہ آج شاید زندگی میں پہلی بار نہ ہی نماز پڑھنے گئے ہیں نہ انہوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہے اور نہ ہی سیر اور ورزش کرنے گئے ہیں۔ میں جب مسجد سے واپس آیا تو وہ سو رہے تھے میں نے جب انہیں اٹھا کر کہا کہ انہوں نے نماز نہیں پڑھی تو وہ مجھ پر ہی برس پڑے اور دوبارہ سو گئے۔ جب میں نے ناشتہ تیار کیا تو میں نے انہیں ایک بار پھر اٹھایا لیکن وہ بغیر غسل کئے ہی ناشتہ کرنے بیٹھ گئے۔ میں ذرا سی بات کرنے کی کوشش کرتا تو مجھے بری طرح جھاڑ دیتے۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اخبار پڑھتے رہے اور پھر لباس تبدیل کر کے چلے گئے۔ میری عادت ہے کہ میں باورچی خانے سے فارغ ہو کر پورے فلیٹ کی صفائی کرتا ہوں صاحب کے بستر کی صفائی کرتے ہوئے مجھے ایک ڈوری سی ملی ہے جس میں کوئی دانہ سا پرویا ہوا ہے ایسا دانہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں سے عجیب سی ناگوار بو بھی آ رہی ہے میں یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کیونکہ اس قسم کی چیز میں نے پہلے کبھی صاحب کے پاس نہ دیکھی تھی۔ میں نے پہلے رانا ہاؤس فون کیا لیکن صاحب وہاں نہیں ملے تو میں نے آپ کو فون کیا تاکہ اگر صاحب مل جائیں تو ان سے اس عجیب و غریب دانے کے بارے میں معلومات کروں اور اچانک مجھے خیال آ گیا کہ میں معلوم کروں کے صاحب کا رویہ صرف میرے ساتھ ہی ایسا تھا یا آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی رہا تھا"---- سلیمان نے کہا۔

"ان کا میرے ساتھ رویہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے تم بتا رہے ہو لیکن یہ دانہ کس قسم کا ہے اور عمران صاحب رات کو کیا کرتے رہے ہیں تمہیں تو معلوم ہو گا"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"میں رات اپنے ایک دوست کی تقریب میں چلا گیا تھا اور پچھلی رات میری واپسی ہوئی صاحب اس وقت اپنے کمرے میں سو رہے تھے اس لئے میں بھی سو گیا۔ ویسے وہ رات کو تو فلیٹ سے باہر نہیں جاتے بس کوئی رسالہ یا کتاب پڑھتے رہتے ہیں اور پھر سو جاتے ہیں"۔ سلیمان نے کہا۔

"جس دانے کی تم بات کر رہے ہو یہ کس قسم کا ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"یوں لگتا ہے جیسے کسی پھل کی بیج ہو۔ سیاہ رنگ کا ہے اس میں سوراخ ہے جس میں سیاہ رنگ کی ڈوری پڑی ہوئی ہے البتہ اس دانے کو ناک کے قریب لے جا کر سونگھو تو اس میں سے انتہائی ناگوار سی بو آنے لگتی ہے اب یہ کیا ہے اور صاحب کے پاس کہاں سے آیا ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے"---- سلیمان نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ یہ دانہ اس ڈوری سمیت یہاں دانش منزل پہنچا دو تاکہ میں اس کے بارے میں کچھ معلوم کر سکوں"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ کیا معلوم کریں گے اور کس سے"---- سلیمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں اس کا تجزیہ کراؤں گا کہ یہ کس پھل کا بیج ہے اس کی کیا خصوصیات ہیں اور کیا کروں گا"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا صاحب اسے لے آئے ہیں تو صاحب ہی اس کے بارے میں جانتے ہوں گے لیکن آج صبح صاحب کے نماز نہ پڑھنے سے میرے ذہن میں ایک اور شک پیدا ہو رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ مارکیٹ جا کر مستان بابا کو تلاش کروں اور ان سے بات کروں۔ اچھا خدا حافظ"---- سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"مستان بابا۔ یہ کون ہے اور سلیمان کے ذہن میں نماز نہ پڑھنے سے کیا شک گزرا ہے"---- بلک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا تو ٹون آنے پر اس نے تیزی سے عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی۔ سلیمان بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں سلیمان۔ یہ تم نے کس مستان بابا کی بات کی ہے اور نماز نہ پڑھنے سے کیا خدشہ تمہارے ذہن میں پیدا ہوا ہے۔ کھل کر مجھے بتاؤ"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ آپ کے مطلب کی بات نہیں ہے طاہر صاحب۔ کل ایک عورت نے صاحب کو فون کر کے رات کو بارہ بجے کسی قبرستان کے ساتھ والے مرگھٹ میں بلوایا تھا۔ صاحب نے اسے مذاق سمجھ کر ٹال دیا لیکن پھر یہاں شہر میں ایک درویش اور مجذوب قسم کا آدمی پھرتا رہتا ہے جسے مستان بابا کہا جاتا ہے وہ فلیٹ پر آیا اور اس نے صاحب کو رات کو مرگھٹ جانے سے منع کیا اور واپس چلا گیا۔ اس نے کہا کہ فلیٹ میں لوبان جلایا جائے اور صدقہ بھی کیا جائے۔ صاحب کو تو ان باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسی باتیں درست ہوتی ہیں چنانچہ میں نے لوبان بھی جلایا اور صدقہ بھی کر دیا اور میں مطمئن ہو گیا۔ میں نے اپنے ایک دوست کی تقریب میں شرکت کے لئے جانا تھا چنانچہ میں صاحب سے اجازت لے کر چلا گیا اب اچانک میرے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ کہیں صاحب رات کو مرگھٹ چلے نہ گئے ہوں اور ان پر کوئی اثر وغیرہ نہ ہو گیا ہو ورنہ صاحب کسی صورت بھی فجر کی نماز قضا نہیں کیا کرتے لیکن آج انہوں نے نہ ہی نماز پڑھی ہے اور نہ قرآن پاک کی تلاوت کی ہے اور نہ ہی حسب معمول سیر اور ورزش کے لئے گئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ جا کر اس مستان بابا سے پوچھوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی خاص بات بتا دے"۔ سلیمان نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر کسی خاص بات کا پتہ چلے تو مجھے بتانا"۔ بلیک زیرو نے دل ہی دل میں سلیمان کی باتوں پر ہنستے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان اتنا عرصہ عمران صاحب کے ساتھ رہنے کے باوجود اس توہم پرستی سے پیچھا نہیں چھڑا سکا"---- بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک بار پھر فائل کھول کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"---- اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سلیمان بول رہا ہوں۔ حمید مارکیٹ کے ایک پبلک فون بوتھ سے۔ آپ فوراً یہاں حمید مارکیٹ کے گول چوک پر آ جائیں صاحب کے بارے میں انتہائی تشویشناک خبر ملی ہے"---- سلیمان کی تیز آواز سنائی دی۔

"کس کے بارے میں خبر ملی ہے اور کیا"---- بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مستان بابا سے پتہ چلا ہے صاحب رات کو بارہ بجے مرگھٹ گئے تھے۔ مستان بابا نے انہیں وہاں بھی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ رکے اور مستان بابا نے کہا ہے کہ وہ اب ضائع ہو گیا ہے بس اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہیں بتایا"---- سلیمان نے کہا۔

"تو پھر میں وہاں آ کر کیا کروں گا اور عمران صاحب تو آج دانش منزل آئے تھے پھر وہ ضائع کیسے ہو گئے۔ سلیمان تم اس چکر میں نہ پڑو اور واپس فلیٹ چلے جاؤ"---- بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ٹھیک ہے میں جوزف اور جوانا سے جا کر ملتا ہوں"---- سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا بلیک زیرو نے ہنکارا بھرتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سلیمان نے رانا ہاؤس کے سامنے جا کر ٹیکسی چھوڑی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ---- ڈور فون سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"میں سلیمان ہوں جوزف۔ پھاٹک کھولو" ---- سلیمان نے کہا۔

"سلیمان۔ کون سلیمان" ---- دوسری طرف سے جوزف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب کا باورچی سلیمان" ---- سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔ اچھا میں آ رہا ہوں" ---- دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور سلیمان نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ جوزف کی حیرت کو سمجھتا ہو۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آ گیا۔

"خیریت۔ تم کیسے آئے ہو" ---- جوزف نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ خیریت ہی ہے تم سے اور جوانا سے ایک کام ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جوزف بھی اندر آ گیا اور اس نے پھاٹک کی کھڑکی بند کر دی۔ پورچ کے ساتھ برآمدے میں جوانا بھی کھڑا تھا۔ سلیمان کو آتا دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بات کیا ہے۔ تم بڑے پراسرار سے بن رہے ہو" ---- جوزف نے پیچھے سے سلیمان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس خطرے میں ہے" ---- سلیمان نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"باس خطرے میں ہے وہ کس طرح" ---- جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ اس وقت پورچ میں پہنچ چکے تھے۔

"کیا بات ہے۔ تم دونوں پریشان نظر آ رہے ہو" ---- جوانا نے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ کہہ رہا ہے کہ باس خطرے میں ہے" ---- جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ماسٹر کو۔ خیریت ہے" ---- جوانا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے پہلے میری بات سن لو۔ پھر تمہارے سوالوں کا

دار بھی دے دوں گا۔ صاحب کو کل ایک لڑکی کا فون آیا جس میں اس لڑکی نے صاحب کو گذشتہ رات بارہ بجے مرگھٹ میں بلوایا اس کے بعد ایک درویش اور مجذوب قسم کا آدمی جس کا نام مستان بابا ہے فلیٹ پر آیا اور اس نے صاحب کو کہا کہ وہ ہرگز رات کو مرگھٹ نہ جائے۔ میں اس وقت سودا سلف لینے مارکیٹ گیا ہوا تھا جب میں واپس آیا تو صاحب نے مجھے یہ سب بات بتائی۔ میں نے بھی صاحب کو منع کر دیا اور صاحب نے بس یہی کہا کہ وہ احمق نہیں ہیں کہ اس طرح لڑکیوں کی فون کالز پر مرگھٹ پہنچ جائے چنانچہ میں مطمئن ہو گیا۔ رات کو میں نے ایک دوست کی تقریب میں جانا تھا چنانچہ میں صاحب سے اجازت لے کر چلا گیا پچھلی رات میں واپس آ کر سو گیا لیکن صبح اٹھ کر میں نے دیکھا کہ صاحب نہ نماز پڑھنے گئے ہیں نہ انہوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہے۔ میں نے انہیں اٹھایا تو وہ مجھ پر برس پڑے اور پھر سو گئے۔ میں نے ناشتہ تیار کیا اور انہیں دوبارہ اٹھایا تو وہ معمول کے مطابق غسل کر کے ناشتہ کرنے کی بجائے ویسے ہی آ کر ناشتہ کرنے بیٹھ گئے ان کا رویہ میرے لئے تو انتہائی درشت تھا اس کے بعد وہ اخبار پڑھتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے بعد میں جب ان کے کمرے میں جا کر صفائی کی اور ان کا بستر ٹھیک کرنے لگا تو سرہانے کے ساتھ سیاہ رنگ کی ڈوری میں پرویا ہوا ایک بیج سا پڑا ہوا تھا اس میں سے ناگوار سی بو آ رہی تھی۔ میں حیران رہ گیا چنانچہ میں مارکیٹ گیا اور وہاں مستان بابا کو تلاش کیا۔ مستان بابا نے مجھے بتایا کہ صاحب رات کو

بجے مرگھٹ گئے تھے۔ مستان بابا نے انہیں روکنے کی کوشش کی ن وہ اس کے کہنے پر نہ رکے اور مرگھٹ کے اندر چلے گئے جس پر مستان بابا واپس آ گیا۔ اس نے کہا ہے کہ صاحب ضائع ہو گئے ہیں اور اب وہ ان کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے انہیں وہ ڈوری میں پرویا ہوا بیج دکھایا تو اس نے اسے ہاتھ لگانے سے بھی انکار کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ یہ شیطانی چیز ہے اس سے صاحب کو ضائع کیا گیا ہے۔ میں نے اس سے بہت پوچھا کہ وہ کوئی تفصیل بتائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا صرف اتنا کہا کہ میں مرگھٹ جا کر معلوم کروں۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا اب تم میرے ساتھ مرگھٹ چلو میں اکیلا وہاں نہیں جانا چاہتا"۔ سلیمان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ بیج کہاں ہے۔ مجھے دکھاؤ"---- جوزف نے کہا تو سلیمان نے جیب میں سے وہ سیاہ رنگ کی ڈوری میں پرویا ہوا سیاہ رنگ کا گول بیج نکال کر جوزف کی طرف بڑھایا۔ جوزف نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے لمحے اسے اس طرح ایک طرف اچھال دیا جیسے اس کے ہاتھ میں دنیا کی کوئی غلیظ ترین چیز آ گئی ہو۔

"اوہ۔ اوہ باس واقعی خطرے میں ہے۔ باس کے سر پر چار سینگوں والے شیطان دیوتا کا سایہ ہو گیا ہے اس نامراد شیطان دیوتا کا سایہ جس کے سائے سے جھیلیں بھی سوکھ جاتی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اب کیا کیا جائے"---- جوزف نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔

"چار سینگوں والا شیطان۔ یہ کیا بکواس ہے"---- جوانا نے منہ

بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک طرف پڑا ہوا وہ بیج اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"کسی پھل کا بیج لگتا ہے"---- جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ جنمی پھل کا بیج ہے یہ اس چار سینگوں والے شیطان دیوتا کا حربہ ہے۔ مجھے یاد ہے وچ ڈاکٹر شومالی نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ چار سینگوں والا شیطان دنیا کا سب سے خوفناک شیطان ہے اور جو کوئی اس کے قابو میں آ جائے اس کا بچ جانا بھی ناممکن ہوتا ہے وہ لازماً ہلاک ہو جاتا ہے اس کا علاج صرف آک کی مالا ہوتی ہے آک کی مالا"---- جوزف نے آنکھیں بند کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ اپنی یادداشت کو ٹٹول رہا ہو۔

"آک کی مالا۔ وہ کیا ہوتی ہے۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ آک کے پودے کو توڑ کر اس کی مالا بنائی جائے"---- سلیمان نے چونک کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو بس یاد آ رہا ہے کہ اس نے آک کی مالا کہا تھا"---- جوزف نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اب کہاں ہے"---- جوانا نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے"---- سلیمان نے کہا۔

"تم ماسٹر کی فکر مت کرو اور واپس فلیٹ چلے جاؤ ماسٹر اتنا کمزور آدمی نہیں ہے کہ اس طرح چار یا چھ سینگوں والے شیطان کے قبضے

میں آ جائے۔ تم نے خوامخواہ بات کا بتنگڑ بنا لیا ہے جاؤ اور جا کر اپنا کام کرو ورنہ ماسٹر تم سے ناراض بھی ہو سکتا ہے"---- جوانا نے کہا۔

"تم ایکریمیا کے رہنے والے ہو جوانا۔ تمہیں ان ساری باتوں کا علم نہیں ہے۔ جوزف کیا تم میرے ساتھ مرگھٹ تک چلو گے"۔ سلیمان نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میں چلوں گا۔ باس واقعی شدید خطرے میں ہے وہ واقعی چار سینگوں والے شیطان دیوتا کے قبضے میں ہے"---- جوزف نے کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"پھر میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں"---- جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جوانا کی مخصوص بحری جہاز نما کار میں بیٹھے تیزی سے مرگھٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوانا ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور سلیمان سائیڈ سیٹ پر موجود تھا جبکہ جوزف عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ سلیمان شاید کسی سے مرگھٹ کا محل وقوع پوچھ کر آیا تھا اس لئے جوانا کو ساتھ ساتھ گائیڈ بھی کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مرگھٹ اور اقلیتی قبرستان کے سامنے پہنچ گئے۔ سلیمان کے کہنے پر جوانا نے کار کو ایک سائیڈ پر روک دیا اور وہ تینوں نیچے اتر آئے۔

"ہاں یہ۔ یہی جگہ ہے یہیں وہ چار سینگوں والا شیطان دیوتا رہتا ہے۔ ہاں یہی جگہ ہے"---- جوزف نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا سڑک پار کر کے وہ مرگھٹ کے بند پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

سلیمان اور جوانا بھی اس کے پیچھے سڑک کراس کرتے ہوئے پھاٹک تک پہنچے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اس پر تو تالا لگا ہوا ہے اب کیا کریں"---- سلیمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ماسٹر یہاں مرگھٹ میں بیٹھا ہو گا نانسنس۔ خواہ مخواہ احمقوں کی طرح بھاگ رہے ہو چلو واپس چلو"---- جوانا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور سلیمان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس یہاں آیا ضرور تھا مجھ اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ لیکن۔ لیکن اب باس کہاں ہو گا۔ اب میں کیا کروں یہ چار سینگوں والا شیطان دیوتا تو میرے بس سے باہر ہے۔ وچ ڈاکٹر شوالی سے میں نے کہا بھی تھا کہ وہ مجھے اس کے بارے میں بتائے لیکن اس نے انکار کر دیا تھا اب میں کیا کروں"---- جوزف نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

بہرحال وہ بھی واپس مڑ کر سلیمان اور جوانا کے پیچھے سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف موجود کار کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا ابھی وہ کار تک پہنچے ہی تھے کہ ایک طرف بنی ہوئی دکان کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا ایک بزرگ آدمی اٹھ کر ان کے قریب آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ آپ لوگ مرگھٹ کے پھاٹک پر کیوں گئے تھے"---- اس آدمی نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہمارا آدمی یہاں ملے گا لیکن یہاں تو تالا لگا ہوا ہے"---- سلیمان نے کہا۔

"تمہارا آدمی اور یہاں۔ یہ تو گزشتہ چار روز سے بند ہے۔ مرگھٹ کا چوکیدار تو اپنے گھر میں بیمار پڑا ہوا ہے تمہارا آدمی یہاں کیا کرنے آیا تھا"---- اس بزرگ آدمی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن مستان بابا نے تو بتایا ہے کہ ہمارا آدمی رات کو بارہ بجے یہاں آیا تھا انہوں نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ رکے اور وہ اندر چلے گئے"---- سلیمان نے کہا تو بزرگ چونک پڑے۔

"مستان بابا۔ تم اس درویش مجذوب کی بات کر رہے ہو جو حمید مارکیٹ میں پھرتا رہتا ہے"---- بزرگ نے چونک کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ تم اسے جانتے ہو"---- سلیمان نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ واقعی درویش ہے۔ اللہ والا ہے اگر اس نے ایسا کہا ہے تو پھر ٹھیک کہا ہو گا"---- بزرگ نے کہا۔

"لیکن یہاں تو تالا لگا ہوا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ چار روز سے لگا ہوا ہے"---- جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دن کو تو یہاں تالا ہی لگا ہوتا ہے لیکن رات کو یہاں کیا ہوتا ہے یہ مجھے معلوم نہیں۔ میرا تو گھر یہاں سے دور ہے ویسے میں تمہیں ایک مشورہ دے دیتا ہوں یہاں سے قریب ہی ایک اللہ والے رہتے ہیں انہیں سب شاہ جی۔ شاہ جی کہتے ہیں وہ شاید اس بارے میں کچھ بتا سکیں۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ان کے پاس لے چلتا ہوں"۔ بزرگ

نے کہا۔

"چلو۔ کہاں رہتے ہیں وہ"---- سلیمان نے کہا۔

"چھوڑو سلیمان۔ کیوں خوامخواہ چکر میں پڑ گئے ہو"---- جوانا نے کہا۔

"مل لینے میں کیا حرج ہے اگر یہاں تک آ گئے ہیں تو وہاں تک بھی جا سکتے ہیں"---- سلیمان نے کہا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"چلو پھر"---- جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں اس بزرگ کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے کچھ دور جا کر ایک گلی میں داخل ہو گئے اور پھر اسی طرح کئی گلیوں میں مڑنے کے بعد وہ ایک مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ اس بزرگ نے دروازے پر لگی ہوئی کنڈی کھٹکھٹائی تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"شاہ جی سے ملنا ہے انہوں نے"---- بزرگ نے اس نوجوان سے کہا۔

"آ جایئے اندر"---- نوجوان نے کہا اور واپس اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے بزرگ، سلیمان، جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ کوئی ڈیرہ سا تھا جس میں صحن کے علاوہ ایک برآمدہ تھا اور برآمدے کے پیچھے دو کمرے تھے برآمدے اور ایک کمرے میں چند عورتیں اور مرد موجود تھے جبکہ دوسرے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ وہ نوجوان آگے بڑھا اور اس نے اس بند دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ اندر"---- اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو نوجوان نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور انہیں اپنے پیچھے اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ کمرے کے فرش پر دری بچھی ہوئی تھی جس پر گاؤ تکیے سے پشت لگائے ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا کوئی تعویذ لکھنے میں مصروف تھا اس کے سامنے دو آدمی بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس بوڑھے نے سر اٹھا کر اس بزرگ، سلیمان، جوزف اور جوانا کی طرف دیکھا اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں ان سے فارغ ہو کر بات کرتا ہوں"---- بوڑھے نے کہا اور دوبارہ تعویذ لکھنے میں مصروف ہو گیا۔

"مجھے تو اجازت دیں شاہ جی۔ میں تو ان کے ساتھ آیا تھا اس لئے کہ چلو آپ کی زیارت ہو جائے"---- سلیمان، جوزف اور جوانا کی رہنمائی کرنے والے بزرگ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بیحد شکریہ"---- شاہ جی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو وہ بزرگ خاموشی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔ نوجوان بھی اس کے پیچھے واپس چلا گیا اس نے دروازہ بند کر دیا تھا جبکہ سلیمان، جوزف اور جوانا دری پر بیٹھ گئے تھے۔ شاہ جی نے تعویذ لکھا اور پھر اسے بند کر کے اس نے ایک آدمی کو دیا اور اسے اس بارے میں ہدایات دے کر اس نے انہیں بھیج دیا۔

"ہاں۔ اب فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی"۔ شاہ

جی نے سلیمان اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سلیمان نے مختصر طور پر عمران کے مرگھٹ میں آنے اور مستان بابا کی بات بتا دی۔

"کیا نام بتایا ہے آپ نے"---- شاہ جی نے پوچھا۔

"علی عمران"---- سلیمان نے کہا تو شاہ جی نے ایک طرف رکھی ہوئی تسبیح اٹھائی اور آنکھیں بند کر کے انہوں نے تیزی سے تسبیح کو گھمانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ تسبیح پڑھتے رہے پھر انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور ایک طویل سانس لیا۔

"تمہارے آدمی علی عمران پر واقعی ایک خوفناک سفلی طاقت نے قبضہ کر لیا ہے اور اس کی جان بھی شدید خطرے میں ہے"۔ شاہ جی نے کہا تو سلیمان کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ یہ بتائیں بزرگوار۔ کہ ماسٹر کہاں ہے"---- جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کون ماسٹر"---- شاہ جی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ عمران صاحب کو ماسٹر کہتا ہے جناب"---- سلیمان نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو بھائی تمہارا ماسٹر اس وقت ہے تو اسی شہر میں لیکن کہاں ہے یہ میں نہیں بتا سکتا"---- شاہ جی نے کہا۔

"چلو سلیمان اٹھو۔ چلیں یہاں سے"---- جوانا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن سلیمان ویسے ہی دری پر بیٹھا رہا۔

"شاہ صاحب۔ اگر آپ نہیں بتا سکتے تو پھر آپ کسی ایسے صاحب کا نام بتا دیں جو اس معاملے میں ہماری مکمل رہنمائی کر سکے آپ کی مہربانی ہو گی"---- سلیمان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہاری مدد ضرور کروں گا کیونکہ میں نے جو کچھ تمہارے صاحب کے متعلق محسوس کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انتہائی اہم آدمی ہے لیکن اس پر سفلی دنیا کے کسی بہت بڑے شیطان نے ہاتھ ڈالا ہے اس لئے میرا علم اس تک نہیں پہنچ سکتا البتہ تم مہاراجہ بازار میں رہنے والے عبدالحمید عاجز کے پاس چلے جاؤ وہ یقیناً تمہاری مدد کرے گا"---- بزرگ نے کہا۔

"مہاراجہ بازار میں عبدالحمید عاجز صاحب کہاں مل سکیں گے"۔ سلیمان نے پوچھا۔

"مہاراجہ بازار میں سٹار ڈرائی کلیننگ ہے۔ عاجز اس میں رفوگر کے طور پر کام کرتا ہے تم ڈرائی کلینرز کی دکان پر جا کر پوچھو گے تو وہ تمہیں اندر گلی میں ان کے کمرے تک پہنچا دیں گے لیکن تم نے وہاں ڈرائی کلینرز کی دکان پر جا کر یہ نہیں کہنا کہ تم عاجز سے کیوں ملنا چاہتے ہو صرف اتنا کہہ دینا کہ تمہیں ان سے ذاتی کام ہے اور عاجز کو تم نے میرا حوالہ دینا ہے کہنا کہ کفایت شاہ نے بھیجا ہے تو وہ توجہ کرے گا"---- شاہ جی نے کہا تو سلیمان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے شاہ جی کا شکریہ ادا کیا اور پھر سلام کر کے وہ اس کمرے سے باہر آ گیا اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی باہر آ گئے۔

"یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے۔ خوامخواہ خود بھی خراب ہو رہے ہو اور ہمیں بھی کر رہے ہو ماسٹر کو معلوم ہوا تو وہ ناراض ہو جائیں گے کچھ نہیں ہوگا ماسٹر کو"---- جوانا نے مکان سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں واپس چلے جاؤ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر مہاراجہ بازار چلا جاتا ہوں لیکن مجھے کچھ کہو نہیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے"---- سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں مہاراجہ بازار چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے"---- جوانا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کار میں سوار مہاراجہ بازار کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"بس مجھے یہیں اتار دو"---- مہاراجہ بازار کے آغاز پر پہنچتے ہی سلیمان نے کہا تو جوانا نے کار ایک طرف روک دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سلیمان کو اس طرح نہیں چھوڑنا چاہئے۔ آخر یہ باس کے لئے ہی بھاگ دوڑ کر رہا ہے۔ اپنے لئے تو نہیں کر رہا"---- جوزف نے کہا۔

"تم کتنی دیر میں واپس آؤ گے"---- جوانا نے سلیمان سے پوچھا۔

"اب مجھے کیا معلوم کہ وہاں کتنی دیر لگتی ہے"---- سلیمان نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں اس دوران سامنے والے ریستوران میں بیٹھتے ہیں تم کوشش کرنا کہ جلد واپس آ جاؤ"---- جوانا نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بازار میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سٹار ڈرائی کلینرز کی دکان تلاش کر لی یہ ایک چھوٹی سی دکان تھی اور صرف ایک ہی کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"مجھے اپنے ذاتی کام کی وجہ سے عاجز صاحب سے ملنا ہے کیا آپ مجھے ان تک پہنچا سکتے ہیں"---- سلیمان نے دکان میں داخل ہو کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کام ہے آپ کو ان سے"---- اس آدمی نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے ذاتی کام ہے"---- سلیمان نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو میاں۔ اگر تو تم یہ سمجھ کر آئے ہو کہ عاجز کوئی پہنچا ہوا بزرگ اور درویش ہے تو پھر واپس چلے جاؤ وہ عام سا آدمی ہے پتہ نہیں کون لوگ اسے بڑھا چڑھا کر بزرگ بنا دیتے ہیں"---- اس آدمی نے کہا۔

"مجھ ان کی بزرگی سے کام نہیں ہے ذاتی کام ہے"---- سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساتھ والی گلی میں چلے جاؤ دائیں ہاتھ پر نیلے رنگ کا لوہے کا دروازہ ہوگا اس پر دستک دینا تمہاری ملاقات ہو جائے گی"۔ کاؤنٹر کے

پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے کہا تو سلیمان نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس مڑ کر دکان سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس نیلے رنگ کے لوہے کے دروازے پر دستک دے رہا تھا دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کے جسم پر ایک بنیان تھی اور نیچے اس نے دھوتی باندھ رکھی تھی آنکھوں پر انتہائی موٹے شیشوں والی عینک تھی اندر کمرے میں ہر طرف مختلف کپڑوں کے ڈھیر پھیلے ہوئے تھے۔

"آپ کا نام عبدالحمید عاجز ہے"---- سلیمان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"---- اس آدمی نے بڑے جھٹکے دار لہجے میں پوچھا۔

"مجھے کفایت شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے عاجز بابا"۔ سلیمان نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ شاہ جی نے بھیجا ہے آ جاؤ"---- عاجز بابا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ سلیمان اندر داخل ہوا تو عاجز بابا نے دروازہ بند کر دیا۔

"بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا"---- عاجز بابا نے واپس اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جس کے سامنے مختلف رنگوں کے دھاگے اور سوئیاں وغیرہ ایک ڈبے میں پڑی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ایک کپڑا بھی موجود تھا۔

"میرا نام سلیمان ہے جناب"---- سلیمان نے کہا۔

"پہلی بات یہ سن لو کہ میں عاجز سا آدمی ہوں ایک عام سا رفوگر ہوں اس لئے مجھے جناب وغیرہ مت کہو اور اب مجھے کھل کر بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ کفایت شاہ صاحب نے تمہیں میرے پاس کیوں بھیجا ہے"۔ عاجز بابا نے کہا تو سلیمان نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"کیا نام ہے تمہارے صاحب کا"---- عاجز بابا نے کہا۔

"علی عمران"---- سلیمان نے جواب دیا تو عاجز بابا نے سامنے رکھا ہوا کپڑا اٹھایا اس میں سوئی دھاگہ لگا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی انہوں نے سوئی نکالی اور پھر اس طرح اطمینان سے رفو کرنا شروع کر دیا جیسے سلیمان کا وجود اس کے لئے عدم وجود بن گیا ہو۔ سلیمان خاموش بیٹھا اسے کام کرتے دیکھتا رہا عاجز بابا بڑے انہماک بھرے انداز میں کام کرتے رہے پھر اچانک انہوں نے سر اٹھایا اور سلیمان کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔

"تمہارا صاحب واقعی بہت بڑا آدمی تھا لیکن اب ضائع ہونے کے قریب ہے"---- عاجز بابا نے اچانک سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ انہیں ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ان کی اس ملک کو ضرورت ہے آپ ان کے لئے کچھ کریں"---- سلیمان نے کہا تو عاجز بابا نے ایک بار پھر اسی انہماک سے اپنا کام کرنا شروع کر دیا اور وہ کافی دیر تک مسلسل کام کرتے رہے پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور کپڑا نیچے زمین پر رکھ دیا۔

"تم پھر بھی بروقت مجھ تک پہنچ گئے ہو ابھی اس کے ہلاک ہونے

میں کچھ وقت باقی تھا چنانچہ مجھے بے پناہ محنت کرنی پڑی ہے جاؤ تمہارا
صاحب ریلوے بازار کے عقب میں بنے ہوئے کچرا گھر میں بے ہوش
پڑا ہوا ہے۔ وہاں سے اسے اٹھا کر لے جاؤ اور سنو کچرا گھر کے قریب
ہی میدان میں آک کے پودے ہوں گے ان پودوں کی لکڑیاں توڑو اور
ان کا ہار بناؤ اور اپنے صاحب کے گلے میں ڈال دو جیسے ہی ہار تم اس
کے گلے میں ڈالو گے اسے ہوش آ جائے گا اور وہ سفلی طاقتوں کے
قبضے سے نکل آئے گا اور اسے کہہ دینا کہ آئندہ اگر اس نے پھر اس
طرح کی حماقت کی تو اس کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی"۔۔۔۔ عاجز بابا
نے کہا۔

"یہ دانہ۔ اس کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے جیب میں ہاتھ
ڈالتے ہوئے کہا۔

"اسے جیب سے باہر مت نکالو۔ اس کی وجہ سے تو تمہارا صاحب
ان کے قابو میں آیا ہے۔ ایسا کرو کہ اس دانے پر آک کا دودھ اچھی
طرح مل کر پھر اسے آگ لگا دو۔ ڈوری پر بھی دودھ مل دینا۔ جا
صرف ایک گھنٹے کی مہلت ہے تمہارے پاس اگر ایک گھنٹے کے اندر تم
نے اپنے صاحب کو بچا لیا تو بچا لیا ورنہ جو اللہ کی مرضی"۔۔۔۔ عاجز
بابا نے کہا تو سلیمان اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہدیہ کتنا پیش کروں"۔۔۔۔ سلیمان نے جیب میں ہاتھ ڈالتے
ہوئے قدرے ہچکچا کر کہا۔

"کس بات کا ہدیہ۔ میں تو مزدور آدمی ہوں مزدوری کرتا ہوں اللہ

کا شکر ہے کہ عزت کی روٹی مل جاتی ہے جاؤ وقت ضائع مت
کرو"۔۔۔۔ عاجز بابا نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو
سلیمان سلام کر کے واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ جوزف اور جوانا کی کار تک پہنچ گیا۔ سامنے ہی ریستوران تھا
اسے دیکھ کر ریستوران میں بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔

"کچھ بات بنی"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو ہمیں ریلوے بازار کے پیچھے بنے ہوئے کچرا گھر
پہنچنا ہے جلدی کرو وقت بیحد کم ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے تیز لہجے میں
کہا اور کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کچرا گھر۔ کیا مطلب۔ وہاں کیوں جانا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"صاحب وہاں بے ہوش پڑے ہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو
جوزف اور جوانا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ماسٹر وہاں کچرا گھر میں۔ یہ کیسے
ممکن ہے"۔۔۔۔ جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر
یقین نہ آیا ہو۔

"جلدی کرو۔ وقت بیحد کم ہے جلدی کرو ورنہ صاحب کی جان بھی
جا سکتی ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا نے
ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک چوک پر اس نے اسے
موڑا اور اس سڑک پر ڈال دیا جو ریلوے بازار کو جاتی تھی۔ ریلوے

لائن کے ساتھ ایک کافی بڑا میدان تھا جس کے کنارے پر ایک بازار بنا ہوا تھا جسے ریلوے بازار کہا جاتا تھا۔

"جوزف تمہاری بات درست ثابت ہوئی ہے عاجز بابا نے بھی یہی بتایا ہے کہ صاحب کے گلے میں آک کی لکڑی کا ہار ڈالا جائے گا تو وہ ہوش میں آ جائیں گے"۔۔۔۔ سلیمان نے مڑ کر عقبی سیٹ پر خاموش بیٹھے ہوئے جوزف سے کہا۔

"میں اس دانے کی بو سونگھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اس بار باس پر چار سینگوں والے شیطان نے حملہ کیا ہے لیکن یہ آک کیا ہوتا ہے۔ کیا وہ یہاں ملے گا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ اس میدان میں اس کے پودے موجود ہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جوانا ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھا کار چلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے تھوڑی دیر بعد کار سڑک چھوڑ کر اس میدان میں داخل ہوئی اور پھر بازار کی عقبی سمت کو بڑھتی چلی گئی۔ سلیمان چونکہ کئی بار اس بازار میں آ چکا تھا اس لئے وہ جوانا کی رہنمائی کر رہا تھا اور پھر انہیں بازار کی پشت پر بنا ہوا ایک بڑا سا کمرہ نظر آ گیا جس کے گرد اونچی چار دیواری تھی لیکن چار دیواری میں پھاٹک نہ تھا۔ اندر بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے تھے چار دیواری کے اندر سے دھواں اٹھ کر آسمان کی طرف جا رہا تھا شاید اندر موجود کچرے کو آگ لگائی گئی تھی۔ سلیمان کے کہنے پر جوانا نے کار کچرا گھر

کے گیٹ کے قریب روک دی تو سلیمان بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا کچرا گھر میں داخل ہو گیا اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہو گئے۔ اندر شدید بو تھی اور ہر طرف غلاظت اور کچرے کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ جوانا تو اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے مڑا اور واپس باہر نکل گیا جبکہ سلیمان ایک کمرے کی طرف بڑھا جس کا دروازہ نہ تھا۔ اندر بھی کچرے کے بڑے بڑے ڈھیر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے اور انتہائی شدید بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سلیمان اندر داخل ہوا اس نے ناک اپنی انگلیوں سے دبا کر بند کی ہوئی تھی اس کے پیچھے جوزف اندر داخل ہوا اس نے بھی ناک بند کی ہوئی تھی۔

"یہاں تو نہیں ہے۔ شاید دوسرے کمرے میں ہو"۔۔۔۔ سلیمان نے بھینچے بھینچے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر باہر آیا اور پھر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہاں بھی عمران موجود نہ تھا۔

"یہاں کچھ نہیں ہے۔ باہر آؤ"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور واپس باہر کی طرف مڑ گیا۔

"نہیں۔ وہ عاجز بابا غلط نہیں کہہ سکتا"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پیر اونچے کر کے ایک ڈھیر کے پیچھے جھانکا تو دوسرے لمحے وہ بری طرح چیخ پڑا کیونکہ اسے ڈھیر کے پیچھے سے عمران کا پاؤں نظر آ گیا تھا جس میں بوٹ موجود تھا دوسرے لمحے جوزف بھاگتا ہوا آیا۔

"یہ۔ یہ اس ڈھیر کے پیچھے صاحب پڑے ہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے چیختے ہوئے کہا اب اسے بو کی بھی پرواہ نہ رہی تھی اس نے ناک سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ جوزف نے اونچے ہو کر دیکھا تو وہ بھی چیخ پڑا۔

"ہاں۔ ہاں۔ باس پڑا ہوا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے اس کچرے کے ڈھیر پر چڑھتا چلا گیا یہ عام سا کچرا تھا اس میں غلاظت نہ تھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ بے ہوش عمران کو کاندھے پر لادے واپس مڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دوڑتے ہوئے اس کچرے گھر سے باہر آ گئے۔

"کیا۔ کیا مطلب ماسٹر۔ اوہ۔ اوہ۔ تو کیا واقعی۔ اوہ"۔۔۔۔ جوانا جو کار کے قریب کھڑا تھا جوزف کے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں چیخ پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صاحب کو کار میں لٹاؤ میں آک کے پودے توڑ لاؤں جلدی کرو"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف دوڑ پڑا جدھر میدان میں جگہ جگہ آک کے پودے اگے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان پودوں کے قریب جا کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے پودے توڑے اور پھر اس نے جیب میں سے وہ ڈوری نکالی جس میں وہ بیج سا پرویا ہوا تھا۔ اس نے عاجز بابا کے کہنے کے مطابق اس بیج اور ڈوری پر اچھی طرح آک کا دودھ مل دیا اس کے بعد اس نے جیب سے ماچس نکالی اور اسے آگ لگا دی۔ ڈوری اور بیج اس کی توقع کے

برعکس اس طرح دھڑا دھڑ جلنے لگے جیسے وہ سوکھے پتے ہوں جبکہ ان پر آک کا تازہ دودھ لگا ہوا تھا اس لئے سلیمان کا خیال تھا کہ وہ آسانی سے نہ جلیں گے اس ڈوری اور دانے کے جلنے پر انتہائی ناگوار بو ہر طرف پھیل گئی لیکن سلیمان انہیں جلتا ہوا دیکھتا رہا۔ جب یہ جل کر راکھ ہو گئے تو اس نے توڑے ہوئے آک کے پودے اٹھائے اور واپس کار کی طرف دوڑ پڑا۔

"جلدی کرو۔ اب رانا ہاؤس چلو۔ جلدی"۔۔۔۔ سلیمان نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو جوانا نے کار کو بیک کیا اور پھر تیزی سے واپس موڑ کر اس نے اسے پوری رفتار سے ڈورایا۔ سلیمان آک کے پودے اٹھائے سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عمران کو عقبی سیٹ پر لٹایا گیا تھا اور جوزف پیچھے بیٹھ کر اسے تھامے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس پہنچ گئی اور پھر عمران کو کار سے نکال کر ایک بڑے کمرے میں لے جا کر لٹا دیا گیا۔

"سوئی دھاگہ چاہئے مجھے"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک گول سا پلاسٹک کا ڈبہ تھا جس میں سوئیوں کے پیکٹ اور مختلف رنگوں کے دھاگوں کی نلکیاں موجود تھیں۔ سلیمان نے آک کی لکڑیاں توڑ کر ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے اور پھر سوئی کی مدد سے اس نے ان ٹکڑوں کو دھاگے میں پرونا شروع کر دیا۔ جب اس نے ایک ہار تیار کر لیا تو اس نے سوئی کو علیحدہ کیا اور دھاگے کے سروں کو گانٹھ دے کر

اس نے جوزف کی مدد سے عمران کا سر اٹھا کر ہار اس کی گردن میں ڈال دیا۔ چونکہ عمران کے لباس پر جگہ جگہ غلاظت لگی ہوئی تھی اس لئے سلیمان نے جوزف کی مدد سے اس کا لباس اتار دیا۔ اب عمران کے جسم پر صرف بنیان اور انڈرویر رہ گیا تھا۔ اس کے بوٹ اور جرابیں بھی سلیمان نے اتار دی تھیں اور جوزف لباس بوٹ اور جرابیں لے کر کمرے سے باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس آ گیا۔ سلیمان اور جوانا وہیں عمران کے پاس ہی موجود تھے عمران اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"ابھی تک ہوش کیوں نہیں آیا باس کو"۔۔۔۔۔ جوزف نے پریشان سے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور سلیمان' جوزف اور جوانا تینوں کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

سورج داس نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سورج داس نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔ سورج داس نے تیز لہجے میں کہا۔

"سردار شاندا کے محل سے ابھی ابھی آدمی آیا ہے جناب۔ انہوں نے آپ کو فوری بلوایا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اچھا"۔۔۔۔۔ سورج داس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر کمرے سے باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس چھوٹے سے ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آ گیا۔ یہ قصبے کا تو سب سے بڑا ہوٹل تھا لیکن ظاہر ہے سورج داس کے نزدیک یہ ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا۔ سورج داس اس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا اور یہ فون ہوٹل کے مینجر کی طرف سے کیا گیا تھا۔ ہوٹل سے نکل کر سورج داس پیدل ہی

سردار شاندا کے محل کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ ایک آدمی رکشہ اس کے قریب آ کر رکا۔

"آیئے جناب۔ میں آپ کو سردار شاندا کے محل تک پہنچا دوں انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو لے آؤں"---- اس آدمی نے جو گاڑی کھینچ رہا تھا سورج داس سے مخاطب ہو کر کہا اور سورج داس گاڑی میں بیٹھ گیا اور آدمی نے گاڑی کھینچتے ہوئے دوڑنا شروع کر دیا۔ یہاں زیادہ تر یہ گاڑیاں ہی چلتی تھیں اور سورج داس ان پہاڑی لوگوں کی ہمت اور طاقت پر حیران رہ جاتا تھا کہ وہ ایک آدمی کو گاڑی میں بٹھا کر پہاڑی راستوں اور سڑکوں پر اس طرح دوڑتے تھے جیسے انہیں تھکاوٹ ہی نہ ہوتی ہو حالانکہ زیادہ تر چڑھائیاں چڑھنا پڑتی تھیں جن پر جانور بھی چلتے ہوئے تھک جاتے تھے لیکن یہ پہاڑی لوگ واقعی فولادی جسموں کے مالک تھے کہ ان کا سانس تک نہ پھولتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد سورج داس سردار شاندا کے محل کے دروازے پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچتے ہی سورج داس کو ہاتھوں ہاتھ ایک بڑے کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں ایک اونچی نشست کی کرسی پر سردار شاندا اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔

"آؤ آؤ سورج داس۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ آؤ بیٹھو"۔ سردار شاندا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کام ہو گیا ہے سردار"---- سورج داس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی شری مہاراج کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ تمہارا آدمی عمران ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ فائل جو تم نے حاصل کرنے کے لئے کہا تھا وہ بھی حاصل کر لی گئی ہے"---- سردار شاندا نے کہا تو سورج داس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے سردار شاندا کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"---- سورج داس نے کہا تو سردار شاندا بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا اس کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ چانگ کا سردار شاندا جھوٹ بول رہا ہے یا مہاتما شری مہاراج نے غلط بات کی ہے۔ بولو"---- سردار شاندا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا سردار۔ معافی چاہتا ہوں"---- سورج داس نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا مطلب تھا۔ بولو"---- سردار شاندا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دراصل اتنی جلدی اس خوفناک آدمی کے مرنے کی اطلاع ملی ہے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا۔ بہرحال آپ سچ کہہ رہے ہیں پھر وہ فائل کہاں ہے"---- سورج داس نے کہا۔

"شری مہاراج کے لئے یہ کوئی مشکل کام تھا۔ ہونہہ۔ نادان

آدمی۔ شری مہاراج چاہیں تو ایک انگلی کے اشارے پر آدھی دنیا کو ہلاک کر دیں ایک آدمی کی ان کے سامنے اہمیت ہی کیا ہے۔ باقی فائل بھی تمہیں مل جائے گی لیکن پہلے میری شرطیں پوری کرو"۔ سردار شاندا نے جواب دیا۔

"آپ کی شرطیں تو حکومت منظور کر چکی ہے حکومت کے اعلیٰ حکام سے میری فون پر بات ہو چکی ہے لیکن ظاہر ہے حکومت تو ثبوت مانگے گی آپ وہ فائل مجھے دیں میں اسے حکومت کے پاس بھیج دیتا ہوں اور حکومت کو اس بات کی بھی اطلاع دے دیتا ہوں کہ عمران ہلاک کر دیا گیا ہے وہ اپنے طور پر اس کی تصدیق کرائیں گے اور جب تصدیق ہو جائے تو پھر ہو سکتا ہے ان شرطوں سے بھی زیادہ آپ کو مل جائے لیکن اس طرح زبانی بات پر وہ اعتماد نہیں کریں گے"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح تصدیق کریں گے وہ جب شری مہاراج نے کہہ دیا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے تو پھر تصدیق کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ سردار شاندا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شری مہاراج نے تو درست کہا ہے لیکن حکومت کی مجبوریاں ہوتی ہیں وہ اپنے ذرائع سے تصدیق کرائے گی۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں آپ کے سامنے کرنل سورگ رام صاحب سے بات کر لیتا ہوں بلکہ آپ کی بات کرا دیتا ہوں آپ کے پاس تو فون ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"ہاں۔ میری بات کرا دو۔ میں ان کو بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا اور سردار شاندا کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"فون یہاں لے آؤ"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو وہ آدمی مڑا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا کارڈلیس فون تھا۔

"یہ سیٹ ہمیں شوگران کے حکام نے دیا ہوا ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے جدید کارڈلیس سیٹ اس آدمی سے لے کر سورج داس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور سورج داس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فون پیس لے کر آنے والا آدمی واپس چلا گیا۔ سورج داس نے پہلے کافرستان کا رابطہ نمبر اور پھر کافرستان کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر پریس کیا اور اس کے بعد مزید نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس سپیشل سیکشن"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نابات ہے سورج داس بول رہا ہوں کرنل صاحب سے بات کرائیں"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پرسنل سیکرٹری ٹو چیف بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں تابات سے سورج داس بول رہا ہوں چیف صاحب سے شری مشن کے بارے میں اہم بات کرنی ہے"۔ سورج داس نے کہا۔

"اوکے ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"---- چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی اور سورج داس آواز سے ہی پہچان گیا کہ کرنل سورگ رام صاحب بول رہے ہیں۔

"سر۔ میں تابات سے سورج داس بول رہا ہوں۔ سر شری مشن کے سلسلے میں ایک اہم اطلاع دینی ہے سر"---- سورج داس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا اطلاع ہے"---- چیف نے پوچھا۔

"سر سردار شاندا نے ابھی ابھی مجھے بلا کر اطلاع دی ہے کہ شری مہاراج نے عمران کو ہلاک کر دیا ہے اور ریڈ فائل بھی اس کے ذریعے حاصل کر لی گئی ہے لیکن فائل ابھی تک مجھے نہیں ملی سر۔ اس کے لئے سردار شاندا شرطیں پوری کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں سر اس لئے سر میں نے آپ کو کال کی ہے آپ سردار شاندا سے براہ راست بات کر لیں سر"---- سورج داس نے کہا۔

"کراؤ بات"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو سورج داس نے فون پیس سردار شاندا کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو جناب۔ میں چانگ کا سردار شاندا بول رہا ہوں جناب آپ کے آدمی سورج داس نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے جناب"---- سردار شاندا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا میری بات شری مہاراج سے ہو سکتی ہے"۔ چیف نے کہا۔

"نہیں سر۔ ان کے پاس فون نہیں ہے سر۔ وہ ویسے بھی کم ہی کسی سے بات کرتے ہیں سر"---- سردار شاندا نے کہا۔

"پھر تو مجھے تصدیق کرانا پڑے گی کہ کیا واقعی عمران ہلاک ہو گیا ہے آپ ایسا کریں کہ وہ ریڈ فائل سورج داس کے حوالے کر دیں تاکہ وہ ہم تک پہنچ جائے یہ بھی ہمارے لئے ایک ثبوت ہو گا آپ کی شرائط نہ صرف پوری ہوں گی سردار شاندا بلکہ آپ کو اس کا اتنا بڑا انعام مزید بھی دیا جائے گا کہ شاید اس کا تصور بھی آپ کے ذہن میں نہ ہو"---- چیف نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ فائل میرے پاس ابھی نہیں پہنچی جب پہنچ جائے گی تو سورج داس کے حوالے کر دوں گا آپ بے شک عمران کی ہلاکت کی تصدیق کرا لیں جناب۔ ویسے شری مہاراج غلط بات نہیں کرتے جناب۔ اور شری مہاراج کے لئے کسی آدمی کو ہلاک کرنا انتہائی معمولی سی بات ہے"---- سردار شاندا نے کہا۔

"فائل اس وقت کہاں ہے"---- چیف نے پوچھا۔

"شری مہاراج نے مجھے بتایا ہے کہ فائل ان کے آدمی تک پہنچ چکی ہے اور وہ آدمی اسے اپنے ساتھ لے کر تابات پہنچ جائے گا باقی

تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے جناب" ---- سردار شاندا نے کہا۔

"کیا شری مہاراج اپنی طاقتوں کے ذریعے وہ فائل فوری طور پر نہیں منگوا سکتے تھے جو انہیں اس کے لئے کسی آدمی کا سہارا لینا پڑا ہے" ---- چیف نے کہا۔

"یہ بات تو شری مہاراج کو ہی معلوم ہو گی جناب کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے میں تو کچھ عرض نہیں کر سکتا"۔ سردار شاندا نے کہا

"ٹھیک ہے ہم تصدیق کراتے ہیں اور جب فائل آپ کے پاس پہنچ جائے تو آپ یہ فائل سورج داس کے حوالے کر دیں اور قطعی بے فکر رہیں میں بحیثیت چیف آف سپیشل سیکشن آپ سے وعدہ کر رہا ہوں کہ آپ کو آپ کی شرائط سے بھی زیادہ دیا جائے گا" ---- چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب اب میری تسلی ہو گئی ہے جناب" ---- سردار شاندا نے کہا۔

"رسیور سورج داس کو دیں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا تو سردار شاندا نے فون پیس سورج داس کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر" ---- سورج داس نے فون پیس لے کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا نمبر ہے سردار صاحب کے فون کا" ---- چیف نے پوچھا تو سامنے بیٹھے ہوئے سردار شاندا نے خود ہی جلدی سے نمبر بتا دیا تو وہ نمبر سورج داس نے دوہرا دیا۔

"یہ نمبر چانگ کا ہے" ---- چیف نے پوچھا۔

"یس سر" ---- سورج داس نے کہا۔

"او کے عمران کی موت کی تصدیق کرانے کے بعد ہو سکتا ہے کہ تمہیں کال کیا جائے" ---- چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سورج داس نے فون آف کیا اور اسے درمیانی میز پر رکھ دیا۔

"فائل بیحد اہم تھی سردار۔ اگر کسی طرح وہ فوری مجھ تک پہنچ جاتی تو زیادہ بہتر تھا" ---- سورج داس نے کہا۔

"شری مہاراج اپنی مرضی کے مالک ہیں سورج داس وہ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی کرتے ہیں اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں" ---- سردار شاندا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ساتھ ہی اس نے فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"سردار شاندا بول رہا ہوں شری مہاراج" ---- سردار شاندا نے دوسری طرف سے رسیور اٹھتے ہی انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو کیا کہتے ہو" ---- دوسری طرف سے بھاری لیکن انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مہاراج۔ سورج داس کو بلا کر میں نے اسے بتا دیا ہے کہ وہ آدمی عمران ہلاک ہو چکا ہے اور وہ فائل بھی اس سے حاصل کر لی گئی ہے س نے کافرستان کے بڑے صاحب سے بھی میرے سامنے بات کر لی

ہے۔ بڑے صاحب کا کہنا کہ وہ فائل ان کے لئے انتہائی اہم ہے اس لئے شری مہاراج سے منت کی جائے کہ وہ فائل اپنی طاقتوں کے ذریعے فوری منگوا لیں"---- سردار شاندا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا انہوں نے تمہاری شرطیں پوری کر دی ہیں"---- شری مہاراج نے پوچھا۔

"نہیں مہاراج ان کا کہنا ہے وہ پہلے تصدیق کریں گے کہ کیا واقعی عمران ہلاک ہو چکا ہے یا نہیں پھر شرطیں پوری ہوں گی"---- سردار شاندا نے کہا۔

"ان کی یہ جرات کہ وہ ہماری بات کو تسلیم نہ کریں اور مجھے جھوٹا سمجھیں میں اس بڑے صاحب تو کیا ان کے پورے ملک کو جلا کر راکھ کر دوں گا"---- شری مہاراج کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو سورج داس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"کرپا مہاراج۔ کرپا مہاراج"---- سورج داس نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"معافی دے دیں مہاراج۔ یہ لوگ آپ کی طاقتوں کو نہیں جانتے"۔ سردار شاندا نے بھی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے کہنے پر میں انہیں چھوڑ رہا ہوں لیکن اب یہ فائل اس وقت تک میرے پاس رہے گی جب تک وہ بڑے صاحب خود میرے سامنے ماتھا نہیں ٹکالیں گے۔ انہیں ہم پر اعتماد نہ کرنے کی سزا بہرحال

ملے گی"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سردار شاندا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

"یہ تو مسئلہ بن گیا سردار شاندا بڑے صاحب کیسے یہاں تابات میں آئیں گے۔ تم کچھ کرو سردار"---- سورج داس نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال مہاراج غصے میں ہیں اس لئے اب اگر کوئی بات کی تو وہ اور غصے میں آ جائیں گے ابھی تم خاموش رہو میں ایک دو روز میں ان سے بات کروں گا اور فائل تمہیں لا دوں گا"---- سردار شاندا نے جواب دیا اور سورج داس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں یکلخت وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ مرگھٹ میں اس لڑکی شانتی سے مل کر اس کے کمرے سے نکل رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی تھی۔

"باس۔ باس"---- اچانک عمران کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی تو عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"شکر ہے خدایا۔ تو بڑا رحیم و کریم ہے"---- سلیمان کی آواز عمران کو سنائی دی اور وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ رانا ہاؤس کے ایک کمرے میں بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں لکڑیوں کے ٹکڑوں کا ہار تھا اور اس کے جسم پر سوائے بنیان اور انڈر ویئر کے اور کچھ نہ تھا۔ بستر کے قریب

جوزف' جوانا اور سلیمان موجود تھے۔ سلیمان اور جوزف کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے جبکہ جوانا کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یہ ہار کیسا ہے اور میرا لباس"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ موت کے منہ سے واپس آئے ہیں صاحب"---- سلیمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تو مرگھٹ گیا تھا اور وہاں کمرے سے نکلتے ہوئے اچانک میرا ذہن تاریک ہو گیا تھا اور اب مجھے یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے۔ کیا ہوا ہے"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سلیمان نے جلدی جلدی اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ جیسے جیسے سلیمان تفصیل بتا رہا تھا ویسے ویسے عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہوتے چلے جا رہے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے"---- عمران نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا لیکن واقعی ایسا ہوا ہے۔ اگر آپ میرے سامنے اس کچرا گھر سے برآمد نہ ہوتے تو میں کبھی بھی یقین نہ کرتا۔ آپ کے لباس پر غلاظت لگی ہوئی تھی اس لئے اسے اتار لیا گیا ہے"---- جوانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت ہے اور یہ میرے گلے میں آک کی لکڑیاں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے ایک جھٹکے سے وہ ہار توڑا اور اُسے ایک طرف پھینک دیا۔

"میں غسل کر لوں پھر بات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بستر سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صاحب نے ہار توڑ دیا ہے۔ کہیں پھر نہ انہیں کچھ ہو جائے"۔۔۔۔ سلیمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی فی الحال کچھ نہیں ہو گا۔ میں نے دیکھ لیا ہے چار سینگوں والا شیطان بھاگ چکا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ تو سلیمان نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ تینوں کمرے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران غسل کر کے اور لباس پہن کر ڈریسنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ دراصل اسے ان سارے واقعات کی کسی طرح سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"تم ابھی یہیں ہو۔ فلیٹ پر واپس نہیں گئے"۔۔۔۔ عمران نے سلیمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس لئے رک گیا ہوں کہ شاید آپ مزید کوئی بات پوچھیں"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"تم میرے ساتھ اس رفوگر کے پاس چلو۔ میں اس سے مزید بات

کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے اس مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس میں اس رفوگر کی دکان تھی۔

"آپ کو مستان بابا نے منع کیا تھا لیکن آپ پھر اس مرگھٹ میں چلے گئے"۔۔۔۔ سلیمان نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا کہا۔

"میں ان فضولیات کا قائل نہیں ہوں سلیمان۔ اور ابھی تک میرے ذہن میں وہ سب کچھ روشن نہیں ہو رہا جو کچھ تم نے بتایا ہے اس لئے فی الحال خاموش رہو"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار مارکیٹ پہنچ گئی تو عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ دنوں نیچے اتر آئے۔ عمران سلیمان کی رہنمائی میں پیدل چلتا ہوا اس گلی میں پہنچ گیا جہاں رفوگر عبدالحمید عاجز کا کمرہ تھا۔ اس کا نیلے رنگ کا لوہے کا دروازہ تھا۔ سلیمان نے دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور دروازے پر عاجز رفوگر کھڑا نظر آ رہا تھا۔

"اوہ شکر ہے خدا کا آپ بچ گئے ہیں۔ آئیں اندر آ جائیں"۔ رفوگر نے عمران کو دیکھتے ہی مسکرا کر کہا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اور سلیمان اندر داخل ہو گئے۔ عمران حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی نظریں رفوگر پر جم گئیں جو ہر لحاظ سے ایک عام سا آدمی لگ رہا تھا۔

"بیٹھیں۔ یہاں میرے پاس کرسیاں تو نہیں ہیں اس لئے آپ کو میری طرح نیچے ہی بیٹھنا پڑے گا"---- رفوگر نے اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران خاموشی سے کپڑوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ گیا جبکہ سلیمان مودبانہ انداز میں ایک طرف بیٹھ گیا۔

"یہ صاحب آپ کے لئے بیحد پریشان تھے اور پھر یہ بروقت مجھ تک پہنچ گئے ورنہ---- بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آپ بچ گئے ہیں"۔ رفوگر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا آپ پیر ہیں۔ بزرگ ہیں"---- عمران نے رفوگر کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ عام سا رفوگر جو اس تنگ سے کمرے میں بیٹھا کپڑے رفو کر رہا ہے کس طرح کا انسان ہے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک انتہائی حقیر اور عاجز سا بندہ ہوں"---- رفوگر نے کہا۔

"تو پھر آپ نے یہ سب کیسے کر لیا۔ مجھے سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ نے اسے بتایا تھا کہ میں کچرا گھر میں پڑا ہوا ہوں اور میرے گلے میں آک کی لکڑیوں کا ہار ڈال دیا جائے اور اس دانے اور ڈوری پر آک کا دودھ لگا کر اسے جلا کر راکھ کر دیا جائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا اور پھر واقعی ہوا بھی ایسا ہی۔ یہ سب کچھ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا اور میں اس کچرا گھر میں کیسے پہنچ گیا۔ آپ مجھے ذرا تفصیل سے بتائیں میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"---- عمران نے الجھے ہوئے لہجے

میں کہا تو رفوگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو یہ ساری باتیں سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کا تو واسطہ پہلے بھی کئی بار شیطان اور اس کے چیلوں سے پڑ چکا ہے"۔ رفوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی پڑ چکا ہے۔ لیکن اس طرح میری حالت پہلے تو کبھی نہیں ہوئی کہ میں اچانک بیہوش ہو جاؤں اور پھر بقول سلیمان کے میں رات کو فلیٹ میں سویا ہوں لیکن صبح نہ میں نے نماز پڑھی اور نہ میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ جبکہ بظاہر میں ٹھیک بھی ہوں۔ لیکن میرے ذہن میں سوائے تاریکی کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ پہلے تو میرے ساتھ پیش نہیں آیا"---- عمران نے کہا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے ناں"---- رفوگر نے کہا۔

"جی ہاں"---- عمران نے جواب دیا۔

"تو عمران صاحب۔ جس طرح روشنی کے نظام کی بہت سی سطحیں ہوتی ہیں اسی طرح شیطانی نظام کی بھی بہت سی سطحیں ہوتی ہیں۔ پہلے آپ جس شیطانی نظام سے ٹکراتے تھے وہ اور سطح کا نظام تھا لیکن اس بار آپ کا واسطہ جس شیطانی نظام سے پڑا ہے یہ اور سطح ہے بلکہ یہ سب سے نچلی سطح ہے۔ اسے سفلی نظام کہا جاتا ہے۔ اس سطح میں کام کرنے والے انتہائی نچلی سطح کے لوگ ہوتے ہیں اور اس سطح کی طاقتیں بھی انتہائی نچلی سطح کی ہوتی ہیں۔ آپ پر اس بار سفلی سطح کی طاقتوں نے حملہ کیا ہے لیکن یہ حملہ بیحد خوفناک تھا۔ وہ لڑکی جس نے

آپ کے بازو پر رام دانہ باندھا تھا اس کا تعلق بھی اسی نظام سے تھا۔ اسی رام دانہ باندھنے کی وجہ سے اسے آپ پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا۔ وہ آپ پر قبضہ کرتے ہی آپ کو ہلاک کر دیتے کیونکہ ان کے گرو کا یہی حکم تھا لیکن اس سے پہلے انہوں نے آپ سے کوئی کام لینا تھا اور وہ کام انہوں نے آپ سے لے لیا۔ اس کے بعد آپ پر ہلاکت کا عمل کیا گیا اور آپ کو کچرا گھر میں پھینکوا دیا گیا۔ جس وقت سلیمان میرے پاس آیا اس وقت آپ پر ہلاکت کا عمل ہو چکا تھا اور آپ تقریباً مرنے کے قریب پہنچ گئے تھے اس لئے مجھے اس سفلی عمل کا زور توڑنے کے لئے انتہائی محنت کرنا پڑی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کا زور ٹوٹ گیا۔ باقی اثرات آک کی لکڑی سے ختم ہو سکتے تھے اس لئے میں نے سلیمان کو ہدایت دے کر بھجوایا اور اب آپ یہاں موجود ہیں۔ اب بھی آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ پوری طرح محتاط رہیں۔ آپ پر یقیناً دوبارہ حملہ کیا جائے گا اور اس سے بھی خوفناک انداز میں کیا جائے گا۔ آپ کسی اجنبی عورت یا مرد کے ہاتھ سے کوئی چیز لے کر نہ کھائیں اور نہ اس سے لے کر کوئی بھی چیز اپنے جسم سے مس ہونے دیں۔ باقی آپ خود سمجھ دار ہیں"۔ روگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھا ہوا کپڑا اٹھا لیا۔

"آپ نے بتایا ہے کہ انہوں نے مجھ سے کوئی کام لینا تھا۔ کیا کام لینا تھا۔ کیا آپ اس کی تفصیل بتا سکتے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں اور نہ معلوم ہو سکتا ہے کیونکہ مجھے غیب کا علم نہیں ہے۔ آپ خود ہی معلوم کریں۔ بہرحال اتنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے انہوں نے کوئی کام لینا تھا جو لے لیا گیا ہے"---- روگر نے جواب دیا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی اس طرح سفلی نظام کے تحت کسی کی جان لے سکے جبکہ موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔ عمران نے کہا تو روگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جبر و قدر کا یہ مسئلہ بیحد پیچیدہ ہے جناب۔ اور آپ تو بہت پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ میں تو بس واجبی سا پڑھا ہوا ہوں۔ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے لیکن آپ نے غور فرمایا ہوگا کہ لوگ خودکشی بھی کر لیتے ہیں اور انسان بھی انسان کو مار ڈالتے ہیں۔ یہ سارا کھیل جو بظاہر لوگ ہی کھیل رہے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ مشیت خداوندی علیحدہ چیز ہے اور رضائے خداوندی علیحدہ چیز ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھ جیسا جاہل اور لاعلم آدمی آپ کو نہیں بتا سکتا۔ خدا حافظ"---- روگر نے کہا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی سلیمان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب ہمیں اجازت"---- عمران نے کہا۔

"خدا حافظ"---- روگر نے کہا تو عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر

کار میں بیٹھے واپس جا رہے تھے۔ عمران کا ذہن پہلے سے بھی زیادہ الجھ گیا تھا۔ روگر کی شخصیت اور اس کی باتوں نے اسے واقعی حیران کر دیا تھا۔

"میں نے فلیٹ سے تمہاری موجودگی میں کسی کو فون تو نہیں کیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت سلیمان سے پوچھا۔

"جی نہیں۔ لیکن وہاں جوانا کے سامنے میں نے آپ کو بتایا نہیں۔ میں نے رانا ہاؤس آپ کی تلاش میں فون کرنے کے بعد دانش منزل طاہر صاحب کو فون کیا تھا۔ طاہر صاحب نے بتایا تھا کہ آپ دانش منزل آئے تھے لیکن آپ کا رویہ انتہائی عجیب تھا۔ بس اتنا ہی کہا تھا انہوں نے"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن مجھے تو کچھ یاد نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں تمہیں فلیٹ پر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ میں نے فوری دانش منزل جانا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ مجھے یہیں ڈراپ کر دیں۔ میں ٹیکسی پر چلا جاؤں گا ورنہ آپ کو لمبا چکر کاٹنا پڑے گا"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں ہلا دیا اور پھر ایک طرف کر کے کار روک دی۔ سلیمان نیچے اترا اور سلام کر کے ایک طرف کو بڑھ گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اس نے کار گیٹ سے باہر

روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک خود بخود کھلنے لگا تو وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ مخصوص جگہ پر کار روک کر وہ کار سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"۔۔۔۔ شکر ہے آپ کا موڈ تو ٹھیک ہوا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"موڈ زبردستی ٹھیک کرنا پڑا ہے تاکہ یہ معلوم کر سکوں کہ کہیں تمہارا تعلق سفلی دنیا سے تو نہیں ہے لیکن اب جس طرح تم نے سلام کا جواب دیا ہے اس سے معاملہ واضح ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ سفلی دنیا کون سی ہوتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے ایک مثالی دنیا کا پتہ چلا تھا۔ اب یہ سفلی دنیا سامنے آ گئی ہے۔ پتہ نہیں اور کتنی دنیائیں ہوں گی۔ بہرحال مجھے سلیمان نے بتایا ہے کہ میں صبح دانش منزل کا چکر لگا گیا ہوں۔ کیا واقعی ایسا ہوا

ہے"---- عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب یہ کس قسم کا مذاق ہے عمران صاحب"---- بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم میرے سوال کا جواب دو پھر تمہیں داستان حیرت سناؤں گا"---- عمران نے کہا۔

"داستان حیرت۔ کیا مطلب یہ آپ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں کیا آپ کے ذہنی توازن میں تو کوئی گڑبڑ نہیں ہو گئی"---- بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم گڑبڑ کی بات کر رہے ہو مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ سرے سے توازن ہی باقی نہیں رہا"---- عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ کا رویہ صبح بھی میرے لئے انتہائی انوکھا اور حیرت انگیز تھا اور اب بھی آپ کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صبح میں یہاں آیا تھا اب مجھے تفصیل بتاؤ کہ اس وقت کیا باتیں ہوئی تھیں اور کیا کیا ہوا"---- عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو خود معلوم نہیں یا واقعی سلیمان کی باتوں میں آ گئے ہیں آپ۔ وہ بھی کسی مستان بابا کی باتیں کر رہا تھا"---- بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو۔ پلیز حالات واقعی حیران کن ہیں جو کچھ میں پوچھ رہا

ہوں اس کا جواب سنجیدگی سے دو"---- عمران نے کہا تو بلیک زیرو یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"آپ صبح آئے آپ کا رویہ انتہائی درشت تھا آپ نے مجھے ریڈ فائل لانے کا کہا میں نے آپ کو ریڈ فائل لا کر دی میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے یہ فائل کیوں منگوائی ہے تو آپ نے مجھے انتہائی درشت انداز میں اور انتہائی غصیلے لہجے میں جھڑک دیا اور پھر آپ ریڈ فائل لے کر چلے گئے"---- بلیک زیرو نے کہا تو بلیک زیرو کی بات سن کر عمران کا ذہن یکلخت خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گیا اس کے ذہن میں فوراً ہی اس روگر کی بات گھوم گئی کہ انہوں نے اس سے کوئی کام لینا تھا جو لے لیا۔

"ریڈ فائل اور میں لے گیا تھا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"---- عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور رسید بک نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"اس میں آپ کے دستخط موجود ہیں وصولی کے دستخط دیکھ لیں"---- بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے جلدی سے رسید بک کھولی اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکے شدت اختیار کر گئے کیونکہ واقعی اس کے دستخط رسید بک میں موجود تھے۔

"اوہ میرے خدا یہ کیا ہو گیا"---- عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑتے ہوئے کہا اس کا ذہن واقعی گھومنے لگ گیا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا ہو گیا میں پانی لاتا ہوں"---- عمران

کے کانوں میں بلیک زیرو کی آواز پڑی لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آواز کہیں دور سے آ رہی ہو۔

"یہ لیں۔ پانی پی لیں"---- چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز پھر سنائی دی اور پھر عمران کے حلق میں پانی اترنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ڈوبتا ہوا دل اور ماؤف ہوتا ہوا ذہن دوبارہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے اس نے جلدی سے خود ہی گلاس پکڑا اور پھر پورا گلاس حلق سے نیچے اتار لیا اب اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں کی شدت واضح طور پر کم ہو گئی تھی۔

"آپ کا رنگ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا کیا ہو گیا ہے آپ کو۔ پہلے تو یہ حالت کبھی نہ ہوئی تھی"---- بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے مسلسل لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے۔

"بہت بڑی چوٹ ہو گئی ہے بلیک زیرو۔ بہت بڑی ہمارے وہم گمان سے بھی بڑی چوٹ"---- عمران نے کہا۔

"کیا مطلب کیسی چوٹ"---- بلیک زیرو نے واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"دشمن ریڈ فائل لے گیا ہے اور وہ بھی میرے ذریعے اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ دشمن کون ہے اور ریڈ فائل کہاں ہے اور ریڈ فائل پاکیشیا کے دفاع کی بنیادی فائل ہے ویری سیڈ۔ ریلی ویری سیڈ"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ کیسے ہو گیا عمران صاحب پلیز آپ مجھے تفصیل سے بتائیں ورنہ آپ والی کیفیت میری بھی ہو رہی ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں سلیمان نے کیا بتایا تھا"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس نے یہی بتایا تھا کہ کسی لڑکی کا فون آیا تھا جو آپ کو رات بارہ بجے کسی مرگھٹ میں بلا رہی تھی پھر کوئی مستان بابا آیا اور اس نے آپ کو مرگھٹ جانے سے منع کر دیا پھر سلیمان رات کو اپنے کسی دوست کی تقریب میں چلا گیا رات کو پچھلے پہر وہ واپس آیا تھا صبح آپ نے نماز بھی نہیں پڑھی قرآن مجید کی تلاوت بھی نہیں کی۔ غسل کئے بغیر ناشتہ کیا۔ آپ کا رویہ سلیمان سے درشت رہا پھر آپ اخبار پڑھتے رہے اس کے بعد آپ چلے گئے اس کے بعد سلیمان آپ کا بستر ٹھیک کرنے لگا تو اسے کوئی بیج سیاہ ڈوری میں پرویا ہوا ملا وہ آپ کو تلاش کر رہا تھا بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب باتیں ٹھیک ہیں مجھے نجانے کیا ہوا کہ میں نے لڑکی کی کال پر مرگھٹ جانے کا فیصلہ کر لیا شاید میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ میرے ساتھ کوئی گیم کھیلی جا رہی ہے جس میں وہ لڑکی اور وہ مستان بابا دونوں شریک ہیں اور میں اس گیم کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لڑکی نے کسی گورکھ پورہ قبرستان کا نام لیا تھا اور اپنا نام شانتی بتایا تھا میں نے ٹاؤن ہال سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ گورکھ پورہ نام کا کوئی قبرستان

دارالحکومت میں سرے سے ہے ہی نہیں البتہ یہ معلوم ہوا کہ اقلیتی لوگوں کا ایک قبرستان ہے جسے گورکھ قبرستان کہتے ہیں اس کے ساتھ ہی اقلیتی لوگوں کا مرگھٹ بھی ہے جس کا نام شانتی مرگھٹ ہے چونکہ اس لڑکی نے اپنا نام شانتی بتایا تھا اور گورکھ قبرستان اور گورکھ پورہ قبرستان نام ملتے جلتے سے تھے اس لئے میں رات کو وہاں پہنچا وہاں جب میں مرگھٹ میں جانے لگا تو وہی مستان بابا مجھے گیٹ پر ملا اس نے مجھے اندر جانے سے روکا لیکن میں نے اس کی پرواہ نہ کی اور اندر چلا گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اس لڑکی سے ملاقات اس سے ہونے والی تمام باتیں اور پھر بے ہوش ہو جانے سے لے کر ہوش میں آنے اور پھر سلیمان کے ساتھ رفوگر کے پاس جانے اور اس کے بعد دانش منزل تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔ بلیک زیرو حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اچانک نظر آنا بند ہو گیا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ سب آپ کے ساتھ ہوا ہے لیکن آپ جب میرے پاس آئے تو آپ تو بظاہر ٹھیک تھے آپ نے دستخط بھی کئے صرف آپ کا رویہ پہلے جیسا نہ تھا اور آپ کے رویے کی وجہ سے میرے ذہن میں عجیب سے خدشات ابھرے تو میں نے سرسلطان سے بات کی سرسلطان نے الٹا مجھے ڈانٹ دیا کہ میں نے آپ پر شک بھی کیوں کیا اس پر میں خاموش ہو گیا لیکن یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے اور کس طرح ہو رہا ہے اب فائل کا کیا ہو گا یہ تو پاکیشیا کا دفاع داؤ پر لگ

گیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہمارا دشمن کون ہے اور وہ فائل کہاں گئی میری کار بھی موجود نہیں ہے نجانے وہ کہاں گئی۔ اوہ اوہ اگر میری کار مل جائے تو وہاں سے کوئی کلیو مل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے اسی طرح پریشان بیٹھا ہوا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"پوری ٹیم کو شہر میں پھیلا دو انہوں نے عمران کی ذاتی سپورٹس کار تلاش کرنی ہے عمران کو کسی نامعلوم ڈاکٹر نے کوئی ایسا انجکشن لگا دیا تھا جس سے اس کی یادداشت وقتی طور پر غائب ہو گئی تھی اور اس دوران اس نے کار کہیں چھوڑ دی ہے اور اب اسے یاد نہیں آ رہا کہ اس نے کار کہاں چھوڑی ہے میں اس ڈاکٹر کا کلیو حاصل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر نے عمران کے ذہن کو ماؤف کر کے اس سے سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات نہ حاصل کر لی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ خود بھی اور دوسرے ساتھیوں کو بھی کہہ دو کہ وہ سب متبادل جگہوں پر شفٹ ہو جائیں اور دوسرے حکم تک

یک اپ میں رہیں"---- عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اب عمران کی حالت کیسی ہے"---- جولیا کے لہجے میں انتہائی تشویش تھی۔

"اب تو وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن درمیانی پیریڈ جو کئی گھنٹوں پر مشتمل ہے اس کے ذہن سے غائب ہو چکا ہے میں نے جو ہدایات دی ہیں ان پر فوری عمل کرو اور جیسے ہی عمران کی کار دستیاب ہو فوری اطلاع دو"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں ممبرز کو اور کیا کہوں میری سمجھ میں تو کچھ نہیں رہا"---- عمران نے رسیور رکھ کر انتہائی پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہ انتہائی سیریس معاملہ ہے حکومت کو اس فائل کی گمشدگی کا پتہ چلا تو بھونچال آ جائے گا"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تم بتاؤ کہ کیا ہو سکتا ہے کہاں تلاش کی جائے یہ فائل"۔ عمران نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"اس رفوگر سے آپ نے پوچھا تھا"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا اس کا کہنا ہے کہ اسے نہیں معلوم"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا ہو سکتا ہے ویری بیڈ"---- بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ڈاکٹر اویس احمد صاحب سے بات ہونی چاہئے وہ یقیناً اس سفلی دنیا کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتے ہوں گے"۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"ڈاکٹر اویس احمد۔ وہ کون ہیں"---- بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"مثالی دنیا والے کیس میں ان سے رابطہ ہوا تھا۔ ایسے معاملات میں انہیں خاصا علم ہے"---- عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اویس احمد صاحب کے صاحبزادے تحسین احمد سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"جی بہتر ہولڈ کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو تحسین احمد بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ آواز تحسین احمد کی ہے۔

"تحسین صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں آپ کو شاید یاد ہو کہ میں نے آپ کی وساطت سے کچھ عرصہ پہلے آپ کے والد ڈاکٹر اویس احمد صاحب سے ملاقات کی تھی"---- عمران نے کہا۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے جناب۔ فرمایئے"---- تحسین احمد نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر اویس احمد صاحب سے فون پر بات ہو سکتی ہے یا میں خود

حاضر ہوں ایک انتہائی معاملہ پر بات کرنی ہے"---- عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ قبلہ والد صاحب تو چھ ماہ ہوئے وفات پا گئے ہیں"---- دوسری طرف سے تحسین احمد نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ اناللہ وانا الیہ راجعون مجھے بیحد افسوس ہوا لیکن ان کی وفات کی خبر کسی اخبار میں نظر نہیں آئی"---- عمران نے کہا۔

"انہوں نے وصیت کی تھی کہ سوائے خاص خاص لوگوں کے اطلاع عام نہ کی جائے البتہ آپ کو انہوں نے اطلاع دینے کا کہا تھا لیکن افسوس کہ آپ کا پتہ ہی میرے پاس موجود نہ تھا"---- تحسین احمد نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور آپ کو صبر دے یہ خبر سن کر مجھے یقیناً شدید صدمہ ہوا ہے بہرحال اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہوتا ٹھیک ہے میں کسی وقت فاتحہ کے لے حاضر ہوں گا"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اسے واقعی ڈاکٹر صاحب کی وفات کی خبر سن کر شدید صدمہ پہنچا تھا ایک تو وہ دل سے ڈاکٹر صاحب کی قدر کرتا تھا دوسرا موجودہ حالات میں اسے بیحد امید تھی کہ ڈاکٹر اویس احمد ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا۔

"آپ نے ڈاکٹر صاحب سے کس اہم معاملے پر بات کرنی تھی"۔ تحسین احمد نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب کے خاص موضوع روحانیت کے سلسلے کا ایک مسئلہ تھا"---- عمران نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ سٹی بینک کی رحمان پورہ برانچ کے مینجر الطاف صاحب سے مل لیں وہ یقیناً آپ کی مدد کر سکیں گے"---- تحسین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بینک مینجر الطاف صاحب لیکن"---- عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ والد صاحب کو جب کسی مسئلے میں رہنمائی چاہئے ہوتی تھی تو وہ الطاف احمد صاحب سے ہی رجوع کرتے تھے آپ ان سے مل لیں اگر آپ کہیں تو میں انہیں فون کر دیتا ہوں۔ مجھ پر بھی وہ بیحد شفقت کرتے ہیں"---- تحسین احمد نے کہا۔

"کیا اس وقت وہ بینک میں ہوں گے"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں ان کا نمبر آپ کو بتا دیتا ہوں آپ پہلے ان سے فون پر بات کر لیں پھر جیسے پروگرام طے ہو جائے میں بہرحال انہیں فون کر کے آپ کے متعلق کہہ دیتا ہوں"---- تحسین احمد نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بینک مینجر۔ عجیب دنیا ہے یہ کہ اب بینک مینجر ان معاملات میں رہنمائی کرے گا۔ یہ سب کچھ تو میری سمجھ سے واقعی بالا تر ہوتا جا رہا ہے"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میری اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ بینک مینجر کا روحانیت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"---- بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تحسین احمد کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم۔ الطاف بول رہا ہوں مینجر"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نرم سی آواز سنائی دی۔ گو آواز مردانہ تھی لیکن لہجے میں نسوانیت کا تاثر موجود تھا۔

"وعلیکم السلام۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ابھی ڈاکٹر ادیس احمد صاحب کے صاحبزادے تحسین احمد صاحب نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کا فون آیا تھا لیکن عمران صاحب۔ تحسین صاحب کو تو خواہ مخواہ میرے بارے میں حسن ظن ہے۔ میں تو ایک عام سا دنیا دار آدمی ہوں"---- دوسری طرف سے الطاف احمد نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"یہ حسن ظن۔ حرف "ظ" والا ہے یا حرف "ز" والا۔ یہ بتا دیجئے پلیز"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے تو چند لمحوں تک دوسری طرف خاموشی طاری رہی۔ شاید الطاف احمد صاحب عمران کی بات پر غور کرتے رہے تھے۔ پھر دوسری طرف سے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"بہت خوب عمران صاحب۔ آپ نے بڑی دلچسپ بات کی ہے۔ اب تو آپ سے ملنا ضروری ہو گیا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ایک گھنٹے بعد میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں یا پھر اپنے دولت خانہ کا پتہ دے دیں میں خود ہی حاضر ہو جاؤں گا"---- الطاف احمد نے کہا۔

"دولت خانے میں تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور پتہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں"---- عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔ نجانے کیا بات تھی کہ الطاف احمد سے بات ہوتے ہی اس کے ذہن پر موجود پریشانی کا بوجھ یکلخت اس طرح ہٹ گیا تھا جیسے کوئی بھاری پتھر اٹھا لیا جاتا ہے۔ اب وہ اپنے آپ کو ذہنی طور پر پوری طرح فریش محسوس کر رہا تھا۔

"دولت خانہ۔ کیا مطلب۔ میں تو بینک۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کا کیا مطلب ہے۔ بہت خوب عمران صاحب۔ آپ واقعی انتہائی ذہین اور دلچسپ آدمی ہیں۔ بہرحال جب اور جہاں حکم کریں میں حاضر ہوں"---- الطاف احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کا نمبر تو دولت خانہ کہاں ہے۔ اس کا پتہ بتا دیں۔ میں دراصل آپ سے تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاداب کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ بی بلاک۔ میں ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گا آپ ضرور تشریف لے آئیں"---- دوسری طرف سے الطاف احمد نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے

رسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"---- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ عمران کی سپورٹس کار ریلوے بازار کے کنارے پر کھڑی ہوئی ریلوے پولیس کو ملی تھی اور اس وقت وہ ریلوے پولیس اسٹیشن پر موجود ہے"---- جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"---- عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ریلوے پولیس اسٹیشن کا نمبر دے دیں"---- عمران نے کہا اور دوسری طرف سے فوراً ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ریلوے پولیس اسٹیشن"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"انچارج کون ہے۔ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"---- عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر عالم صاحب انچارج ہیں۔ صاحب"---- دوسری طرف

سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ان سے بات کرائیں"---- عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں انسپکٹر عالم بول رہا ہوں سر"---- چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مودبانہ تھا۔ شاید پہلے آدمی نے اسے عمران کا عہدہ بتا دیا تھا۔

"ہمارے آدمیوں نے ایک سپورٹس کار ریلوے بازار کے قریب کھڑی کی تھی۔ ہم اسے چند تخریب کاروں کو پکڑنے کے لئے ٹریپ کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے لیکن آپ کے آدمیوں نے ہمارا یہ پلان ہی ختم کر دیا اور کار کو پولیس اسٹیشن پہنچا دیا اور ہم وہ تخریب کار ٹریپ ہی نہ کر سکے"---- عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب وہ تو۔ وہ تو کار وہاں خالی کھڑی تھی۔ ہم سمجھے کہ اس کے اندر کوئی بم وغیرہ نہ ہو۔ اس لئے جناب ہمیں کارروائی کرنا پڑی۔ ہمیں تو اطلاع ہی نہ تھی جناب کہ یہ کار آپ کی ہے جناب"---- انسپکٹر عالم نے جواب دیا۔

"پھر اس میں سے بم مل گیا آپ کو"---- عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو خالی تھی جناب لیکن----" انسپکٹر عالم نے کہنا شروع کیا۔

"میرے محکمے کا آدمی آ رہا ہے۔ اس کا نام صفدر ہے وہ کار لے

جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"مگر سر"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ کار اسے دیں گے یا آپ کے ڈی آئی جی سے آپ کی شکایت کی جائے کہ آپ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کو کتنا بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے"---- عمران نے کہا۔

"سر حکم کی تعمیل ہو گی سر"---- انسپکٹر عالم نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"---- دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"صفدر سے کہو کہ وہ ریلوے پولیس اسٹیشن سے عمران کی کار لے کر رانا ہاؤس پہنچا دے۔ صفدر وہاں اپنے آپ کو سنٹرل انٹیلی جنس کا آدمی ظاہر کرے گا"۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"عمران کہاں ہے جناب۔ اس کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا ہے کہ وہ فلیٹ پر نہیں ہے۔ رانا ہاؤس میں بھی موجود نہیں ہے"---- جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"عمران ایک ضروری کام میں مصروف ہے"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے دیوار میں لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھا لیکن ابھی ایک گھنٹہ نہ گزرا تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

"کیا آپ کو امید ہے کہ یہ بینک مینجر صاحب واقعی اس لائن کے

آدمی ہوں گے۔ میری تو سمجھ میں ہی یہ بات نہیں آ رہی کہ بینک مینجر کا اس لائن سے کیا تعلق وہ سکتا ہے"---- بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ رفوگر بھی بالکل عام سا آدمی ہے۔ اگر اس نے مجھ سے بات نہ کی ہوتی تو میں کبھی بھی یقین نہ کر سکتا تھا کہ اس کا بھی کوئی تعلق اس لائن سے ہو سکتا ہے۔ دراصل ہمارے ذہنوں میں روحانیت کی لائن پر کام کرنے والے آدمیوں کا ایک خاص تاثر موجود ہے کہ وہ لوگ دنیا سے ہٹ کر علیحدہ رہتے ہوں گے۔ لباس بھی خاص ہو گا اور شخصیت بھی خاص ہو گی لیکن اب میں نے محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ پچھلے زمانے میں تو شاید ایسا ہوتا ہو گا لیکن موجودہ دور میں ایسا نہیں ہے۔ اب وہ خانقاہیں نہیں رہیں۔ اب ایسے لوگ بظاہر عام سے دنیا دار لگتے ہیں لیکن دراصل وہ کچھ اور ہوتے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"لیکن اس تبدیلی کی وجہ"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"شاید اس لئے کہ موجودہ دور شک کا دور ہے۔ ہر آدمی پر شک کیا جا سکتا ہے۔ اب وہ پہلے جیسا یقین ہمارے ذہنوں میں باقی نہیں رہا اس لئے یہ سسٹم ہی تبدیل ہو گیا ہے"---- عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"کیا میں آپ کے ساتھ اس بینک مینجر سے مل سکتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں''---- عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر دانش منزل سے اکٹھے ہی نکلے اور شاداب کالونی کی طرف بڑھ گئے۔ بلیک زیرو البتہ دانش منزل کے خفیہ راستے سے باہر آیا تھا جبکہ عمران بڑے گیٹ سے کار لے کر باہر آیا تھا اور پھر بلیک زیرو چکر کاٹ کر عمران کی کار میں آ بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار شاداب کالونی پہنچ گئی۔ بی بلاک کی کوٹھی نمبر اٹھارہ انہوں نے جلد ہی تلاش کر لی۔ یہ عام سی متوسط درجے کی کوٹھی تھی۔ گیٹ پر الطاف احمد کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے کار پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا۔ وہ اپنے انداز سے طالب علم ہی لگتا تھا۔

''الطاف صاحب سے کہیں کہ علی عمران آیا ہے۔ انہوں نے ہمیں یہاں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے''---- عمران نے کہا۔

''جی تشریف لے آیئے''---- نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ کار''---- عمران نے کار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی اسے یہیں رہنے دیں۔ دراصل پورچ چھوٹا سا ہے اس میں یہ بڑی کار آئے گی بھی نہیں''---- نوجوان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔ بلیک زیرو بھی کار سے باہر آ گیا تھا۔

''کار لاک کر دو طاہر''---- عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اس نے کار لاک کر دی اور پھر وہ دونوں اس نوجوان کی رہنمائی میں کوٹھی میں داخل ہو گئے۔ کوٹھی واقعی چھوٹی سی تھی اور گیراج میں پہلے سے ایک پرانے ماڈل کی کار کھڑی تھی۔

''آپ الطاف صاحب کے صاحبزادے ہیں''---- عمران نے نوجوان سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرا نام سلیم ہے''---- نوجوان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک متوسط درجے کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گھریلو لباس تھا اور اس کے چہرے پر اس قدر حلیمی تھی کہ عمران اس کا چہرہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔

''السلام علیکم۔ میرا نام الطاف احمد ہے''---- آنے والے نے کہا۔ اس کی آواز میں نسوانیت کا تاثر پہلے کی طرح موجود تھا۔

''وعلیکم السلام۔ مجھے علی عمران کہتے ہیں اور یہ میرے دوست طاہر صاحب''---- عمران نے کہا اور پھر رسمی جملوں اور مصافحے کے بعد وہ صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروب کے دو گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور بلیک زیرو کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

''لیجئے صاحب''---- الطاف احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نہیں لے رہے''---- عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ آپ لیں۔ میں روزے سے ہوں"---- الطاف احمد نے جواب دیا۔

"مگر یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"جی رمضان کے روزے تو فرض ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے نفلی روزوں کی توفیق دے رکھی ہے۔ یہ اس کا کرم ہے۔ آپ لیں"۔ الطاف احمد نے جواب دیا۔

"الطاف صاحب۔ آپ سفلی دنیا کے بارے میں کیا جانتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ کوئی خاص بات۔ ورنہ اس کی تفصیل تو بیحد طویل ہے"---- الطاف احمد نے مختصر سا جواب دیا۔

"کچھ بنیادی باتیں بتا دیں"---- عمران نے کہا۔

"سفل عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے پستی' نشیب' پھوک اور فضلہ۔ اس لئے سفلی کا مطلب ہوا ادنیٰ' کم درجے کا اور پست۔ یہ تو ہوئے اس کے لفظی معنی۔ اس سے ہی آپ اس کے بارے میں اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اصطلاحی طور پر ایسا نظام جہاں انتہائی کم تر اور پست درجے کے شیطانوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے کالا علم کے طور پر پکارتے ہیں۔ اس میں غلاظت' گندگی اور حد درجہ پستی اور کمینگی کا زور ہوتا ہے"---- الطاف احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"اس کا زیادہ تر رواج تو کافرستان میں ہے۔ کافرستان کے لوگ زیادہ ماہر ہوتے ہیں۔ ویسے یہاں بھی بے شمار لوگ اس پست اور گھٹیا نظام سے منسلک ہیں"---- الطاف احمد نے جواب دیا۔

"تو کیا اس نظام کے تحت کسی کی جان بھی لی جا سکتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جان لینا تو ایک طرف رہی اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ آپ اس کی تفصیل چھوڑیں اور مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا پرابلم کیا ہے"---- الطاف احمد نے کہا۔

"آپ اس بارے میں کیسے جانتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"میرا بچپن سے ہی رجحان اس کے توڑ کی طرف تھا پھر ایک بزرگ مل گئے بس انہوں نے شفقت کی اور مخلوق خدا کی خدمت کے لئے مجھے کچھ عمل بتا دیئے تاکہ ایسے لوگ جو اس نظام سے تکلیف اٹھا رہے ہیں میں ان کی مدد کر سکوں"---- الطاف احمد نے کہا۔

"لیکن آپ تو بینک میں مینجر ہیں تو پھر کیا آپ کو اس سلسلے میں کام کرنے کا وقت مل جاتا ہے"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بینک کا کام تو بینک اوقات میں ہی ہوتا ہے۔ باقی وقت میرا اپنا ہوتا ہے۔ پھر پوری رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے"---- الطاف احمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ بہرحال ذمہ دار آدمی ہیں اس لئے میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں لیکن میری گزارش ہے کہ آپ سے جو کچھ کہا جائے آپ اسے اپنے تک ہی رکھیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا راز میرے پاس امانت رہے گا"۔۔۔ الطاف احمد نے جواب دیا۔

"میرا تعلق ایک سرکاری ادارے سے ہے۔ ایک خفیہ سرکاری ادارے سے"۔۔۔ عمران نے کہنا شروع کیا۔

"عمران صاحب۔ یہ سب کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ آپ کون ہیں اور آپ کا تعلق کس ادارے سے ہے اور یہ طاہر صاحب کون ہیں اور ان کی اس ادارے میں کیا حیثیت ہے۔ میں نے آپ کا فون ملنے کے بعد اس بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں اور آپ قطعی بے فکر رہیں اور آپ بس علی عمران ہیں اور یہ طاہر صاحب"۔۔۔ الطاف احمد نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہم کیوں آپ کے پاس آئے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس فائل کے سلسلے میں زیادہ پریشان ہیں یا اپنی ذات کے متعلق"۔۔۔ الطاف احمد

نے جواب دیا۔

"مجھے اپنی ذات کی فکر نہیں ہے۔ اصل مسئلہ اس فائل کا ہے۔ بس یوں سمجھیے کہ وہ فائل ایسا طوطا ہے جس میں پاکیشیا کی جان ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو الطاف احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ وہ فائل محفوظ ہے اور ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائے گی"۔۔۔ الطاف احمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے۔

"یہاں پہنچ جائے گی۔ کیا مطلب ۔ کس کے پاس ہے وہ فائل"۔۔۔ عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ ملک صرف آپ کا یا آپ کے ادارے کا ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس کے محافظ بے شمار ہیں۔ آپ کی ذات کے ساتھ جو کچھ ہوا اس سے تو شاید کسی کو کوئی مطلب نہ ہو لیکن ملکی سلامتی اور تحفظ کے خلاف اگر کچھ ہوتا ہے تو ظاہر ہے اسے روکا جاتا ہے"۔۔۔ الطاف احمد نے مبہم سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تو بے شمار بار ملک کے خلاف سازشیں ہوتی رہی ہیں۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا"۔۔۔ عمران نے کہا تو الطاف احمد بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ پہلے جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ دنیاوی طور پر ہوتا رہا

ہے اس لئے اس کا سدباب دنیاوی طور پر ہی ہوتا تھا اس بار حملہ سفلی طاقتوں نے کیا ہے تو اس کے توڑ کے لئے لوگوں کو لامحالہ کام کرنا پڑا۔ اگر یہی فائل کوئی مجرم تنظیم حاصل کر لیتی یا کوئی دشمن ایجنٹ حاصل کر لیتے تو ظاہر ہے اس کے لئے آپ لوگوں کو ہی کام کرنا پڑتا لیکن اس بار فائل سفلی طاقتوں نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کی جوابی طاقتوں کو حرکت میں آنا پڑا ہے"۔۔۔۔ الطاف احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب سلسلہ ہے۔ میرا تو ذہن کام ہی نہیں کر رہا"۔ عمران نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اپنے ذہن پر زور نہ دیں۔ یہ آپ کی فیلڈ نہیں ہے اس لئے آپ جتنا اس پر غور کریں گے الجھتے ہی جائیں گے۔ جیسے آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں اگر میں آپ کے اس انداز کے متعلق سوچنا شروع کر دوں تو ظاہر ہے میں الجھ جاؤں گا کیونکہ یہ میرا فیلڈ نہیں ہے"۔۔۔۔ الطاف احمد نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی' دروازہ کھلا اور الطاف صاحب کا لڑکا اندر داخل ہوا۔

"ابو۔ مرزا صاحب نے یہ پیکٹ بھجوایا ہے"۔۔۔۔ لڑکے نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پیکٹ الطاف احمد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹے"۔۔۔۔ الطاف احمد نے پیکٹ پکڑتے ہوئے کہا اور لڑکا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ لیجئے عمران صاحب اپنی فائل۔ اسے چیک کر لیجئے"۔ لڑکے کے باہر جانے کے بعد الطاف احمد نے پیکٹ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران واقعی اچھل پڑا۔ بلیک زیرو کی حالت بھی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ عمران نے پیکٹ لے کر اس پر موجود اخباری کاغذ کو علیحدہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ یہ واقعی وہی ریڈ فائل تھی جس کے لئے وہ اور بلیک زیرو دونوں پاگل ہو رہے تھے۔ عمران نے فائل کھول کر دیکھی اور اسے طاہر کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ واقعی وہی فائل ہے۔ آپ کا بیحد شکریہ۔ آپ نے پاکیشیا کو بہت بڑے اور انتہائی خوفناک خطرے سے بچا لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو الطاف احمد بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے عمران صاحب۔ شکر اس کا ادا کرنا چاہئے۔ بہرحال آپ کا اصل اور بنیادی مسئلہ تو حل ہو گیا ہے اب آپ مزید کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ الطاف احمد نے کہا۔

"الطاف صاحب۔ جس پراسرار انداز میں یہ فائل ہم سے حاصل کی گئی تھی اور جو کچھ عمران صاحب کے ساتھ پیش آیا ہے ایسا دوبارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ دراصل ان کی کم علمی کی وجہ سے ہوا۔ مجھے امید ہے کہ عبدالحمید عاجز صاحب نے انہیں جو

ہدایات دی تھیں یہ ان کا خیال رکھیں گے تو آئندہ ایسا نہیں ہوگا"۔۔۔۔ الطاف احمد نے کہا۔

"یہ عاجز صاحب جو رفوگر ہیں ان کا کیا مقام ہے اس سلسلے میں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"مقام کسی کا بھی نہیں ہوتا۔ سب اللہ کے بندے ہوتے ہیں بس اپنی اپنی ڈیوٹی ہے جو سب دے رہے ہیں۔ آپ اپنی ڈیوٹی دے رہے ہیں' عاجز صاحب اپنی اور میں اپنی"۔۔۔۔ الطاف احمد نے جواب دیا۔

"اچھا اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ یہ سب کچھ کس نے کیا اور کیوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سوال آپ کو پہلے پوچھنا چاہئے تھا اور آپ کو بتانا اس لئے ضروری ہے کہ ابھی نجانے اور کتنے وار آپ پر ہوں۔ اس لئے آپ کو اگر اس کا پس منظر معلوم ہوگا تو آپ محتاط رہیں گے۔ آپ نے پچھلے دنوں کافرستان میں کوئی مشن مکمل کیا جس میں کافرستان کی تمام ایجنسیوں کو شکست ہوئی تو وزیراعظم نے آپ کی فائل منگوا کر پڑھی اور پھر انہوں نے اپنی ایجنسیوں کی کارکردگی بڑھانے کے لئے نیا خصوصی سیکشن کھول دیا جس کے سربراہ کوئی کرنل صاحب ہیں۔ نام مجھے معلوم نہیں ہے ان کرنل کے سسر کا تعلق سفلی دنیا سے ہے انہوں نے کرنل صاحب کو آمادہ کیا کہ سفلی طاقتوں سے مدد لی جائے وہ آپ کو ہر صورت میں ختم کرنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا بلکہ ہے کہ آپ میں مافوق الفطرت قوتیں ہیں جن کی وجہ سے آپ ہمیشہ کامیاب

رہتے ہیں اور یہ قوتیں آپ کی حفاظت کرتی ہیں اس لئے ان کی انتہائی کوششوں کے باوجود آپ ان کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوتے۔ انہوں نے کرنل صاحب کو بتایا کہ سفلی دنیا کا سب سے بڑا ماہر تابات کے ایک پہاڑی علاقے چانگ میں رہتا ہے جسے شری مہاراج کہا جاتا ہے۔ وہ آدمی واقعی سفلی دنیا کا شہنشاہ ہے۔ اس کے ماتحت اس نظام کی بے شمار قوتیں ہیں۔ وہاں چانگ میں ایک تاباتی رہتا ہے جس کا نام سردار شاندا ہے وہ اس سارے علاقے کا سردار ہے۔ وہ اس شری مہاراج کا خاص آدمی ہے۔ چنانچہ ان کرنل صاحب کو بتایا گیا کہ اگر شری مہاراج چاہیں تو وہ آپ کو ہلاک کر سکتے ہیں اور آپ سے جو چاہیں کام لے سکتے ہیں تو ان کرنل صاحب نے اپنا ایک خاص آدمی جس کا نام سورج داس ہے سردار شاندا کے پاس بھیجا۔ اس نے سردار شاندا کو لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ شری مہاراج کے ذریعے آپ کو ہلاک کیا جائے اور آپ کی مدد سے یہ ریڈ فائل بھی حاصل کر لی جائے تاکہ کافرستان پاکیشیا کو تباہ کر کے اس پر آسانی سے قبضہ کر لے۔ شری مہاراج بنیادی طور پر کافرستان کا رہنے والا ہے اور پاکیشیا اور مسلمانوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔ جب سردار شاندا نے اس سے بات کی تو وہ فوراً تیار ہو گیا۔ چنانچہ اس نے یہ کام اپنی ایک قوت شموکی کے ذمے لگایا جو اس نظام کی انتہائی طاقتور' انتہائی چالاک اور شاطر قوت ہے۔ یہ طاقت شموکی اس لڑکی شانتی کے روپ میں آپ سے ٹکرائی۔ اس نے اپنی عیاری اور چالاکی سے آپ کے بازو پر رام

دانہ جو ایک خاص ڈوری میں پرویا ہوا تھا باندھ دیا اور اس کے بندھتے ہی آپ اس کے قبضے میں آگئے اگر یہ فائل والا سلسلہ درمیان میں نہ ہوتا تو آپ پر قبضہ ہوتے ہی آپ کو ہلاک کر دیا جاتا لیکن فائل حاصل کرنے کے لئے انہوں نے آپ کو ڈھیل دے دی پھر آپ نے فائل حاصل کی اور اس طاقت سے متعلق ایک آدمی ترپاٹھی کے پاس آپ فائل سمیت پہنچ گئے۔ شموکی وہاں موجود تھی وہ فائل آپ سے لے گئی اور آپ کو مرنے کے لئے پھر گھر پہنچا دیا گیا لیکن آپ کے باورچی نے بھاگ دوڑ کی اور اللہ تعالیٰ کو آپ کی زندگی مقصود تھی اس لئے آپ بچ گئے ادھر روشنی کی قوتیں بھی حرکت میں آگئیں۔ ترپاٹھی سے فائل حاصل کر لی گئی آپ نے جب مجھے فون کیا تو میں نے اس سلسلے میں رابطے کئے اور اس طرح یہ فائل یہاں پہنچ گئی اور اب آپ کے پاس ہے لیکن آپ کی زندگی اور فائل کی واپسی بہرحال شری مہاراج کے لئے اس کی زندگی کا سب سے بڑا طمانچہ ثابت ہو گا اس لئے لامحالہ اس نے اب اپنی پوری قوتوں سمیت آپ کے خلاف کام کرنا ہے لیکن اگر آپ محتاط رہیں گے تو یہ آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ الطاف احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے الطاف احمد صاحب کہ کافرستان جیسے ملک کا کرنل اس طرح کے کاموں میں یوگیوں وغیرہ کو استعمال کرے۔ کافرستان میں بے شمار سرکاری ایجنسیاں ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں یہ بات میرے حلق سے تو نہیں اتر رہی"۔۔۔۔ عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے جناب میں نے آپ کے گوش گزار کر دیا ہے آپ اسے تسلیم نہیں کرتے تو آپ کی مرضی"۔۔۔۔ الطاف احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الطاف صاحب کیا یہ لوگ ریڈ فائل دوبارہ حاصل کرنے کی پھر کوشش کریں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں طاہر صاحب۔ کرنے کو تو وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کیا نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے"۔۔۔۔ الطاف احمد نے جواب دیا۔

"اوکے الطاف صاحب۔ میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے اب اجازت دیں"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو اور الطاف احمد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر الطاف احمد انہیں باہر گیٹ تک باوجود عمران کے منع کرنے کے چھوڑنے آیا اور اس وقت تک کھڑا رہا جب تک عمران اور بلیک زیرو کار میں بیٹھ کر آگے نہ بڑھ گئے۔

"مجھے تو عمران صاحب نہ اپنے کانوں پر یقین آ رہا ہے اور نہ اپنی آنکھوں پر حالانکہ یہ ریڈ فائل میرے ہاتھوں میں ہے لیکن یقین کریں مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں خواب دیکھ رہا ہوں اس کے ساتھ ساتھ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی بھیانک سازش ہو رہی

ہے اور الطاف احمد صاحب بھی اس سازش کے کردار ہوں"۔ اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر ریڈ فائل کی کاپی ہو سکتی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح سوچتا کہ ریڈ فائل کی کاپی کر کے کافرستان پہنچا دی گئی ہے اور اب ہمیں مطمئن کرنے کی غرض سے یہ سب کھیل کھیلا جا رہا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں واقعی کوئی بات نہیں آ رہی"---- بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں تو صرف وہی کچھ آتا ہے بلیک زیرو جو ہمارے حواس خمسہ پر پورا اترے۔ اس سے ہٹ کر جو کچھ بھی ہے وہ کیسے سمجھ آ سکتا ہے۔ مجھے چونکہ پہلے ایسے حالات سے سابقہ پڑ چکا ہے اس لئے میری حالت وہ نہیں ہے جو تمہاری ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب مثالی دنیا والے کیس سے ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"سب سے پہلے میرا واسطہ اس قسم کے حالات سے زیرو لاسٹری والے کیس میں پڑا جب ڈاکٹر فرینکسٹائن نے میری جوزف اور جوانا تینوں کی توانائیاں سلب کر لیں اس کے بعد مثالی دنیا کا محیرالعقول کیس سامنے آیا اور پھر وہ بلیک ورلڈ اور بلیک پاورز والے کیس۔ لیکن یہ

سفلی دنیا کا سلسلہ ان سب سے ہٹ کر ہے یہ ان سے علیحدہ کوئی تعلق ہے"---- عمران نے کہا۔

"یہ تو جادو وغیرہ کا سلسلہ ہے گو مجھے آج تک جادو پر یقین نہیں آیا تھا لیکن جس طرح یہ ریڈ فائل واپس آئی ہے اس سے پہلی بار مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جادو جو کچھ بھی ہے بہرحال ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"الطاف صاحب نے اسے کالا جادو کہا تھا اس کا مطلب ہے کہ سفید جادو بھی ہوتا ہے اور کالا بھی شاید جادو کی بھی دو مختلف قسمیں ہوتی ہیں"---- عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

انتہائی دشوار گزار اور پہاڑی علاقے کے تنگ اور ٹیڑھے میڑھے راستے پر تین آدمی ہاتھوں میں لاٹھیاں پکڑے ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ راستہ اس قدر تنگ اور خطرناک تھا کہ دن کی تیز روشنی کے باوجود وہ تینوں لاٹھیوں کی مدد سے اپنے آپ کو سہارا دیتے ہوئے ایک ایک قدم پھونک پھونک کر اٹھا رہے تھے۔

"ابھی کتنی دور ہے شری مہاراج کی گپھا"——— سب سے پیچھے والے آدمی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ یہ سورج داس تھا جس کی حالت ان دونوں سے زیادہ خراب تھی۔ وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے تنی ہوئی رسی پر چل رہا ہو۔

"بس اب نزدیک ہے۔ ہمت کرو"——— اس کے آگے جانے والے سردار شاندا نے کہا۔

"توبہ۔ اس قدر دشوار گزار جگہ پر جا کر رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہیں قصبے میں محل تو ہے"——— سورج داس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ اچانک اوپر چٹان سے ایک سایہ سا انتہائی بھیانک انداز میں چیختا ہوا سورج داس سے ٹکرایا اور سورج داس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ہزاروں فٹ گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس کی چیخ انتہائی گہرائی میں جاتی سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ وہ سایہ جو اس سے ٹکرایا تھا وہ بھی غائب ہو گیا تھا۔

"یہ سب کیا ہو گیا مالک"——— سب سے آگے جانے والے مقامی آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ سورج داس کو اس کی زبان درازی کی سزا ملی ہے۔ اس نے شری مہاراج پر اعتراض کر دیا تھا۔ آؤ چلیں"۔ سردار شاندا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ پھر کچھ دور جا کر وہ نیچے اترنے لگے۔ اب ڈھلوان ہونے کی وجہ سے وہ پہلے سے بھی زیادہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے۔ نیچے گہرا اور گھپ اندھیرا تھا اور وہ اس اندھیرے میں بھی آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں نظر آنا بند ہو گیا تو وہ دونوں رک گئے لیکن چند لمحوں بعد انتہائی گہرائی میں جیسے کسی نے مشعل سی جلا دی ہو اور اس مشعل کی وجہ سے ہر طرف روشنی پھیل گئی اور وہ دونوں ایک بار پھر نیچے اترنے لگے۔ اب انہیں تیز بو محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ اس

قدر تیز اور سرانڈ جیسی بو جیسے نیچے لاکھوں جانوروں کی گلی سڑی لاشیں پڑی ہوئی ہوں۔

"مالک آسوما لے لیں ورنہ شاید آگے نہ بڑھ سکیں"۔ آگے جانے والے نے مڑکر سردار شاندا سے کہا۔

"ہاں"---- سردار شاندا نے کہا تو آگے جانے والے نے اپنے لباس کی جیب سے دو سوکھے ہوئے پتے نکالے اور ان میں سے ایک پتہ اس نے مڑکر سردار شاندا کی طرف بڑھا دیا۔ سردار شاندا نے اس کے ہاتھ سے پتہ لیا۔ اسے مروڑ کر اپنی ہتھیلی پر اس کا سفوف بنایا اور پھر اس سفوف کو نسوار کی طرح اس نے اپنے دونوں نتھنوں میں سانس کھینچ کر چڑھا لیا۔ آگے جانے والے نے بھی یہی کارروائی دوہرائی۔ اس نسوار کے نتھنے میں پہنچتے ہی سرانڈ نما بو کا احساس ختم ہو گیا اور وہ دنوں پھر آگے بڑھنے لگے۔ کافی گہرائی میں اترتے ہی وہ ایک ایسی غار کے دہانے پر پہنچ گئے جس کے باہر جانوروں کی ہڈیوں کے مینار بنے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ روشنی اسی غار سے نکل رہی تھی۔ غار کا دہانہ بیحد چوڑا تھا۔

"تم باہر ٹھہرو گے"---- سردار شاندا نے آگے والے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے مالک۔ جیسے آپ کا حکم"---- اس آدمی نے کہا اور ایک طرف ہٹ کر چٹان کے ساتھ پشت لگا کر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی اس نے چٹان کے ساتھ لگا کر کھڑی کر دی جبکہ

سردار شاندا نیچے پڑی ہوئی ہڈیوں کے ڈھیر پر پیر رکھتا ہوا اس غار میں داخل ہو گیا۔ غار آگے جا کر مڑ جاتا تھا اور غار میں جگہ جگہ ہڈیاں بکھری پڑی نظر آ رہی تھیں۔ انتہائی غلیظ کیڑے مکوڑے ادھر ادھر دوڑتے دکھائی دے رہے تھے۔ سردار شاندا ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی ٹیکتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ غار کا موڑ کاٹ کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا آگے سپاٹ دیوار آ گئی۔ دیوار پر ایک خوفناک سیاہ رنگ کا بچھو چمٹا ہوا تھا۔ اس بچھو کے جسم پر بڑے بڑے بال تھے۔ اس کی سرخ آنکھیں سردار شاندا پر جمی ہوئی تھیں اور اس کی دم اوپر کو اٹھی ہوئی تھی جو اس کے اوپر والا حصہ کسی مشعل کی طرح جل رہا تھا۔

"شری مہاراج کی آگیا تھی کہ میں یہاں حاضر ہو جاؤں۔ چنانچہ میں ان کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے حاضر ہوں"---- سردار شاندا نے اس بچھو سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا بچھو اور دیوار یکلخت سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئے اور سردار شاندا آگے بڑھا تو یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان شری ویالا آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی چادر جوگیوں کے سے انداز میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے چار دیئے اکٹھے پڑے جل رہے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی ڈوری تھی اور وہ آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ اس کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلا ہوا تھا۔ جیسے ہی سردار شاندا اندر داخل ہوا شری مہاراج نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی

طرح سرخ تھیں۔ اس کے چہرے پر بڑے بڑے سیاہ دھبے تھے اور چہرے بگڑا ہوا سا تھا۔ اس کے جسم کے وہ حصے جن پر چادر نہیں تھی ریچھ کی طرح بڑے بڑے سیاہ بال تھے۔ اس کی ہیئت ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر بے اختیار کراہت سی محسوس ہوتی تھی لیکن سردار شاندا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی ایک طرف رکھی اور شری مہاراج کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنے ماتھے پر رکھ لئے۔

"شری مہاراج۔ آپ کا بالک حاضر ہے"---- سردار شاندا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ ہم نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے بلایا ہے"۔ شری مہاراج نے غراتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور سردار شاندا نے اپنے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ کھول کر اپنی رانوں پر رکھ لئے اور پھر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

"تمہارے مہمان نے ہماری توہین کی تھی۔ اسے عبرت ناک سزا ملنے لگی تھی لیکن میں نے اسے نادان سمجھتے ہوئے معاف کر دیا"۔ شری مہاراج نے کہا۔

"شری مہاراج دیالو ہیں"---- سردار شاندا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی اور پھر اچانک اس غار نما کمرے کی چھت سے سیاہ رنگ کا دھواں سا نیچے اترا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ دھواں مجسم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سردار شاندا نے

دیکھا کہ سورج داج کا جسم اس کے سامنے زمین پر پڑا ہوا تھا۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ مورکھ"---- شری مہاراج نے کہا تو سورج داس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت شری مہاراج کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"شما کر دیجئے مہاراج۔ شما کر دیجئے مہاراج"---- اس نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"شما کیا ہے تو زندہ نظر آ رہے ہو مورکھ۔ آئندہ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس میں ہماری توہین ہوتی ہو۔ ہماری چاکر طاقتیں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتیں"---- شری مہاراج نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مہاراج"---- سورج داس نے کہا۔

"سردار شاندا کے ساتھ بیٹھ جاؤ"---- شری مہاراج نے کہا تو سورج داس اٹھا اور سردار شاندا کے ساتھ اس کی طرح دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"ہم نے تم دونوں کو یہاں گپھا میں اس لئے بلایا ہے کہ ہم تمہارے سامنے اپنی ان چاکر طاقتوں سے معلوم کریں جنہیں میں نے اس پاپی عمران کی ہتیا کے لئے بھیجا تھا"---- شری مہاراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے تو گپھا کے باہر سے کسی کے انتہائی دردناک انداز میں چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگی اور چند لمحوں بعد بلی سے بڑے اور کتے سے چھوٹے سیاہ

رنگ کے تین جانور جن کی آنکھیں سفید تھیں انسانوں کی طرح چلتے ہوئے غار میں داخل ہوئے۔ ان تینوں کے منہ سے بیک وقت چیخوں کی دردناک آوازیں نکل رہی تھیں۔

"آگیا ہو مہاراج"---- ان تینوں نے شری مہاراج کے سامنے زمین پر اپنے سر رکھتے ہوئے کہا۔ اس بار ان کے منہ سے انسانی آوازیں نکلی تھیں لیکن لہجے غیر انسانی ہی تھے۔

"شموکی"---- شری مہاراج نے کہا۔

"آگیا ہو مہاراج"---- ایک جانور نے دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس پاپی عمران کی ہتیا تم نے کر دی ہے"---- شری مہاراج نے کہا۔

"میں نے اس پر شموکا پھینک دیا تھا لیکن پھر شموکا کو جلا کر راکھ کر دیا گیا اور وہ آدمی بچ گیا۔ اب اس کے گرد روشنی کا پرتو ہے مہاراج۔ اور اب میں بے بس ہوں"---- اس جانور نے انسانی آواز میں جواب دیا تو شری مہاراج کے حلق سے یکلخت غیر انسانی سی غراہٹ نکلی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے اس پاپی کی ہتیا نہیں کی جبکہ تم نے پہلے مجھے بتایا کہ تم نے اس کی ہتیا کر دی ہے"---- شری مہاراج نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"شموکا کو کوئی نہیں توڑ سکتا مہاراج۔ اور میں نے اس پر شموکا

ڈال دیا تھا اس لئے میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ اس کی ہتیا ہو چکی ہے لیکن میں نے بتایا ہے کہ اس سے پہلے کہ شموکا اپنا آخری وار کرتا شموکا خود جل کر راکھ ہو گیا اور اس کے گرد روشنی کا پرتو پھیل گیا"---- اس جانور جس کا نام شموکی تھا پہلے کی طرح جواب دیا۔

"مسائی"---- شری مہاراج نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو دوسرا جانور جو اپنا سر بدستور زمین پر رکھے ہوئے تھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تم بتاؤ وہ فائل کہاں ہے جو شموکی نے تمہیں اس پاپی سے دلوائی تھی"---- شری مہاراج نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی آگیا پر میں نے اسے ترپاٹھی کے حوالے کر دیا تھا مہاراج۔ لیکن پھر پتہ چلا کہ ترپاٹھی کو اچانک آگ نے گھیر لیا ہے۔ وہ تڑپ تڑپ کر اور جل کر راکھ ہو گیا اور وہ فائل ایک روشنی والا لے گیا"---- اس جانور جسے مسائی کا نام دیا گیا تھا' نے جواب دیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آواز تو انسانی تھی لیکن لہجہ قطعاً غیر انسانی تھا۔

"لاجو"---- شری مہاراج نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیسرا جانور جو بدستور اپنا سر زمین پر رکھے ہوئے تھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"تم بتاؤ کیا ہوا۔ وہ فائل اب کہاں ہے ور وہ پاپی عمران کہاں ہے"---- شری مہاراج نے تیز لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ شموکی نے اپنا چلتر دکھایا اور وہ عمران اس کے قبضے میں

آ گیا۔ شموکی نے اپنے چلتر سے اس سے وہ فائل نکلوائی تو وہ فائل مسائی نے لے لی۔ شموکی نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس پر شموکا کا عمل کیا اور اسے ہلاک کرنے کے لئے کچرا گھر میں پھینک دیا۔ مسائی نے وہ فائل ترپاٹھی کے حوالے کر دی اور ترپاٹھی کو حکم دیا کہ وہ فائل لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے لیکن پھر اچانک بات پلٹ گئی مہاراج۔ شموکا جل کر راکھ ہو گیا۔ اس عمران کے گرد روشنی کا پرتو پھیل گیا۔ ترپاٹھی کو آگ نے گھیر لیا اور وہ تڑپ تڑپ کر جل کر راکھ ہو گیا۔ وہ فائل روشنی والے لے گئے اور پھر وہ دوبارہ اسی جگہ پہنچ گئی جہاں سے نکالی گئی تھی"۔۔۔۔ لاجو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شری مہاراج کو شکست دے دی گئی۔ وہ مورکھ روشنی والے جیت گئے۔ شری مہاراج جس نے اپنی پوری زندگی کالے عمل میں گزار دی۔ جس کے ماتحت اس پوری دنیا کی کالی طاقتیں ہیں وہ ہار گیا۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب شری مہاراج ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ اب یہ جنگ ہے کالے عمل کی اور ان روشنی والوں کے درمیان۔ جاؤ تم دفع ہو جاؤ"۔۔۔۔ شری مہاراج نے چیختے ہوئے کہا تو وہ تینوں مل کر اسی طرح دردناک آواز میں چیخے اور پھر دوڑتے ہوئے اس غار سے باہر نکل گئے۔

"یہ کیسے ہو گیا مہاراج۔ کیا روشنی والے اتنے طاقتور ہیں مہاراج کہ آپ سے شکار بھی چھین لیتے ہیں"۔۔۔۔ سردار شاندا نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس پاپی عمران کی اس قدر اہمیت ہو گی کہ اس کی خاطر بڑے بڑے روشنی والے کام شروع کر دیں گے۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ کاغذ کے اس پلندے کی اتنی اہمیت ہے کہ وہاں روشنی والے پاگلوں کی طرح اسے حاصل کرنے کے لئے بھاگ پڑیں گے لیکن سردار شاندا اب مجھے معلوم ہو گیا ہے اب نہ ہی پاپی عمران زندہ بچے گا اور نہ وہ فائل وہاں رہے گی میں ان پر عذاب بن کر ٹوٹ پڑوں گا اور انہیں نرک میں ڈال دوں گا"۔۔۔۔ شری مہاراج نے چیختے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ صرف یہ عمران اگر ہلاک ہو جائے تو ہمارا کام ہو جائے گا۔ اس کی ہلاکت کے بعد ہم خود ہی فائل حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس عمران کی وجہ سے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے مہاراج"۔۔۔۔ سورج داس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اب میں جانوں اور وہ عمران اور اس کے حمایتی جانیں۔ اب دیکھنا ان کا حشر۔ جاؤ۔ تم جاؤ۔ اب میرا اور اس پاپی عمران کا مقابلہ ہے۔ تم جاؤ"۔۔۔۔ شری مہاراج نے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیزی سے اٹھے۔ سردار شاندا نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور تیزی سے مڑ کر غار کے بیرونی حصے کی طرف دوڑ پڑے۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے اسی طرح پھونک پھونک اور ڈر ڈر کر انتہائی تنگ ڈھلوانی اور انتہائی خطرناک راستے پر سفر کرتے ہوئے وہ قصبہ چانگ پہنچ گئے۔

سورج داس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے وہ سارے راستے خاموش رہا تھا۔ سردار شاندا کے محل میں پہنچتے ہی اس نے سردار شاندا سے کافرستان فون کرنے کی اجازت مانگی تو سردار شاندا نے اسے فون پیس منگوا کر دے دیا۔

''سنو۔ شری مہاراج کے خلاف کوئی لفظ زبان سے نہ نکالنا ورنہ اس بار نہ بچ سکو گے''---- سردار شاندا نے اسے کارڈلیس فون پیس دیتے ہوئے کہا اور سورج داس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو چیف''---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''تابات سے سورج داس بول رہا ہوں۔ چیف صاحب سے بات کرائیں''---- سورج داس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ آن کریں''---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''---- چند لمحوں بعد چیف کی بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

''سورج داس بول رہا ہوں جناب۔ تابات سے''---- سورج داس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''---- چیف نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

''جناب۔ شری مہاراج کی طاقتوں نے اپنا کام دکھایا تھا لیکن اس

عمران کے حمایتی کچھ روشنی والے تھے۔ انہوں نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا اس طرح وہ یقینی موت سے بھی بچ گیا اور وہ ریڈ فائل بھی اس نے واپس حاصل کر لی''---- سورج داس نے جواب دیا۔

''روشنی والے۔ کیا مطلب۔ کن لوگوں کی بات کر رہے ہو''---- چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ شری مہاراج کو ان کی طاقتوں نے ایسا ہی بتایا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ روشنی والے شاید مسلمانوں کے گروہوں کو کہتے ہوں گے''---- سورج داس نے جواب دیا۔

''لیکن عمران کا ان روشنی والوں سے کیا تعلق۔ وہ تو عام سا آدمی ہے''---- چیف نے کہا۔

''کیا کہا جا سکتا ہے جناب۔ شاید اس کی وہ قوتیں جن کی وجہ سے وہ ہر بار بچ نکلتا ہے انہوں نے اسے پھر بچا لیا ہو''---- سورج داس نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ حربہ بھی ناکام رہا''---- چیف نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اور وہ یہ کہ اگر ہم کسی طرح ان روشنی والوں کو عمران کے خلاف کر دیں تو پھر اسے شری مہاراج کی طاقتیں آسانی سے ہلاک کر دیں گی''---- سورج داس نے کہا۔

''وہ کس طرح خلاف ہوں گے''---- چیف نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"ان مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جناب۔ جو دولت کے پجاری ہوتے ہیں لیکن بظاہر وہ بڑے نیک اور پارسا ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی سے رابطہ قائم کیا جائے تو شاید کام بن جائے"۔ سورج داس نے کہا۔

"لیکن ایسے لوگوں کو ہم کیسے تلاش کریں گے"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں نے یہاں چانگ میں اس سلسلے میں معلومات کی ہیں جناب۔ یہاں ایک شخص جس کا نام جمیل بارخائی ہے لیکن اسے بابا بارخائی کہتے ہیں اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ ایسا ہی آدمی ہے اور درپردہ وہ شری مہاراج کا ہی چیلا ہے لیکن بظاہر اس نے روشنی والا روپ دھارا ہوا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سے اس سلسلے میں بات کروں"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"جب ان کا گرو کچھ نہیں کر سکا تو چیلا کیا کرے گا"۔ چیف نے کہا۔

"جناب شری مہاراج کی طاقتیں جب حرکت میں آتی ہیں تو ان کے خلاف روشنی کی طاقتیں براہ راست حرکت میں آجاتی ہیں لیکن جمیل بارخائی بظاہران روشنی والوں کا ہی نمائندہ ہے اس لئے وہ خفیہ وار کر سکے گا"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جو کچھ ہو سکتا ہے کرو۔ لیکن شری مہاراج نے کیا

فرمایا ہے"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"میں سردار شاندا کے ساتھ ان کی گپھا میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے وہاں اپنی طاقتوں کو بلایا اور ان سے حالات معلوم کئے اور اب وہ شدید غصے میں ہیں۔ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اب ان کی اس عمران کے ساتھ براہ راست جنگ ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شری مہاراج اپنے طور پر یہ کام کریں گے۔ تم اس جمیل بارخائی سے بات کرو۔ رقم کی فکر مت کرو۔ مجھے اس عمران کی ہلاکت چاہئے ہر قیمت پر"۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سورج داس نے فون آف کر کے اسے درمیانی میز پر رکھ دیا۔

"اس بابا بارخائی کو یہاں بلوا دوں۔ تم اس سے بات کر لو"۔ سردار شاندا نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہے سردار۔ ویسے تم فکر نہ کرو تمہارے انعام بہرحال تمہیں ملیں گے"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا تو سردار شاندا نے تالی بجائی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور سردار شاندا کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"بابا بارخائی کو جا کر کہو کہ سردار شاندا اسے بلا رہا ہے۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے سیدھا ہوا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب مجھے بھی تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے کہ یہ عمران واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ جس کے خلاف شری مہاراج کی طاقتیں بھی ناکام رہی ہیں ورنہ اس سے پہلے میری سمجھ میں واقعی یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر ایک آدمی کی ہلاکت کے لئے تمہارا چیف کیوں کالی طاقتوں کی مدد حاصل کرنا چاہتا ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا اور سورج داس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہی نوجوان اندر داخل ہوا اور سردار شاندا کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے سردار شاندا۔ بابا بارخائی حاضر ہو چکا ہے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

"اسے یہیں بھیج دو"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو نوجوان سر ہلا کر واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چھریرے بدن کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر سیاہ رنگ کی اونچی ٹوپی تھی۔ جسم پر بھی سیاہ رنگ کی عبا تھی جس پر سنہرا کام کیا گیا تھا۔ اس کی سفید لمبی داڑھی تھی۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی البتہ وہ تھا مقامی آدمی۔

"سردار شاندا کی خدمت میں اس کا خادم بارخائی سلام پیش کرتا ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو بارخائی۔ ان سے ملو یہ ہمارے خاص مہمان ہیں۔ ان کا نام سورج داس ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو بارخائی سورج داس کو

سلام کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے بارخائی"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"خادم کا تو کام ہی خدمت کرنا ہے سردار"۔۔۔۔ بارخائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سورج داس۔ اسے تفصیل بتا دو۔ ساری بات بتا دو اور فکر نہ کرو یہ ہمارا ہی آدمی ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو سورج داس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر شروع سے آخر تک پوری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ شری مہاراج کی طاقتیں کیسے ناکام رہیں۔

"گرو مہاراج کی طاقتیں ناکام رہیں۔ حیرت ہے۔ گرو مہاراج تو شہنشاہ ہیں سفلی دنیا کے"۔۔۔۔ بارخائی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کیا کر سکتے ہو اس سلسلے میں"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ اگر میں یہ کام کر دوں تو آپ مجھے انعام دیں گے"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"جو تم مانگو گے تمہیں ملے گا یہ حکومتوں کا مسئلہ ہے اس لئے منہ مانگا انعام ملے گا۔ سردار شاندا کے سامنے چیف صاحب سے بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس عمران کی ہلاکت چاہتے ہیں ہر قیمت پر۔ اس لئے تم بے فکر رہو"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے جناب کہ اس عمران کا کردار بہت پاکیزہ ہو گا۔

وہ غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتا ہو گا اور نماز وغیرہ کا بھی پابند ہو گا۔ پاک صاف رہتا ہو گا اس لئے گرو مہاراج کی طاقتوں نے اس پر قبضہ تو کر لیا لیکن اسے ہلاک نہ کر سکیں اور گرو مہاراج کی طاقتیں اب بھی عمران پر اس وقت تک وار نہ کر سکیں گے جب تک اسے ناپاک نہ کر دیا جائے۔ جب تک اس کا کردار داغدار نہ کر دیا جائے اور یہ کام میں کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ جب شری مہاراج کی طاقتوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اس وقت بھی تو وہ پاک ہی ہو گا۔ پھر کیسے قبضہ ہو گیا"۔ سورج داس نے کہا۔

"وہ غفلت میں مار کھا گیا تھا۔ اسے رام دانے کی اہمیت کا علم نہ تھا اور رام دانہ جس ڈوری میں پرویا گیا تھا اس پر ناپاک جانور کا خون لگایا جاتا ہے اور رام دانہ اس وقت تیار ہوتا ہے جب اسے اس ناپاک جانور کے خون میں چالیس دن تک ڈبو کر رکھا جاتا ہے اس لئے جیسے ہی وہ رام دانہ اس کے جسم سے مس ہوا وہ گرو مہاراج کی طاقتوں کے قبضے میں آ گیا لیکن گرو مہاراج نے دراصل پاکیشیا کی اہم ترین فائل بھی حاصل کر لی جس کی وجہ سے پاکیشیا کی حفاظت کرنے والی روشنی کی طاقتیں خودبخود حرکت میں آ گئیں اور اس طرح ساری صورت حال بدل گئی اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ پہلے اس عمران کو ہلاک کیا جائے۔ اس کی ہلاکت کے بعد وہ ریڈ فائل بجائے سفلی طاقتوں کے ذریعے حاصل کرنے کے عام سرکاری انداز میں حاصل کی جائے۔ پھر روشنی کی طاقتیں حرکت میں نہ آئیں گی"۔۔۔۔ بابا بارخائی نے کہا۔

"لیکن اب تو وہ عمران انتہائی محتاط ہو چکا ہو گا۔ اب اس پر کیسے شری مہاراج کی طاقتیں قبضہ کریں گی"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

"میرے علم کے مطابق اب عمران پر ہاتھ ڈالنا تقریباً ناممکن ہے۔ اب ایک ہی حل ہے کہ اس عمران کو کسی بھی صورت گرو مہاراج کی گپھا تک لے آیا جائے۔ وہ ایسا علاقہ ہے جہاں روشنی کی طاقتیں نہ داخل ہوتی ہیں اور نہ داخل ہو سکتی ہیں۔ وہاں عمران اگر قابو میں آ جائے تو آ سکتا ہے"۔۔۔۔ بابا بارخائی نے کہا۔

"اگر وہ اغوا ہو سکتا تو پھر رونا کس بات کا تھا اسے ویسے ہی گولی مار دی جاتی۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ وہ حد درجہ شاطر چالاک اور تیز آدمی ہے"۔۔۔۔ سورج داس نے کہا۔

سورج داس صاحب۔ اگر آپ چاہیں تو یہ عمران لازماً یہاں آ سکتا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ سورج داس نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے مطابق عمران سرکاری ایجنٹ ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اس کے کسی خاص آدمی کو وہاں سے اغوا کر کے یہاں گرو مہاراج کے پاس پہنچا دیں پھر دیکھیں وہ کیسے یہاں نہیں آتا۔ عمران آپ کے قابو میں نہیں آتا لیکن اس کا کوئی عزیز ترین آدمی تو آسانی سے آپ کے قابو میں آ جائے گا"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا تو سورج داس بے اختیار

اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بہت خوب۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ بہت خوب بابا بارخائی۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں ہے لیکن کیا یہاں آکر عمران مارا جائے گا"---- سورج داس نے کہا۔

"گرو مہاراج کے لئے یہاں اس کا ہلاک کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے جبکہ یہاں میں بھی اسے چکر دے دوں گا"---- بابا بارخائی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ شری مہاراج سے اس تجویز پر بات کرلی جائے تو زیادہ بہتر ہے"---- سردار شاندا نے کہا تو اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے چند لمحوں تک دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سردار شاندا بول رہا ہوں شری مہاراج"---- سردار شاندا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"---- دوسری طرف سے کرخت سی آواز سنائی دی اور پھر سردار شاندا نے سورج داس کی چیف سے ہونے والی گفتگو، پھر بابا بارخائی کو بلانے سے لے کر اس سے اب تک ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"میری طاقتیں مسلسل اس عمران پر جھپٹ رہی ہیں لیکن اب تک کوئی بھی طاقت اس پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ سارے چلتر آزمائے جا رہے ہیں لیکن وہ عمران حد درجہ محتاط ہو گیا ہے لیکن میں

نے اس کی اب ہر قیمت پر ہتیا کرنی ہے"---- شری مہاراج نے کہا۔

"گرو مہاراج۔ میں آپ کا انتہائی حقیر چیلا بارخائی آپ سے مخاطب ہونے کی جرات کر رہا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں اپنے طور پر کوشش کروں"---- بارخائی نے اچانک انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو"---- شری مہاراج نے پوچھا۔

"میں پاکیشیا جا کر اس عمران کو ورغلا کر آپ کی طاقتوں کے قبضے میں دے سکتا ہوں"---- بارخائی نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کا کریا کرم فوری طور پر کرنا چاہتا ہوں اور جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا اس وقت مجھے کسی کل بھی چین نہیں آئے گا۔ تمہاری دونوں تجویزیں طویل عرصہ کے لئے ہیں جبکہ میں فوری طور پر اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"---- شری مہاراج نے کہا۔

"گرو مہاراج۔ آپ میں تو مہان شکتی ہے۔ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اس عمران کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"---- بارخائی نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس نے تو مجھے اور زیادہ بے کل کر دیا ہے۔ وہ جلد میری طاقتوں کے قابو میں نہیں آنے والا"---- شری مہاراج نے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے مہاراج۔ جب تک یہ آدمی یہاں آپ کی گپھا تک نہیں پہنچے گا اس وقت اس کی ہتیا نہیں ہو سکتی"---- بابا بارخائی نے کہا۔

تو پھر تمہاری پہلے والی تجویز درست ہے لیکن اس کے کسی آدمی کو یہاں لانے کی بجائے میں اس کے تمام آدمیوں کا خاتمہ وہیں کر دیتا ہوں کسی نہ کسی کی موت کا انتقام لینے کے لئے تو وہ یہاں آئے گا ہی"---- شری مہاراج نے کہا۔

"گرو مہاراج آپ واقعی مہان شکتی کے مالک ہیں۔ آپ نے واقعی انتہائی لاجواب تجویز سوچی ہے"---- بارخائی نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اس کے کس آدمی کو مارا جائے کہ وہ دوڑتا ہو یہاں آئے"۔ شری مہاراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنی بند ہو گئی اور سردار شاندا نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

''اب مجھے اجازت دیجئے۔ جب گرو مہارج حکم دیں گے میں حرکت میں آ جاؤں گا"---- بارخائی نے اٹھتے ہوئے کہا تو سورن داس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس کے بارخائی کے ہاتھ پر رکھ دی۔

"اس کی کیا ضرورت تھی جناب۔ میں تو ویسے بھی آپ کا خادم ہوں"---- بارخائی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اپنی عبا کی جیب میں ڈال لی۔

جولیا اپنے فلیٹ میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک رسالہ دیکھنے میں مصروف تھی کہ دروازے پہ دستک کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے رسالہ بند کر کے سامنے موجود میز پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے"---- جولیا نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"دروازہ کھولو۔ لکشمی تمہارے گھر چل کر آ گئی ہے"---- باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ لہجہ اور آواز اس کے لئے اجنبی تھی اس نے کنڈی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کی سیاہ فام عورت کھڑی تھی اس کے بڑے بڑے اور چمکدار سفید دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی اس نے [illegible] سیاہ رنگ کا لباس تھا اس

کے چہرے پر جولیا کو عجیب سی شیطنیت سی نظر آ رہی تھی۔

"کیا تم مجھے اندر آنے کے لئے نہیں کہو گی"---- عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون۔ پہلے اپنا تعارف تو کراؤ"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ نجانے کیا بات تھی کہ اسے اس عورت سے عجیب سی کراہت محسوس ہو رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دروازہ بند کر دے۔

"میرا نام لکشمی ہے میں توپ خانہ محلے میں رہتی ہوں اور میں تمہارے ہی فائدے کے لئے آئی ہوں"---- اس عورت نے کہا۔

"آ جاؤ اندر"---- جولیا نے بادل نخواستہ کہا کیونکہ باوجود کراہت کے اسے اچھا نہ لگ رہا تھا کہ وہ کسی عورت کو اس طرح دروازے سے ہی بھگا دے۔

"رام۔ رام۔ رام۔ رام"---- لکشمی نے کہا اور فلیٹ میں داخل ہو گئی۔ جولیا اس کے یہ الفاظ بولنے پر سمجھ گئی کہ اس عورت کا تعلق اقلیتی فرقے سے ہے اور اس کی شکل و صورت اور رنگ کے بارے میں اس کا تاثر ہی بدل گیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس اقلیتی فرقے کے لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

"تمہارا نام جولیا ہے اور تم ایک آدمی عمران سے دلی طور پر محبت کرتی ہو لیکن وہ آدمی عمران تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالتا"۔ لکشمی نے اندر آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس شروع کر دی تم نے"---- جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو بی بی تم باہر کے ملک کی رہنے والی ہو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے پاس کتنی شکتی ہے۔ اگر میں چاہوں تو یہ آدمی عمران تمہارے سامنے ناک رگڑے ساری عمر تمہاری غلامی کرے اور تمہارے پیر دھو کر پیئے"---- اس عورت نے کہا۔

"سنو تم جو کوئی بھی ہو یہاں سے فوراً چلی جاؤ۔ نہ میں کسی کو غلام رکھنا چاہتی ہوں اور نہ کسی سے ناک رگڑوانا چاہتی ہوں۔ میں اس قسم کی نہیں ہوں جس قسم کی تم مجھے سمجھ کر آئی چلو اٹھو نکلو یہاں سے"---- جولیا نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم تو خوامخواہ ناراض ہو گئی میں تو تمہارے فائدے کی بات کر رہی تھی لیکن تمہیں شاید معلوم نہ ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پچھلے دنوں تمہارا عمران ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی سے ملنے مرگھٹ میں رات کو بارہ بجے گیا تھا اور اس نے کافی رات وہیں اس لڑکی جس کا نام شانتی ہے کے پاس گزاری تھی اور پھر وہ اسے اپنی کار میں بٹھا کر ایک اور آدمی ترپاٹھی کے گھر بھی گیا تھا لیکن اب یہ اس کی بدقسمتی کہ ترپاٹھی بھی اس لڑکی کا چاہنے والا تھا۔ اس نے جب تمہارے آدمی عمران کے ساتھ شانتی کو دیکھا تو وہ اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا اس نے تمہارے آدمی کو دارو پلا کر اسے ریلوے روڈ کے عقب میں واقع کچرا گھر میں غلاظت کے ڈھیر میں ڈال دیا لیکن

شانتی، تمہارا آدمی بیحد پسند آگیا تھا۔ اس نے غصے میں آکر ترپاٹھی کو زندہ جلا کر راکھ کر دیا اور خود فرار ہو گئی"۔۔۔۔۔ اس عورت نے کہا

"بکواس مت کرو۔ عمران ایسا آدمی ہی نہیں ہے شانتی تو کیا اسے کوئی پری ہی کیوں نہ نظر آجائے وہ اس کی طرف بھی بری نظر سے نہیں دیکھے گا۔ جاؤ نکل جاؤ اب تم میری برداشت سے باہر ہو رہی ہو۔ جاؤ ورنہ گولی مار کر تمہاری یہ بکواس کرنے والی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش کر دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا

"میں جا رہی ہوں تم بے شک تصدیق کر لینا اور اگر میری بات سچ نکلے تو پھر مجھ سے مل لینا پھر دیکھنا کہ یہ عمران کس طرح تم سے شادی پر رضامند نہیں ہوتا وہ تمہاری منتیں نہ کرے تو میرا نام بدل دینا چلو تم بھی کیا یاد کرو گی اب کہاں مجھے تلاش کرتی پھرو گی میں تمہیں ایک فون نمبر دے دیتی ہوں یہ میرے ہمسائے کی دکان کا نمبر ہے اس کا نام شیام ہے تم شیام سے کہہ دینا کہ تم لکشمی سے ملنا چاہتی ہو مجھ تک پیغام پہنچ جائے گا اور میں خود ہی تمہارے پاس آجاؤں گی"۔۔۔۔ لکشمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"لیکن تم ہو کون اور اس طرح اچانک تم میرے پاس کس طرح آئی ہو اور تمہیں آخر مجھ سے کیوں اتنی ہمدردی پیدا ہو گئی ہے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب اس عورت کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یہاں تمہاری ایک ہمسائی عورت میری واقف ہے میں اس کے

پاس آتی جاتی رہتی ہوں اس کا ایک کام کرنے کے لئے میں آئی تو وہ کہیں گئی ہوئی تھی میں چونکہ پیدل چل کر آرہی تھی اس لئے میں تھک گئی تھی تمہارا دروازہ بند تو تھا لیکن باہر سے تالا نہ لگا ہوا تھا میں نے اپنی شکتی کے ذریعے جب تمہارے متعلق معلوم کیا تو مجھے یہ ساری باتیں معلوم ہو گئیں اور چونکہ تم غیر ملک کی رہنے والی ہو اس لئے مجھے تم سے ہمدردی ہو گئی ہے"۔۔۔۔ لکشمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلی گئی اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر دروازے کو اندر سے پہلے کی طرح کنڈی لگا دی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے اسے معلوم تھا کہ چیف نے عمران کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا اور کار ریلوے پولیس اسٹیشن میں موجود تھی جہاں سے چیف کے حکم پر صفدر نے اسے حاصل کیا تھا اور واپس پہنچا دیا تھا اور چیف نے بتایا تھا کہ کسی ڈاکٹر نے عمران کو کوئی انجکشن لگا دیا تھا جس سے اس کی یادداشت وقتی طور پر غائب ہو گئی تھی لیکن اب اس عورت کی باتیں سن کر اسے یہ ساری کہانی ہی مشکوک نظر آرہی تھی اسے اب یقین آتا جا رہا تھا کہ عمران نے لازماً چیف کے سامنے یادداشت غائب ہونے کا بہانہ کیا ہو گا وہ ضرور کسی چکر میں ملوث ہو گا لیکن اب وہ کس سے اس بارے میں معلوم کرے کافی دیر تک وہ سوچتی رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر

دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران کہاں ہے سلیمان۔ میں جولیا بول رہی ہوں"---- جولیا نے کہا۔

"وہ تو صبح سے کہیں گئے ہوئے ہیں ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"---- سلیمان نے جواب دیا۔

"پچھلے دنوں مجھے معلوم ہوا تھا کہ عمران کی یادداشت عارضی طور پر غائب ہو گئی تھی اور وہ اپنی کار بھی کہیں بھول گیا تھا جسے چیف کے حکم پر تلاش کیا گیا تھا کیا واقعی عمران کے ساتھ ایسا ہوا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"مس صاحبہ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے کچھ بتایا ہے میں تو یہ بات آپ کے منہ سے سن رہا ہوں کہ ان کی یادداشت غائب ہو گئی تھی"---- سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں پھر فون کروں گی"---- جولیا نے کہا اور رسیور رکھنے کی بجائے اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں صفدر۔ تم نے عمران کی کار تھانے سے

حاصل کر کے رانا ہاؤس پہنچائی تھی اس کے بعد تمہاری عمران سے ملاقات ہوئی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا کہ وہ موجود نہیں ہیں"---- صفدر نے جواب دیا۔

"مجھے ایک عجیب سی اطلاع ملی ہے اور میں اسے کنفرم کرنا چاہتی ہوں تم ایسا کرو کہ میرے فلیٹ آ جاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آ جاتا ہوں"---- صفدر نے کہا اور جولیا نے وکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر اس معاملے میں ں کی مدد کر سکتا ہے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ صفدر سے مل کر بات کرے گی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر دستک ں آواز سنائی دی تو جولیا اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"صفدر"---- باہر سے صفدر کی آواز سنائی دی تو جولیا نے کنڈی ٹا کر دروازہ کھول دیا اور صفدر مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

"تم بیٹھو میں تمہارے لئے کافی بنا لاتی ہوں"---- سلام دعا کے بعد جولیا نے کہا اور کچن کی طرف بڑھ گئی تھوڑی دیر بعد وہ کافی کے دو پ اٹھائے واپس آئی تو صفدر رسالہ دیکھ رہا تھا اس نے رسالہ بند کر ے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کس قسم کی اطلاع ملی ہے آپ کو اور کس نے اطلاع دی ہے"۔

صفدر نے کافی کا کپ لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس عورت لکشمی کی آمد سے لے کر اس کی کی ہوئی ساری باتیں دوہرا دیں۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ عمران صاحب ایسا کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میں نے اس عورت سے بھی کی تھی لیکن صفدر میرے ذہن میں بہرحال ایک خلش پیدا ہو گئی ہے اور میں اس بات کو کنفرم کرنا چاہتی ہوں۔ پلیز مجھ سے بحث مت کرنا۔ بس تم اس سلسلے میں مدد کرو"---- جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات تو ظاہر ہے عمران ہی کنفرم کر سکتا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"میں نے اسے فون کیا تھا لیکن وہ فلیٹ میں موجود نہیں ہے اور سلیمان کو تو عمران کی یادداشت غائب ہونے کا بھی علم نہیں ہے۔ اس بات سے تو مجھے یہ شک پڑتا ہے کہ عمران نے چیف کے سامنے بہانہ بنایا۔ اصل بات کچھ اور ہے"---- جولیا نے کہا۔

"تو پھر کیسے معلومات حاصل کی جائیں"---- صفدر نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ تم اس سلسلے میں کوئی طریقہ بتاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"میں تو اس عورت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ وہ کون ہو سکتی ہے جسے اس قدر تفصیل سے سب کچھ معلوم ہے"---- صفدر

کہا۔

"اس کی بات چھوڑو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس لڑکی شانتی کی رشتہ دار ہو اور مجھے چکر دینے آ گئی ہو"---- جولیا نے کہا۔

"لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو عمران کے سلسلے میں کوئی تشویش ہو سکتی ہے"---- صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران نے اس لڑکی شانتی کو میرے متعلق بتایا ہو اور شانتی نے اس عورت کو بتا دیا ہو"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ آپ کنفرم ہو چکی ہیں کہ ایسا ہوا ہے"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف تمہاری بات کا جواب دے رہی تھی۔ کنفرمیشن تو کرنی ہے بہرحال"---- جولیا نے کہا۔

"ایسا کریں کہ جوزف سے بات کریں کیونکہ جب میں کار پہنچانے رانا ہاؤس گیا تو جوزف نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کار کہاں سے ملی ہے۔ میں نے جب اسے بتایا تو اس نے اس طرح سر ہلا دیا تھا جیسے اس کا اندازہ بھی یہی تھا۔ اس وقت مجھے یہ خیال بھی نہ تھا اس لئے میں مزید کوئی بات کئے بغیر واپس چلا آیا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ جوزف کو لازماً اس چکر کا علم ہو گا"---- صفدر نے کہا۔

"تو پھر کرو بات جوزف سے"---- جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی لیکن صفدر پہچان گیا تھا کہ بولنے والا جوانا ہے۔

"میں صفدر بول رہا ہوں جوانا۔ جوزف کہاں ہے"---- صفدر نے کہا۔

"جوزف کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ آج کل وہ ماسٹر کو چار سینگوں والے شیطان دیوتا سے بچانے کے لئے کسی نامعلوم جگہ پر کوئی کارروائی کر رہا ہے اس لئے صبح چلا جاتا ہے اور شام کو اس کی واپسی ہوتی ہے"---- جوانا نے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا جو لاؤڈر پر اس کی ساری بات سن رہی تھی' دونوں چونک پڑے۔

"چار سینگوں والے شیطان سے بچانے کا کیا مطلب"---- صفدر نے کہا۔

"مطلب تو میری سمجھ میں بھی نہیں آیا صفدر صاحب۔ یہ مشرق تو واقعی انتہائی پراسرار زمین ہے۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں میری تو عقل ہی ماؤف ہو کر رہ گئی ہے"---- جوانا نے کہا۔

"کیا عمران صاحب کے ساتھ کوئی نیا چکر چل پڑا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"چکر۔ کیا بتاؤں آج بھی مجھے خیال آتا ہے تو مجھے اپنے آپ پر یقین نہیں آتا۔ لیکن جو کچھ ہوا چونکہ میرے سامنے ہوا تھا اس لئے اس کے باوجود میری عقل اس سارے چکر کو تسلیم نہیں کرتی"۔ جوانا نے کہا۔

"ہوا کیا۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ"---- صفدر نے کہا۔

"لمبی کہانی ہے۔ پراسرار سا چکر تھا"---- جوانا نے کہا۔

"کچھ تو بتاؤ"---- صفدر نے کہا۔

"ہونا کیا تھا۔ ایک روز اچانک سلیمان رانا ہاؤس آیا اور اس نے کہا کہ وہ ماسٹر کو تلاش کر رہا ہے۔ اس کے پاس ایک سیاہ رنگ کی ڈوری تھی جس میں کوئی بیج پرویا ہوا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ ڈوری اور بیج ماسٹر کے بستر سے ملا ہے اور ماسٹر کا رویہ بھی عجیب تھا۔ ماسٹر نے بقول سلیمان کے اس روز صبح کو نہ ہی نماز پڑھی اور نہ ہی مقدس کتاب کی تلاوت کی اور نہ ہی اپنی عادت کے مطابق سیر اور ورزش کے لئے گئے بلکہ سوتے رہے۔ سلیمان کے جگانے پر انہوں نے سلیمان کو بری طرح جھڑک دیا اور پھر عادت کے خلاف غسل کئے بغیر انہوں نے ناشتہ کیا اور فلیٹ سے چلے گئے۔ پھر سلیمان کو وہ ڈوری اور بیج ملا۔ بیج میں سے واقعی انتہائی ناگوار سی بو آ رہی تھی۔ جوزف نے اس بیج کو سونگھ کر فوراً کہہ دیا کہ ماسٹر پر چار سینگوں والے شیطان دیوتا کا قبضہ ہو گیا ہے اور پھر سلیمان کے ساتھ ماسٹر کو تلاش کرنے چل پڑا۔ مجھے بھی تجسس ہوا تو میں بھی ساتھ چل پڑا۔ سلیمان مجھے کسی مرگھٹ پر لے گیا۔ اس کے بقول ماسٹر رات کو بارہ بجے مرگھٹ گیا تھا۔ اسے یہ بات کسی مستان بابا نے بتائی تھی لیکن مرگھٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ وہاں ایک آدمی آ گیا۔ وہ ہمیں ایک گلی میں رہنے والے ایک آدمی کے پاس لے گیا۔ اس آدمی نے کہا کہ ماسٹر پر سفلی طاقتوں نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ

طاقتیں بڑی ہیں اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اس نے مہاراجہ بازار میں کسی سٹار ڈرائی کلیننگ کی دکان کا پتہ دیا کہ وہاں کوئی رفوگر رہتا ہے اس سے ہم ملیں۔ ہم وہاں گئے۔ مجھے تو چونکہ ان ساری باتوں پر یقین نہ تھا اس لئے میں تو جوزف کے ساتھ ایک ریستوران میں ٹھہر گیا جبکہ سلیمان اکیلا چلا گیا۔ پھر سلیمان واپس آیا اور اس نے بتایا کہ ماسٹر ریلوے بازار کے عقب میں واقع کچرا گھر میں پڑا ہوا ہے۔ ہم وہاں پہنچ گئے اور پھر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جوزف اور سلیمان کچرا گھر کے اندر سے ماسٹر کو بیہوشی کے عالم میں اٹھا کر لا رہے ہیں۔ ماسٹر کا سارا لباس غلاظت سے لتھڑا ہوا تھا۔ پھر سلیمان نے وہاں موجود جنگلی پودے جسے وہ آک کے پودے کہہ رہا تھا ان کی ٹہنیاں توڑیں۔ ان ٹہنیوں سے سفید سا دودھ نکلتا تھا۔ وہ دودھ اس نے اس ڈوری اور بیج پر لگایا اور پھر اس ڈوری اور بیج کو جلا کر راکھ کر دیا اور پھر وہ ٹہنیاں اور ماسٹر کو لے کر ہم رانا ہاؤس آ گئے۔ یہاں سلیمان نے دھاگہ لے کر ان ٹہنیوں کا ہار بنایا اور ماسٹر کے گلے میں پہنا دیا۔ پھر ہم نے ماسٹر کا لباس اتار دیا کیونکہ اس سے شدید بو آ رہی تھی۔ ماسٹر بدستور بیہوش تھے اور ان کے گلے میں ٹہنیوں کا ہار ڈالنے کے بعد انہیں ہوش آ گیا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے ان کی یادداشت غائب ہو گئی ہو۔ انہیں کچھ یاد نہ تھا۔ انہوں نے صرف اتنا بتایا کہ وہ رات کو مرگھٹ پر گئے تھے وہاں بیہوش ہو گئے اور اب انہیں ہوش آیا ہے حالانکہ اس دوران وہ فلیٹ بھی گئے اور وہاں سوئے رہے۔ پھر اٹھ کر

وہ ساری کارروائی ہوئی جو سلیمان نے بتائی تھی لیکن ماسٹر کو کچھ یاد نہ تھا۔ پھر ماسٹر نے غسل کیا۔ دوسرا لباس پہنا اور رانا ہاؤس سے کار لے کر وہ سلیمان کو ساتھ بٹھا کر چلے گئے۔ بس مجھے تو اتنا معلوم ہے"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ عجیب واقعات ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے میں خود عمران صاحب سے بات کر لوں گا۔ شکریہ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ جولیا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عورت لکشمی نے جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے اور عمران اب اس حد تک گر چکا ہے۔ میں اسے گولی مار دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے اچانک پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یہ ضرور کوئی پراسرار چکر ہے مس جولیا۔ عمران صاحب سے کوئی بری ہوئی حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کوئی پراسرار چکر نہیں ہے۔ یہ سب بدمعاشی ہے اور بس"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا فون نمبر بتایا تھا اس عورت نے اپنا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں اب خود اس سے بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''میں کرلوں گی اس سے خود بات اب۔ بلکہ مجھے اس کے پاس جانا ہو گا تاکہ میں اس شانتی سے ملوں۔ اس لڑکی سے جس کے پیچھے عمران پاگل ہو رہا ہے''۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ عورت بھی آپ کو ملوا سکتی ہے۔ اس کا فون نمبر بتائیں''۔ صفدر نے کہا۔

''میں خود فون کرتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری وجہ سے وہ آئے ہی ناں''۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

''شیام بول رہا ہوں''۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

''میرا نام جولیانا ہے۔ تمہاری ہمسائی لکشمی میرے پاس آئی تھی۔ اس نے مجھے تمہارا نمبر دیا تھا کہ اگر میں اس سے ملنا چاہوں تو تمہیں فون کر دوں''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''جی بہتر۔ میں آپ کا پیغام لکشمی تک پہنچا دوں گا''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''نجانے وہ کب نہ ملے۔ کاش میں اس سے پتہ پوچھ لیتی''۔ جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے مس جولیا کہ یہ اسی طرح کا کوئی چکر ہے جیسا پہلے بلیک ورلڈ والے کیس میں چلا تھا''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''کوئی چکر نہیں ہے۔ بس کمینگی ہے کمینگی۔ اور اب وہ لڑکی بھی

اور عمران بھی دونوں ہی اس کا نتیجہ بھگتیں گے''۔۔۔۔ جولیا نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے اجازت ہے''۔۔۔۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''شکریہ صفدر۔ تم نے کنفرمیشن میں میری مدد کی''۔۔۔۔ جولیا نے اسے روکنے کی بجائے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی یہ چاہتی ہو کہ صفدر وہاں سے چلا جائے اور صفدر سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس کتاب کا تعلق سفلی دنیا کے بارے میں تھا۔ جب سے عمران کے ساتھ شانتی والا واقعہ پیش آیا تھا اس نے اپنے طور پر مارکیٹ اور لائبریریوں سے اس کالے علم کے متعلق کتابیں تلاش کرنا شروع کر دی تھیں لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی تھی کہ اس موضوع پر سرے سے کوئی کتاب ہی نہ تھی۔ کتابوں کی دکانوں سے اسے کافرستان میں چھپی ہوئی ایک پرانی سی کتاب مل گئی جس کا نام ہی کالا جادو تھا اور وہ کسی پنڈت کی لکھی ہوئی تھی۔ خاصی ضخیم کتاب تھی اور عمران یہ کتاب لے کر دانش منزل آگیا تھا تاکہ اطمینان سے یہاں بیٹھ کر کتاب پڑھ سکے کیونکہ فلیٹ میں یا تو کسی کا فون آ جاتا تھا یا کوئی ملنے آ جاتا تھا اس لئے وہ یہاں آگیا تھا اور وہ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل اس کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا اور

اس گھنٹے کے دوران بلیک زیرو تین بار عمران کی فرمائش پر چائے کی پیالی پیش کر چکا تھا۔

"آپ تو اس کتاب کو اس طرح پڑھ رہے ہیں جیسے اسے زبانی یاد کر رہے ہوں"---- بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتہائی دلچسپ کتاب ہے بلیک زیرو۔ بڑے دلچسپ قصے ہیں۔ دیوی، دیوتاؤں، ان کی بیویوں، ان کی داسیوں، سوامیوں اور مندروں کے۔ بڑی عجیب سی کتاب ہے۔ مجھے آج پہلی بار یہ کتاب پڑھ کر احساس ہو رہا ہے کہ کافرستانی لوگ کس قدر توہم پرست اور احمق واقع ہوئے ہیں"---- عمران نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ کر چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے ہم مسلمان تو ان خرافات پر یقین نہیں کر سکتے"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ یقین کرنا چاہئے لیکن بہرحال معلومات تو ہونی چاہئیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کتاب اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے کتاب اٹھانے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"---- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں باس۔ جولیا اپنے فلیٹ سے غائب ہے"---- دوسری طرف سے صفدر کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"غائب ہونے سے تمہارا کیا مطلب ہے"---- عمران نے سرد لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے واقعی صفدر کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"جولیا کے پاس ایک اقلیتی مذہب کی عورت جس کا نام جولیا نے لکشمی بتایا تھا اچانک آئی اور اس نے جولیا سے کہا کہ عمران صاحب کسی شانتی نامی لڑکی کے ساتھ رات کو مرگھٹ میں رہے ہیں۔ ایسی ہی کوئی تفصیل بتائی مگر جولیا نے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا اور وہ عورت یہ کہہ کر چلی گئی کہ جولیا اس کی بات کی تصدیق کرے۔ اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے فون کر کے بلا لے اور ایک فون نمبر دیا اور کہا کہ یہ اس کے ہمسائے دکاندار شیام کا فون نمبر ہے۔ جولیا نے پہلے عمران صاحب کے فلیٹ پر فون کیا۔ وہاں عمران صاحب نہیں ملے تو پھر جولیا نے مجھے فون کر کے اپنے فلیٹ پر بلا لیا۔ میں نے انہیں سمجھانے کی بےحد کوشش کی لیکن مس جولیا اس معاملے کی ہر صورت میں تصدیق یا تردید چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے رانا ہاؤس فون کیا۔ وہاں جوزف تو موجود نہ تھا البتہ جوانا سے بات ہوئی اور جوانا نے جو تفصیل بتائی اس سے بلاواسطہ طور پر اس عورت کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق ہو گئی۔ میں نے ایک بار پھر مس جولیا کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے الٹا مجھے ڈانٹ دیا۔ پھر میرے بےحد اصرار پر انہوں نے اس عورت کا بتایا ہوا فون نمبر ڈائل کیا تو دوسری طرف سے شیام نے فون انڈ کیا۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ وہ پیغام لکشمی تک پہنچا دے گا۔ اس کے بعد مس جولیا کا رویہ ایسا ہو گیا جیسے اب وہ میری اپنے فلیٹ پر

موجودگی مزید پسند نہ کرتی ہوں۔ چنانچہ میں اٹھ کر وہاں سے آ گیا۔ میں نے اپنے فلیٹ پر آ کر اس فون نمبر کو دوبارہ ٹرائی کیا لیکن دوسری طرف سے نمبر ڈیڈ ملا۔ میں نے ایکسچینج فون کر کے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ فون نمبر تو کافی عرصے سے ڈیڈ ہے اور یہ فون نمبر پہلے توپ خانہ محلے کے ایک دکاندار شیام کو الاٹ کیا گیا تھا لیکن پھر یہ ڈیڈ ہو گیا اور باوجود انتہائی کوشش کے ٹھیک نہ ہوا تو اس شیام کو دوسرا نمبر الاٹ کر دیا گیا۔ میں نے وہ دوسرا نمبر معلوم کر کے جب فون کیا تو معلوم ہوا کہ شیام دو ماہ پہلے فوت ہو چکا ہے تب سے اس کا بھائی سندر دکان پر بیٹھتا ہے اور اس نے لکشمی نام کی کسی عورت سے واقف ہونے سے ہی انکار کر دیا ہے۔ اس پر مجھے تشویش ہوئی تو میں خود توپ خانہ محلے گیا وہاں واقعی معلوم ہوا کہ شیام فوت ہو چکا ہے اور اس کا بھائی سندر دکان پر بیٹھتا ہے۔ کریانے کی چھوٹی سی دکان ہے۔ میں نے وہاں لکشمی نامی عورت کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ اس نام کی کوئی عورت وہاں نہیں رہتی۔ چنانچہ میں وہاں سے واپس جولیا کے فلیٹ پر پہنچا تاکہ اس سے اس حیرت انگیز واقعہ کے بارے میں معلومات حاصل کروں لیکن مس جولیا کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ میں نے کال بیل دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو میں نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ اندر سے بند نہ تھا اور وہ کھل گیا۔ میں اندر گیا تو ہاں انتہائی عجیب سا منظر تھا۔ سٹنگ روم سے فرنیچر ہٹا ہوا تھا۔ فرش پر بچھا ہوا قالین گھسیٹ کر ایک طرف رکھا ہوا تھا۔

فرش پر مٹی کے سات چراغوں کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا جن کے اندر انتہائی بدبودار تیل نما کوئی چیز موجود تھی۔ ان چراغوں کے حلقے میں سفید رنگ کے باریک دانے بکھرے ہوئے ہیں جیسے سفید سرسوں کے دانے ہوں۔ پورے فلیٹ پر عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی ہے اور مس جولیا موجود نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی رقعہ یا کوئی ٹیپ موجود ہے"---- صفدر نے انتہائی تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہیں ٹھہرو۔ میں عمران کو کال کر کے تمہارے پاس بھیجتا ہوں"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر چل گیا ہے"---- بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میرے بعد اب جولیا پر سفلی علم کا وار کیا گیا ہے"---- عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر الطاف صاحب سے بات کریں"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میں فلیٹ کی صورت حال دیکھ لوں پھر وہیں سے فون کروں گا تاکہ وہاں کی صحیح صورت حال انہیں بتا سکوں"---- عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیزی سے اس بلڈنگ کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی جہاں جولیا کا نیا فلیٹ تھا۔ پارکنگ میں کار روک کر عمران نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوسری منزل پر

پہنچ گیا جہاں جولیا کا فلیٹ تھا۔ صفدر فلیٹ سے باہر کھڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا صفدر۔ مجھے چیف نے بتایا ہے کہ جولیا کے ساتھ کوئی پراسرار واقعات پیش آ گئے ہیں"---- عمران نے صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا عمران صاحب۔ آیئے دیکھیں کیا ہوا ہے"۔ صفدر نے کہا اور فلیٹ کی طرف مڑ گیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے یہاں۔ یوں لگتا ہے کہ یہاں کوئی شیطانی کھیل کھیلا گیا ہے"---- عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کو چیف نے کیا بتایا ہے"---- صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی کہ جولیا کے ساتھ پراسرار واقعات پیش آئے ہیں اور میں وہاں جاؤں اور چیک کروں۔ تم بتاؤ کیا ہوا ہے۔ تم یہاں کیسے آئے ہو"---- عمران نے جان بوجھ کر ہر بات سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ فون پر چیف کو بتا چکا تھا۔

"پھر تو واقعی یہ تشویش کی بات ہے"---- عمران نے کہا۔

"آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ عمران صاحب"---- صفدر نے کہا تو عمران نے اسے سوائے ریڈ فائل والی بات کے باقی اپنے ساتھ ہونے والی ساری واردات مختصر طور پر بتا دی۔

"لیکن اس ساری کارروائی کا مقصد کیا تھا"---- صفدر نے پوچھا۔

"مجھے ہلاک کرنا اور کیا"---- عمران نے بے نیازی سے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور الطاف احمد کے بینک کا فون نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ مینجر الطاف احمد بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے الطاف احمد کی نرم اور قدرے نسوانی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ الطاف صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ عمران صاحب۔ خیریت ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ایک ساتھی خاتون مس جولیا نافٹز واٹر کے ساتھ کوئی سفلی کھیل کھیلا گیا ہے اور وہ اپنے فلیٹ سے غائب ہے"---- عمران نے کہا۔

"یہ مس جولیا غیر مسلم ہیں"---- دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جی نہیں۔ الحمد للہ مسلمان ہیں لیکن نام وہی رکھا ہوا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے کچھ تفصیل تو بتائیں"---- الطاف احمد نے پوچھا تو عمران نے اسے مختصر طور پر پہلے صفدر کی بتائی ہوئی رپورٹ بتائی اور

پھر سٹنگ روم کی پچویشن بتا دی۔

"سات چراغ اور درمیان میں سفید سرسوں۔ اوہ۔ یہ تو۔ یہ ست کالی کا عمل ہوا ہے۔ ویری سیڈ"---- الطاف کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"ست کالی۔ کیا مطلب"---- عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ سفلی دنیا کا انتہائی خوفناک ترین عمل ہے عمران صاحب۔ اور اس کا توڑ تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ صوفی جبار صاحب کو تلاش کریں وہی اس سلسلے میں ایک ایسے آدمی ہیں جو آپ کی مدد کر سکتے ہیں اور کوئی اس سلسلے میں آپ کی مدد نہ کر سکے گا"---- الطاف احمد نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"صوفی جبار صاحب۔ وہ کون ہیں"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنرل سٹور کے سامان کے ڈیلر ہیں۔ بظاہر تو عام سے آدمی ہیں لیکن درحقیقت علوی دنیا میں ان کا بڑا مقام ہے۔ اس ست کالی کے سلسلے میں اگر کچھ کیا جا سکتا ہے تو صوفی صاحب ہی شاید کچھ کر سکیں۔ یہ بہت بڑا اور خوفناک حربہ ہے۔ یوں سمجھئے کہ سفلی دنیا کے سات انتہائی خوفناک ترین حربوں میں سے ایک حربہ ہے"---- الطاف احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ صوفی صاحب کہاں مل سکیں گے"---- عمران نے پوچھا۔

"صوفی صاحب کا گھر تو بانسوں والے بازار کے اندر والی گلی میں ہے لیکن وہ آپ کو مین مارکیٹ کے کسی بڑے جنرل مرچنٹ کی دکان پر بھی مل سکتے ہیں"---- الطاف احمد نے جواب دیا۔

"ان کی اپنی دکان نہیں ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ صرف سپلائی کا کام کرتے ہیں آپ انہیں میرا نام لیں گے تو وہ یقیناً آپ کی مدد کریں گے"---- الطاف احمد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ساتھ کھڑے صفدر کی طرف مڑا۔

"آؤ صفدر۔ فلیٹ کو باہر سے تالا لگا دو اور ان سب چیزوں کو ایسے ہی رہنے دو۔ پہلے ہم ان صوفی صاحب سے مل لیں"---- عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر عمران کی کار میں بیٹھا سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں"---- صفدر نے پوچھا۔

"مین مارکیٹ۔ وہاں شاید صوفی صاحب کہیں مل جائیں ورنہ پھر ان کے گھر کا چکر لگائیں گے"---- عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب پہلے تو مقصد آپ کی ہلاکت تھا لیکن اب جولیا کے ساتھ اس قسم کے عمل کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"---- کچھ دیر بعد صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا"---- عمران نے جواب دیا اور صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار مین مارکیٹ کے کنارے پر کھلی جگہ پر روک دی اور وہ دونوں کار سے اتر کر مارکیٹ میں داخل ہو گئے۔ ایک بڑے جنرل سٹور کے سامنے پہنچ کر عمران رک گیا۔

"جی صاحب۔ فرمائیے"---- ایک نوجوان نے ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں صوفی جبار صاحب سے ملنا ہے"---- عمران نے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ صوفی صاحب ابھی آنے ہی والے ہیں۔ وہ ذرا اپنے گھر تک گئے ہیں"---- اس نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو کیا کام ہے صوفی صاحب سے"---- اس نوجوان نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ذاتی کام ہے"---- عمران نے جواب دیا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آئیے اندر تشریف لے آئیے"---- نوجوان نے انہیں باہر کھڑے دیکھ کر کہا۔

"شکریہ۔ اندر گھٹن سی ہے اور پھر آپ کے گاہک بھی تنگ ہوں گے۔ ہم باہر ہی ان کا انتظار کر لیتے ہیں"---- عمران نے جواب دیا اور پھر پانچ منٹ بعد ایک چھریرے بدن کا ادھیڑ عمر آدمی موٹر سائیکل پر

سوار دکان کے سامنے پہنچا۔ اس کے سر پر سفید رنگ کی ٹوپی تھی جس پر سرخ رنگ کے دائرے سے بنے ہوئے تھے۔ ان صاحب نے شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی۔ موٹر سائیکل کے کیریئر پر ایک بڑا سا تھیلا بندھا ہوا تھا۔ ویسے وہ صاحب داڑھی مونچھ دونوں سے ہی بے نیاز تھے۔

"صوفی صاحب۔ یہ صاحبان آپ سے ملنے آئے ہیں"۔ نوجوان نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے ذہنوں میں صوفی صاحب کا جو خاکہ تھا اس سے وہ یکسر مختلف واقع ہوئے تھے۔

"جی صاحب۔ فرمایئے"---- صوفی صاحب نے موٹر سائیکل کے کیریئر سے تھیلا اتارتے ہوئے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں صفدر سعید۔ آپ سے ایک کام ہے۔ اگر آپ چند منٹ علیحدگی میں دیں تو نوازش ہو گی"---- عمران نے کہا۔

"علیحدگی میں۔ مگر کام کیا ہے"---- صوفی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ چند منٹ دیں گے تو بتائیں گے"---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ادھر ساتھ ہی ایک ہوٹل ہے وہاں چل کر بیٹھتے ہیں"---- صوفی صاحب نے کہا اور پھر انہوں نے اپنے موٹر سائیکل کو تالا لگا دیا۔

"آیئے جناب۔ میرے پاس دراصل وقت بیحد کم ہوتا ہے۔ مجھے

پورے شہر کے جنرل سٹوروں کو ان کے آرڈرز سپلائی کرنے ہوتے ہیں"۔ صوفی صاحب نے آگے بڑھتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے"---- عمران نے کہا اور صوفی صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سے ہوٹل میں پہنچ گئے جہاں بیحد رش تھا اور اس قدر شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"یہاں تو شاید لاؤڈ سپیکر پر بات کرنی پڑے"---- عمران نے کہا تو صوفی جبار صاحب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہاں سپیشل کیبن بنے ہوئے ہیں۔ وہاں شور نہیں ہوتا آیئے"---- صوفی صاحب نے کہا اور پھر لکڑی کی تنگ اور قدرے ٹوٹی ہوئی سیڑھی چڑھ کر وہ اوپر پہنچے تو وہاں ہال میں دس کے قریب لکڑی کے کیبن بنے ہوئے تھے اور واقعی وہاں شور نہ تھا البتہ نیچے ہال کے شور کی مدھم مدھم آوازیں اس طرح سنائی دے رہی تھیں جیسے بیک گراؤنڈ میوزک سنائی دیتا ہے۔ وہ ایک کیبن میں بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ویٹر آ گیا۔

"تین کپ چائے لے آؤ بالائی والی"---- صوفی صاحب نے بیرے سے کہا اور بیرہ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہاں۔ اب آپ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ صوفی صاحب نے غور سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بینک مینجر الطاف احمد صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے''---- عمران نے کہا تو صوفی صاحب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ آنکھوں میں موجود چمک اور تیز ہو گئی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ لیکن جناب میں تو اس قسم کا کام نہیں کرتا۔ میں تو کمیشن ایجنٹ ہوں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ سارا دن موٹر سائیکل چلاتا ہوں''---- صوفی صاحب نے کہا۔

''ہمیں اب اس بات پر حیرت نہیں ہوتی۔ پہلے عبدالحمید عاجز صاحب جو رفوگر ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ پھر الطاف صاحب سے بات ہوئی اور اب آپ سے ملاقات ہو رہی ہے''---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صوفی صاحب کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی ابھر آئی۔

''کیا مسئلہ ہے''---- صوفی صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کیبن کا پردہ ہٹا اور بیرے نے تین پیالیاں لا کر میز پر رکھ دیں اور واپس چلا گیا۔

''لیجئے''---- صوفی صاحب نے ایک ایک پیالی اٹھا کر عمران اور صفدر کے سامنے رکھتے ہوئے اور تیسری پیالی اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اسے شروع سے لے کر اب تک کے تمام واقعات مختصر طور پر بتا دیئے۔

''ست کالی کا عمل۔ اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن ست کالی کا عمل تو بہت خوفناک ہوتا ہے اس کے لئے آپ کو پروفیسر میرزا دلشاد صاحب سے ملنا پڑے گا۔ وہ اس ست کالی کا توڑ صحیح کر سکتے ہیں''۔ صوفی صاحب نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''الطاف صاحب نے کہا تھا آپ اس کا توڑ کر سکتے ہیں جبکہ آپ تو پروفیسر دلشاد صاحب کو ریفر کر رہے ہیں''---- عمران نے کہا۔

''دیکھئے جناب۔ جس سلسلے میں آپ میرے پاس آئے ہیں یہ بہت وسیع سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد کرم ہے کہ اس نے مخلوق خدا کی خدمت کے لئے مجھ پر بھی اپنا خاص کرم رکھا ہے لیکن یہ ست کالی سفلی دنیا کا انتہائی خوفناک ترین حربہ ہے اس کا صحیح توڑ وہی کر سکتا ہے جو مقدس آیات کا عالم ہو میں آپ کے ساتھ ان کے پاس جانے کو تیار ہوں۔ آپ کو دراصل ابھی معلوم نہیں ہے کہ آپ کی ساتھی عورت کے ساتھ کیا کیا گیا ہے''---- صوفی صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہماری ساتھی عورت بخیریت تو ہے جناب''---- صفدر نے کہا۔

''جی ہاں۔ ابھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ حیات ہے لیکن بہرحال آپ کو جلد از جلد اس سلسلے میں پروفیسر صاحب سے ملنا چاہئے۔ دیر آپ کے نقصان میں بھی جا سکتی ہے''---- صوفی صاحب نے کہا۔

''پروفیسر صاحب کہاں مل سکتے ہیں''---- عمران نے پوچھا۔

''اپنے مکان پر۔ وہ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بوڑھے آدمی ہیں۔ رحمت کالونی کی کوٹھی نمبر چوبیس بلاک اے میں رہتے ہیں۔ اگر آپ

کے پاس سواری ہو تو میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں"۔ صوفی صاحب نے کہا۔

"او کے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ وقت دے رہے ہیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ اہم معاملہ ہے جناب۔ کسی کی جان کے تحفظ کا مسئلہ ہے کاروبار تو ساری زندگی ہوتا رہتا ہے"---- صوفی صاحب نے کہا اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے کیبن سے باہر نکلے اور پھر عمران کے کہنے کے باوجود کاؤنٹر پر انہوں نے خود چائے کا بل دیا اور وہ ہوٹل سے نکل کر دوبارہ دکان پر آ گئے۔ اس دکاندار سے صوفی صاحب نے کوئی بات کی اور پھر عمران اور صفدر کے ساتھ چل پڑے۔ چند لمحوں بعد عمران انہیں اپنی کار میں بٹھائے تیزی سے رحمت کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ کالونی شہر کے مضافات میں تھی۔

"آپ کیا کام کرتے ہیں"---- صوفی جبار صاحب نے جو سائیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک سرکاری ایجنسی سے ہمارا تعلق ہے"---- عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ اچھا تو آپ ہیں عمران صاحب۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ کا ذکر تو ہمارے خاص حلقے میں بہت ہوتا رہتا ہے۔ میں سمجھ گیا۔ ویسے بھی مجھے آپ سے ملاقات کا بیحد شوق تھا"---- صوفی صاحب نے یکلخت چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس حلقے کی بات کر رہے ہیں آپ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"حلقہ یاراں ہی سمجھ لیجئے"---- صوفی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہی حلقہ یاراں جہاں آدمی ابریشم کی طرح نرم ہو جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو صوفی صاحب بھی بے اختیار ہنس پڑے

"جی ہاں۔ وہی حلقہ یاراں۔ آپ علامہ اقبال کے شعر کی بات کر رہے ہیں ناں"---- صوفی صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے مرد مومن کی یہی تعریف کی ہے کہ وہ حلقہ یاراں میں ابریشم کی طرح نرم ہوتا ہے اور رزم حق و باطل میں فولاد بن جاتا ہے"---- عمران نے کہا اور صوفی جبار صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جی ہاں۔ اور یہ شعر آپ پر صادق آتا ہے"---- صوفی جبار صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے مجھ پر نہیں۔ میرا یہ مقام کہاں"---- عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جتنا ہم آپ کو جانتے ہیں اتنا شاید آپ بھی اپنے آپ کو نہ جانتے ہوں"---- صوفی جبار صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"صوفی صاحب۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس جولیا کے ساتھ یہ عمل کرنے والوں کا اصل مقصد کیا ہے"---- عقبی سیٹ پر بیٹھے

ہوئے صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس طرح وہ عمران صاحب پر ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ عمران صاحب اور مس جولیا کے درمیان جو قلبی رشتہ موجود ہے اس سے آپ بھی اچھی طرح واقف ہوں گے"---- صوفی صاحب نے مڑ کر صفدر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کون لوگ ہیں اور کیا چاہتے ہیں"---- صفدر نے کہا۔

"اصل لوگ تو کافرستان میں ہیں لیکن انہوں نے سفلی دنیا کی کسی بہت بڑی شخصیت کی خدمات حاصل کی ہیں ورنہ ست کالی کا عمل اس شیطانی دنیا کا عام آدمی نہیں کر سکتا"---- صوفی صاحب نے جواب دیا۔

"لیکن یہ عمل وہ عمران صاحب پر بھی براہ راست کر سکتے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب پر پہلے وہ شمو کا عمل کر چکے ہیں۔ یہ بھی بہت خطرناک عمل ہے لیکن بہرحال ست کالی کے عمل سے بہت کم طاقت کا ہے۔ مگر اب وہ براہ راست عمران صاحب کے خلاف کوئی حربہ نہیں کر سکتے کیونکہ عمران صاحب کو مقدس آیات کا دم کیا ہوا پانی پلایا جا رہا ہے"---- صوفی صاحب نے جواب دیا۔

"مجھے پلایا جا رہا ہے کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا باورچی سلیمان مسجد کے پیش امام صاحب سے روزانہ

مقدس آیات کا دم کیا ہوا پانی لے آتا ہے جو وہ فلیٹ میں موجود پانی کے کولر میں ملا دیتا ہے اور آپ وہ پانی پی لیتے ہیں۔ ان مقدس آیات کی برکت سے آپ پر کسی سفلی حربے کا اثر نہیں ہو سکتا"---- صوفی صاحب نے کہا تو عمران حیران رہ گیا کیونکہ اسے نہ ہی سلیمان نے اس بارے میں بتایا تھا اور نہ اسے معلوم تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی اور پھر صوفی صاحب کی رہنمائی میں وہ ایک متوسط ٹائپ کی کوٹھی کے بند گیٹ پر پہنچ گئے۔ کار رکتے ہی صوفی صاحب انتہائی پھرتی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترے اور انہوں نے ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ وہ واقعی انتہائی تیز طرار اور چست آدمی تھے اور عمران اور صفدر دونوں ان کی چستی اور تیزی دیکھ کر دل ہی دل میں حیران ہو رہے تھے۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا اور وہ صوفی صاحب کو دیکھ کر چونک پڑا اور اس نے بڑے ادب سے سلام کیا۔

"پھاٹک کھولو بیٹے۔ میرے ساتھ دو معزز مہمان ہیں اور ہم نے پروفیسر صاحب سے ملنا ہے"---- صوفی صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا"---- نوجوان نے کہا اور مڑ کر اس نے پھاٹک کو پوری طرح کھول دیا۔ اندر ایک پورچ تھا لیکن وہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور پورچ میں لے جا کر روک دی۔ پھر عمران اور صفدر دونوں کار سے نیچے اترے جبکہ صوفی صاحب نوجوان سے باتیں

کرتے ہوئے پورچ کی طرف بڑھنے لگے۔ نوجوان نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

"آیئے جناب"---- نوجوان نے عمران اور صفدر سے کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک متوسط درجے کے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے تھے۔ نوجوان انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

"یہ پروفیسر صاحب کا صاحبزادہ ہے"---- صوفی صاحب نے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اور صفدر دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بزرگ شخصیت اندر داخل ہوئی۔ ان کی سفید داڑھی تھی اور ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور چھڑی کے سہارے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ صوفی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو عمران اور صفدر بھی کھڑے ہو گئے۔ سلام دعا اور تعارف کے بعد وہ سب بیٹھ گئے تو کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں مشروب کی تین بوتلیں موجود تھیں۔

"لیجئے صاحبان۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ آج آپ جیسی ہستیوں نے میرے غریب خانے کو رونق بخشی ہے"---- پروفیسر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا حسن ظن ہے جناب"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی انکساری اپنی جگہ لیکن آپ کے درجے ور مقام سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم ہے اور پاکیشیا کے کروڑوں افراد کی سلامتی کے لئے آپ جو کچھ کرتے رہتے ہیں وہ بھی ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے"---- پروفیسر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی یہ تو ہمارا فرض ہے"---- عمران نے جواب دیا اور پروفیسر صاحب نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"مجھے تو اب اجازت دیجئے جناب"---- اچانک صوفی صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ مشروب ختم کر چکے تھے۔

"آپ تشریف رکھیں ہم آپ کو چھوڑ آئیں گے"---- عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"میری فکر نہ کیجئے جناب۔ میں یہاں سے ویگن پر بیٹھ کر چلا جاؤں گا"---- صوفی جبار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے سلام کیا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"بہت چست اور تیز شخصیت کے مالک ہیں صوفی صاحب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ نیک آدمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے ان پر۔ بہرحال آپ فرمائیں کیسے تکلیف فرمائی آپ نے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"---- پروفیسر صاحب نے کہا۔

"آپ روشن ضمیر ہیں جناب۔ آپ کو تو علم ہو گیا ہو گا کہ ہم کس

سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں"---- عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ شخصیت سامنے ہو تو اس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے"---- پروفیسر صاحب نے کہا تو عمران نے شروع سے لے کر آخر تک ایک بار پھر سارے واقعات دوہرا دیئے۔

"ایک منٹ توقف کیجئے میں دیکھتا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں"۔ پروفیسر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً تین منٹ تک مسلسل آنکھیں بند رکھنے کے بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ ان کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کی ساتھی لڑکی جولیا کو ست کالی کے خوفناک عمل کی مدد سے سفلی دنیا کے سب سے بڑے شیطان سوامی زپالا کی وادی میں پہنچا دیا گیا ہے۔ وہ وہاں قید ہے اور اس وقت تک وہاں قید رہے گی جب تک اس سوامی زپالا کا خاتمہ نہیں ہو جاتا"---- پروفیسر نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"یہ زپالا کون ہے اور کہاں رہتا ہے"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوامی زپالا قومیت کے لحاظ سے کافرستانی ہے۔ کالے جادو کا اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عامل ہے۔ سینکڑوں ہزاروں بد روحیں اور

شیطانی طاقتیں اس کے ماتحت ہیں۔ وہ تابات کے پہاڑی علاقے چانگ کی ایک غار میں رہتا ہے جس کے گرد کالی طاقتوں کا گھیرا ہے۔ ویسے اس کا محل قصبہ چانگ میں بھی ہے لیکن یہ کبھی کبھار وہاں آتا ہے ورنہ وہیں غار میں ہی رہتا ہے۔ جسے گپھا کہتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ مس جولیا کو اس لئے اغوا کیا گیا ہے کہ آپ کو زپالا کی گپھا تک جانا پڑے جہاں وہ آپ کا خاتمہ کر سکے۔ ان کا اصل مقصد آپ کا خاتمہ ہے۔ انہوں نے پہلے آپ پر وار کیا لیکن آپ بچ گئے۔ انہیں دراصل آپ کے مقام اور درجے کا پوری طرح اندازہ نہیں تھا اور اب وہ براہ راست آپ پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ آپ تحفظ میں ہیں لیکن جب آپ اس گپھا میں جائیں گے تو وہاں کوئی بیرونی طاقت آپ کی مدد نہیں کر سکے گی اس لئے وہ آپ کا خاتمہ کرنے کے لئے آپ کو وہاں بلوانا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہوں نے یہ نیا حربہ استعمال کیا ہے۔ اگر آپ فوری طور پر مجھ تک پہنچ جاتے تو شاید میں مس جولیا کو واپس لے آتا لیکن اب یہ بات میرے بس سے بھی باہر ہو چکی ہے"---- پروفیسر نے کہا۔

"وہاں اس زپالا کے پاس پہنچ کر مجھے کیا کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے مجھے تو اس سارے سلسلے کا نہ علم ہے اور نہ مجھے اس بارے میں معلومات حاصل ہیں"---- عمران نے کہا۔

"وہ اس وقت تک آپ کا یا آپ کے ساتھیوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جب تک آپ کوئی ایسی چیز نہ کھا پی لیں جو حرام ہو۔ وہاں آپ کو اپنی

ذہانت استعمال کرنی ہو گی۔ وہ لوگ آپ کو نجانے کس کس انداز میں حرام کھلانے یا پلانے کی کوشش کریں گے۔ ان کے پاس سینکڑوں ہزاروں حربے ہیں لیکن اگر آپ محتاط رہے تو وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے البتہ اگر آپ اس زپالا کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ پوری دنیا پر آپ کا ایک بہت بڑا احسان ہو گا کیونکہ اس کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں لوگ تکالیف اور مصائب میں مبتلا ہیں"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"لیکن کیا وہ عام آدمی کی طرح ہلاک ہو سکے گا"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ عام انسان ہی ہے۔ صرف جادو کا عامل ہے اور بس۔ آپ اپنی ذہانت سے اسے قابو میں کر کے اس کا آسانی سے خاتمہ کر سکتے ہیں"---- پروفیسر نے جواب دیا۔

"اگر وہ اس طرح آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے تو پھر اب تک آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا"---- عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ نے اچھا سوال کیا ہے۔ ہماری اور آپ کی حیثیت اور کام میں بہت فرق ہے۔ آپ جس ڈیوٹی پر ہیں اس میں آپ اگر کسی کو ہلاک کر دیتے ہیں تو آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن ہم جس ڈیوٹی پر ہیں اس میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہماری ڈیوٹی صرف اتنی ہے کہ ہم ان گندی اور کالی طاقتوں سے لوگوں کو نجات دلائیں اور بس"---- پروفیسر نے

جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال اب آپ ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ کیا جس طرح مجرموں کے خلاف مشن شروع کر دیتے ہیں اسی طرح اس سوامی زپالا کے خلاف باقاعدہ مشن کا آغاز کر دیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کوشش کریں کہ کسی طرح اس زپالا کو اس کی وادی سے باہر چانگ میں لے آئیں۔ وہاں آپ آسانی سے اس کا خاتمہ کر سکیں گے ورنہ دوسری صورت وہی ہے کہ آپ ہر لحاظ سے محتاط رہیں۔ آپ کے سامنے وہ اپنی طاقتوں کو لے آئے گا لیکن آپ الحمدللہ مسلمان ہیں اس لئے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ سب طاقتیں بدی کی طاقتیں ہیں۔ شیطانی طاقتیں ہیں۔ یہ اس وقت تک آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک آپ کے اندر کوئی کمزوری واقع نہ ہو جائے"۔ پروفیسر نے کہا۔

"کیا جولیا کو کسی طرح ہم اس وادی سے باہر لا سکتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"زپالا چاہے تو وہ آ سکتی ہے"---- پروفیسر نے جواب دیا۔

"مس جولیا کیسے ان کے قبضے میں چلی گئیں"---- صفدر نے پوچھا۔

"عمران صاحب کی وجہ سے۔ وہ ان سے بڑا گہرا قلبی لگاؤ رکھتی ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ اس عورت لکشی نے جو دراصل سفلی

دنیا کی ایک طاقت تھی انہیں کس طرح گھیرا۔ جب آپ ان کے فلیٹ پر چلے گئے تو وہ لکشمی فوراً ہی فلیٹ پر پہنچ گئی اور اس نے مس جولیا کو اس طرح شیشے میں اتارا کہ وہ ایک خاص عمل کر سکتی ہے جس کے بعد عمران صاحب فوراً اس کے ساتھ شادی کر لیں گے اور اس نے سات کالی کا خوفناک عمل کر دیا۔ سات چراغوں میں ناپاک جانور کی چربی سے بنا ہوا تیل ڈالا گیا۔ درمیان میں سفید سرسوں رکھی گئی اور مس جولیا کو کہا گیا کہ وہ ہر چراغ میں انگلی ڈبو کر اپنی پیشانی پر تیل لگائیں اور پھر سات دانے سفید سرسوں کے اٹھا کر کھا لیں۔ مس جولیا عورت ہیں اور پھر انہیں اس سارے سلسلے کا علم تک نہیں اس لئے انہوں نے جذبات میں آ کر ایسا کر لیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ ان کے قبضہ میں آ گئیں اور انہوں نے انہیں زپالا کے پاس پہنچا دیا۔ البتہ آپ کو ایک ہدایت میں کر دیتا ہوں کہ چانگ پہنچ کر آپ نے ایک آدمی بابا بارخائی سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ وہ سردار شاندا کا خاص آدمی ہے۔ بظاہر وہ مسلمان بھی ہے اور انتہائی نیک آدمی بنا ہوا ہے لیکن دراصل وہ اس سوامی زپالا کا چیلا ہے۔ وہ آپ کو بھکانے کی بیحد کوشش کرے گا۔ آپ اس سے ہوشیار رہیں"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"آپ ہمارے لئے مزید کیا کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میری دعائیں آپ کے ساتھ رہیں گی عمران صاحب۔ لیکن جو کچھ وہاں ہونا ہے یا جو کچھ آپ نے کرنا ہے اس کا فیصلہ بھی آپ نے خود ہی کرنا ہے بہت سوچ سمجھ کر ہر قدم اٹھائیں۔ ہاں اگر کسی وقت آپ

کسی ایسی مشکل میں پھنس جائیں کہ آپ سے کسی صورت فیصلہ نہ ہو سکے تو آپ دل ہی دل میں میرا نام لے لیجئے میں انشاء اللہ اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ اس نیک کام میں آپ کی جو مدد مجھ سے ہو سکے کروں"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے اٹھتے ہی عمران اور صفدر بھی کھڑے ہو گئے اور پھر وہ ان سے اجازت لے کر کار میں سوار ہو کر ان کی کوٹھی سے نکل آئے لیکن ان دونوں کے چہروں پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔

جولیا کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحے تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ کسی پہاڑی غار کے فرش پر موجود تھی اور غار کا کوئی دہانہ نہ تھا۔ غار چاروں طرف سے بند تھا اس کے باوجود غار میں روشنی بھی ہو رہی تھی اور تازہ ہوا بھی آ رہی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی ناگوار اور مکروہ بو بھی آ رہی تھی اور آہستہ آہستہ یہ بو فضا پر غلبہ حاصل کرتی چلی جا رہی تھی۔

''یہ میں کہاں آ گئی ہوں۔ یہ کون سی جگہ ہے''------ جولیا نے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو اس نے اس وقت پہن رکھا تھا جب وہ اپنے

فلیٹ میں تھی۔ اسے سارا واقعہ یاد تھا کہ کس طرح صفدر کے جانے کے بعد وہ عورت لکشمی فوراً ہی آ گئی تھی اور پھر کس طرح اس نے کوئی عجیب سا عمل کیا تھا اور پھر جولیا کے ذہن پر اچانک سیاہ پردہ سا چھا گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ یہاں اس غار میں تھی۔

''یہ سب کیا سلسلہ ہے۔ میں آخر کہاں ہوں''------ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب بو اس قدر تیز ہو گئی تھی کہ جولیا کو انگلیوں سے اپنی ناک بند کرنا پڑی تھی۔ ابھی وہ بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے کہ اچانک اس نے سامنے غار کی چٹانی دیوار میں کسی سائے کو لہراتے ہوئے دیکھا۔ وہ بے اختیار چونک پڑی۔ سایہ اس طرح لہرا رہا تھا جیسے پانی میں عکس لہراتا ہے۔ جولیا نے ادھر ادھر دیکھا لیکن غار خالی تھا اچانک وہ سایہ مجسم ہونے لگ گیا اور چند لمحوں بعد جولیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ سایہ بوڑھی عورت کی شکل میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس بوڑھی عورت کا چہرہ انتہائی بدصورت تھا۔ بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ وہ واقعی قصہ کہانیوں کی چڑیل لگ رہی تھی۔

''بو محسوس کر رہی ہو شاید۔ ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ اس عورت نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنے مکروہ سے ہاتھ میں پکڑا ہوا سیاہ رنگ کا رومال اچانک جولیا کے چہرے پر ڈال دیا۔ جولیا نے جھٹکا دے کر تیزی سے سر ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کا جسم بالکل بے حس

و حرکت ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس عورت نے رومال ہٹایا جولیا کے جسم میں حرکت آ گئی لیکن یہ محسوس کر کے وہ حیران رہ گئی کہ اب اسے کسی قسم کی کوئی بو محسوس نہ ہو رہی تھی۔

"اب تو بو نہیں آ رہی" ---- اس عورت نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہ کیا عجیب سلسلہ ہے۔ میں کہاں ہوں اور یہاں کس طرح پہنچی ہوں" ---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم شری مہاراج زپالا کی قید میں ہو لڑکی۔ اصل میں تمہیں چارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ شری مہاراج ایک آدمی عمران کو یہاں بلوانا چاہتے ہیں اس لئے تمہیں یہاں لایا گیا ہے کیونکہ اب وہ آدمی تمہارے پیچھے یہاں آئے گا اور پھر شری مہاراج کے ہاتھوں مارا جائے گا" ---- اس عورت نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"یہ کون سی جگہ ہے" ---- جولیا نے پوچھا۔

"یہ تابات کے علاقے چانگ کی ایک وادی ہے۔ اس وادی کو کالی وادی کہا جاتا ہے۔ یہاں شری مہاراج کی گپھا ہے۔ اس پوری وادی پر شری مہاراج کا راج ہے۔ یہاں ہزاروں لاکھوں غار ہیں جن میں شری مہاراج کی کالی طاقتوں کا قبضہ ہے۔ میں بھی شری مہاراج کی ایک طاقت ہوں میرا نام دھارتی ہے اور تم میری تحویل میں دی گئی ہو" ---- اس عورت نے کہا۔

"تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق ہو" ---- جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ تم جو چاہو سمجھ لو"۔ دھارتی نے جواب دیا۔

"میں یہاں کب تک رہوں گی۔ یہاں تو میرا دم گھٹ جائے گا" ---- جولیا نے کہا۔

"جب تک تمہارا آدمی عمران مارا نہیں جاتا تمہیں یہاں رہنا ہو گا۔ یہاں سے تم کسی صورت بھی باہر نہیں جا سکتی۔ تمہیں کھانے پینے کو یہاں مل جائے گا" ---- دھارتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر سایہ سی بن گئی۔ چند لمحوں تک وہ دیوار پر لہراتی رہی پھر غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب اپنی حماقت کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے جذبات میں آ کر نہ صرف اپنے آپ کو اس مصیبت میں مبتلا کر لیا ہے بلکہ اب اس کی وجہ سے نہ صرف عمران بلکہ ہو سکتا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس بھی اس عجیب و غریب اور مافوق الفطرت صلاحیتوں کے حامل لوگوں کے قبضے میں آ جائے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ خود ہی یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی سبیل کرے گی لیکن ظاہر ہے کہ کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے غار کی دیواروں کو ہاتھ لگا کر چاروں طرف اچھی طرح چیک کیا لیکن ہر طرف ٹھوس چٹانیں ہی اسے محسوس ہوئیں۔ وہ ابھی کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا کرے اور کیا نہ کرے کہ اچانک ایک بار پھر وہی سایہ سا دیوار پر لہراتا دکھائی دینے

لگا۔ جولیا اب اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کسی مصنوعی مشین کے ذریعے یہ سایہ یہاں پیدا کیا جا رہا ہے لیکن کچھ غور سے دیکھنے پر اسے احساس ہوا کہ سایہ پہلے لہراتا رہا پھر وہ چٹان سے آگے آکر فضا میں مجسم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گئی کیونکہ سایہ ایک ایسے کریہہ صورت آدمی کا تھا کہ جس کے چہرے پر نظریں پڑتے ہی جسم میں خودبخود سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ جاتی تھیں۔ اس آدمی کی آنکھوں میں سیاہی بالکل نہ تھی بلکہ وہ انڈے کے چھلکے کی طرح بالکل سفید تھیں۔ دانت بھی انتہائی چمکدار سفید تھے البتہ ہونٹوں پر سرخی اس طرح لگی ہوئی تھی جیسے وہ ابھی ابھی خون پی کر فارغ ہوا ہو۔ باقی چہرہ گہرے سیاہ رنگ کا تھا اس کے جسم سے مکروہ اور تیز بو آ رہی تھی۔ جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کراہت کی وجہ سے ابھی اس کی آنتیں اچھل کر اس کے حلق سے باہر آ جائیں گی۔

"مجھ سے منہ پھیر رہی ہو لڑکی۔ میں تو اب تمہارا جیون ساتھی ہوں"۔۔۔۔ اس آدمی نے مکروہ سی آواز میں کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"شٹ اپ۔ کون ہو تم"۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"میرا نام لوکاشا ہے لوکاشا۔ سوامی نے کہا ہے کہ میں تمہیں دیکھ

آؤں اور تم مجھے پسند آئی ہو اس لئے اب میں جا کر سوامی سے کہوں گا کہ وہ تمہیں مجھے مستقل طور پر بخش دے۔ میں جا رہا ہوں اور میں جلد واپس آؤں گا"۔۔۔۔ اس آدمی کی طنزیہ سی آواز سنائی دی اور وہ ایک بار پھر سایہ بن کر چند لمحے لہراتا رہا اور پھر غائب ہو گیا۔

"یہ میں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ یہ سب شیطانی مخلوق ہے اس لئے اسے مقدس کلام پڑھنا چاہئے۔ اس نے اپنے طور پر کافی سارا مقدس کلام زبانی یاد کر لیا تھا لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس کے ذہن سے مقدس کلام اس طرح صاف ہو گیا تھا کہ جیسے سلیٹ پر لکھی ہوئی تحریر پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔ باوجود ذہن پر زور دینے کے اسے کچھ بھی یاد نہ آ رہا تھا اور جولیا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ اس تنگ اور چھوٹے سے غار میں بے چینی اور اضطراب کی حالت میں ادھر ادھر ٹہلنے لگی اور پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک اسے اپنی پنڈلی پر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے جھکی اور دوسرے لمحے اس نے اپنی ٹانگ کو زور سے جھٹکا کیونکہ اس کی پنڈلی پر سیاہ رنگ کی ایک خوفناک مکڑی رینگ رہی تھی۔ اس کے اچانک ٹانگ جھٹکنے سے وہ مکڑی اچھل کر فرش پر جا گری تھی اور جولیا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی جب اس نے اس چھوٹی سی مکڑی کو غبارے کی طرح پھولتے ہوئے دیکھا۔ جولیا خوف کی شدت سے پیچھے ہٹتی ہوئی دیوار سے جا

لگی۔

"گھبراؤ مت۔ میں تمہاری مدد کے لئے آئی ہوں"---- مکڑی نے جواب کافی بڑی ہو چکی تھی انسانی آواز میں کہا لیکن لہجہ قطعی غیر انسانی تھا اور ایک مکڑی کے منہ سے انسانی آواز نکلتے ہی جولیا کا ذہن بے اختیار تیز چلتے ہوئے پنکھے کی طرح گھومنے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا لیکن یہ پردہ جس قدر تیزی سے پھیلا تھا اسی تیزی سے ایک طرف کو ہٹتا گیا اور جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ جہاں پہلے مکڑی موجود تھی وہاں اب ایک پستہ قد کی قدرے موٹی سی عورت مسکرا رہی تھی۔

"تم تو بڑی کمزور دل واقع ہوئی ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم بہادر ہوگی"---- اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ وہ مکڑی۔ وہ مکڑی کہاں ہے"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جاشی ہے جاشی۔ میں بدروح ہوں لیکن نجانے کتنی صدیوں سے کسی ایسے موقع کی تلاش اور انتظار میں تھی کہ میں کوئی ایسا کام کر سکوں کہ اس سفلی دنیا کے شکنجے سے نکل سکوں اور آج وہ موقع آگیا ہے۔ میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں لیکن تمہیں میرے ساتھ ایک وعدہ کرنا ہوگا"---- اس عورت نے کہا۔

"کیسا وعدہ"---- جولیا نے کہا۔

"جب تم یہاں سے واپس جاؤ تو تم نے میرے حق میں دعا کرانی ہے تاکہ مجھے اس عذاب سے نجات مل سکے"---- جاشی نے کہا تو جولیا اس کی بات سن کر حیران رہ گئی۔

"دعا۔ وہ کیا ہوتی ہے"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ یہاں آکر تمہارے ذہن سے ہر چیز صاف ہو گئی ہوگی۔ ٹھیک ہے بعد میں سہی سنو۔ ابھی تھوڑی دیر بعد وہ عورت بھارتی یہاں آئے گی اور وہ تمہیں ایک خاص مشروب پینے کے لئے دے گی تم ایک کام کرنا جب وہ مشروب تمہیں دے تو تم نے اس مشروب میں تھوک دینا اور پھر یہ مشروب اس عورت کے چہرے اور جسم پر ڈال دینا۔ جیسے ہی یہ مشروب اس عورت بھارتی کے جسم پر گرے گا وہ تمہارے قبضے میں آجائے گی۔ تم اسے کہنا کہ وہ تمہیں یہاں سے قصبہ چانگ لے جائے اور وہاں ایک آدمی بابا بارخانی ہے اس تک پہنچا دے۔ بابا بارخانی بہت اچھا آدمی ہے وہ تمہیں واپس تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دے گا۔ اس طرح تم یہاں سے بچ کر نکل جاؤ گی"---- اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت اس عورت نے ہلکی سی چیخ ماری اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو جہاں عورت کھڑی تھی وہاں وہی غبارے کی طرح پھولی ہوئی مکڑی موجود نظر آرہی تھی جو تیزی سے سکڑتی جا رہی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ مکڑی چھوٹی ہو کر تیزی سے ایک دیوار کے رخنے میں غائب ہو گئی۔ جولیا نے بے

اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی سمجھ میں کوئی بات نہ آ رہی تھی۔ اس کا ذہن واقعی ان عجیب و غریب واقعات کی بنا پر دھماکوں کی زد میں تھا کہ اسی لمحے اسے ایک بار پھر دیوار پر سایہ لہراتا نظر آیا اور چند لمحوں بعد وہی چڑیل نما عورت اس کے سامنے موجود تھی۔ اس کے ہاتھ میں مٹی کا بنا ہوا ایک کوزہ موجود تھا۔

"یہ لو پی لو اس کو۔ اس کے پینے سے تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک ہو جائے گی"---- اس عورت نے جس نے اپنا نام دھارتی بتایا تھا مٹی کا وہ کوزہ جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اسی لمحے جولیا کے ذہن میں اس مکڑی عورت کی بات آ گئی۔ اس نے کوزہ اس عورت کے ہاتھ سے لے لیا لیکن دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کو پرے کر دیا کیونکہ اس کوزے سے انتہائی مکروہ بدبو آ رہی تھی۔

"تمہیں پھر بو آنے لگ گئی ہے"---- دھارتی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا ایک کپڑا نمودار ہو گیا۔ اس نے کپڑے کو اس کوزے پر لہرایا اور پھر ہاتھ کو جھٹکا تو کپڑا غائب ہو گیا اور جولیا کو محسوس ہوا کہ اب اس کوزے سے نکلنے والی سڑاند جیسی بو یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

"پیو اسے"---- دھارتی نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے کوزہ اپنے منہ کے قریب کر لیا۔ کوزہ سرخی مائل سیاہ رنگ کے گاڑھے سے محلول سے بھرا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ کسی جانور یا

انسان کا خون ہو۔ جولیا نے یکلخت کوزے میں تھوک دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور کوزے میں موجود سارا محلول سامنے کھڑی ہوئی اس دھارتی کے چہرے اور جسم پر پڑا اور نیچے کی طرف بہنے لگا۔ وہ عورت بری طرح چیخنے اور تڑپنے لگی۔ جولیا نے کوزہ ایک طرف دیوار میں مار دیا۔

"تم۔ تم نے یہ کیا کیا۔ کیا کیا تم نے"---- اس عورت نے روتے ہوئے کہا۔

"اب تم میرے قبضے میں ہو۔ بولو میرے قبضے میں ہو ناں"۔ جولیا چیختے ہوئے بولی۔

"ہاں ہاں۔ میں اب تمہارے قبضے میں ہوں۔ ہاں ہاں۔ میں تمہارے قبضے میں ہوں"---- دھارتی نے دوبارہ اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے فوراً بابا بارخائی کے پاس پہنچا دو"---- جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو اس عورت نے دونوں ہاتھ اس کی طرف اٹھائے اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دونوں ہاتھوں سے سیاہ رنگ کا دھواں نکل کر اس کے گرد پھیلتا چلا جا رہا ہو۔ یہ دھواں اس کے ذہن پر بھی اپنا قبضہ جما رہا تھا اور جولیا کے احساسات جیسے اس دھوئیں میں ڈوبتے چلے جا رہے تھے اور پھر اس کے احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔ پھر جس طرح گہرے کنوئیں کی سیاہ سطح پر روشنی کا شعلہ سا نمودار ہوتا ہے اسی طرح جولیا کے ذہن پر بھی روشنی کا شعلہ سا نمودار ہوا

اور تیزی سے بجھتا چلا گیا۔ پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس بند غار کی بجائے کسی کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر البتہ وہی لباس تھا۔ وہ ابھی حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دروازے سے داخل ہوتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑی۔ یہ ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تھا جس کی لمبی اور سفید داڑھی تھی لیکن اس کا چہرہ جوانوں جیسا تھا۔ اس کے سر پر ایک اونچے قد کی چوگوشیہ ٹوپی تھی۔ جسم پر اس نے سیارہ رنگ کی عبا پہنی ہوئی تھی جس پر سنہری رنگ کے دھاگے سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ قومیت کے لحاظ سے وہ تاتاری لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"خوش آمدید۔ خوش آمدید خوبصورت لڑکی۔ میرا نام بارخائی ہے اور میں نے تمہیں سفلی دنیا کے شیطانوں کے چنگل سے رہائی دلائی ہے" ---- اس آدمی نے جولیا کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"واہ۔ کس قدر خوبصورت ہو تم۔ بہت خوب"۔ بارخائی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی ہوس کی تیز چمک جولیا کی نظروں سے چھپی نہ رہ سکی۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں" ---- جولیا نے اپنے آپ پر بڑی مشکل سے قابو پاتے ہوئے کہا ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اس

بوڑھے کی گردن ایک لمحے میں توڑ ڈالے۔

"بتایا تو ہے میرا نام بارخائی ہے۔ میں نے اپنی ایک خاص طاقت جو مکڑی کی شکل میں تھی تمہارے پاس بھیجی تھی تاکہ تمہیں شیطانوں کے چنگل سے رہائی دلا کر اپنے پاس بلوا سکوں اور دیکھ لو اب تم میرے پاس موجود ہو۔ اب میں تمہیں تمہارے ساتھیوں کے پاس واپس بھجوا دوں گا لیکن ابھی تمہیں چند گھنٹے میرے پاس گزارنے پڑیں گے کیونکہ شیطانوں کا شیطان شری مہاراج تمہاری اچانک گمشدگی پر غصے سے پاگل ہو رہا ہے اور اس کی شیطانی قوتیں پوری وادی میں تمہیں پاگلوں کی طرح تلاش کرتی پھر رہی ہیں۔ اگر انہوں نے تمہیں پا لیا تو وہ ایک لمحے میں تمہاری گردن مروڑ دیں گے۔ اس لئے تم اس کمرے میں محفوظ رہو۔ اس کمرے کے گرد میں نے اپنے خاص علم سے حصار باندھ دیا ہے۔ کوئی شیطانی قوت اس حصار میں داخل نہیں ہو سکتی"۔ اس بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں فون ہے" ---- جولیا نے پوچھا۔

"فون بھی ہے۔ تم بے شک اپنے ساتھیوں سے بات کر سکتی ہو لیکن تمہیں ابھی بہرحال یہاں رہنا پڑے گا ورنہ تم اور تمہارے ساتھی بھی مارے جائیں گے" ---- بارخائی نے کہا۔

"تم مجھے فون لا دو یہاں۔ میں سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کو فون کرنا چاہتی ہوں" ---- جولیا نے کہا تو بارخائی نے دونوں ہاتھوں سے زور سے تالی بجائی اور دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان اندر

داخل ہوا اور بارخائی کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"کیا حکم ہے آقا"---- اس نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فون لے آؤ یہاں"---- بارخائی نے کہا تو نوجوان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"بیٹھ جاؤ۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اب تم محفوظ ہاتھوں میں ہو۔ بیٹھ جاؤ"---- بارخائی نے کہا اور خود بھی قالین پر بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر ہوسناکی اور آنکھوں سے نکلنے والی ہوس کی چنگاریاں جولیا واضح طور پر محسوس کر رہی تھی۔ لیکن وہ مجبوراً خاموش تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا فون پیس تھا۔

"یہ لو فون۔ اپنے ساتھیوں سے بات کر لو۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ تم نے اپنے ساتھیوں کو یہ نہیں بتانا کہ تم کہاں موجود ہو ورنہ شری مہاراج زبالا کی طاقتوں کو علم ہو جائے گا اور وہ یہاں پہنچ کر تمہیں ہلاک کر دیں گی"---- بارخائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر بات کرنے کا فائدہ"---- جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ چلو میں تمہاری خاطر اس فون پیس کے گرد حصار کھینچ دیتا ہوں۔ پھر تم کھل کر بات کر سکو گی اور تمہاری باتیں شری مہاراج کی شیطانی طاقتیں نہ سن سکیں گی۔ لیکن

ایک بات سن لو کہ اس حصار کے بعد تم یہاں سے اس وقت واپس نہ جا سکو گی جب تک تم اپنے کسی ساتھی کے جسم کے خون کے دس قطرے اپنے جسم پر نہ لگا لو گی۔ یہ اس حصار کی شرط ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا کرتی ہو"---- بابا بارخائی نے کہا۔

"شرط وغیرہ کا بعد میں دیکھا جائے گا تم مجھے بتاؤ کہ میں کہاں ہوں اور پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور یہاں سے پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر کیا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"یہ فون مجھے دو"---- بارخائی نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے فون پیس لے کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری دی۔

"یہ لو۔ اب میں نے حصار قائم کر دیا ہے ورنہ تم تو بات چیت کے دوران ہی شیطانی قوتوں کے ہاتھوں ماری جاتی"---- بابا بارخائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر بتا دیئے۔

"تم نے یہ نہیں بتایا کہ میں کہاں ہوں"---- جولیا نے فون پیس دوبارہ اس کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت تبات کے پہاڑی علاقے چانگ کے سب سے بڑے شہر چانگ میں ہو اور میرے محل میں موجود ہو"---- بابا بارخائی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ میں علیحدگی میں بات کرنا چاہتی ہوں"۔

جولیا نے کہا تو بابا بارخانی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر مسکراتا ہوا کمرے سے
باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد جب دروازہ خودبخود بند ہو گیا تو
جولیا نے جلدی سے رابطہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر
پریس کرنے کے بعد اس نے پاکیشیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر بھی
پریس کئے اور پھر اس نے چیف ایکسٹو کے نمبر پریس کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز
سنائی دی تو جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی قبرستان سے نکل کر آباد
جگہ پر پہنچ گئی ہو۔ اسے ایکسٹو کی آواز سن کر واقعی ایسا محسوس ہو رہا
تھا۔ جیسے وہ کسی محفوظ پناہ گاہ میں داخل ہو گئی ہو۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"۔۔۔۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"کہاں سے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"تابات کے پہاڑی علاقہ چانگ کے شہر چانگ سے۔ یہاں ایک
آدمی ہے بابا بارخانی۔ میں اس کی رہائش گاہ میں موجود ہوں"۔ جولیا
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں کیسے پہنچ گئی ہو۔ تمہارے فلیٹ میں کیا عمل ہوا تھا"۔
چیف کا لہجہ سرد تھا تو جولیا نے تفصیل سے اب تک ہونے والے
سارے واقعات بتا دیئے۔

"تمہیں اس قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا اور
تمہاری اس جذباتیت سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم اب سیکرٹ
سروس میں کام کرنے کے لائق نہیں رہی اس لئے میری طرف سے
اجازت ہے کہ تم وہاں سے واپس اپنے ملک سوئٹزرلینڈ جا سکتی ہو۔ میں
نے تمہاری سابقہ خدمات کے پیش نظر تمہارے ساتھ یہ رعایت کر
دی ہے کہ تمہیں موت کی سزا نہیں دی لیکن اب تم سیکرٹ سروس
میں شامل نہیں رہی اور نہ آئندہ مجھے کال کرنا"۔۔۔۔ دوسری طرف
سے ایکسٹو کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ جولیا کا ذہن یکلخت سائیں سائیں کرنے لگا۔ اس کے وہم و
گمان میں بھی نہ تھا کہ ایکسٹو اسے یہ جواب دے گا۔ اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر وسیع خلا سا پیدا ہو گیا
ہو۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا کے منہ سے
خودبخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ آف کیا اور
ایک بار پھر جنونیوں کے سے انداز میں اس نے فون پیس کے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز
سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ عمران کہاں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں مس جولیا اور بتا کر بھی نہیں گئے کہ وہ کہاں
جا رہے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔
جولیا نے رابطہ نمبر آف کیا اور پھر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع

دیئے۔ اس کا انداز وہی جنونیوں جیسا تھا۔ وہ اب صفدر کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

"یس۔ صفدر بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں صفدر"---- جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"---- دوسری طرف سے صفدر نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اس کے لئے وہ ایک اجنبی ہو۔

"کیا کہا۔ یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے ہو۔ میں جولیا ہوں"---- جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سوری مس جولیا۔ اب آپ ہمارے لئے اجنبی بن چکی ہیں۔ چیف نے آپ کو ٹیم سے فارغ کر دیا ہے اس لئے اب ٹیم کا کوئی ممبر آپ سے واقف نہیں رہا"---- دوسری طرف سے صفدر نے اسی طرح اجنبی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا کے جسم کو بے اختیار جھٹکے سے لگنے لگ گئے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ یقیناً کوئی شیطانی چال ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے"---- جولیا نے فون پیس کو قالین پر پھینکتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ لیکن چند لمحوں بعد فون پیس سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو اس نے چونک کر فون پیس کی طرف دیکھا اور پھر اسے اٹھا لیا۔

اس پر کال آنے کو ظاہر کرنے والا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو"---- جولیا نے لاشعوری انداز میں کہا۔

"جولیا میں عمران بول رہا ہوں"---- دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ تپتی ہوئی دھوپ سے نکل کر کسی گھنے سایہ دار درخت کے نیچے پہنچ گئی ہو۔

"عمران۔ عمران۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ میرا کیا قصور ہے"---- جولیا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جولیا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چیف نے تمہاری جذباتیت پر تمہیں ٹیم سے نکال دیا ہے اور اس نے پوری ٹیم کو سختی سے منع کر دیا ہے کہ کوئی بھی تم سے بات نہ کرے۔ لیکن میں کسی چیف کا پابند نہیں ہوں۔ میں رانا ہاؤس میں تھا کہ چیف کی کال آئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم نے اسے فون کیا تھا اور اس نے تمہیں یہ جواب دیا ہے۔ اس نے مجھے بھی منع کیا کہ اگر تمہاری کال آئے تو میں بھی تم سے بات نہ کروں۔ میں نے چیف کو کہا کہ جولیا کہاں سے بول رہی تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ تم تابات کے کسی شہر چانگ کے کسی بابا بارخانی کے مکان میں موجود ہو۔ یہ بات معلوم ہوتے ہی میں نے چیف کو صاف جواب دے دیا کہ میں اس کی ہدایات کا پابند نہیں ہوں اس لئے اس کا کوئی زور مجھ پر نہیں چل سکتا اور پھر انکوائری کے ذریعے میں نے یہ فون

نمبر معلوم کر لیا ہے۔ تم قطعی بے فکر رہو میں چیف کو مجبور کر دوں گا
کہ وہ تمہیں دوبارہ ٹیم میں شامل کر لے اور میں خود تمہارے پاس پہنچ
رہا ہوں۔ تم ابھی وہیں رہو میں نے یہاں کے بزرگوں سے معلوم کر لیا
کہ تم کسی شیطانی چکر میں پھنس گئی ہو لیکن یہ بابا بارخائی نیک آدمی
ہے تم وہیں رہو۔ میں جوزف' جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ تمہارے پاس
پہنچ رہا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ واپس لے آؤں گا
اور پھر میں دیکھوں گا کہ چیف کیسے معافی نہیں مانگتا۔ میں اسے مجبور کر
دوں گا کہ وہ تم سے معافی مانگے"---- عمران نے کہا تو جولیا کا دل
مسرت سے بھر گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آج اس نے اپنی
زندگی کا مقصد پا لیا ہو۔

"تم۔ تم عمران۔ تم واقعی عمران ہو۔ تم عظیم انسان ہو۔ میں
تمہاری دل سے قدر کرتی ہوں۔ تم بس آ جاؤ۔ فوراً آ جاؤ میں تمہارا
انتظار کروں گی"---- جولیا نے جذبات کی شدت سے رندھے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو جولیا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں پہنچ رہا ہوں
خدا حافظ"---- عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر دیا۔
اس کا دل عمران کے لئے تشکر کے جذبات سے بھر گیا تھا اور اس کی
آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اور بلیک زیرو دونوں موجود
تھے اور ان دونوں کے چہروں پر تشویش اور الجھن کے تاثرات نمایاں
تھے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں اور اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے
ٹکایا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ کیا سوچ رہے ہیں بہرحال جولیا کو اس
شیطانی چکر سے نجات دلانی ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"میں ایک اور بات سوچ رہا ہوں بلیک زیرو کہ یہ صرف شیطانی
چکر نہیں ہے بلکہ در پردہ یہ پوری سیکرٹ سروس کے خلاف ایک
بھیانک سازش ہے"---- عمران نے آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے
ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے خلاف مشن۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا
نہیں آپ کی بات"---- بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ اگر مسئلہ صرف میری ذات کا ہوتا تو یہ لوگ جولیا کو
طرح اغوا کرنے کی بجائے ڈیڈی پر ہاتھ ڈال لیتے۔ اماں بی کے خلاف
حرکت میں آتے یا جوزف' جوانا اور ٹائیگر کے خلاف کام کرتے
انہوں نے جولیا کا انتخاب کیا ہے اور اس انتخاب کی وجہ سے مجھے شبہ
گزر رہا ہے کہ اس طرح ہم سب کے خلاف ایک بھیانک جال پھی
گیا ہے"---- عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب۔ جولیا کا آپ سے تعلق ان سے
نہیں رہا ہو گا۔ جہاں تک آپ کے ڈیڈی اور والدہ کا تعلق ہے تو
ہے وہ لوگ کسی شیطانی چکر میں پھنسنے والے نہیں ہیں۔ آپ کی
تو انتہائی نیک خاتون ہیں ان پر تو وہ کسی طرح بھی ہاتھ نہیں ڈال
تھے اور آپ کے ڈیڈی بہرحال اسی گھر میں رہتے ہیں اور جہاں تک
جوزف' جوانا اور ٹائیگر کا تعلق ہے تو ان کا یہ خیال ہو سکتا ہے
کے پیچھے شاید آپ اس طرح نہ بھاگیں جس طرح آپ جولیا کے پیچھے
جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے سوچ سمجھ کر جولیا کا انتخاب
ہے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ٹیم کو اس سلسلے سے علیحدہ
رکھوں گا"---- عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع
دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آ

دی۔

"ایکسٹو"---- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- صفدر کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"جولیا نے جس جذباتی پن کا ثبوت دیا ہے اس جذباتی پن کی وجہ
سے میں نے اسے سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ سزا ویسے تو موت
سے کم نہیں ہو سکتی تھی لیکن جولیا کی سابقہ خدمات کے پیش نظر میں
نے کم سزا اسے یہ دی ہے کہ اسے سیکرٹ سروس سے خارج
کر دیا ہے اب وہ سیکرٹ سروس کی ممبر نہیں رہی اس لئے میرا حکم تم
سن لو اور باقی ساتھیوں تک بھی پہنچا دو کہ اگر جولیا تم سے یا کسی
دوسرے ساتھی سے رابطہ قائم کرے تو تم نے اس سے شناسائی کا
اظہار نہیں کرنا۔ اب جولیا ہمارے لئے مکمل طور پر اجنبی ہے اگر مجھے
اطلاع مل گئی کہ تم میں سے کسی نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی
تو انتہائی عبرت ناک سزا دی جائے گی"---- عمران نے انتہائی
سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ بلیک
زیرو کے چہرے پر عمران کی بات سن کر شدید ترین حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ نے کیا کہہ دیا ہے عمران صاحب۔ یہ کس طرح ہو سکتا
ہے"---- بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی ضروری ہے چونکہ صفدر کے ذریعے پوری ٹیم کو اس
سلسلے کا علم ہو گیا تھا اس لئے اب ساری ٹیم جولیا کی مدد کے

لئے چانگ جانے پر تیار ہو گئی اور میں ان میں سے کسی کو بھی
نہیں لانا چاہتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں ۔۔
"لیکن عمران صاحب۔ وہ لوگ عام مجرم تو نہیں ہیں کہ
معلوم نہ ہو سکے کہ سیکرٹ سروس کے رکن کون ہیں۔ انہیں
کے بارے میں معلوم ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"ہوتا رہے معلوم۔ اگر وہ کسی پر وار کریں گے تو پھر اور بات
میں انہیں بطور سیکرٹ سروس سامنے نہیں لے آنا چاہتا تھا
نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک
کی گھنٹی بج اٹھی۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے مخصوص

میں کہا۔
"جولیا بول رہی ہوں۔ باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو
اختیار اچھل پڑا۔
"کہاں سے"۔۔۔۔ عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ
کرتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔
"تبات کے پہاڑی علاقے چانگ کے شہر چانگ سے۔
آدمی ہے بابا بارخانی میں اس کی رہائش گاہ پر موجود ہوں"۔۔۔۔
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ذہن میں فوراً
بات بجلی کے کوندے کی طرح لہرائی۔ پروفیسر نے اسے خاص

جولیا سے بچنے کی ہدایت کی تھی اور عمران سمجھ گیا تھا کہ یا تو یہ جولیا
بول رہی یا کسی خاص سلسلے میں جولیا سے کال کرائی جا رہی ہے۔
تم وہاں کیسے پہنچ گئی ہو تمہارے فلیٹ میں کیا عمل ہوا تھا"۔
کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا تو دوسری طرف سے جولیا
فلیٹ میں ہونے والے عمل سے لے کر غار میں ہوش آنے اور پھر
عجیب و غریب قسم کے سانپ مکڑی اور پھر مکڑی کا مشورہ اور خون
نما اس عورت پر چھینکنے کی پوری تفصیل بتانے کے بعد بتایا کہ
سے ہوش آیا تو وہ بابا بارخانی کے پاس موجود تھی اور اس نے
اس نے بابا بارخانی سے ہونے والی تمام بات چیت بھی دوہرا
اور اب عمران ساری بات سمجھ گیا تھا وہ شری مہاراج اور بابا
دراصل دونوں ایک ہی تھے اور یقیناً ان تک یہ اطلاع پہنچ چکی
کہ عمران پروفیسر راشد سے مل چکا ہے اور پروفیسر راشد نے اسے
آدمی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے انہیں خطرہ
محسوس ہوا ہو گا کہ کہیں عمران سرے سے یہاں آ ہی نہ جائے۔ اس
جولیا کو اس چکر میں ڈال کر اس وادی سے بابا بارخانی کی رہائش گاہ
پہنچایا گیا ہو گا تاکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جولیا کو لینے کے
لئے وہاں پہنچ جائے کیونکہ جولیا نے اسے بتا دیا تھا کہ بابا بارخانی نے
اسے ہدایت کی ہے کہ وہ ابھی اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ جائے
کیونکہ اس شیطان مہاراج کی کالی طاقتیں اس کو تلاش کر رہی ہیں
چنانچہ اس نے فوراً ہی اپنے ذہن میں ایک پلان تیار کر لیا۔

"تمہیں اس قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تم
تمہاری اس جذباتیت سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم اب
سروس میں کام کرنے کے لائق نہیں رہی اس لئے میری طرف
اجازت ہے کہ تم وہاں سے واپس اپنے ملک سوئزرلینڈ جا سکتی
نے تمہاری سابقہ خدمات کے پیش نظر تمہارے ساتھ یہ رعایت
ہے کہ تمہیں موت کی سزا نہیں دی لیکن اب تم سیکرٹ سروس
شامل نہیں رہی اور نہ آئندہ مجھے کال کرنا"---- عمران نے
سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے
کریڈل پر رکھ دیا۔ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کا چہرہ حیرت کی
سے بگڑ سا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ زیادتی ہے۔ جولیا کا قصور اتنا نہیں ہے کہ
آپ نے اسے سزا دی ہے"---- بلیک زیرو نے احتجاج کرتے
کہا۔

"کیا تمہیں میرے فیصلے پر اعتراض ہے"---- عمران کا
سرد ہو گیا۔

"اعتراض تو نہیں البتہ درخواست ہے کہ آپ اپنے اس فیصلے
نظر ثانی کریں"---- بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے فیصلے بدلنے کے لئے نہیں کیا کرتا۔ اس بات
ذہن میں رکھنا مجھے تمہاری یا جولیا کی ذات سے اتنی دلچسپی نہیں ہے
جتنی ملک و قوم سے ہے اگر ملک و قوم کا مفاد اس میں ہو

شی کر لوں تو یقین کرو میں ایک لمحہ ہچکچائے بغیر خودکشی کر لوں
۔"---- عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا اور بلیک زیرو کچھ کہتے کہتے پھر
ے گیا اور اس نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر انتہائی
سیدگی اور ناگواریت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے وہ مسلسل دانتوں
سے ہونٹ چبا رہا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا اور پھر اس
سامنے رکھی ہوئی فائل اپنی طرف کھسکائی اور اسے پڑھنے میں اس
طرح مصروف ہو گیا جیسے اس پر اتنا بڑا فیصلہ کرنے پر قطعاً کسی قسم کا
ن دباؤ نہیں ہے کچھ دیر تک وہ فائل دیکھتا رہا پھر اس نے فائل بند
ور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
ہے۔

"انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"تابات کا رابطہ نمبر بتا دیں اور تابات کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر
ہاں"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی
بعد تابات کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیا
عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

پہاڑی علاقہ چانگ کے شہر چانگ کا رابطہ نمبر بتا دیں"---- عمران

نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"---- ایک بار پھر ایک آواز سنائی دی۔

"بابا یارخائی کی رہائش گاہ کا فون نمبر دیں"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"---- رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی خودکار مشین بول رہی ہو۔

"جولیا۔ میں عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے انتہائی نرم اور قدرے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران۔ عمران یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ میرا کیا قصور ہے"---- جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔ اس کا انداز ہذیانی تھا۔

"جولیا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چیف نے تمہاری جذباتیت کی وجہ سے تمہیں ٹیم سے نکال دیا ہے اور اس نے پوری ٹیم کو سختی سے منع کر دیا ہے کہ کوئی بھی تم سے بات نہ کرے۔ لیکن میں کسی چیف کا پابند نہیں ہوں۔ میں رانا ہاؤس میں تھا کہ چیف کی کال آئی"---- عمران نے جولیا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کہا کہ وہ جوزف، [illegible] سمیت وہاں پہنچ رہا ہے۔ جولیا اس کا انتظار کرے۔ وہ فو

رہا ہے۔

"تم۔ تم عمران۔ تم واقعی عمران ہو۔ تم عظیم انسان ہو۔ میں تمہاری دل سے قدر کرتی ہوں۔ تم بس آ جاؤ۔ فوراً آ جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کروں گی"---- جولیا نے انتہائی جذباتی اور رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو جولیا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ خدا حافظ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ بلیک زیرو اسی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اب جولیا کے دل میں چیف کی کیا عزت رہ جائے گی۔ عمران صاحب"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو میں چاہتا ہوں کہ اس کے دل میں میرے علاوہ اور کوئی نہ رہے۔ بہرحال تمہیں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ جولیا اور سیکرٹ سروس کے فائدے کے لئے کہا ہے۔ جہاں تک جولیا کا تعلق ہے تم دیکھنا کہ جب میں اسے تمہارے حق میں ہموار کروں گا تو وہ تمہاری پہلے سے بھی زیادہ وفادار ہو جائے گی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صالحہ بول رہی ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی صالحہ کی آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"---- عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"---- دوسری طرف سے صالحہ کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"تمہیں صفدر نے اطلاع دے دی ہے کہ جولیا کی جذباتیت کی وجہ سے اسے کیا سزا دی گئی ہے"---- عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"---- صالحہ نے مختصر سا جواب دیا۔

"عمران نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ جولیا کو معاف کر دیا جائے۔ اس کے مطابق یہ سب کچھ جولیا کی جذباتیت کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ وہ کسی شیطانی چکر میں پھنس کر اس کے لئے مجبور کر دی گئی تھی اور عمران اپنے طور پر جولیا کی مدد کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت تاپات جا رہا ہے اور تم نے اس کے ساتھ جانا ہے تاکہ تم وہاں جوزف سے مل کر معلومات کرو اور اصل حقائق بھی معلوم کرو۔ اس کے بعد تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے کہ کیا جولیا واقعی کسی نامعلوم شیطانی چکر کے تحت اس جذباتیت پر مجبور ہو گئی تھی یا اس نے خود ہی ایک جذباتیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ تمہاری رپورٹ کے بعد عمران کی درخواست پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ عمران کو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ تمہیں ساتھ لے جائے۔ تم تیار ہو کر رانا ہاؤس پہنچ جاؤ۔ لیکن تم نے جولیا اور عمران کو ہرگز یہ نہیں بتانا کہ تمہیں کس مقصد کے لئے ساتھ بھیجا جا رہا ہے یہ سب حقائق تم نے اپنے طور پر معلوم کر کے مجھے

رپورٹ دینی ہے۔ ویسے تم نے بحیثیت رکن عمران کی ماتحتی میں کام کرنا ہے"---- عمران نے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے صالحہ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی طرف دیکھا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"شکر ہے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ تو آئی ورنہ مجھے تو اپنے پیٹ کی فکر لگ گئی تھی کہ معلوم نہیں آئندہ ملے یا نہیں"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب میں آپ کی اس سرد مہری کا اصل مقصد سمجھ گیا ہوں عمران صاحب۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں"---- بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو خدا کا شکر ہے کہ تمہیں سمجھ تو آ گئی۔ تم فکر نہ کرو۔ جلدی ہی تمہیں کسی سکول میں بٹھا آؤں گا کیونکہ بزرگ کہتے ہیں کہ جب بچے کو تھوڑی بہت سمجھ آ جائے تو اسے سکول میں داخل کرا دیں البتہ اس دوران تم نے سیکرٹ سروس کے بچوں کو بھی سنبھالے رکھنا ہے کیونکہ ظاہر ہے انہیں اتنی جلدی سمجھ نہیں آ سکتی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بابا بارخانی نے دروازہ کھولا۔ کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے کی
ایک دیوار پر شیطان کی ایک بہت بڑی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس
شیطان کے چار بڑے بڑے سینگ تھے جو آپس میں اس طرح الجھے
ہوئے تھے جیسے بٹی ہوئی رسیاں ایک دوسرے میں الجھ جاتی ہیں۔
شیطان کا چہرہ مختلف جانوروں کے اعضا ملا کر بنایا گیا تھا اس طرح اس کا
چہرہ انتہائی خوفناک سا ہو گیا تھا۔ اس کی بڑی بڑی گول آنکھیں
تھیں۔ بالکل الو کی طرح اور یہ آنکھیں کبوتر کے خون سے بھی زیادہ
سرخ تھیں اور تصویر کو دیکھ کر خوامخواہ انتہائی کراہت کے تاثرات
انسانی ذہن اور جسم پر مرتب ہو جاتے تھے لیکن بابا بارخانی کے چہرے پر
اس تصویر کو دیکھ کر کراہت کی بجائے عقیدت کے تاثرات نمودار ہو
گئے۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ تصویر کے
سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"بارخانی حاضر ہے شیطان اعظم۔ بارخانی کو مزید طاقتیں بخش
دے"---- بارخانی نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ
کچھ دیر تک اسی طرح دعائیں مانگتا رہا اور پھر سیدھا ہو کر مڑا اور ایک
کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے
دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ"---- اندر سے شری مہاراج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی
تو بارخانی نے دروازے کو دھکیلا۔ چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی
دروازہ کھلتا چلا گیا اور بارخانی اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کے درمیان
میں شری مہاراج آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دو انتہائی
خوبصورت لڑکیاں جن کے جسموں پر نیم عریاں لباس تھے ہاتھوں میں
شراب کے جام اٹھائے کھڑی تھیں۔ ایک لڑکی شری مہاراج کے
اشارے پر آگے بڑھ کر جام شری مہاراج کے منہ سے لگاتی اور پھر
پیچھے ہٹ جاتی اور دوسری لڑکی بھی یہی کارروائی دوہراتی۔ بارخانی
شری مہاراج کے سامنے جا کر دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا تو شری مہاراج
کے اشارے پر دونوں لڑکیاں تیزی سے مڑیں اور عقبی دروازے میں
غائب ہو گئیں۔

"پسند آئی ناری تمہیں"---- شری مہاراج نے مسکراتے ہوئے
کہا تو بارخانی دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے جھک گیا۔

"گرو مہاراج کی عطا بے مثال ہے۔ ایسی سندر ناری بخشی ہے مجھے
۔ اس سے زیادہ سندر ناری روئے زمین پر نہیں ہو سکتی۔ بالکل پری

ہے پری"---- بارخائی نے بڑے ہوس بھرے لہجے میں کہا تو شری مہاراج شیطانی انداز میں ہنس پڑا۔

"لیکن خیال رکھنا بارخائی۔ جب تک ہم اس مورکھ عمران کا خاتمہ نہ کر دیں اس وقت تک تم نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگانا ورنہ ہمارا غضب تم پر ٹوٹ پڑے گا"---- شری مہاراج نے کہا۔

"اس حکم کی کوئی خاص وجہ ہے مہاراج۔ جبکہ پہلے تو آپ نے یہ حکم کبھی نہیں دیا تھا"---- بارخائی نے مودب لہجے میں کہا تو شری مہاراج ایک بار پھر شیطانی انداز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ہاں۔ اس کی خاص وجہ ہے۔ ہم نے اپنی تمام شکتیوں کو اس عمران پر آزما لیا ہے لیکن اس کے اندر کوئی کمزوری نہیں ہے جس سے ہم فائدہ اٹھا کر اس کا بلیدان کر سکیں۔ لیکن شیطان نے ہم پر مہربانی کی اور ہمیں یہ راستہ دکھا دیا۔ اس سندر ناری جس کا نام جولیا ہے صرف یہی ناری عمران کی کمزوری ہے اور یہ ناری بھی اس سے بڑا شدید جذباتی لگاؤ رکھتی ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کرتی۔ ہم نے اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اسے یہاں وادی میں منگوا لیا لیکن پھر ہماری شکتیوں نے ہمیں اطلاع دی کہ وہ عمران اپنے ساتھی سمیت دارالحکومت کے ایک آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ اس آدمی نے اسے بتایا کہ وہ ناری سیاہ وادی میں لے جائی گئی لیکن ساتھ ہی اسے اتنا ڈرایا کہ شکتیوں نے مجھے بتایا کہ وہ ہمارے خوف کی وجہ سے اس سیاہ وادی میں کبھی نہیں آئے گا اس لئے ہم نے ایک اور جال پھینکا

اس سندری ناری کو تمہارے حوالے کر دیا اور اب مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت اس ناری کو لینے کے لئے تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے اس ناری کو ہاتھ لگانے سے منع کیا ہے کہ اگر تم نے اس عمران کے آنے سے پہلے اس ناری کے ساتھ کوئی حرکت کر دی تو پھر عمران پر تمہاری نیکی اور پارسائی کا بھرم کھل جائے گا اور وہ واپس چلا جائے گا۔ اب وہ تمہیں انتہائی نیک اور پارسا سمجھ کر تمہارے پاس آ رہا ہے اور لازماً وہ اب تمہاری مدد ہمارے خلاف حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے ہم نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم اس عمران کو اپنے مخصوص حربوں کے ساتھ کسی طرح اس سیاہ وادی میں لے آنا۔ تم اس سے کہہ دینا کہ تم ہمارے خلاف ہو اور تمہارے پاس روشنی کی بڑی بڑی شکتیاں ہیں اس لئے تم اسے آسانی سے سیاہ وادی میں لے آ کر ہمارے خلاف کام کر سکتے ہو۔ ہم نے تمہیں جان بوجھ کر ساری چھوٹیں دے دی ہیں تاکہ اس عمران کو یقین آ جائے کہ تم سے مہان شکتی وان اور کوئی نہیں ہے اس طرح وہ سیاہ وادی میں آ جائے گا اور پھر ہم اس کا ایسا عبرتناک حشر کریں گے کہ صدیوں تک دنیا اس کا تماشہ دیکھتی رہ جائے گی پھر وہ ناری تمہاری ہو گی۔ تمہارے قبضے میں ہو گی۔ پہلے نہیں"---- شری مہاراج نے کہا۔

"میں سمجھ گیا مہاراج۔ لیکن مہاراج آپ کے خلاف میں کیسے کام کر سکتا ہوں"---- بارخائی نے کہا۔

"میں نے خود تمہیں اس کی اجازت دے دی ہے اور ہم نے اپنی تمام شکتیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے مقابل اس طرح ظاہر کریں جیسے تم نے ان پر قابو پا لیا ہے۔ اس طرح وہ عمران تمہارا عقیدت مند بن جائے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ تمہاری مدد سے وہ ہمارا خاتمہ کر سکتا ہے۔ ہم اس وقت تک خاموش رہیں گے جب تک تم اسے اپنے مخصوص حربوں سے حرام مشروب نہیں پلا دیتے۔ جیسے ہی تم اسے مشروب پلاؤ گے ہم اس پر قبضہ کر لیں گے اور پھر اس کا عبرتناک حشر کر کے کافرستان والوں کو بتا دیں گے کہ شری مہاراج کتنی طاقت رکھتا ہے"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج۔ آپ فکر نہ کریں میں اس عمران پر ایسا جال پھینکوں گا کہ وہ کسی طرح بھی اس جال سے نہ نکل سکے گا"۔ بارخائی نے کہا۔

"بہت سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ وہ حد درجے چالاک اور عیار آدمی ہے"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں مہاراج۔ بس مجھے صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی تاکہ آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ اب آپ دیکھیں گے۔ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس طرح ذلت کی پستیوں میں دھکیلتا ہوں۔ میرا نام بارخائی ہے بارخائی اور میں شیطان اعظم اور آپ کا خاص چیلا ہوں"۔۔۔۔ بارخائی نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اب جاؤ۔ اگر تم نے ہمارا کام کر دیا تو ہم تمہیں اور طاقتیں بخش دیں گے۔ بڑی شیطانی طاقتیں۔ جس کے بعد تم پوری دنیا کے بادشاہ بن جاؤ گے پوری دنیا کے"۔۔۔۔ شری مہاراج نے کہا تو بارخائی نے ہاتھ جوڑے اور مہاراج کے سامنے جھک گیا۔ پھر وہ اٹھا اور سلام کر کے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے کار ڈیڈی کے گھر کے پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر
وہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا ہی تھا کہ راہداری سے
ایک بزرگ آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"ارے بابا حاکم دین آپ اور یہاں۔ کب آنا ہوا"---- عمران
نے آگے بڑھ کر بزرگ کو سلام کرتے ہوئے اور ان کے سامنے سر
جھکاتے ہوئے کہا۔

"چھوٹے صاحب میں تو آپ کے فلیٹ میں ہی آ رہا تھا۔ میں کل
آیا تھا گاؤں سے۔ بڑی بیگم صاحبہ نے آدمی بھیج کر بلوایا تھا اور اب
انہوں نے واپس جانے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ میری نواسی بیمار
ہے۔ آپ بتائیں کیسے ہیں آپ"---- بوڑھے نے عمران کے سر پر
انتہائی شفقت بھرے انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بابا آپ بس اماں بی کو ملنے آ جاتے ہیں۔ آپ نے کبھی مجھے اپنی

خدمت کا موقع نہیں دیا حالانکہ مجھ پر آپ کی خدمت سب سے زیادہ
فرض ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر آفت سے بچائے اور اپنی پناہ میں
رکھے چھوٹے صاحب۔ یہ سب آپ کی محبتوں کا سہارا ہے کہ اب
تک جی رہا ہوں ورنہ میری عمر کے لوگ تو نجانے کب کے مر کھپ
گئے ہیں"---- بوڑھے حاکم دین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بابا مریں آپ کے دشمن۔ اماں بی نے کیوں بلایا تھا۔ خیریت
تھی"---- عمران نے کہا۔

"وہ تمہارا باورچی سلیمان گاؤں آیا تھا اس نے واپس آ کر بڑی بیگم
صاحبہ کو بتا دیا کہ میری نواسی بیمار ہے اور میں پریشان ہوں۔ بس بڑی
بیگم صاحبہ نے فوراً آدمی بھیج کر مجھے بلوا لیا اور مجھ سے سخت ناراض
ہوئیں کہ میں نے انہیں اپنی پریشانی سے کیوں آگاہ نہیں کیا۔ میں نے
انہیں بہت کہا کہ میری نواسی معمولی سی بیمار ہے بس بخار ہے اسے
اس لئے آپ کو کیوں پریشان کرتا لیکن بڑی مشکل سے بڑی بیگم صاحبہ
کو میری بات کا یقین آیا۔ پھر بھی انہوں نے ایک بڑی رقم مجھے دے
دی کہ میں اپنی نواسی کا علاج بھی کراؤں اور گاؤں میں دوسری غریب
عورتوں کی بھی ان کی طرف سے مدد کروں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی بیگم
صاحبہ کو واقعی بڑا ہمدرد اور سخی دل دیا ہے۔ یقین کریں چھوٹے
صاحب گاؤں والے ہر نماز کے بعد جب بھی دعا مانگتے ہیں پہلے بڑی
بیگم صاحبہ کے لئے دعا مانگتے ہیں"---- بابا حاکم دین نے کہا تو عمران

بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈیڈی نے بھی کچھ دیا ہے بابا"---- عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا تو بابا حاکم دین بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"انہوں نے مجھ سے میرے اور گاؤں والوں کے حالات پوچھے۔ میری نواسی کے بارے میں پوچھا۔ ہمدردی کی۔ یہ کم ہے"---- بابا حاکم دین نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا آپ ابھی تو نہیں جا رہے ہیں گاؤں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ شام کو جاؤں گا۔ ابھی تو نہیں جا رہا۔ کیوں"---- بابا حاکم دین نے چونک کر پوچھا۔

"میں اماں بی سے مل لوں پھر تفصیل سے آپ سے باتیں ہوں گی اس لئے پوچھ رہا تھا"---- عمران نے کہا اور بابا حاکم دین مسکرا دیا جبکہ عمران لمبے لمبے قدم اٹھاتا اماں بی کے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بابا حاکم دین ان کا پرانا ملازم تھا اور عمران کو اس نے اپنی گود کھلایا تھا۔ پھر بوڑھا ہو جانے پر وہ ضد کر کے واپس گاؤں چلا گیا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس کی وجہ سے اماں بی پورے گاؤں کا خیال رکھتی تھیں۔ اماں بی کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے اس پر دستک دی۔

"کون ہے"---- اماں بی کی آواز سنائی دی۔

"آپ کا بیٹا حقیر فقیر پر تقصیر"---- عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"کیا۔ کیا نکسیر پھوٹ گئی ہے تمہاری۔ اوہ خدایا۔ وہ کیسے"۔ تخت پوش پر بیٹھی ہوئی اماں بی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے اماں بی۔ نکسیر نہیں پھوٹی۔ میں نے پر تقصیر کہا تھا"---- عمران نے اماں بی کو بوکھلا کر اٹھتے ہوئے اور ان کے چہرے پر ابھر آنے والی پریشانی کو دیکھتے ہوئے بے اختیار کہا اور جلدی سے جا کر تخت پوش کے کنارے پر نیچے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر بیٹھ گیا۔

"نکسیر نہیں پھوٹی۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ لیکن یہ پر تقصیر کیا ہوتا ہے۔ کیا مطلب ہے اس کا"---- اماں بی نے عمران کا چہرہ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہوتا ہے گناہوں سے پر"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ گناہوں سے پر۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اتنے گناہ کر لئے ہیں کہ اب گناہوں سے پر ہو گئے ہو۔ بولو۔ کیا گناہ کئے ہیں تم نے اور کیوں کئے ہیں۔ تمہاری یہ جرات کہ تم گناہ کرو"---- اماں بی کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑ گیا اور ان کے لہجے میں بے اختیار جلال سا آ گیا تھا۔

"ارے ارے اماں بی۔ یہ تو عاجزی اور انکساری کے لئے کہا جاتا ہے۔ اللہ مجھے گناہوں سے محفوظ رکھے۔ جس کے سر پر آپ جیسی ماں

کا سایہ ہو وہ بھلا گناہ کیسے کر سکتا ہے"---- عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جھوٹ کیوں بولا تھا اور وہ بھی میرے سامنے۔ بولو کیوں جھوٹ بولا۔ کیا یہ جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے۔ یہ تو گناہ کبیرہ ہے۔ بولو کب سے جھوٹ بولنا شروع کیا ہے تم نے"---- اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جھک کر نیچے قالین پر پڑی ہوئی اپنی پرانی بھاری سی جوتی اٹھالی۔

"اماں بی۔ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ یہ تو محاورہ ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ آدمی کو عجز و انکساری سے کام لینا چاہئے اس لئے یہ لفظ کہے جاتے ہیں۔ اماں بی"---- عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"اگر جھوٹ نہیں بولا تو پھر گناہ کئے ہوں گے۔ یہ کیسی عجز و انکساری ہے کہ آدمی گناہ کا اس طرح سرعام اقرار کرتا پھرے۔ بول کیا کیا ہے تم نے"---- اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے عمران کے سر پر جوتی پورے زور سے پڑی۔

"اماں بی میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اماں بی۔ بس یہ تو"---- عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ وہ درحقیقت اپنے ہی جال میں خود پھنس گیا تھا۔ اب وہ اماں بی کو کیسے سمجھاتا۔

"تو پھر کیوں کہا کہ تم گناہوں سے پر ہو چکے ہو۔ ہونہہ۔ تو اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ گناہ ہی نہیں کئے بلکہ گناہوں سے پر

بھی ہو گئے ہو اور ماں کو خبر بھی نہیں۔ کیوں"---- اماں بی کا ہاتھ اب مسلسل حرکت میں آگیا تھا۔ ان کا جلال اب پورے عروج پر تھا۔

"بیگم یہ کیا کر رہی ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں"---- یکلخت دروازہ کھلا اور سر عبدالرحمن کی غصیلی آواز سنائی دی۔ وہ شاید اپنے دفتر سے آئے تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے پورچ میں عمران کی کار دیکھ لی ہو گی اور اپنے کمرے میں جاتے ہوئے انہوں نے یہاں سے گزرنا ہی تھا۔ دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور عمران کی کھوپڑی پر پڑنے والی جوتیوں کی دھمک بھی ظاہر ہے پوری کوٹھی میں سنائی دے رہی ہو گی۔

"میں کیا کر رہی ہوں۔ تم بس یہ انگریزی سوٹ چڑھائے دفتر میں بیٹھے رہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ تمہارا بیٹا کیا کرتا پھر رہا ہے۔ بولو کبھی پتہ کیا ہے"---- اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا کیا ہے اس نے"---- سر عبدالرحمن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے بڑے فخر سے بتا رہا تھا کہ میں گناہوں سے پر ہو چکا ہوں۔ واہ۔ جوان بیٹا گناہ کرتا پھرے اور تم بیٹھے دفتر میں رعب جھاڑتے رہو۔ اگلے جہان تم سے ہی پوچھا جائے گا کہ تمہارا بیٹا گناہوں سے پر تھا اور تم نے اسے کچھ نہیں کہا۔ میں تو گھر سے باہر نہیں جا سکتی تم تو اس کے بارے میں معلوم کر سکتے ہو۔ یہ سب تمہارا قصور ہے تمہارا"---- اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ مجھے آج تک عمران کے بارے میں

کوئی ایسی رپورٹ نہیں ملی۔ یہ احمق ضرور ہے۔ نکھٹو ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے لیکن گناہ نہیں کر سکتا۔ کیوں عمران کیا کہا ہے تم نے اپنی ماں سے"---- سر عبدالرحمن نے کہا تو عمران نے جو سر جھکائے بیٹھا تھا بے اختیار مسکراتے ہوئے سر اٹھایا۔ اسے واقعی سر عبدالرحمن کی بات سن کر دلی مسرت ہوئی تھی۔

"ڈیڈی میں نے تو اپنا تعارف کرایا تھا۔ حقیر فقیر پر تقصیر۔ اور اماں بی نے پر تقصیر کا معنی پوچھ لیا"---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھل کھلا ہنس پڑے۔

"لو اتنا ہنس رہے ہو۔ بجائے اس کے کہ اپنے بیٹے کو سمجھاؤ۔ الٹا ہنس رہے ہو تاکہ یہ اور سر پہ چڑھ جائے اور گناہ کرے"---- اماں بی کو سر عبدالرحمن کے اس طرح ہنسنے پر اور زیادہ غصہ آ گیا۔

"بیگم یہ مذاق کر رہا تھا۔ اس کی عادت ہے مذاق کرنے کی۔ یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارا بیٹا ہو اور اس طرح گناہ کرتا پھرے"---- سر عبدالرحمن نے کہا تو اماں بی کا سرخ چہرہ یکلخت نارمل ہوتا چلا گیا۔

"مذاق۔ اوہ کیسا مذاق ہے یہ میں بھی سوچ رہی تھی کہ میرا بیٹا کیسے گناہ کر سکتا ہے۔ جس کی ماں بیٹے کی بھلائی کے لئے دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہو اس کا بیٹا کیسے برائی کی طرف جا سکتا ہے۔ مگر کیوں۔ تم نے مذاق کیوں کیا۔ اب مذاق کے لئے میں رہ گئی ہوں"---- اماں بی نے جوتا پھینک کر عمران کا کان پکڑ لیا۔

"بس اماں بی توبہ۔ آئندہ یہ لفظ منہ سے نہ نکالوں گا۔ میں باز آیا اس عجز و انکساری سے جو جوتیاں کھلائے"---- عمران نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اور سر عبدالرحمن مسکراتے ہوئے واپس چلے گئے۔

"اچھا یہ بتا کہ اتنے عرصے سے تو آیا کیوں نہیں۔ ہوں"۔ اماں بی نے کہا۔

"اماں بی میں ایک نیکی کے کام میں مصروف تھا اور اب بھی اسی نیکی کے کام کے لئے جا رہا ہوں اور میں خاص طور پر اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے دعائیں لے کر جاؤں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا کام۔ کیا کوئی خطرے والا کام ہے"---- اماں بی نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں اماں بی۔ خطرہ کیسا۔ نیکی کے کام میں کیا خطرہ۔ ایک ملک ہے نابات وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ کسی سفلی دنیا کے آدمی نے وہاں کسی پہاڑی پر قبضہ جما رکھا ہے اور وہاں بے گناہ لوگوں اور خاص طور پر وہاں رہنے والے مسلمانوں پر ٹونے ٹوٹکے کر کے انہیں تکلیف پہنچاتا رہتا ہے۔ یہاں ایک پروفیسر ہیں واشاد۔ بزرگ آدمی ہیں اور بہت بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ تم نیک ماں باپ کی اولاد ہو تم جا کر اس شیطان کا خاتمہ کرو اور معصوم اور بے گناہ لوگوں کو اس کے شر سے بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور یہ جہاد ہے

اماں بی۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ جہاد کتنی بڑی نعمت ہے اس لئے میں نے ہامی بھرلی۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ کو سلام بھی کرلوں اور آپ سے خاص طور پر اپنے حق میں دعا بھی کراؤں اس لئے حاضر ہوا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"سفلی کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ اماں بی نے حیران ہو کر کہا۔

"کالے جادو کو کہتے ہیں۔ شیطانی طاقتیں ہوتی ہیں ان کے پاس"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جادو تو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ جادو تو جادو ہوتا ہے یہ کالا اور سفید جادو کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ اماں بی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اماں بی۔ جادو کا مطلب ہوتا ہے کہ ایسے کام کرنا جو عام طور پر نہیں ہو سکتے اور جادو سے انسان کی مدد بھی کی جا سکتی ہے اور انہیں نقصان بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ جس جادو میں شیطان کی مدد لی جائے اسے کالا جادو کہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے طور پر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جادو جو بھی ہو شیطان کی مدد کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ نیک لوگ جادوگر نہیں ہوتے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے انسان کی مدد کرتے ہیں۔ خیر ہو گا۔ تو اب تم کسی کالے جادوگر کو ختم کرنے جا رہے ہو"۔۔۔۔ اماں بی نے کہا۔

"یوں ہی سمجھ لیجئے اماں بی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم اس کا مقابلہ کیسے کرو گے۔ تمہیں تو جادو آتا نہیں اور جادوگر کا مقابلہ تو کوئی جادوگر ہی کر سکتا ہے یا کوئی نیک بزرگ"۔ اماں بی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ ماں کی دعاؤں میں بڑی طاقت ہوتی ہے اور جسے ماں کی دعائیں حاصل ہوں اس کی طاقت کا اندازہ کون کر سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہیں ہر آفت سے بچائے لیکن یہ مذاق نہیں ہے تم ایسا کرو کہ میرے ساتھ سید چراغ شاہ کے پاس چلو۔ میں تمہیں ان سے تعویذ لے دیتی ہوں پھر دیکھنا کہ اس جادوگر کا کیسے منہ کالا ہوتا ہے"۔ اماں بی نے کہا۔

"اماں بی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ کی سکھائی ہوئی قرآنی دعائیں یاد ہیں اور قرآن کے الفاظ میں جتنی طاقت ہوتی ہے اتنی اور کسی چیز میں نہیں ہوتی"۔۔۔۔ عمران نے ٹالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ سید چراغ شاہ قرآن کی بجائے اپنا نام لکھ کر تعویذ دیں گے۔ وہ بہت نیک بزرگ ہیں۔ ان کی ساری عمر اللہ اللہ کرتے گزری ہے۔ ایک دنیا ان سے فیض یاب ہو رہی ہے وہ تمہیں بھی قرآن مجید کی کسی آیت کا تعویذ دیں گے بیٹے۔ نیک آدمی کی زبان میں بہت اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہوتا ہے اس کی باتوں میں بھی اثر ہوتا ہے۔ تو اٹھو چلو میرے ساتھ"۔ اماں بی

نے کہا اور تخت پوش سے نیچے اتر آئیں۔ اب عمران کے لئے انہیں
ٹالنے کی کوئی گنجائش نہ رہی تھی اس لئے مجبوراً وہ بھی کھڑا ہو گیا۔

"کہاں رہتے ہیں یہ بزرگ"---- عمران نے پوچھا۔

"تم ڈرائیور کو کہہ دو کہ وہ کار تیار کرے۔ وہ جانتا ہے ان کا
آستانہ۔ میں تمہارے لئے دعا منگوانے اکثر جاتی رہتی ہوں ان کے
پاس"---- اماں بی نے کہا اور خود وہ ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف
بڑھ گئیں تاکہ لباس تبدیل کر سکیں جبکہ عمران ان کے کمرے سے نکل
کر ڈرائیور کی تلاش میں چل پڑا۔ اس نے ڈرائیور سے سید چراغ شاہ
کے آستانے کے بارے میں پوچھا تو ڈرائیور نے اسے تفصیل سے بتا
دیا کہ شہر کے مضافات میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے ہیں اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ان کی نیکی اور بزرگی کے قصیدے پڑھنے
شروع کر دیئے۔

"تم مجھے اس گاؤں کا راستہ بتا دو۔ قصیدے بعد میں پڑھ لینا"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے راستہ بتا دیا۔ تھوڑی دیر
بعد عمران کی اماں بی پورچ میں پہنچ گئیں۔ انہوں نے بڑی سی چادر
اوڑھ رکھی تھی۔

"تم نے کار صاف نہیں کی"---- اماں بی نے ڈرائیور سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"اماں بی۔ میں نے اس سے راستہ معلوم کر لیا ہے آپ میری کار
میں چلیں"---- عمران نے کہا۔

"تمہاری کار۔ یہ کار ہے چھوٹی سے ڈبیہ اور پھر اس کی شکل دیکھی
ہے بالکل مینڈک کی طرح۔ تو اب میں مینڈک پر بیٹھ کر جاؤں
گی"---- اماں بی نے عمران کی نئی چمکتی دمکتی سپورٹس کار کی طرف
دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چل بھئی صاف کر ڈیڈی کے اس بحری جہاز کو"---- عمران نے
ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور امام دین بھی بے اختیار ہنس
پڑا۔

"آیئے بیگم صاحبہ تشریف رکھیں۔ بس باہر سے کپڑا مارنا ہے۔
ابھی ایک منٹ میں صاف کر دیتا ہوں"---- ڈرائیور نے کار کا عقبی
دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو عمران کی اماں بی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔
عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے جلدی سے کار پر کپڑا مارا اور
پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد کار کوٹھی سے نکل کر
سڑک پر دوڑنے لگی۔

"اماں بی ڈیڈی نے ابھی تک یہ بحری جہاز نما کار رکھی ہوئی ہے۔
اب تو ایسی جہازی سائز کاروں کا زمانہ گزر گیا ہے"---- عمران نے
مسکراتے ہوئے مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھی اماں بی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"زمانہ گزر گیا کا کیا مطلب"---- اماں بی نے ہنکارا بھرتے ہوئے
کہا۔

"مطلب یہ اماں بی کہ اب یہ پرانے زمانے کی بات ہو گئی ہے۔
اب جدید دور ہے۔ اب تو چھوٹی اور جدید دور کی کاریں آ گئی ہیں

خوبصورت اور دلکش"---- عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آج تو کہہ رہا ہے کہ کاروں کا زمانہ گزر گیا ہے کل کہے گا کہ ماں باپ کا زمانہ گزر گیا ہے یہ پرانے دور کی بات ہے کہ ماں باپ ہوتے تھے۔ کیوں"---- اماں بی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا اماں بی"---- عمران نے کہا۔ اسے واقعی اماں بی کی بات نے لاجواب کر دیا تھا۔

"اور کیا مطلب ہوتا ہے۔ یہ زمانہ وغیرہ کچھ نہیں گزرتا سمجھے۔ لوگوں کے دل چھوٹے اور تنگ ہو جاتے ہیں"---- اماں بی نے جواب دیا اور پھر تسبیح پڑھنے میں مصروف ہو گئیں۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اماں بی کی بات کا جواب واقعی اس سے نہ بن پا رہا تھا۔

"تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کار ایک چھوٹے سے گاؤں کی حدود میں داخل ہو گئی اور پھر گاؤں کے درمیان واقع سڑک کو کراس کرتی ہوئی وہ گاؤں سے کچھ فاصلے پر موجود ایک باغ کے پاس جا کر رک گئی۔ آموں کے گھنے باغ کے کنارے پر ایک چھوٹی سی دیہاتی انداز کی مسجد تھی اور مسجد میں تقریباً دس بارہ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈرائیور نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مسجد کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے ایک آدمی اٹھ کر مسجد سے باہر آ گیا۔ اس نے ڈرائیور امام دین سے چند لمحے بات کی اور پھر امام دین واپس کار کی طرف آ گیا۔

"شاہ صاحب کی آج طبیعت ناساز ہے بڑی بیگم صاحبہ اس لئے

آج وہ اپنے گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ میں نے ان کے صاحبزادے کو آپ کا بتا دیا ہے وہ اطلاع دینے گیا ہے"---- ڈرائیور نے کار کے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر واپس چلیں"---- عمران نے فوراً ہی کہا کیونکہ وہ تو یہاں اماں بی کی وجہ سے آیا تھا ورنہ اسے اس ٹائپ کے افراد سے قطعاً کوئی دلچسپی نہ تھی جو سادہ لوح دیہاتیوں اور توہم پرست عورتوں اور مردوں میں بیٹھ کر تعویذ بانٹتے تھے اور نذرانے لیتے رہتے تھے۔

"خاموش بیٹھو رہو"---- اماں بی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا تو عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی دیہاتی آدمی جس نے مسجد سے باہر آ کر ڈرائیور سے بات کی تھی باغ کے اندر سے تیز تیز قدم اٹھاتا باہر آیا تو ڈرائیور جلدی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے اس دیہاتی سے کچھ بات کی اور پھر سر ہلاتا ہوا واپس آ گیا۔

"شاہ صاحب نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے بڑی بیگم صاحبہ"---- ڈرائیور نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے کسی فریادی کو بادشاہ کے دربار میں فریاد کرنے کے لئے اجازت مل گئی ہو اور اسے یقین ہو کہ اس کا کام ہو جائے گا۔

"تو چلو پھر"---- اماں بی نے اسی طرح سادہ لہجے میں کہا اور ڈرائیور نے جلدی سے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ اسے باغ کے اندر لے گیا۔ کافی آگے جا کر ایک کچا سا مکان نظر آیا جس کے اوپر ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ جھنڈا سرخ کپڑے کا تھا جس کے درمیان سنہری دھاگے

سے کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ ڈرائیور نے کار مکان کے قریب جا کر روک دی۔

"بڑی بیگم صاحبہ میرے لئے بھی ضرور دعا کرانا"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کار کا عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اچھا"۔۔۔۔ اماں بی نے کہا اور پھر کار سے اتر کر وہ عمران کے ساتھ اس مکان کی طرف بڑھ گئیں جبکہ ڈرائیور ان کے پیچھے پیچھے رہا تھا مکان کی ایک سائیڈ پر ایک دروازہ تھا جس پر ایک پرانا سا پردہ لٹک رہا تھا۔ دروازے پر وہی آدمی جسے ڈرائیور نے شاہ صاحب کا صاحبزادہ کہا تھا کھڑا تھا اس نے بڑے مودبانہ انداز میں عمران اور اماں بی کو سلام کیا اور پھر ایک ہاتھ سے پردہ ہٹا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران ذرا سا پیچھے ہٹ گیا تاکہ اماں بی اندر داخل ہوں اور اماں بی اندر داخل ہوئیں تو عمران بھی ان کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو خالصتاً دیہاتی انداز کا بنا ہوا تھا۔ کمرے میں تین چارپائیاں موجود تھیں جن میں سے ایک پر بڑے سے گاؤ تکیے کے ساتھ پشت لگائے ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس بوڑھے آدمی کے سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی بندھی ہوئی تھی اس کی نہ صرف داڑھی سفید تھی بلکہ بھنویں اور پلکیں بھی سفید تھیں چہرے پر موجود سرخی بتا رہی تھی کہ وہ اس عمر میں بھی خاصا صحت مند ہے۔ اماں بی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ بزرگ جلدی سے چارپائی سے نیچے اترا۔

"السلام علیکم شاہ صاحب"۔۔۔۔ اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام بہن جی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت رکھے۔ تشریف رکھیں"۔۔۔۔ بزرگ نے سر جھکا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اماں بی سامنے موجود چارپائی پر بیٹھ گئیں۔

"یہ میرا بیٹا علی عمران"۔۔۔۔ اماں بی نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ جناب قبلہ شاہ صاحب دام ظلہ"۔ عمران نے آگے بڑھ کر بڑے فصیح و بلیغ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ دام اقبالہ و برکاۃ و دولتہ"۔ بزرگ نے بجائے مصافحہ کرنے کے ہاتھ اٹھا کر عمران کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے قطعاً یہ توقع نہ تھی کہ اس طرح دیہات میں رہنے والا یہ بوڑھا آدمی اس کے دام ظلہ کے الفاظ کو نہ صرف سمجھ لے گا بلکہ اس کا باقاعدہ جواب بھی دے دے گا۔

"بیٹھو بیٹے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے فارسی اور عربی تمہاری یونیورسٹی کے پروفیسروں سے زیادہ پڑھی ہوئی ہے"۔۔۔۔ بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس جا کر اپنی چارپائی پر بیٹھ گئے عمران بزرگ کے اس جواب پر واقعی دل ہی دل میں بےحد شرمندہ ہوا۔

"شاہ صاحب۔ میرا بیٹا کسی بڑے جادوگر کے مقابلے پر جا رہا ہے

میں اس لئے اسے آپ کے پاس لے آئی ہوں کہ آپ اس کے لئے نہ صرف دعا فرمائیں بلکہ اس کو تحفظ کا کوئی ایسا تعویذ دیں کہ وہ جادوگر اور اس کے چیلے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں"---- اماں بی نے بزرگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہن جی۔ آپ کا بیٹا تو ہروقت دانتوں میں زبان کی طرح رہتا ہے آپ کیوں اس کی فکر کرتی ہیں اس پر تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے"۔ بزرگ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو اماں بی کے ساتھ ہی چارپائی پر پیر لٹکا کر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے شاہ صاحب کہ وہ میری دعائیں قبول کرتا ہے لیکن ماں کو تو بہرحال فکر رہتا ہے ناں"---- اماں بی نے کہا۔

"آپ قطعاً فکر نہ کریں آپ کا بیٹا انشاء اللہ کامیاب و کامران رہے گا"---- بزرگ نے جواب دیا تو اماں بی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب میں مطمئن ہوں"---- اماں بی نے کہا۔

"پھر آپ باہر کار میں تشریف رکھیں اور اسے یہیں چھوڑ جائیں تاکہ میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں"---- بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اماں بی نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"میں آپ کو کار تک چھوڑ آتا ہوں اماں بی"---- عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں چلی جاؤں گی تم یہیں رکو۔ اور ہاں شاہ صاحب وہ

ڈرائیور امام دین ہے اس کے حق میں بھی دعا کریں اس کی بیوی ...نت بیمار رہتی ہے علاج بھی بے چارہ کراتا رہتا ہے لیکن پوری ...آرام نہیں آتا"---- اماں بی نے دروازے کی طرف مڑتے ...ے رک کر کہا۔

"اسے میرے پاس بھیج دیں"---- بزرگ نے کہا اور اس کے ...تھ ہی وہ خود بھی چارپائی سے نیچے اتر آئے۔

"آپ بیٹھیں۔ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں"۔ اماں بی نے کہا۔

"آپ جیسی نیک بہن کا احترام مجھ پر فرض ہے"---- بزرگ ...ہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے بھائی جی کہ آپ میرا اتنا خیال رکھتے ..."---- اماں بی نے کہا اور پھر سلام کرکے وہ مڑیں اور دروازے ...باہر چلی گئیں۔

"ہاں۔ اب بیٹھو بیٹے۔ تمہاری اماں بی کے سامنے میں تفصیل سے ...بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ خاتون بھی ہیں اور ماں بھی"۔ بزرگ ...نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا دوبارہ پیر لٹکا کر ...چارپائی پر بیٹھ گیا جبکہ شاہ صاحب واپس اپنی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ اسی ...لمحے ڈرائیور اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے ادب سے جھک کر شاہ ...صاحب کو سلام کیا۔

"ابھی تم باہر رکو۔ میں تمہارے چھوٹے صاحب سے بات کر لوں ...پھر تمہیں بلوا لوں گا"---- شاہ صاحب نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر

کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا سلام کر کے باہر چلا گیا عمران خاموش بیٹھ
ے شاہ صاحب کو دیکھ رہا تھا۔ شاہ صاحب میں کوئی ایسی بات اے
نہ آ رہی تھی جس سے وہ سمجھتا کہ شاہ صاحب بہت پہنچے ہوئے
ہیں بس عام سے دیہاتی بوڑھے آدمی تھے ان کی آنکھوں پر سیاہ
کے سستے سے فریم کی نظر والی عینک تھی جس کی ایک کمانی بھی
ٹوٹی ہوئی تھی جس کی جگہ انہوں نے سیاہ دھاگہ باندھا ہوا تھا عینک
لگے ہوئے موٹے شیشے بتا رہے تھے کہ انہوں نے آنکھوں کا
کرایا ہوا ہے۔

"ہاں تو جناب ایکسٹو صاحب۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سر
آپ کی کیا خدمت کی جائے"---- بزرگ نے مسکراتے ہوئے
عمران ان کے منہ سے یہ الفاظ سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ"---- عمران نے واقعی بوکھ
ہوئے لہجے میں کہا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ جس بات کو
سیکرٹ سروس کے رکن بھی معلوم نہ کر سکے وہ بات یہاں دو
گاؤں میں بیٹھے ہوئے ایک دیہاتی آدمی کو معلوم ہے اور نہ
معلوم ہے بلکہ اسے مخصوص لہجہ اور مخصوص آواز کا بھی علم ہے

"تم یہاں اپنی اماں بی کے مجبور کرنے پر آئے ہو اور یہاں
میں داخل ہوتے ہوئے تم یہی سوچ رہے تھے ناں کہ اماں بی
سے تمہارا وقت ضائع ہو رہا ہے ورنہ ایک دیہاتی بوڑھا تمہارا
کر سکتا ہے میں واقعی کسی قابل نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان

فقیر بندہ ہوں یہ تو بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے اس
کر دیا ہے کہ میں کسی نہ کسی انداز میں مخلوق خدا کی خدمت کرتا
ں اور ان کے لئے میں اس ذات باری تعالیٰ کا جس قدر شکر کروں
ہے"---- بزرگ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل
لیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں جناب میرے ذہن میں واقعی یہی
ت تھے لیکن آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو جاتا ہے"۔ عمران
ت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ پہلے کی نسبت کافی
نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کا نظام ہے وہ شیطان لعین اور اس کے چیلے ... کے
اسے کے لئے اپنے عاجز بندوں کو ایسی صلاحیتیں اور طاقتیں بخش
ہے تاکہ معصوم اور سیدھے سادھے آدمیوں کی رہنمائی کی جا سکے
نے تم سے یہ چیف والی بات اس لئے کی کہ تمہیں معلوم ہو سکے
ں دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم
ن کے کرم کی وجہ سے جانتے تو بہت کچھ ہیں لیکن وہ اس وقت
کی کام میں مداخلت نہیں کرتے جب تک انہیں اس کا حکم نہ مل
تم پروفیسر دلشاد سے ملے اور پروفیسر دلشاد نے تمہیں اس شیطان
بیٹے زپالا کے پاس جانے کا کہہ دیا اور صرف چند احتیاطیں بتا دیں
للہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے تمہارے دل میں یہ بات ڈال دی
ر جانے سے پہلے اپنی اماں بی کی دعائیں لے لو اور اماں بی تمہیں

میرے پاس لے آئیں اگر تم ویسے ہی پروفیسر دلشاد کے کہنے پر
چلے جاتے تو ہمیں واقعی تمہارے ضائع ہو جانے کا بے حد
ہوتا"---- شاہ صاحب نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات
ہوئے کہا تو عمران اور زیادہ حیران ہو گیا۔
"شاہ صاحب۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کائنات میں
شر کا نظام ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا شیطان
کو بہکانے کے کام میں لگا رہتا ہے جبکہ اللہ کے نیک بندے انسان
خیر کی طرف رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیتے رہتے ہیں لیکن
حضرات کا اس طرح ماضی کی باتوں کو جان لینا اور ان رازوں کو
جو بظاہر بہت ہی راز ہوتے ہیں یہ آخر کس طرح ہوتا ہے یہ
ہے۔ کیا آپ کوئی خاص قسم کا علم حاصل کرتے ہیں"---- عمران
نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔
"یہ روحانی راز ہے بیٹے۔ اس راز کو الفاظ میں نہیں سمجھایا
ویسے تم انتہائی ذہین اور سمجھدار آدمی ہو اس لئے تمہیں ایک سیدھی
سی اور معمولی سی مثال دے دیتا ہوں کہ ایک آدمی پہاڑ کی چوٹی پر
ہے اور ایک آدمی پہاڑ کے دامن میں تو پہاڑ کی چوٹی پر موجود
بہرحال پہاڑ کے دامن میں کھڑے آدمی کی نسبت ارد گرد کے
سے زیادہ واقف ہوتا ہے اسی طرح اگر یہاں دروازے کے
آئینہ لگا لیا جائے تو دروازے کے باہر ہونے والی ان تمام حرکات
آئینے میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے جو ویسے انسان کی آنکھوں سے

رہتی ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اس کی عبادت کرتے
ہیں، گناہوں سے حتی الوسع بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کے
سامنے ہمیشہ عجز و انکساری کے ساتھ سر جھکائے رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان
کے دل کو آئینے کی طرف صاف شفاف اور چمکدار بنا دیتا ہے اور پھر
جب وہ اس آئینے میں نظر ڈالتے ہیں تو انہیں وہ سب کچھ اس طرح
نظر آ جاتا ہے جس طرح دنیا میں ہوا ہوتا ہے یا ہو رہا ہوتا ہے یہ ایک
علیحدہ نظام ہے میں تمہیں زیادہ تفصیل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ یہ بہرحال
بالکل اسی طرح کی ڈیوٹی ہے جس طرح کی ڈیوٹی تم بحیثیت چیف اور
بحیثیت ایجنٹ ملک و قوم کے لئے ادا کرتے رہتے ہو۔ فرق صرف اتنا
ہے کہ تم حواس خمسہ کی حدود میں رہ کر کام کرتے ہو اور ہم حواس
خمسہ سے بالا ہو کر کام کرتے ہیں۔ تم کوئی کام سر انجام دیتے ہو تو اسے
اپنی ذہانت سے موسوم کرتے ہو جبکہ ہم کوئی کام کریں تو ہم اسے اللہ
تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ موسوم کرتے ہیں مقصد بہرحال اللہ تعالیٰ کے
بندوں کی خدمت کرنا ہے"---- شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران
ان کی قابلیت کا دل سے معترف ہو گیا ان کا جواب واقعی مدلل تھا۔
"آپ نے پروفیسر دلشاد کی بات کی ہے کیا پروفیسر دلشاد نے ہماری
صحیح رہنمائی نہیں کی"---- عمران نے کہا۔
"اس نے اس حد تک صحیح اور درست رہنمائی کی ہے جس حد تک
وہ کر سکتا تھا لیکن جس کام کے لئے تم جا رہے ہو وہ اس کی بساط سے
کہیں بڑا کام ہے وہ شیطان کا چیلا سوامی زپال واقعی سفلی دنیا کا بہت بڑا

شیطان ہے اس کے پاس ایسی ایسی شیطانی طاقتیں ہیں کہ جن کا تصور بھی پروفیسر دلشاد نہیں کر سکتا۔ یہ بات درست ہے کہ یہ طاقتیں اس وقت انسان پر قبضہ کر سکتی ہیں جب اس کے اندر کوئی کمزوری واقع ہو جائے لیکن انسان تو طبعاً بیحد کمزور واقع ہوا ہے اور پھر جب اسے اپنی عقل مندی اور ذہانت کا زعم بھی ہو تو اس کو آسانی سے بھٹکایا جا سکتا ہے اور یہی سب کچھ تمہارے ساتھ ہوتا تھا یہ بھی درست ہے کہ پروفیسر دلشاد نے تمہیں بارخانی کی اصلیت سے آگاہ کر دیا تھا لیکن اس دنیا میں تو ایسے پھندوں کے جال قدم قدم پر بچھے ہوئے ہیں تم ان پھندوں سے صرف اپنی ذہانت اور اپنی عقل سے نہیں بچ سکتے اس کے لئے تائید ربی اور توفیق الہی کی ہر قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔ ویسے اگر تم صرف اس لڑکی جولیا کے لئے وہاں جا رہے ہو تو یہ کوئی مسئلہ نہیں اگر تم چاہو تو جولیا بغیر تمہارے وہاں گئے بھی واپس آ سکتی ہے"۔ شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں واقعی جولیا کے لئے ہی جا رہا تھا آپ کو تو معلوم ہے کہ جولیا ہماری ٹیم کی رکن ہے اس کا تحفظ مجھ پر فرض ہے"---- عمران نے کہا۔

"تو پھر تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے تم جب واپس پہنچو گے تو جولیا اپنے فلیٹ میں پہنچ چکی ہو گی"---- شاہ صاحب نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ میں وہاں جاؤں مگر کس مقصد کے لئے۔ میرا

کام ان سفلی دنیا کے لوگوں سے نمٹنا تو نہیں ہے۔ یہ تو آپ جیسے نیک اور بزرگ لوگوں کا کام ہے کہ آپ ان کے شر سے دنیا کے لوگوں کو بچائیں"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہاری بات درست ہے بیٹے۔ واقعی یہ ہمارا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ مشیت نہیں ہے جیسے تم سوچ رہے ہو یہ دنیا آزمائش و امتحان کی دنیا ہے اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو کیا وہ اس بات کا اختیار نہیں رکھتا کہ وہ تمام انسانوں کو اس فطرت پر ہی پیدا کر دیتا کہ انسان برائی کر ہی نہ سکتا اور صرف نیکی کرتا رہتا اور اسے رسول اور نبی بھیجنے کی ضرورت ہی نہ رہتی پھر کسی جزا اور سزا کا مسئلہ ہی نہ رہتا لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں ہے اور اس کا فیصلہ حرف آخر ہے۔ اس کو یہ منظور ہے کہ وہ انسانوں کو عقل، سمجھ اور وجدان عطا کر دیتا ہے اور ان کے سامنے نیکی اور بدی دونوں کے راستے کھول دیتا ہے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ ان راستوں پر چلنے کے بعد تمہیں کیا ملے گا اس کے بعد انسان کی مرضی ہے کہ وہ جس راستے پر چاہے چلتا رہے البتہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انتہائی رحیم و کریم ہے اور اس نے خود فرمایا ہے کہ اس نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کر لیا ہے اس لئے وہ انسانوں کو بہکانے والی قوتوں کے مقابل روحانی اور نیکی کی قوتوں کو اتنی توفیق اور طاقت دے دیتا ہے کہ وہ انسانوں کو حتی الوسع بھٹکنے سے بچائیں لیکن یہ کام اس انداز میں ہوتا ہے کہ نظام کائنات پر اس کا اثر

نہ پڑے یہی وجہ ہے کہ شیطانی قوتیں اپنا کام کرتی رہتی ہیں اور ان کے مقابل نیکی کی قوتیں بھی اپنا کام کرتی رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ نیکی کی قوتوں کی ایک حد مقرر ہے وہ اس حد کو پار نہیں کر سکتیں اس لئے ہمارے چاہنے کے باوجود ہمیں اپنی حد میں رہنا پڑتا ہے"۔ شاہ صاحب نے کسی عالم کی طرح بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی دیہاتی بوڑھے کے سامنے نہیں بلکہ کسی بہت بڑے عالم کے سامنے بیٹھا ہوا ہے جو اس طرح پیچیدہ گتھیاں سلجھاتا جا رہا ہے جیسے یہ سب کچھ اس کے لئے عام سی باتیں ہوں۔

"آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ اور آپ نے جس خوبصورت انداز میں مجھے سمجھایا ہے میں اس کے لئے تہہ دل سے آپ کا مشکور ہوں اور اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی مجھ پر خاص کرم کر رکھا ہے کہ آپ جیسی شخصیت سے میرا تعارف کرایا ہے آپ واقعی عالم باعمل ہیں لیکن اب آپ خود فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں اسی طرح کرنے کو تیار ہوں"۔ عمران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"میں کیا اور میری بساط کیا۔ باقی رہی یہ بات کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ جس کھیل کو تم معمولی حیثیت دے رہے ہو یہ کھیل بہت بڑا ہے بہت وسیع پیمانے پر کھیلا جا رہا ہے۔ کافرستان کے حکام اس بار ان سفلی علوم کی مدد سے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے اور یہاں کے عوام کو ہمیشہ کے لئے غلام بنانے کا

شیطانی منصوبہ بنا چکے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے اس سوامی زپالا کی امداد حاصل کی ہے۔ یہ زپالا کی بدقسمتی اور تمہاری اور پاکیشیا کی خوش قسمتی ہے کہ اسے تمہاری حیثیت کا قطعی علم نہ تھا وہ تمہیں ایک عام آدمی سمجھتا رہا اور اس نے تم پر وار یہ سمجھ کر کیا کہ تم ایک عام آدمی ہو جبکہ تم اس ملک کے کروڑوں بے گناہ افراد کے تحفظ کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہو اس لئے تم پر وار دراصل پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے کروڑوں معصوم اور سیدھے سادھے عوام پر وار تھا اور چونکہ یہ وار شیطانی دنیا کی طرف سے کیا گیا تھا اس لئے نیکی کی قوتیں تمہاری حفاظت کے لئے حرکت میں آ گئیں کیونکہ تمہاری طرح وہ بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھیں لیکن اب زپالا کو احساس ہو گیا ہے کہ تم کیا اہمیت رکھتے ہو اس لئے اس بار اس نے تم پر انتہائی خوفناک وار کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے اس نے تمہاری ساتھی لڑکی جولیا کو صرف تمہاری کمزوری سمجھ کر اغوا کرایا ہے اور یہ حقیقت ہے چاہے تم کچھ بھی کہو بہرحال جولیا کسی حد تک تمہاری کمزوری ضرور ہے اور جولیا کے ذریعے وہ لوگ تمہیں اپنے دام میں آسانی سے پھنسا سکتے ہیں اور یہی ان کا منصوبہ تھا اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہونا تھا۔ جیسے ہی تم اپنے ساتھیوں سمیت بارخائی کے پاس پہنچتے اس کی طاقتیں ایسے حالات پیدا کر دیتیں کہ تمہیں جولیا کی زندگی بچانے کے لئے حرام چیز کا استعمال کرنا پڑتا اور بس وہیں سے تمہاری ذلت اور رسوائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور تم تیزی سے اس دلدل

میں دھنستے چلے جاتے۔ لیکن میں تمہاری اس کمزوری کو اس زپالا کے مقابلے میں تم پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتا اس لئے جولیا خود بخود واپس آ جائے گی لیکن تمہیں پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے لئے اس شیطان زپالا کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ اب تمہاری ڈیوٹی ہے"---- شاہ صاحب نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"---- عمران نے فوراً ہی بغیر کسی جھجک کے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ اس زپالا کا خاتمہ کیسے ہو سکے گا"۔ شاہ صاحب نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے کیونکہ نہ میں اس زپالا کے بارے میں جانتا ہوں اور نہ مجھے اس کی شیطانی طاقتوں کے بارے میں کچھ علم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم واقعی کچھ نہیں جانتے اور تمہیں کچھ جاننے کی بھی ضرورت نہیں ہے تمہیں صرف اتنا معلوم ہونا چاہئے کہ زپالا جو کچھ بھی ہے بہرحال انسان ہے اور شیطانی طاقتیں اس کے ہتھیار ہیں جنہیں وہ استعمال کرتا ہے اگر ان ہتھیاروں کو کند کر دیا جائے یا اس سے علیحدہ کر دیا جائے تو پھر اس کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے صرف ایک گولی اس کا خاتمہ کر دے گی لیکن مسئلہ صرف اتنا ہے کہ اس کے ہتھیاروں کو اس سے علیحدہ کیسے کیا جائے۔ تو اس کے لئے تمہیں اپنی ذہانت استعمال کرنا پڑے گی۔ تم جو طریقہ چاہو استعمال کر

سکتے ہو۔ میں تمہاری صرف اتنی مدد کر سکتا ہوں کہ تمہیں وہاں اس زپالا کا ایک رازداں دوست مہیا کر دوں اور یہ رازداں دوست ہے وہی بابا بارخائی۔ میں نے ان حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزانہ دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مجھ جیسے عاجز بندے کی دعا کو شرف قبولیت بخش دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم کر دیا اور اسے توبہ کی توفیق بخش دی ہے۔ تم اسے تلاش کر لینا اور اس کی طرف سے قطعی فکرمند نہ ہونا وہ وہاں تمہارا دست راست بن کر رہے گا لیکن اس کے پاس اتنی صلاحتیں نہیں ہیں کہ وہ اس زپالا کا خاتمہ کر سکے۔ یہ کام تم نے کرنا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں اپنے ساتھ زیادہ آدمی لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں میں سے جوزف' جوانا اور صالحہ کو لے جانا البتہ انہیں سب کچھ تفصیل سے سمجھا دینا۔ تم نے وہاں بالکل اس طرح کام کرنا ہے جس طرح کوئی سپہ سالار کام کرتا ہے باقی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہر وقت دعا کرتے رہنا انشاء اللہ تم کامیاب و کامران واپس آؤ گے"---- شاہ صاحب نے تفصیل اور سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اس شیطان کا خاتمہ کر کے ہی لوٹوں گا۔ انشاء اللہ"۔ عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت یقیناً تمہارے ساتھ ہو گی بس اتنی بات یاد رکھنا کہ اس میں انتہائی نازک مقامات آئیں گے اور تم نے

ان مقامات پر اپنے آپ کو سنبھالنا ہے اور بس۔ باقی مجھے یقین ہے کہ تمہارے اندر اس قدر ذہنی صلاحیتیں ہیں کہ تم اس شیطان کی تمام چالوں کو ناکام کر سکتے ہو۔ میں بہرحال تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا"۔۔۔۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ پاکیزگی شیطانی حربوں کے خلاف سب سے بڑا حصار ہے"۔۔۔۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انشاء اللہ شاہ صاحب۔ میں اپنی طرف سے تو ہر ممکن کوشش کروں گا باقی آپ بھی دعا کرتے رہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا"۔۔۔۔ شاہ صاحب نے کہا تو عمران اٹھا اور سلام کرکے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اپنے ڈرائیور کو میرے پاس بھیج دینا۔ وہ بیچارہ باہر کھڑا انتظار کر رہا ہے"۔۔۔۔ شاہ صاحب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارخائی اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"شری مہاراج کا قاصد آیا ہے جناب"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا تو بارخائی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"قاصد۔ اوہ اچھا۔ اسے بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ بارخائی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔ بارخائی نے جلدی سے ایک طرف کھونٹے پر ٹنگی ہوئی اپنی عبا اتار کر پہنی۔ سر پر ٹوپی رکھی اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں داخل ہو رہا تھا جس میں وہ باہر سے آنے والوں سے ملاقات کرتا تھا۔ کمرے میں ایک سیاہ فام لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اور بارخائی اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ انسانی روپ میں ایک کالی

طاقت تھی جس کا نام پوجاری تھا۔

"پوجاری تم۔ کیسے آنا ہوا"---- بارخائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم انتہائی نکمے اور احمق آدمی ہو بارخائی۔ کہاں ہے وہ لڑکی جولیا"---- پوجاری نے انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا تو بارخائی بے اختیار اچھل پڑا۔

"لڑکی جولیا اپنے کمرے میں ہو گی"---- بارخائی نے کہا۔

"تو چلو میرے ساتھ اس کمرے میں اور دکھاؤ مجھے"۔ پوجاری نے کہا تو بارخائی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ پوجاری کو ساتھ لے کر اس کمرے سے نکلا اور ایک راہداری سے گزرتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ بارخائی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ جولیا اندر موجود نہیں تھی۔

"بولو کہاں ہے وہ"---- پوجاری نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے تو اسے یہاں بند کر دیا تھا اور اس کمرے کے گرد ترشول کا حصار کھینچ دیا تھا کہ وہ کمرے سے میری مرضی کے بغیر نہ نکل سکے۔ پھر وہ کہاں گئی"---- بارخائی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ترشول کا حصار تو ویسے ہی موجود ہے لیکن وہ لڑکی غائب ہے"---- پوجاری نے کہا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہوں۔ لڑکی ترشول کے حصار سے تو نکل

ہی نہیں سکتی پھر وہ کہاں جا سکتی ہے"---- بارخائی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ کمرہ واقعی خالی ہے۔

"وہ لڑکی تمہارے ترشول کے حصار کے باوجود واپس پاکیشیا پہنچ چکی ہے اور اب تم اسے کسی صورت بھی واپس نہیں لا سکتے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ترشول کے حصار کو توڑ کر جانے والا تمہاری بساط سے باہر ہو جاتا ہے"---- پوجاری نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہوا۔ اس لڑکی میں ایسی شکتی نہیں تھی۔ میں نے دیکھ لیا تھا"---- بارخائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی میں واقعی کوئی شکتی نہیں تھی لیکن تمہیں معلوم تھا کہ اس کے پیچھے روشنی والے کام کر رہے ہیں۔ وہ اسے لے گئے ہیں۔ پتہ ہے کیسے لے گئے ہیں"---- پوجاری نے کہا۔

"روشنی والے اگر اسے لے جاتے تو لازماً ترشول کا حصار توڑ کر لے جاتے لیکن ترشول کا حصار تو ویسے ہی قائم ہے"---- بارخائی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے صرف اس دروازے پر ترشول کا حصار کیا تھا لیکن تم نے اس کھڑکی پر حصار نہیں کیا تھا۔ بولو کیا تھا"---- پوجاری نے کہا۔

"کھڑکی میں تو لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی ہیں وہاں حصار کی کیا ضرورت تھی"---- بارخائی نے کہا۔

"اب دیکھ کہاں ہیں وہ سلاخیں"---- پوجاری نے کہا تو بارخائی تیزی سے عقبی دیوار میں موجود کھڑکی کی طرف بڑھ گیا جو بند تھی۔ اس نے اس کے پٹ کھولے اور دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھا کر اس طرح اچھل پڑا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو کیونکہ کھڑکی میں واقعی لوہے کی ایک سلاخ موجود نہ تھی۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ یہ سب کچھ کس طرح ہو گیا"---- بارخائی نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو بارخائی۔ گرو مہاراج نے حکم دیا ہے کہ بارخائی کی تمام طاقتیں واپس لے لی جائیں اور اسے سزا کے طور پر چھ ماہ کے لئے ناسائی کے کنوئیں میں بند کر دیا جائے اور تم جانتے ہوئے کہ گرو مہاراج کے حکم کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔ اب بولو کیا تم خود ناسائی کے کنوئیں میں بند ہونے کے لئے تیار ہو یا پھر میں اپنا کام دکھاؤں"۔ پوجاری نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ ناسائی کنواں۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ یہ تو انتہائی خوفناک سزا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ پوجاری۔ مجھے مہاراج سے معافی دلا دو"۔ بارخائی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ پوجاری کے سامنے اس طرح جھک گیا تھا جس طرح غلام آقا کے سامنے جھک جاتا ہے۔

"معافی چھ ماہ بعد ملے گی بارخائی۔ یہ تو تمہیں یوں سمجھو سزا ہی نہیں ملی۔ گرو مہاراج نے تم پر رحم کیا ہے ورنہ تو تمہاری ایک ایک ہڈی کتوں کے سامنے ڈال دی جاتی۔ تم نے گرو مہاراج کا سارا منصوبہ

اپنی غفلت کی وجہ سے تلپٹ کر دیا ہے"---- پوجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر بارخائی کی گردن پکڑی اور بارخائی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں پھنس گئی ہو۔ اس کا سانس رک گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جب اس کے جسم پر بار بار درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں تو اس کے ذہن پر یکلخت روشنی کے جھماکے سے ہونے لگے اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں ہر جگہ لوہے کی گرم سلاخیں داغی جا رہی ہوں۔ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے بچھو چمٹے ہوئے تھے جو مسلسل اسے ڈنک مار رہے تھے۔ بارخائی نے بے اختیار خوفناک انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے کپڑے جھاڑ رہا تھا۔ اچھل رہا تھا لیکن ڈنک اسے مسلسل لگ رہے تھے۔ اس کنوئیں میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے سیاہ بچھو موجود تھے۔ بارخائی کی حالت ان کے مسلسل ڈنک لگنے سے لمحہ بہ لمحہ بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر اس نے ان بچھوؤں سے نجات کے لئے بے اختیار اپنے کپڑے اتار پھینکے کیونکہ بچھو اس کے کپڑوں کے اندر موجود تھے اور پھر جیسے جیسے بچھوؤں کو نوچ نوچ کر پھینکتا اس سے زیادہ تعداد میں بچھو اس کے جسم پر چڑھ جاتے اور چند لمحوں بعد درد کی شدت سے ایک بار پھر بارخائی کے ذہن پر سیاہ چادر

سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر یہ چادر جب سرکی تو اس کے جسم پر کوئی بچھو موجود نہ تھا اور نہ ہی اس جگہ پر کوئی بچھو موجود تھا۔ اس کے کپڑے بھی ایک طرف پڑے ہوئے تھے اس نے دیکھا کہ وہ پرانے سے ایک کنوئیں کی تہہ میں موجود تھا۔ کنواں بیحد گہرا تھا اور کافی اوپر اسے آسمان نظر آ رہا تھا۔ دن کی روشنی مدھم ہو رہی تھی اور شام ہونے والی تھی۔

"یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں"---- بارخائی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے آگے بڑھ کر اپنے کپڑے اٹھائے اور انہیں جھٹک جھٹک کر دیکھنے لگا لیکن وہاں ایک بھی بچھو نہ تھا۔ اس نے جلدی سے کپڑے پہنے اور اس نے اس کنوئیں سے نکلنے کا فیصلہ کیا لیکن کنوئیں کی دیواریں نہ صرف بیحد چکنی تھیں بلکہ یوں لگتا تھا جیسے دیواروں پر باقاعدہ چکنائی لگائی گئی ہو۔

"یہ تو ابھی صرف ابتدا ہے بارخائی"---- اچانک اسے اوپر کنوئیں کی منڈیر سے پوجاری کی آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار اوپر کی طرف دیکھا۔ پوجاری کی مکروہ شکل اسے منڈیر سے نیچے جھانکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شیطنیت تھی اور وہ بڑے مکروہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"مجھے باہر نکالو۔ میں مر جاؤں گا۔ مجھے باہر نکالو۔ میں گرو مہاراج سے معافی مانگ لوں گا۔ مجھے باہر نکالو۔ میں خود جا کر اس لڑکی کو دوبارہ اٹھا کر لے آؤں گا۔ مجھے باہر نکالو"---- بارخائی نے بے اختیار

کھکھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں رو پیٹ رہے ہو۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ گرو مہاراج کا فیصلہ آخری ہوتا ہے اس میں کوئی ردو بدل نہیں کر سکتا اور ابھی تو ابتدا ہے۔ روزانہ دن نکلتے ہی ان سیاہ بچھوؤں کی طرح نئی سے نئی بلائیں تمہارا جسم نوچیں گی۔ تم روؤ گے۔ پیٹو گے۔ چیخو گے۔ بار بار بیہوش ہو گے۔ بار بار ہوش میں آؤ گے لیکن تم مر نہ سکو گے۔ صرف تڑپتے رہو گے یہی تمہاری سزا ہے۔ تمہیں بہرحال چھ ماہ گزارنے پڑیں گے"---- پوجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ منڈیر سے غائب ہو گیا۔ بارخائی کی حالت یہ سوچ کر تباہ ہو رہی تھی کہ اس کے ساتھ چھ ماہ تک کیا ہو گا۔ اس نے بے اختیار رونا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے یہاں اس کی سننے والا کوئی نہ تھا۔ اس کے ذہن میں بار بار پوجاری کی بات گونج رہی تھی کہ تم مر نہ سکو گے۔ صرف عذاب سہو گے اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ جہنم کے بارے میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ وہاں موت نہیں ہو گی صرف عذاب ہو گا اور اب بارخائی کو احساس ہو رہا تھا کہ جہنم کس قدر ہولناک جگہ ہو گی اور پھر یہاں تو سزا کی بہرحال حد مقرر ہے چھ ماہ لیکن وہاں تو عذاب کی کوئی حد نہیں ہے۔ لامحدود عذاب اور کوئی بھی کسی کو اس عذاب سے نہیں بچا سکے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گا اور یہ بات ذہن میں آتے ہی بارخائی کا پورا جسم بے اختیار پسینے میں شرابور ہو گیا۔

"م۔ م۔ میں کتنا بدقسمت ہوں کہ مجھے روشنی ملی لیکن میں نے

اپنے لئے خود تاریکی کو منتخب کر لیا۔ صرف چند روزہ دنیاوی عیش کے لئے۔ اب کہاں گئی وہ عیش۔ اوہ۔ اوہ۔ میں کتنا بد قسمت ہوں"۔ پجاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ساتھ وہ رو بھی رہا تھا۔

"میں توبہ کرتا ہوں اے اللہ۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔ تو گنہگاروں کو معاف کرنے والا ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں"---- یکلخت بارخائی نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سجدے میں گر گیا۔

"میں اعتراف کرتا ہوں میں غلطی پر تھا۔ میری عقل پر پردے پڑ گئے تھے۔ میں توبہ کرتا ہوں"---- بارخائی نے سجدے میں پڑے پڑے مسلسل چیخنا شروع کر دیا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا پورا جسم' ذہن اور قلب سیاہی میں لتھڑا ہوا ہو۔ اسے اب سارے دنیاوی عیش ہیچ نظر آ رہے تھے۔ اسے اپنے آپ سے کراہت آنے لگ گئی۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا کہ اس کا لباس گندگی اور غلاظت میں لتھڑا ہوا ہے۔ اس کا پورا جسم غلاظت کا ڈھیر ہو جس پر مسلسل مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں اور یہ احساس ہوتے ہی اس نے اور زیادہ چیخ چیخ کر توبہ کرنی شروع کر دی اور رونا شروع کر دیا اور پھر اسے یکلخت محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر پانی کی تیز پھواریں پڑ رہی ہوں اور وہ ان پھواروں سے بھیگتا چلا جا رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے جسم میں بھڑکتی ہوئی آگ بھی ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے اور اس پانی کی پھوار کی وجہ سے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس

کے جسم' اس کے دل اور اس کے ذہن پر چھائی ہوئی سیاہی بھی ساتھ ساتھ صاف ہوتی جا رہی ہو لیکن وہ مسلسل توبہ کرتا رہا' چیختا رہا اور پھر یکلخت اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے بڑے شفقت بھرے انداز میں ہاتھ رکھ دیا ہو۔ وہ ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا البتہ اوپر آسمان سیاہ ہو چکا تھا اور تارے چمکتے ہوئے اسے صاف دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ لیکن اسے اپنے اندر بڑی عجیب سی روشنی محسوس ہونے لگ گئی تھی جیسے چودھویں رات کی کومل چاندنی ہو اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"مبارک ہو بارخائی"---- اچانک اسے کنوئیں کی منڈیر سے ایک انسانی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا۔

"کون ہے۔ کون بول رہا ہے"---- بارخائی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مبارک ہو بارخائی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرما لی ہے میں رسی نیچے ڈال رہا ہوں تم رسی کو پکڑ کر اوپر آ جاؤ پھر مزید باتیں ہوں گی"---- وہی آواز سنائی دی لیکن کسی کا چہرہ نظر نہ آ رہا تھا خائی کے کانوں میں جیسے ہی یہ بات پڑی کہ اس کی توبہ قبول ہو چکی ہے وہ بے اختیار ایک بار پھر سجدے میں گر گیا۔

"یا اللہ۔ یا غفور۔ یا رحیم۔ میں تیرا کتنا شکر ادا کروں تو واقعی گنہگاروں پر کرم کرنے والا ہے تو نے مجھ جیسے سیاہ کار گنہگار اور

بدبخت کو معاف کر دیا ہے تو نے میری توبہ قبول کر لی ہے۔ یا اللہ تو
واقعی رحیم و کریم ہے تو لاشریک ہے مجھے توبہ کرنے کی توفیق بھی تو نے
ہی بخشی ہے میں کیسے تیرا شکر ادا کروں۔ میں تو تیرا شکر قیامت تک
بھی ادا کرتا رہوں تب بھی نہیں کر سکتا"---- بارخائی سجدے میں
پڑا مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا۔ الفاظ اس کے منہ سے اس طرح نکل
رہے تھے جیسے اس کے حلق میں الفاظ بنانے والی کوئی خودکار فیکٹری
لگ گئی ہو اور الفاظ اس فیکٹری میں تیار ہو کر اس کے زبان سے پھسل
کر باہر نکلتے چلے آ رہے ہوں لیکن اس کے دل و دماغ کی کیفیات بھی
ان الفاظ کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ تھیں۔

"رسی پکڑ لو بارخائی"---- ایک بار پھر وہی آواز سنائی دی اور
بارخائی نے سجدے سے سر اٹھایا اس کا چہرہ آنکھوں سے نکلنے والے
آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا میں اس قدر خوش قسمت بھی ہو سکتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول کر لی ہے۔ یا اللہ تو بہت رحیم ہے۔
تمہاری رحمت اور تمہارے کرم کی کوئی حد نہیں ہے"---- بارخائی
نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ رسی واقعی
کنوئیں کی منڈیر سے لٹک کر اس تک پہنچ رہی تھی اور اس پر جگہ
جگہ گانٹھیں لگی ہوئی تھیں۔

"آ جاؤ بارخائی۔ جلدی کرو"---- اوپر سے آواز سنائی دی اور
بارخائی نے رسی پکڑی اور اوپر چڑھنے لگ گیا۔

ہوائی جہاز کے اندر خاموشی طاری تھی بیشتر مسافر سیٹوں پر سر
ٹکائے آنکھیں بند کئے اونگھ رہے تھے جبکہ کئی مسافر سیٹ کی مخصوص
لائٹ جلا کر رسالے اور کتابیں پڑھنے میں مصروف تھے۔ جہاز میں
عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے ساتھ والی سیٹ پر
صالحہ موجود تھی عقبی سیٹ پر جوانا اور جوزف اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔
جہاز پاکیشیا کے دارالحکومت سے تابات کے دارالحکومت لاسکر جا رہا
تھا۔ پاکیشیا سے جہاز کو روانہ ہوئے چھ گھنٹے گزر چکے تھے اور ابھی ایک
گھنٹے کا سفر باقی تھا چونکہ یہ فلائٹ رات کی تھی اس لئے ہر شخص اونگھ
رہا تھا جہاز کے اندر کی لائٹیں بھی بجھا دی گئی تھیں اس لئے ماحول پر
ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ عمران سیٹ سے سر ٹکائے خراٹے لے رہا
تھا جبکہ صالحہ ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی۔ جہاز کی روانگی سے
لے کر اب تک عمران مسلسل خراٹے لئے چلا جا رہا تھا۔ صالحہ نے کئی

بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے جب کوئی جواب نہ دیا تو وہ خاموش ہو گئی۔ ایک آدھ گھنٹے تک وہ بھی اونگھتی رہی اور پھر اس نے رسالہ پڑھنا شروع کر دیا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ مسلسل بے چین اور مضطرب ہے جبکہ عقبی سیٹ پر موجود جوزف اور جوانا دونوں مسلسل باتوں میں مصروف تھے لیکن وہ کیا باتیں کر رہے تھے یہ صالحہ کو معلوم نہ تھا بس ان کی ہلکی ہلکی آوازیں اس کے کانوں میں مسلسل پڑ رہی تھیں۔

"جوانا"---- اچانک صالحہ نے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"---- جوانا نے چونک کر صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھ سے باتیں نہیں کر سکتے"---- صالحہ نے کہا۔

"آپ سے کیا باتیں کروں مس"---- جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے بات کرو لیکن بات ضرور کرو۔ میں مرجانے کی حد تک بور ہو گئی ہوں۔ عمران صاحب تو اس طرح سو رہے ہیں جیسے گھوڑے بیچ کر سوئے ہوں"---- صالحہ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بھی سو جائیں"---- جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے خراٹوں کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آ رہی"---- صالحہ نے کہا۔

"ایک بار میں بھی آپ کی طرح پریشان ہوا تھا مجھے حیرت تھی کہ

آخر اس طرح مسلسل کس طرح خراٹے لئے جا سکتے ہیں جیسے گلے میں مشین فٹ ہو۔ بعد میں پتہ چلا کہ ماسٹر تو جاگ رہے تھے اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی ماسٹر جاگ رہے ہوں گے"---- جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ جاگتا ہوا آدمی اس طرح مسلسل کئی گھنٹوں سے خراٹے لیتا رہے"---- صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس۔ باس چاہے تو ساری عمر خراٹے لے سکتا ہے آپ گھنٹوں کی بات کر رہی ہیں البتہ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ آخر باس آپ کو کیوں ساتھ لے آئے ہیں"---- اس بار جوزف نے کہا۔

"کیوں۔ مجھے کیوں نہیں ساتھ لا سکتے۔ تم نے یہ بات کیسے سوچی"---- صالحہ نے قدرے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے مس کہ جس دنیا میں ہم جا رہے ہیں وہاں عورتیں سب سے آسان شکار ہوتی ہیں"---- جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ بلندی پر کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔ ہم تابات جا رہے ہیں اور تابات اب ایک جدید ملک ہے وہاں انسانوں کا شکار نہیں کیا جاتا"---- صالحہ نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تابات کی بات نہیں کر رہا مس۔ میں تو چار سینگوں والے شیطان کی دنیا کی بات کر رہا ہوں"---- جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر اس سے پہلے کہ صالحہ کوئی جواب دیتی اچانک ایک ایئر

ہوسٹس ان کے قریب آ کر رکی۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں"---- ایئر ہوسٹس نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"علی عمران تو یہ ہیں جو سو رہے ہیں"---- صالحہ نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان کی فون کال ہے پاکیشیا دارالحکومت سے"---- ایئر ہوسٹس نے کہا۔

"میں ان کی ساتھی ہوں۔ میں سن لیتی ہوں"---- صالحہ نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں خراٹے منہ سے لے رہا ہوں کانوں سے نہیں میرے کان فارغ ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں انہیں کس کام پر لگاؤں۔ چلو اب فون کال ہی سن لیتا ہوں"---- اچانک عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں فون کیبن علیحدہ بنا ہوا تھا۔ صالحہ عمران کی بات سن کر اور اسے جاتے دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ عمران نے جس طرح بات کی تھی اور جس طرح وہ اٹھ کر کیبن کی طرف جا رہا تھا اس سے کسی طرح بھی یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ عمران اتنے طویل عرصے سے سو رہا تھا۔

"حیرت ہے اس پر تو نیند کا ذرا برابر بھی اثر نہیں ہوا"---- صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر سو رہے ہوں تو نیند کا اثر بھی ہو"---- جوانا نے ہنستے

ہوئے کہا اور صالحہ ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

"تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا اور سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا اور دوسرے لمحے اس کے خراٹے بالکل اسی طرح شروع ہو گئے جیسے پہلے تھے۔

"عمران صاحب پلیز"---- صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب جیسی مخلوق کبھی پلیز ہو نہیں سکتی اس لئے یا تو صاحب نہ کہو یا پھر پلیز نہ کہو"---- عمران نے جواب دیا۔

"میں مر جانے کی حد تک بور ہو رہی ہوں"---- صالحہ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب حد کراس کر لو تو مجھے بتا دینا۔ یہاں اس کا پورا پورا انتظام ہوتا ہے"---- عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیسا انتظام"---- صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"حد پار ہو جانے کے بعد کا۔ زمین پر تو کفن دفن ہوتا ہے لیکن یہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ بس اٹھایا اور نیچے پھینک دیا اللہ اللہ خیر صلا"---- عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ یہی چاہتے ہیں کیا آپ یہی بات جولیا سے کہہ سکتے ہیں"---- صالحہ نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا اسے شاید محسوس ہو گیا تھا کہ عمران سے اس کے انداز میں ہی بات کی جائے تو بات بن سکتی ہے ورنہ تو الٹا دل ہی جلایا جا سکتا ہے۔

"جولیا میں یہی تو خوبی ہے کہ وہ حد کراس نہیں کرتی"۔ عمران نے

جواب دیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ میں حد کراس کر سکتی ہوں"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو صفدر سے پوچھنا پڑے گا۔ وہی بتا سکتا ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا نام مس صالحہ ہے"---- اسی لمحے ایئر ہوسٹس نے صالحہ کے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"---- صالحہ نے چونک کر کہا۔

"آپ کا فون ہے"---- ایئر ہوسٹس نے کہا اور واپس مڑ گئی تو صالحہ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ پلک جھپکنے میں اٹھی اور تیزی سے فون کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے میز پر رکھا ہوا فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ صالحہ بول رہی ہوں"---- صالحہ نے کہا۔

"چیف از دس سائیڈ"---- دوسری طرف سے چیف ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یس سر"---- صالحہ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہ اطلاع دینے کے لئے کال کیا گیا ہے کہ جولیا اپنے طور پر اغوا کرنے والوں کی قید سے رہا ہو کر پاکیشیا پہنچ گئی ہے اور جس مشن کے لئے تمہیں عمران کے ساتھ بھیجا جا رہا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ عمران کو بھی جولیا کی واپسی کی اطلاع دے دی گئی ہے اور ساتھ ہی اسے یہ

بھی بتا دیا گیا ہے کہ تمہیں کس مشن پر اس کے ساتھ بھیجا جا رہا تھا اس لئے میں نے اسے حکم دے دیا تھا کہ تابات پہنچ کر وہ تمہیں واپس بھجوا دے کیونکہ اب عمران کے اس مشن سے سیکرٹ سروس کو کوئی دلچسپی نہیں رہی لیکن عمران نے درخواست کی ہے کہ تم اس کی مدد کر سکتی ہو اس لئے تمہیں ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے اور میں نے عمران کی درخواست منظور کر لی ہے اس لئے اب تم عمران کے ساتھ اس کے معاون کے طور پر رہو گی لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا کیونکہ تم سیکرٹ سروس کی ممبر ہو اس لئے تمہارا تحفظ اور تمہاری زندگی سے مجھے دلچسپی ہے۔ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبرز نہیں ہیں ان کی موت اور زندگی سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ خدا حافظ"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیا اور فون پیس آف کر کے وہ کرسی سے اٹھی اور کیبن سے باہر آ گئی۔

"آپ شاید اس مشن پر آئے ہیں کہ آپ کتنے طویل وقت تک خراٹے لے سکتے ہیں"---- صالحہ نے واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا کیونکہ عمران اسی طرح آنکھیں بند کئے خراٹے لے رہا تھا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ اب تم خود ہی بتاؤ اور تو مجھ میں کوئی ایسی صلاحیت نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے میرا نام ورلڈ ریکارڈ بک میں شامل ہو سکے بس ایک یہی خراٹے ہی کام آ سکتے ہیں"---- عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا اور بات ختم کرتے ہی

اس نے دوبارہ خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"چیف کا فون تھا"---- صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس نے میری درخواست منظور کر لی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ان معاملات میں آپ کی مدد آخر کس طرح کی جا سکتی ہے میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا"---- صالحہ نے کہا۔

"تابات پہنچ کر تفصیل سے بات ہو گی۔ فی الحال خراٹے لینے کا ورلڈ ریکارڈ بنانے دو"---- عمران نے جواب دیا اور صالحہ مسکرا کر خاموش ہو گئی پھر جب جہاز لاسکر پہنچ گیا تو جہاز کے لینڈ ہونے کے اعلانات شروع ہو گئے اور جہاز کی اندرونی لائٹیں جل اٹھیں اور سوئے ہوئے اور اونگھتے ہوئے مسافر بے اختیار جاگ پڑے اور ان سب نے بیلٹیں باندھنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد جہاز ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جہاز سے اتر کر ضروری کاغذات چیک کرائے اور پھر وہ ایئر پورٹ سے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر لاسکر کے سب سے بڑے ہوٹل کرتوک پہنچ گئے یہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے یقیناً عمران نے پاکیشیا سے ہی فون کر کے کمرے بک کرا لئے تھے۔ صبح ہونے والی تھی اس لئے اب سونے کا کوئی جواز نہ تھا۔

"غسل وغیرہ کر کے لباس تبدیل کر لو۔ ناشتہ کے بعد ہم نے چاتنگ روانہ ہو جانا ہے"---- عمران نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ

گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد باقی سب ساتھی بھی عمران کے کمرے میں پہنچ گئے وہ سب غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے کی وجہ سے تازہ دم نظر آ رہے تھے۔ عمران نے سب کے لئے وہیں کمرے میں ہی ناشتہ منگوا لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ناشتہ سرو کر دیا گیا اور وہ سب ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ناشتہ ختم کر کے انہوں نے چائے پی اور پھر اس سے پہلے کہ چائے ختم ہوتی اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- عمران نے کہا۔

"السلام علیکم۔ میں صوفی جبار بول رہا ہوں"---- دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے وہ کیشن ایجنٹ یاد آ گیا جو اسے اور صفدر کو پروفیسر داشاد کی رہائش گاہ پر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ آپ پاکیشیا سے بول رہے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں لاسکر سے ہی بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے صوفی جبار نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"لاسکر سے۔ آپ یہاں کیسے پہنچے"---- عمران نے کہا۔

"میں کل شام کی فلائٹ سے پہنچا تھا کیونکہ مجھے اس کا حکم دیا گیا تھا"---- صوفی جبار نے کہا۔

"ضرور دیا گیا ہو گا۔ لیکن آپ نے مجھے فون کس مقصد کے لئے کیا

ہے"---- عمران نے کہا۔

"میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ہوٹل کرتوک میں موجود ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک ساتھی کے ساتھ آپ کے پاس آ جاؤں۔ آپ سے انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں"---- صوفی جبار نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جائیں"---- عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا گیا۔

"کون تھا عمران صاحب"---- صالحہ نے پوچھا۔

"پاکیشیا کا ایک کاروباری آدمی ہے صوفی جبار"---- عمران نے جواب دیا۔

"کاروباری آدمی۔ تو کیا آپ نے کاروبار شروع کر لیا ہے جو وہ آپ سے ملاقات کے لئے آ رہا ہے"---- صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر کاروبار کرنے کی صلاحیت مجھ میں ہوتی تو پھر رونا کس بات کا تھا یہی تو ایک کام ہے جو مجھ سے نہیں ہو سکتا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ ایک تو آپ ہر بات اس طرح الجھے ہوئے پیرائے میں کرتے ہیں کہ ہر بات کا آپ سے مطلب پوچھنا پڑتا ہے"۔ صالحہ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس صالحہ۔ باس سے بات کرتے وقت ذرا اپنے ہوش سلامت

رکھا کرو ورنہ کسی بھی وقت تمہاری یہ پتلی سی گردن ٹوٹ بھی سکتی ہے"---- اچانک جوزف نے غراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں"---- صالحہ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ بس جو کچھ میں نے کہا اس کا خیال رکھا کرو"---- جوزف نے پہلے کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس بس۔ لڑائی بند۔ جوزف۔ صالحہ میری چھوٹی بہن ہے اور چھوٹی بہن بڑے بھائی کے ساتھ لاڈ کرتی رہتی ہے۔ تمہیں برا منانے کی ضرورت نہیں ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری مس صالحہ"---- جوزف نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا اور صالحہ جوزف کی عمران کے لئے اس قدر فرمانبرداری پر واقعی حیران رہ گئی۔

"شکریہ جوزف۔ ویسے میں آئندہ خیال رکھوں گی کہ تمہارے جذبات مجروح نہ ہوں۔ ویسے واقعی مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ تم عمران کے لئے ایسے جذبات رکھتے ہو کہ اگر میں نے عمران کے سامنے ذرا سی اونچی آواز میں بات کر دی ہے تو تم نے مجھے دھمکی دے ڈالی اور اب اگر عمران نے وضاحت کی ہے تو تم نے فوراً معافی مانگ

ملی ہے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف تو ابھی میرے بارے میں خاصا سخت دل ہو گیا ہے کہ اب صرف دھمکی ہی دیتا ہے ورنہ پہلے تو یہ بات کرنے کی بجائے گولی مار دیا کرتا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کا ہی حکم ہے کہ میں گولی نہ مارا کروں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میرا دل اب بھی یہی چاہا تھا کہ مس صالحہ کو یا تو گولی مار دوں یا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بے اختیار اچھل پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ اندر"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دروازہ کھلا تو آگے پیچھے چلتے ہوئے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ آگے صوفی جبار صاحب تھے اسی حلیے میں جس میں وہ پاکیشیا میں نظر آئے تھے لیکن ان کے پیچھے ایک مقامی آدمی تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی جس کے چہرے پر داڑھی تھی۔ عمران ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی صالحہ جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے تشریف رکھیں۔ کیوں مجھے گنہگار کر رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ عمران صاحب میرے ساتھی کا نام بابا بارخائی ہے اور میں انہیں ہی آپ سے ملانے کے لئے حاضر ہوا ہوں"۔ صوفی جبار نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ غور سے بارخائی کو دیکھ رہا تھا جس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔

"یہ میرے ساتھی ہیں مس صالحہ' جوزف اور جوانا۔ تشریف رکھیں اور پہلے بتائیں کہ کیا آپ نے ناشتہ کر لیا ہے یا آپ کے لئے ناشتہ منگوایا جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ہم نے ناشتہ کر لیا ہے۔ بارخائی صاحب نے ناشتہ کرایا ہے۔ بڑا لذیذ ناشتہ تھا میں تو پہلی بار تابات آیا ہوں جبکہ بارخائی صاحب یہیں کے رہنے والے ہیں"۔۔۔۔ صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"چائے تو بہرحال آپ پئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر سروس روم کو دو آدمیوں کے لئے چائے بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

"ہاں۔ اب فرمائیں"۔۔۔۔ عمران نے صوفی جبار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کے ساتھی"۔۔۔۔ صوفی جبار نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی میرے ساتھی ہیں۔ اس لئے آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بابا بارخائی پہلے سفلی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم کیا اور ان کی توبہ قبول کر لی اور اب یہ سفلی دنیا چھوڑ کر روشنی کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں تابات پہنچ کر بابا بارخائی سے ملوں اور انہیں لے کر آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں اور آپ کی ان سے ملاقات کراؤں۔ چنانچہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ بابا

بارخائی آپ کے مشن میں آپ کے بیحد کام آ سکتے ہیں"۔۔۔۔ صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ عمران نے کہا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرالی میز کے قریب روکی اور پھر ناشتے اور چائے کے خالی برتن اٹھا کر اس نے ٹرالی کے نچلے خانے میں رکھے اور دو چائے کا سامان اس نے ٹرالی سے میز پر رکھا اور ٹارلی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ صالحہ نے چائے بنانا شروع کر دی۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کو کس نے حکم دیا اور بارخائی صاحب کی کایا پلٹ کیسے ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے کیونکہ آپ کو پہلے سے ہی سب کچھ معلوم ہے ویسے میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی حقیر اور عاجز بندہ ہوں اور روحانیت کے اس وسیع سلسلے میں میرا بہت ادنیٰ درجہ ہے آپ کی ملاقات سید چراغ شاہ صاحب سے ہو چکی ہے جو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ سید چراغ شاہ صاحب نے ہی مجھے حکم دیا تھا اور انہی کے حکم پر میں یہاں پہنچا ہوں۔ بارخائی پہلے اس شیطان زیالا کا خاص آدمی تھا۔ زیالا نے آپ کی ساتھی لڑکی جولیا کو اس کی تحویل میں دیا ہوا تھا اور بارخائی نے اسے کمرے میں بند کر کے اس کے گرد شیطانی حصار قائم کیا ہوا تھا لیکن پھر آپ کی ملاقات آپ کی

والدہ کی وجہ سے سید چراغ شاہ صاحب سے ہو گئی۔ سید صاحب کے اس سلسلے میں داخل ہوتے ہی سارے واقعات بدل گئے وہ صاحب تصرف آدمی ہیں انہوں نے اپنی روحانی طاقت سے بارخائی کا شیطانی حصار توڑ کر جولیا کو واپس منگوا لیا تھا تاکہ آپ اس سلسلے میں فکرمند نہ رہیں اور انہوں نے آپ کو بتا بھی دیا کہ جولیا واپس آ جائے گی چونکہ یہاں آپ کو ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو اس شیطان زیالا کے خلاف آپ کی رہنمائی کر سکے۔ ادھر شیطان زیالا کو جب معلوم ہوا کہ بارخائی سے وہ لڑکی واپس حاصل کر لی گئی ہے تو اسے اپنا منصوبہ ختم ہوتا محسوس ہوا اور اس نے بارخائی کو سزا دے کر اپنے ایک شیطانی کنوئیں میں قید کر دیا۔ وہاں پہنچ کر بارخائی کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ طلب کی اور یہ کچھ اس طرح کر گزرا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ گئی اور بارخائی کی توبہ قبول کر لی گئی۔ سید چراغ شاہ صاحب کو بھی ظاہر ہے اس کی اطلاع مل گئی چنانچہ انہوں نے بارخائی کو آپ کا معاون مقرر کر دیا اور ساتھ ہی مجھے حکم دیا کہ میں چانگ پہنچ کر بارخائی کو اس شیطانی کنوئیں سے نکالوں اور اس وقت تک اس کے ساتھ رہوں جب تک آپ یہاں پہنچ جائیں اور پھر آپ کی ملاقات ان سے کرا کر میں واپس آ جاؤں۔ چنانچہ میں انہیں ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں"۔ صوفی جبار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ ساتھ ساتھ چائے بھی پیتا رہا تھا۔

"کیا آپ کی واپسی ضروری ہے۔ آپ بھی تو یہاں رہ کر میری مدد کر سکتے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"مجھے آپ کی مدد کر کے اور اس شیطان زپالا کے خاتمے کے مشن پر آپ کے ساتھ شرکت کر کے دلی خوشی ہوتی لیکن ہمارے سلسلے میں کوئی کام محض جذبات کو دیکھ کر نہیں کیا جاتا۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اس لئے اگر شاہ صاحب نے مجھے واپسی کا حکم دیا ہے تو لامحالہ اس کے پیچھے بھی کوئی مصلحت ہی ہو گی جس میں آپ کا بھی اور میرا بھی فائدہ ہو گا"---- صوفی جبار نے جواب دیا تو عمران اس کے اعتقاد کی استقامت پر حیران رہ گیا۔

"لیکن صوفی صاحب۔ جو آدمی بولنا ہی نہ جانتا ہو وہ ہماری مدد کیسے کرے گا"---- عمران نے بارخائی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو مسلسل خاموش اور نظریں جھکائے بیٹھا ہوا تھا اس نے نہ ہی نظریں اٹھائی تھیں اور نہ ہی منہ سے کوئی لفظ نکالا تھا۔

"اوہ۔ ایسی بات نہیں عمران صاحب۔ بارخائی صرف اس لئے خاموش ہے کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور ہمارے سلسلے میں ایک دوسرے کا ادب ہی بنیادی حیثیت رکھتا ہے"---- صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب مجھے اجازت۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کرے۔ فی امان اللہ"---- صوفی جبار نے کہا اور عمران اٹھنے ہی لگا تھا کہ وہ تیزی سے مڑا اور اس طرح تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی مزید یہاں رکا تو نجانے اس پر کیا قیامت ٹوٹ پڑے۔

"بابا بارخائی۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے بارخائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صوفی صاحب چلے گئے ہیں۔ بہت نیک آدمی ہیں"---- بارخائی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد دھیما تھا۔

"اس میں کیا شک ہے جب میں پہلی بار ان سے ملا تھا تو وہ مجھے ایک عام سے دنیا دار کاروباری آدمی لگے تھے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو خاصے گہرے آدمی ہیں البتہ آپ کے متعلق تو مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ آپ اس شیطان زپالا کے خاص آدمی ہیں اور آپ سے بچ کر رہوں لیکن پھر ایک بزرگ سید چراغ شاہ صاحب نے مجھے سب سے پہلے بتایا کہ آپ تبدیل ہو چکے ہیں اور اب صوفی جبار صاحب نے بھی یہی بات کی ہے"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ پہلے آپ کو بتایا گیا تھا وہ واقعی درست تھا۔ میں بظاہر مسلمان تھا لیکن درحقیقت میں شیطان کا پیروکار تھا میں نے اپنی روح تک شیطان کے حوالے کر رکھی تھی یہ دنیا اور اس کی عارضی دلچسپیاں ہی مجھے سب کچھ لگتی تھیں اور شیطان کی پیروکاری میں دنیا خوب لوٹ کر ملتی ہے جو بھی خواہش کرو فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ نہ کوئی پابندی اور نہ کوئی رکاوٹ۔ یہی بات تھی کہ میں شیطانی راستے پر اندھا دھند آگے بڑھتا چلا گیا۔ بلا مبالغہ میں نے سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو گمراہ

کر کے اس شیطانی چکر میں پھنسا دیا ہے۔ مسلمانوں کو آج تک سمجھ ہی نہیں آسکی کہ نوری علم اور کالے علم میں کیا فرق ہے وہ تو بس یہی چاہتے ہیں کہ ان کی خواہشات پوری ہو جائیں، امیدیں بر آئیں اور یہ کام زیادہ آسانی سے کالے جادو سے ہو سکتا ہے پھر آپ کی ساتھی لڑکی جولیا کو میرے حوالے کیا گیا تاکہ آپ جب آئیں تو آپ کو اس لڑکی جولیا کی مدد سے گمراہ کروں لیکن پھر انتہائی حیرت انگیز انداز میں جولیا غائب ہو گئی اور سوامی زیالا جسے میں گرو مہاراج کہتا تھا اس نے جولیا کے غائب ہونے پر مجھے چھ ماہ کے لئے ناسانی کنوئیں میں پھینکنے کی سزا دی۔ زیالا کی ایک شیطانی قوت پوجاری نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا جہاں چھوٹے چھوٹے سیاہ بچھوؤں کی تعداد لاکھوں میں تھی۔ مسلسل مجھے کاٹتے رہتے یہ ایسا عذاب تھا کہ جس نے میری روح تک کو گھائل کر دیا اور ابھی یہ میری سزا کا پہلا دن تھا بس اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی کہ مجھ جیسے گنہگار پر اس کی نظر کرم ہو گئی اور مجھے خیال آگیا کہ ایسا ہی عذاب کافروں اور مشرکین کو جہنم میں دیئے جانے سے متعلق کتاب مقدس میں وضاحت سے بتایا گیا ہے اور یہ دنیا کا عذاب کس قدر ہولناک ہے تو پھر جہنم کا عذاب کیا ہو گا۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی اور مجھ جیسے گنہگار کو اس نے اپنی رحمت سے سچے دل سے توبہ کرنے کی توفیق بخش دی اور پھر میری توبہ کو قبول بھی کر لیا۔ اس طرح میں تاریکی سے نکل کر روشنی میں آگیا۔ پھر صوفی صاحب وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے رسی کی مدد سے مجھے اس کنوئیں سے باہر

نکالا اور مجھے ساتھ لے کر ایک ویران سی مسجد میں آگئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں اس لئے پاکیشیا سے یہاں بھیجا گیا ہے کہ وہ مجھے آپ سے ملوا سکیں اور مجھے حکم دیا کہ اب میں نے آپ سے مل کر اس شیطان زیالا کے خاتمے کے لئے کام کرنا ہے کیونکہ مشیت ایزدی کی طرف سے یہ اشارہ ہو چکا ہے کہ اس شیطان زیالا کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا جائے اور اب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ صوفی صاحب جب تک میرے ساتھ رہے ہیں اس شیطان زیالا کو یہ علم نہ ہو سکا تھا کہ میں کہاں ہوں لیکن جیسے ہی صوفی صاحب واپس گئے ہیں اس شیطان زیالا کو اس ساری بات کی اطلاع مل چکی ہو گی اور اب وہ اپنی شیطانی طاقتوں سمیت قیامت کی طرح ہم پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو رہا ہو گا۔ ناٹک پوجاری نے کہا۔

"تو آپ کے دل میں ابھی تک اس شیطان کا خوف موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو آپ کے لئے کہہ رہا ہوں مجھے اپنی تو اب پرواہ نہیں ہے جس لمحے بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا میں اپنی جان اس جان آفرین کے حوالے کر دوں گا تاکہ حق بحقدار رسید ہو سکے البتہ آپ اس راستے کے مسافر نہیں ہیں یہ ٹھیک ہے کہ آپ میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں اور آپ کی ایمانیات بھی مسلمہ ہے لیکن اس شیطان کے مقابلے پر تو نوری علم کی طاقتیں کام دے سکتی ہیں مجھے تو حیرت ہے کہ آخر پاکیشیا کے نوری بزرگوں نے یہ سوچ کر آپ کو اس شیطان سے

مقابلے پر بھیجا ہے"۔۔۔۔ بارخانی نے کہا۔

"آپ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ اس شیطان کے پاس کس کس قسم کی طاقتیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تفصیل بتائی ہی نہیں جا سکتی۔ اس کے پاس تو لاکھوں طاقتیں ہیں البتہ میں تو چند طاقتوں سے واقف ہوں۔ وہ سفلی دنیا کا واقعی بادشاہ ہے"۔ بارخانی نے کہا۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم واپس چلے جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں کہہ سکتا جب آپ کو اس کام کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ میں یہ کام کرنے کی اہلیت موجود ہے۔ میں تو صرف یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ آپ اس کام کو آسان نہ سمجھیں۔ باقی میرے لائق جو خدمت ہو آپ بتائیں میں اسے پوری کرنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ بارخانی نے کہا۔

"کیا آپ ہمیں اس زیالا کی رہائش گاہ تک پہنچا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں چانگ میں یا سیاہ وادی میں"۔۔۔۔ بارخانی نے کہا۔

"جہاں وہ مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہو گا"۔۔۔۔ بارخانی نے جواب دیا۔

"کیا کسی طریقے سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں ہے تاکہ ہم

وہیں براہ راست پہنچ جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"معلوم تو ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا کریں یہاں سے چانگ چلیں۔ وہاں میرا اپنا گھر موجود ہے وہاں سے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ بارخانی نے کہا۔

"کیا کسی علم سے معلوم کریں گے یا کسی سے پوچھیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس نے اپنے گرد شیطانی طاقتوں کے کئی حصار باندھ رکھے ہیں میرے پاس تو سرے سے کوئی نوری علم ہی نہیں ہے میرے پاس تو جو کچھ تھا وہ سب شیطان کا دیا ہوا تھا جس سے اب میں توبہ کر چکا ہوں۔ میں تو اب ایک عام آدمی ہوں۔ چانگ میں سردار شاندا ہے جو حکومت شوگران کا نمائندہ بھی ہے وہ چانگ اور اس سارے علاقے کا سردار بھی ہے۔ سارے چانگ میں اس کا اپنا قبیلہ رہتا ہے اور وہ زیالا کا خاص آدمی ہے اس سے آسانی سے معلوم ہو سکے گا"۔۔۔۔ بارخانی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے ہمیں واقعی پہلے چانگ پہنچنا چاہئے۔ اس کے بعد آگے کی بات سوچیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بارخانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سوامی زپالا کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا اس کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔ وہ چانگ میں اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔

"اس بارخائی کی یہ جرات کہ وہ میرے دشمنوں سے مل جائے میں اس کا انجام عبرتناک بنا دوں گا۔ میں اس پر قیامتیں توڑ دوں گا"---- سوامی زپالا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو سوامی زپالا تیزی سے مڑا۔ دروازے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہو رہا تھا اس کا سر گنجا تھا۔ جسم پر اس نے جوگیوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک سانپ کی شکل کی لاٹھی پکڑی ہوئی تھی۔ اس کی نہ صرف داڑھی مونچھیں غائب تھیں بلکہ بھنوؤں اور پلکوں کے بال تک نہ تھے۔ پیروں سے وہ ننگا تھا۔

"آؤ نند لعل۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"---- زپالا نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مہاراج کا غلام حاضر ہے"---- نند لعل نے آگے بڑھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ نند لعل بیٹھو۔ آج میں بہت پریشان ہوں۔ بڑے طویل عرصے کے بعد آج میں پریشان ہوا ہوں اور تم ہی اس پریشانی میں میری مدد کر سکتے ہو۔ بیٹھو"---- زپالا نے کہا اور خود بھی ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔ نند لعل سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز بیحد مودبانہ تھا۔

"بارخائی نے ہم سے بغاوت کر دی ہے وہ ہمارے دشمنوں سے مل گیا ہے"---- زپالا نے کہا تو نند لعل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بارخائی نے مہاراج۔ وہ تو آپ کا انتہائی بااعتماد چیلا تھا مہاراج۔ اسے کیا ہوا"---- نند لعل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انسان کا دماغ خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ اس نے میرا نقصان کیا تو میں نے اسے چھ ماہ کے لئے ناسانی کنوئیں میں پھینکوا دیا لیکن وہ وہاں سے غائب ہو گیا اس نے کسی روشنی والے آدمی کی مدد حاصل کر لی"---- زپالا نے جواب دیا۔

"پھر مہاراج میرے لئے کیا حکم ہے"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"سنو نند لعل۔ مسئلہ صرف اس بارخائی کا نہیں ہے مسئلہ اس بار

پاکیشیا کی روشنی کی طاقتوں کا ہے۔ ہوا یہ کہ اس بار ہم نے فیصلہ کیا کہ کافرستان پر اپنے آدمی کو حاکم بنا دیں تاکہ کافرستان میں ہماری طاقت بڑھ جائے چنانچہ ہمارا آدمی حاکم بن گیا۔ اب یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے دھرم کا سب سے بڑا دشمن پاکیشیا ہے اس لئے ہم نے اسے حکم دیا کہ وہ پاکیشیا کو تباہ و برباد کر دے۔ حاکم نے جب اس کام کا بیڑہ لیا تو اسے پاکیشیا کی ایک دفاعی فائل کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہم اپنی طاقتوں کی مدد سے یہ فائل حاصل کر سکتے تھے اور ہم نے کوشش بھی کی لیکن ہمیں ناکامی ہوئی کیونکہ پاکیشیا میں روشنی کی طاقتوں کا بہت زور ہے۔ حاکم نے ہمیں بتایا کہ پاکیشیا کا ایک آدمی ہے علی عمران اگر وہ چاہے تو یہ فائل حاصل کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے بتایا کہ جب تک یہ علی عمران ختم نہیں ہو گا فائل اگر ہم نے کسی طرح حاصل بھی کر لی تو وہ پھر واپس لے جائے گا اس کا خاتمہ بہت ضروری ہے چنانچہ ہم نے اپنی طاقتوں کو اس عمران کے خلاف کام کرنے کے لئے بھجوایا۔ اس عمران پر قبضہ کر لیا گیا اس نے فائل بھی حاصل کر کے ہمارے ایک آدمی تک پہنچا دی لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران ختم ہوتا روشنی کی طاقتیں حرکت میں آ گئیں اور عمران کو بھی ہمارے حصار سے نکال لیا گیا اور فائل بھی ہمارے آدمی سے واپس لے لی گئی اس طرح ہم مکمل طور پر ناکام ہو گئے اس پر ہمیں بیحد غصہ آیا لیکن ہم مجبور تھے۔ ہم نے اس بارخانی سے مشورہ کیا تو بارخانی نے ہمیں مشورہ دیا کہ ہم اس عمران کے کسی ایسے قریبی تعلق رکھنے

والے آدمی کو پکڑ کر سیاہ وادی میں لے آئیں جس کے پیچھے وہ عمران یہاں پہنچ جائے پھر اس پر غلبہ پا کر اس سے یہی کام کرایا بھی جا سکتا ہے اور اسے جس وقت ہم چاہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ مشورہ ہمیں پسند آیا۔ چنانچہ ہم نے اس عمران کی ایک ساتھی لڑکی جولیا کو اپنی طاقتوں کی مدد سے اغوا کرا کر سیاہ وادی میں منگوا لیا مجھے بتایا گیا کہ عمران اس لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس لئے وہ لامحالہ اس لڑکی کے پیچھے سیاہ وادی میں آئے گا لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ روشنی کی طاقتوں نے عمران کو بتایا ہے کہ وہ جب سیاہ وادی میں جائے گا تو مارا جائے گا اس پر ہم نے اپنا منصوبہ بدل دیا اور اس لڑکی جولیا کو بارخانی کے حوالے کر دیا گیا تاکہ عمران مطمئن ہو کر یہاں آئے لیکن روشنی کی طاقتوں نے اس لڑکی جولیا کو بارخانی سے واپس حاصل کر لیا جس پر مجھے غصہ آیا اور میں نے بارخانی کو ناسائی کنوئیں میں قید کر دیا اور اس کے بعد کی بات میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ وہ لڑکی بھی واپس جا چکی ہے۔ بارخانی بھی ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے"۔۔۔۔ زپالا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اس نے ساری بات کو توڑ موڑ کر بیان کیا تھا۔

"موجودہ صورت حال کیا مہاراج"۔۔۔۔ نند عش نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"موجودہ پوزیشن معلوم کرنا پڑے گی۔ میں نے تو غصے میں معلوم ہی نہیں کی"۔۔۔۔ زپالا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ

میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو اس کی پھونک دھواں سی بن گئی اور چند لمحوں بعد جب دھواں ختم ہوا تو کمرے میں ایک انتہائی مکروہ صورت عورت موجود تھی۔ اس عورت کے جسم پر کسی قسم کا کوئی لباس نہ تھا لیکن اس کے سر کے بال اس قدر لمبے اور گھنے تھے کہ اس کے پورے جسم کے گرد بال ہی بال تھے صرف اس کا مکروہ اور بدشکل سا چہرہ نظر آ رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں انڈے کی طرح سفید تھیں ان میں سیاہ نقطہ موجود نہ تھا۔

"گوندنی حاضر ہے آقا"۔۔۔۔ اس عورت نے مکروہ اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"گوندنی۔ بارخانی اور پاکیشیا کے علی عمران دونوں کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"گوندنی کی بھینٹ دو آقا تاکہ گوندنی سب کچھ معلوم کر سکے"۔ گوندنی نے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"جاؤ ایک آدمی میرے محل سے لے لو میری طرف سے اجازت ہے"۔۔۔۔ زیالا نے کہا تو گوندنی نے بڑے مکروہ انداز میں کلکاری سی ماری جیسے زیالا کی اجازت سے اسے بے پناہ خوشی ہوئی ہو۔

"تم واقعی زیالا ہو آقا۔ ایک ہڈی کی جگہ پورا ایک آدمی دے دیتے ہو۔ میں ابھی آئی آقا"۔۔۔۔ گوندنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دھواں ختم ہوا تو وہاں گوندنی موجود نہ تھی۔

"آقا۔ یہ عمران آخر کس قسم کا آدمی ہے۔ کہ روشنی کی طاقتیں اس کی حمایت میں کام شروع کر دیتی ہیں۔ کیا اس کا تعلق بھی اس سلسلے سے ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا اس سلسلے سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ ایک عام سا آدمی ہے البتہ اس کا کردار بے حد مضبوط ہے اور روشنی کی عبادتوں کی وجہ سے اس کی روح بھی ترو تازہ اور طاقتور ہے پھر وہ پاکیزگی کے حصار میں رہتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کی ماں بہت نیک عورت ہے اور وہ اس کے لئے دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے اس کے ساتھ ساتھ ماں بیٹا دونوں بے حد رحم دل ہیں بس یہی ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اس پر ہم آسانی سے غلبہ نہیں پا سکتے"۔۔۔۔ زیالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ روشنی کے سلسلے میں باقاعدہ منسلک نہیں ہے لیکن اس کے اندر اس سلسلے کی خصوصیات موجود ہیں"۔ نند لعل نے کہا اور زیالا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دھواں ایک بار پھر کمرے میں نظر آنے لگا اور وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد دھواں ختم ہوا تو گوندنی نظر آنے لگی لیکن اس کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک نوجوان آدمی کی کھوپڑی پکڑی ہوئی تھی جس کی گردن سے مسلسل خون بہہ رہا تھا اور وہ بار بار اس کھوپڑی کو اٹھا کر اس کی گردن سے بہتا ہوا خون چاٹ لیتی۔

"بھینٹ پسند آئی تمہیں" ---- زیالا نے کہا۔

"ہاں آقا۔ بڑے عرصے کے بعد اس قدر اچھی بھینٹ ملی ہے۔ تمہاری دیا ہے آقا" ---- اس مکروہ عورت نے ایک بار پھر کلکاری مارتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا بتاؤ کہ کیا معلوم کر کے آئی ہو" ---- زیالا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ بارخانی لاسکر سے چانگ آ رہا ہے اس کے ساتھ ایک پاکیشیائی آدمی ہے جس کا نام عمران ہے۔ ایک پاکیشیائی عورت ہے جس کا نام صالحہ ہے اور دو حبشی ہیں جن میں سے ایک کا نام جوزف اور دوسرے کا نام جوانا ہے۔ یہ لوگ پاکیشیا سے لاسکر پہنچے اور وہاں ایک ہوٹل میں رہے۔ بارخانی ایک پاکیشیائی کے ساتھ وہاں پہنچا اور وہ پاکیشیائی جس کا تعلق روشنی سے تھا واپس چلا گیا اور اب بارخانی ان کو ساتھ لئے اپنے گھر آ رہا ہے اور اس بارخانی کے گرد روشنی کا ہالہ موجود ہے اور آقا۔ بارخانی اور عمران آپ کے خلاف باتیں کرتے رہے ہیں۔ یہ عمران آپ سے ٹکرانے آیا ہے اور وہ آپ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اور آقا اس کے گرد سنہری روشنی کا ہالہ موجود ہے اس حبشی جوزف کے گرد بھی نیلی روشنی کا ہالہ ہے جبکہ وہ عورت صالحہ اور دوسرا حبشی جوانا وہ خالی ہیں" ---- گوندنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جوزف کے گرد نیلی روشنی کا ہالہ۔ کیا مطلب۔ کیا اس کا تعلق افریقہ سے ہے کیونکہ نیلی روشنی تو افریقی جادو سے ہی پیدا ہوتی ہے" - زیالا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ جادوگر نہیں ہے آقا۔ لیکن افریقی جادوگروں کا پسندیدہ آدمی ہے اس لئے اس کے گرد بھی روشنی کا ہالہ ہے آقا" ---- گوندنی نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ سب کہاں ہیں" ---- زیالا نے پوچھا۔

"وہ چانگ پہنچنے والے ہیں آقا۔ بارخانی چانگ میں اپنے گھر پہنچ کر سردار شاندا سے رابطہ کرے گا اور پھر سردار شاندا سے وہ آپ کے متعلق پوچھے گا کہ آپ کہاں ہیں" ---- گوندنی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتی ہو" ---- زیالا نے کہا تو گوندنی نے سر جھکا کر سلام کیا اور ایک بار پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور اس کے بعد دھوئیں سمیت غائب ہو گئی۔

"ہاں اب بتاؤ نند لعل کہ کیا ہونا چاہئے" ---- زیالا نے نند لعل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ حکم کریں آقا۔ نند لعل کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں آپ کی طاقتیں تو ان روشنی والوں پر غلبہ نہیں پا سکتیں لیکن نند لعل کی نندنی کے لئے ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہے" ---- نند لعل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا نندنی پاکیزگی کے حصار کو توڑ سکتی ہے" - زیالا نے قدرے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میرے آقا۔ نندنی تو کیا کوئی بھی پاکیزگی کے حصار کو نہیں توڑ سکتا۔ لیکن نندنی میں طاقت ہے کہ وہ اس آدمی کو مجبور کر سکتی ہے کہ وہ پاکیزگی کا حصار خود ہی توڑ ڈالے۔ ویسے بھی ان لوگوں میں ایک عورت موجود ہے جو خالی ہے اس عورت پر تو نندنی بڑی آسانی سے قبضہ کر سکتی ہے اور پھر اس عورت کے ذریعے جو وہ چاہے کرا سکتی ہے"---- نند لعل نے کہا۔

"کتنی بھینٹ لو گے۔ بولو"---- زپالا نے کہا۔

"جتنی ان کی تعداد ہے آقا"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لے لو۔ میری طرف سے اجازت ہے لیکن میری بات اچھی طرح سن لو بھینٹ لینے کے بعد اگر تم ناکام رہے تو پھر تم اپنی اس نندنی اور باقی تمام طاقتوں سمیت جل کر راکھ ہو جاؤ گے"- زپالا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آقا۔ یہ تو ہمارا قانون ہے آقا"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"تو پھر میں مطمئن ہو کر سیاہ وادی میں چلا جاؤں"---- زپالا نے کہا۔

"بالکل میرے آقا۔ میں وہیں خود پیش ہو کر کورنش بجا لاؤں گا"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"اگر تم اس میں کامیاب رہے نند لعل تو اس بھینٹ کے علاوہ میں تمہیں راجواڑی بھی بخش دوں گا"---- زپالا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ واقعی دیالو ہیں آقا۔ راجواڑی تو میری زندگی بھر کا خواب ہے میرے آقا"---- نند لعل نے اٹھ کر زپالا کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں ملے گی۔ لیکن کامیاب ہونے کے بعد۔ اب جاؤ"- زپالا نے کہا تو نند لعل نے سلام کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو زپالا نے زور سے تالی بجائی اور اندرونی طرف کا ایک دروازہ کھلا اور ایک لنگڑی عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کی ایک ٹانگ تھی اور وہ بغیر کسی سہارے کے اس ایک ٹانگ پر اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہی تھی۔

"رام پیاری حاضر ہے آقا"---- اس لنگڑی عورت نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"رام پیاری۔ نند لعل کو ہم نے ایک کام دیا ہے۔ تم نے دیکھنا ہے کہ وہ اس کام کو کس طرح سرانجام دیتا ہے جو تم نے علیحدگی میں مجھے تفصیل بتانی ہے"---- زپالا نے کہا۔

"جو حکم آقا"---- لنگڑی عورت نے کہا اور ایک بار پھر پھدک پھدک کر واپس اسی دروازے کی طرف بڑھتی گئی۔

صالحہ پہاڑی چٹان پر بیٹھی پہاڑیوں کا نظارہ کر رہی تھی۔ عمران، جوزف، جوانا اور بارخانی کے ساتھ سردار شاندا سے ملنے چلا گیا تھا اور صالحہ چونکہ کمرے میں بیٹھی بور ہو گئی اس لئے وہ اس مکان سے نکل کر اس کے عقبی طرف آ گئی۔ یہاں دور دور تک پھیلی ہوئی پہاڑیوں کا منظر بیحد خوبصورت تھا اس لئے وہ وہاں بیٹھ کر اس نظارے کو دیکھنے لگی۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک صالحہ کو گھنگھروؤں کی آواز سنائی دی اس نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں گہرائی سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک انتہائی خوبصورت مقامی لڑکی کو اوپر آتے دیکھا اس لڑکی نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ انتہائی خوبصورت اور نوجوان تھی اس کے دونوں پیروں میں گھنگھرو بندھے ہوئے تھے وہ اوپر آئی تو صالحہ کو بیٹھی دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ

آ گئی صالحہ کو وہ بیحد اچھی لگی۔

"آپ پاکیشیائی ہیں شاید"---- لڑکی نے صالحہ کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام صالحہ ہے اور میں پاکیشیا سے آئی ہوں اور یہاں بارخانی کی مہمان ہوں۔ تم کون ہو"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا ویسے وہ دل ہی دل میں حیران بھی ہو رہی تھی کہ اس مقامی لڑکی کو پاکیشیائی زبان نہ صرف آتی تھی بلکہ وہ یہ زبان انتہائی روانی سے بول بھی رہی تھی۔

"میرا نام نندنی ہے۔ میں یہاں قریب ہی رہتی ہوں"---- اس لڑکی نے جواب دیا اور صالحہ کے قریب بیٹھ گئی۔

"تم پاکیشیائی زبان اتنی روانی سے کیسے بول لیتی ہو"---- صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں تو پیدا ہی پاکیشیا میں ہوئی تھی۔ میرے ماتا پتا وہیں رہتے تھے۔ ہمیں یہاں واپس آئے پانچ چھ سال ہوئے ہیں"---- نندنی نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو تم سے ملاقات میرے لئے اچھی رہی۔ کم از کم تم مجھے یہاں کے حالات تو بتا سکتی ہو یہاں کی سیر بھی کرا سکتی ہو"- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ لیکن اس کے لئے مجھے اپنی ماتا پتا سے اجازت لینی پڑے گی کیونکہ ایک ہفتے بعد میرا بیاہ ہونے والا ہے اور ہمارے

ہاں رواج ہے کہ بیاہ سے پہلے ہم اپنے گھر سے زیادہ دور نہیں جا سکتیں اور اگر جائیں تو ماتا پتا سے اجازت لینی ہوتی ہے یہاں قریب ہی میرا گھر ہے۔ آئیں میرے ساتھ۔ میرے ماتا پتا سے بھی مل لیں وہ بھی آپ کو دیکھ کر بیحد خوش ہوں گے"---- نندنی نے اس طرح پیار بھرے لہجے میں کہا کہ صالحہ انکار نہ کر سکی۔ ویسے بھی وہ فارغ تھی اس لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر نندنی اسے ساتھ لئے نیچے گہرائی میں اترتی چلی گئی جہاں سے وہ نمودار ہوئی تھی۔ یہ ایک تنگ سا راستہ تھا کافی گہرائی میں پہنچ کر وہ مڑی اور پھر ایک پہاڑی سرنگ سے گزر کر وہ ایک اور کھلی وادی میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک کنارے پر لکڑی کا ایک کافی بڑا سا مکان بنا ہوا تھا جس کی چمنی سے دھواں نکل رہا تھا۔

"وہ سامنے ہمارا مکان ہے"---- نندنی نے اس مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پتا کیا کرتے ہیں"---- صالحہ نے پوچھا۔

"پہلے تو پاکیشیا میں لوہے کا سامان بیچتے تھے لیکن اب کچھ نہیں کرتے کیونکہ وہ بیحد بیمار ہو گئے تھے اس لئے انہیں واپس آنا پڑا۔ یہاں آکر وہ صحت یاب ہو گئے ہیں یہاں میرا بڑا بھائی ہے اسے یہاں ملازمت مل گئی ہے البتہ میرے بیاہ کے بعد ان کا خیال ہے کہ وہ واپس پاکیشیا چلے جائیں"---- نندنی نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مکان کے سامنے پہنچ گئیں۔ مکان کا دروازہ بند تھا نندنی نے دروازے پر دستک دی تو

چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔

"یہ میرا بھائی ہے گوپال۔ اور گوپال یہ صالحہ ہیں پاکیشیا سے آئی ہیں۔ بابا بارخائی کی مہمان ہیں ان کے مکان کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ میں انہیں ساتھ لے آئی ہوں۔ یہ اب میری سکھی بن چکی ہیں"- نندنی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو گوپال نے دونوں ہاتھ جوڑ کر صالحہ کو سلام کیا اور ساتھ ہی وہ ہنس پڑا۔

"تمہیں سکھیاں بنانے کا بڑا شوق ہے"---- گوپال نے کہا اور نندنی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آئیے اندر آجائیے۔ ہمارے ماتا پتا بھی آپ سے مل کر بیحد خوش ہوں گے"---- گوپال نے نندنی کے ساتھ بات کرتے ہوئے مڑ کر صالحہ سے کہا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ صالحہ نندنی کے ساتھ اندر داخل ہوئی سامنے ایک چھوٹا سا صحن تھا جس میں ایک عورت اور ایک مرد لکڑی کی چوکیوں پر بیٹھے ہوئے تھے مرد اور عورت دونوں مقامی تھے وہ دونوں صالحہ کو دیکھ کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر نندنی نے جس طرح اپنے بھائی گوپال سے صالحہ کا تعارف کرایا تھا اسی طرح اس نے اپنے ماتا پتا سے صالحہ کا تعارف کرایا۔

"بیٹھو۔ پتری تم پاکیشیا سے آئی ہو ہماری تو ساری زندگی ہی پاکیشیا میں گزری ہے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے اور آنند ملا ہے تم سے مل کر"---- نندنی کی ماتا اور پتا نے بڑے شفقت بھرے لہجے میں کہا

اور صالحہ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ بھی ان کے ساتھ ہی چوکی پر بیٹھ گئی۔ وہ بڑی دلچسپ نظروں سے اس پہاڑی کیبن نما گھر کو دیکھ رہی تھی۔

"جاؤ نندنی اپنی سکھی کے لئے پینے کے لئے کچھ لے آؤ"۔ نندنی کی ماں نے نندنی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھے کچھ نہیں پینا۔ آپ تکلف نہ کریں"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم پہلی بار گھر آؤ اور خالی منہ چلی جاؤ۔ جاؤ نندنی لے آؤ کچھ کھانے پینے کو"۔۔۔۔ نندنی کی ماتا نے کہا اور نندنی سر ہلاتی ہوئی ایک کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ نندنی کے پتا نے صالحہ سے پاکیشیا کے بارے میں بات چیت شروع کر دی اور صالحہ اس کی باتیں سن کر سمجھ گئی کہ وہ واقعی پاکیشیا میں طویل عرصہ رہا ہے۔ اسی لمحے نندنی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک گلاس تھا جس پر ایک کپڑا رکھا ہوا تھا۔ کپڑے کے کنارے پر موتی لٹک رہے تھے۔

"یہ کیا ہے نندنی۔ دیکھنا میں مسلمان ہوں اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز نہ دے دینا جو میرے دین میں منع ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے آخر کار وہ بات کہہ ڈالی جو وہ کہنا نہ چاہتی تھی تو نندنی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"صرف پانی ہے۔ سادہ پانی۔ مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ ان معاملات میں بیحد خیال رکھتے ہو"۔۔۔۔ نندنی نے کپڑا ہٹا کر گلاس صالحہ کے

سامنے کرتے ہوئے کہا۔ گلاس واقعی پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"ارے دودھ لے آتی"۔۔۔۔ نندنی کے پتا نے کہا۔

"نہیں پتا جی۔ میں اپنی سکھی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی"۔ نندنی نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ ہنس پڑی۔ اس نے نندنی کے ہاتھ سے گلاس لیا اور پھر اس کا ایک گھونٹ لیا واقعی عام سادہ پانی تھا اس لئے وہ اطمینان سے پورا گلاس پی گئی اور پھر خالی گلاس اس نے نندنی کو واپس دے دیا۔

"اب اجازت دو آؤ چلیں"۔۔۔۔ صالحہ نے نندنی سے کہا تو نندنی نے اپنی ماتا پتا سے صالحہ کو چانگ کی سیر کرانے کی اجازت طلب کی جو ان دونوں نے خوشی سے دے دی۔

"آؤ سکھی۔ میرے کمرے میں آ جاؤ۔ میں تمہیں اپنے ہاتھ کی کڑھی ہوئی چیزیں دکھاؤں"۔۔۔۔ نندنی نے کہا اور پھر صالحہ کو ساتھ لے کر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئی۔ صالحہ کو اس نے ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا گتے کا ڈبہ اٹھایا اور اسے صالحہ کے سامنے رکھ کر کھول دیا اس ڈبے میں کڑھے ہوئے رومال بھرے ہوئے تھے۔

"دیکھو"۔۔۔۔ نندنی نے کہا تو صالحہ نے ایک رومال اٹھا لیا۔ اس رومال میں سرخ دھاگے سے کسی عورت کا چہرہ کاڑھا گیا تھا ایک ایسی عورت کا جس کے چھ ہاتھ تھے اور اس کی سرخ زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی چہرہ انتہائی بدصورت تھا۔

"یہ کس کو کاڑھا ہے تم نے اس رومال پر"---- صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کالی دیوی ہے۔ کالی دیوی۔ دیکھو اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھو"---- نندنی نے کہا تو صالحہ نے اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کالی دیوی کی آنکھوں سے سرخ رنگ کی لہریں سی نکلیں اور صالحہ کی آنکھوں میں گھستی چلی گئیں۔ صالحہ نے بے اختیار پلکیں جھپکیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا ہو اس نے اپنے سر کو جھٹکا تو دھواں یکلخت غائب ہو گیا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک تصویر ہے نندنی۔ مجھے تو یوں لگا جیسے اس تصویر کی آنکھوں سے لہریں نکل کر میری آنکھوں میں گھس گئی ہوں اور میرے ذہن پر دھواں سا پھیلتا چلا گیا ہو"---- صالحہ نے رومال کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا تو نندنی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کالی دیوی ہے یہ کالی دیوی"---- نندنی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور رومال واپس ڈبے میں رکھ کر اس نے ڈبہ الماری میں رکھ دیا۔

"آؤ اب چلیں"---- نندنی نے کہا اور صالحہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس مکان سے نکل کر دوبارہ اس طرف کو چلنے لگیں جدھر سے آئیں تھیں۔

"تمہارا نام بیحد خوبصورت ہے"---- نندنی نے کہا تو صالحہ بے

اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں پسند ہے تو تم رکھ لو"---- صالحہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو نندنی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر ایسا ہے تو نام بدل لیں"---- نندنی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تو اپنا نام نہیں بدل سکتی۔ تم چاہو تو بدل لو"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیا تمہیں اپنے منگیتر کا خوف ہے"---- نندنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں نندنی۔ ابھی میری منگنی نہیں ہوئی"---- صالحہ نے جواب دیا تو نندنی اس طرح حیرت سے صالحہ کو دیکھنے لگی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کسی لڑکی کی منگنی بھی نہیں ہو سکتی۔

"تو پھر تم کس کے ساتھ تابات آئی ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم اپنے منگیتر کے ساتھ آئی ہو"---- نندنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک دفتر میں کام کرتی ہوں اس دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ آئی ہوں"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر مجھے تو اپنے ان ساتھیوں سے ملاؤ"---- نندنی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ضرور ملواؤں گی لیکن ابھی وہ کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کون سی جگہیں دیکھنی ہیں۔ پتہ مجھے

دکھا رہی ہو"---- صالحہ نے کہا۔

"یہاں دیکھنے کے قابل تو مندر ہیں یا گپھائیں۔ جو تم دیکھنا چاہو وہی دکھا دیتی ہوں"---- نندنی نے کہا۔

"گپھائیں کیا ہوتی ہیں"---- صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"غاروں کو کہتے ہیں۔ ایسی غاریں جو بہت بڑی بڑی ہوں۔ ان غاروں میں جوگی اور سادھو اپنے اپنے دھرم کی عبادت کرتے ہیں"۔ نندنی نے جواب دیا۔

"غاروں کو کیا دیکھنا۔ یہاں کوئی باغ' کوئی پارک' کوئی مجسمہ یا کوئی ایسی جگہ جو دوسری جگہ نہ ہو"---- صالحہ نے کہا۔

"یہاں ایک عمارت ہے جو بغیر ستونوں کے ہوا میں کھڑی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رام دیو کی شکتی کی وجہ سے ہوا میں کھڑی ہے"۔ نندنی نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"ہوا میں عمارت کھڑی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"---- صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"آؤ۔ یہاں سے نزدیک ہی ہے یہ عمارت۔ خود دیکھ لو"۔ نندنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راستہ بدل لیا اور پھر اونچی نیچی پہاڑیوں میں گھومتی ہوئی وہ دونوں جب ایک پہاڑی کی چوٹی پر پہنچیں تو صالحہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہاں واقعی سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک چھوٹی سی عمارت زمین سے تقریباً چار پانچ فٹ کی بلندی پر موجود تھی۔ اس عمارت کے نیچے خلا تھا۔ لکڑی کی ایک سیڑھی لگی

ہوئی تھی اور لوگ سیڑھی کی مدد سے اس عمارت میں آ جا رہے تھے۔

"حیرت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا"---- صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"خود دیکھ لو رام دیو کی شکتی"---- نندنی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"رام دیو کون ہے"---- صالحہ نے کہا۔

"ہمارے دھرم کا ایک پجاری ہے پانچ سو سال سے اوپر اس کی عمر ہے۔ اس میں بڑی شکتیاں ہیں اور وہ لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنی شکتیاں استعمال کرتا رہتا ہے۔ یہ جتنے لوگ بھی جا رہے ہیں یہ سب رام دیو کی شکتی سے کام لینے جا رہے ہیں اور سب کے کام ہو جاتے ہیں۔ آج تک کوئی ایسا آدمی سامنے نہیں آیا جو یہ کہے کہ رام دیو نے اس کا کام نہیں کیا"---- نندنی نے کہا۔

"کیا میں اندر جا سکتی ہوں"---- صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ رام دیو کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ سب انسان ہیں اور سب کے کام ہونے چاہئیں"---- نندنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ چلیں۔ میں اس عجیب و غریب عمارت کو اندر سے دیکھنا چاہتی ہوں"---- صالحہ نے کہا تو نندنی کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سیڑھی پر چڑھ کر عمارت میں داخل ہو گئیں۔ چھوٹی سی عمارت کے درمیان

صحن تھا اور اس کے گرد کمرے بنے ہوئے تھے جن کی تعداد چار تھی۔ لوگ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"آؤ ادھر کمرے میں رام دیو مہاراج ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھ لو"---- نندنی نے کہا اور صالحہ کو لے کر کونے میں بنے ہوئے ایک کمرے کی طرف چل پڑی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ نندنی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ اندر۔ دروازہ کھلا ہوا ہے"---- اندر سے ایک نرم سی آواز سنائی دی تو نندنی نے دروازہ کھولا اور پھر صالحہ کو اندر چلنے کا اشارہ کیا اور خود اندر داخل ہو گئی۔ نندنی کے پیچھے صالحہ بھی اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ہرن کی کھال بچھی ہوئی تھی۔ اس پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور سر سے وہ گنجا تھا اور اس کا صرف سر ہی بالوں سے بے نیاز نہ تھا بلکہ داڑھی مونچھ حتیٰ کہ بھنوؤں اور پلکوں کے بال تک نہ تھے۔ اس کے ہاتھ میں سانپ کی شکل کی ایک لاٹھی تھی اور اس کی نظریں صالحہ پر جمی ہوئی تھیں۔

"آؤ نندنی۔ آج تو اپنی سکھی کو بھی ساتھ لے آئی ہو۔ آؤ۔ آؤ"۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"میرا نام صالحہ ہے اور میں پاکیشیا سے آئی ہوں۔ مجھے یہ عمارت دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی ہے آخر یہ کس طرح ہوا میں ٹھہری ہوئی ہے"۔ صالحہ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سب ایشور کی کرپا ہے۔ ایشور ہم پر مہربان ہے وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتا اور مجھے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم اپنے ساتھیوں سمیت سفلی دنیا کے شری مہاراج زیالا کے خاتمہ کے لئے یہاں آئے ہو۔ شری زیالا واقعی شیطان ہے لوگوں کو تکلیفیں دیتا رہتا ہے مجھے خوشی ہے کہ تم لوگ اس کے خاتمے کے لئے یہاں آئے ہو۔ اگر تم چاہو تو میں اس کام میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ میں تمہیں ایسی طاقت دے سکتا ہوں کہ تم پر اس شیطان زیالا کا وار نہ چلے گا اور تم آسانی سے اس کا خاتمہ کرا دو گی"---- اس آدمی نے کہا۔

"مثلاً کس قسم کی طاقت"---- صالحہ نے چونک کر کہا۔

"صرف چند بال ہیں مرگ چھالا کے"---- اس آدمی جس کا نام نندنی نے رام دیو بتایا تھا' نے کہا۔

"مرگ چھالا۔ وہ کیا ہوتی ہے۔ کیا مطلب ہوا"---- صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"تم اسے ہرن کی کھال کہتی ہو۔ یہ کھال جس پر میں بیٹھا ہوں ہم اسے مرگ چھالا کہتے ہیں۔ مرگ ہرن کو کہتے ہیں اور چھالا کھال کو۔ اس طرح مرگ چھالا کا مطلب ہرن کی کھال ہوا۔ ایسی کھال جس پر بال موجود ہوں"---- رام دیو نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان بالوں سے کیا ہو گا"---- صالحہ نے کہا۔

"تم ان بالوں کو اپنے گروپ لیڈر عمران کی جیب میں ڈال دینا کہ

اسے معلوم نہ ہو سکے پھر وہ جیسے ہی زیپالا کے پاس جائے گا زیپالا کا کوئی منتر اس پر اثر نہ کر سکے گا۔ اس کی ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور اسے آسانی سے مارا جا سکے گا"۔۔۔۔ رام دیو نے کہا۔

"لیکن عمران سے چھپا کر کیوں۔ اسے بتا کر کیوں نہ رکھے جائیں یہ بال"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ اس بات پر یقین نہیں کرے گا اور ان بالوں کی توہین کرے گا اور ان بالوں میں یہ خاصیت بھی ہے کہ جو بھی ان کی توہین کرے گا وہ جل کر راکھ ہو جائے گا"۔۔۔۔ رام دیو نے کہا۔

"دو مجھے بال۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو رام دیو نے ہرن کی کھال کا ایک کونا ہٹایا اور نیچے پڑے ہوئے بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے بالوں کا ایک گچھا اٹھا کر اس نے صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔ گچھا صالحہ نے ہاتھ میں لے لیا۔

"سنو لڑکی۔ جیسے میں کہوں ویسے ہی کرنا ہے تم نے"۔۔۔۔ اچانک صالحہ کے کان میں رام دیو کی انتہائی کرخت آواز پڑی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے رام دیو کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی ہوں۔ وہ اس قدر پھیل گئیں کہ جیسے پورا کمرہ اس کی آنکھوں سے بھر گیا ہو۔

"بولو۔ جواب دو۔ کیا تم وہی کچھ کرو گی جو میں کہہ رہا ہوں"۔ رام دیو کی کرخت آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں وہی کروں گی"۔۔۔۔ صالحہ کی زبان سے الفاظ خود بخود

نکلے۔

"جاؤ اور جیسے تمہیں حکم دیا گیا ہے ویسے ہی کرو"۔۔۔۔ رام دیو نے کہا اور صالحہ ایک جھٹکے سے مڑی اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جب وہ کمرے سے باہر آئی تو اس کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اچانک کسی خواب سے جاگ پڑی ہو۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں بالوں کا گچھا موجود تھا۔ اس نے اس گچھے کو اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے نندنی بھی کمرے سے نکل کر باہر آ گئی۔

"آؤ صالحہ۔ اب تمہارا کام ہو جائے گا"۔۔۔۔ نندنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس عمارت سے باہر آ گئیں۔

"اب مجھے بارخانی کی رہائش گاہ تک چھوڑ دو نندنی۔ میرا دل گھبرا رہا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ جیسے رام دیو نے کہا ہے ویسے ہی کرنا تمہارا کام ہو جائے گا اور دیکھو اگر تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھیوں کا کام ہو گا تو ساتھیوں کی نظروں میں تمہاری عزت بڑھ جائے گی"۔۔۔۔ نندنی نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے نجانے کیوں یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت یکلخت مفقود ہو گئی ہو۔

سردار شاندا کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے کرسیوں پر عمران، جوزف، جوانا اور بارخائی بیٹھے ہوئے تھے۔ جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے جبکہ عمران بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"سردار شاندا یہ میرے مہمان ہیں۔ پاکیشیا سے آئے ہیں۔ یہ مہاراج زپالا سے ملنا چاہتے ہیں۔ مہاراج کہاں ملیں گے"۔ بارخائی نے سردار شاندا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو بابا بارخائی۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں کا سردار ہوں اس لئے میں ہر آنے والے سے نہیں ملا کرتا۔ تمہارے مہمانوں کو میں نے اس لئے ملاقات کی اجازت دے دی ہے کہ یہ تمہارے مہمان ہیں لیکن کیا تم سمجھتے ہو کہ شری مہاراج مجھے بتا کر کہیں آتے جاتے ہیں۔ ان کی مرضی جہاں چاہیں آئیں اور جہاں چاہیں جائیں۔ مجھ سے

کیوں پوچھتے ہو تم"۔۔۔۔ سردار شاندا نے بڑے اکھڑے ہوئے اور کرخت سے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو معلوم نہیں ہے کہ زپالا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار شاندا بے اختیار اچھل پڑا۔

"ادب سے نام لو شری مہاراج کا۔ سمجھے۔ ورنہ زمین میں دفن کر دوں گا"۔۔۔۔ سردار شاندا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اسے گلے سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے فرش پر پھینک دیا تھا۔

"تم۔ تم سرخ جھیل کے کالے منہ والے بندر۔ تمہاری یہ جرات کہ تم باس کے ساتھ اس طرح بات کرو۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھتے ہوئے سردار شاندا کی پسلیوں پر زوردار ٹھوکر ماری اور سردار شاندا واقعی کسی بندر کی طرح چیختا ہوا کئی فٹ اچھل کر دور جا گرا اور پھر چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"اب اسے اٹھا کر واپس اس کی کرسی پر ڈال دو۔ مجھے یقین ہے کہ اب یہ انسانوں کی طرح بات کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اٹھا کر واپس کرسی پر پٹخ دیا۔

"یہ اس پورے علاقے کا سردار ہے۔ یوں سمجھو کہ تم نے اس

پورے علاقے کو اپنا دشمن بنا لیا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو بابا۔ جوزف نے بروقت اور درست اقدام کیا ہے ورنہ ایسا آدمی ماش کے آٹے کی طرح اکڑتا ہی چلا جاتا ہے"۔ عمران نے بارخائی سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا تو بارخائی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے تھپڑ پر ہی سردار شاندا چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو جوزف واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ مجھ پر۔ سردار شاندا پر تم نے۔ اب تمہاری عبرتناک موت یقینی ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے ہوش میں آتے ہی بری طرح چیختے اور کراہتے ہوئے کہا۔ وہ ایک طرف کو جھکا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ ان پسلیوں پر رکھا ہوا تھا جن پر ضرب لگی تھی اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"تمہارے سامنے پورے افریقہ کا پرنس موجود ہے سردار شاندا۔ تم تو صرف ایک پہاڑی قبیلے کے سردار ہو۔ یہ پورے افریقہ کا سردار ہے اور اس بار اگر تم نے کوئی غلط بات کی تو دوسرے لمحے تمہاری یہ پتلی سی گردن کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائے گی۔ سمجھے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر

باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"تم۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ بارخائی۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔ سردار شاندا جوزف اور جوانا کے بگڑے ہوئے چہرے عمران کی غراہٹ اور اب اس کے ہاتھ میں موجود خوفناک مشین پسٹل کو دیکھ کر واقعی بری طرح سہم گیا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اور یہ بھی سن لو سردار شاندا کہ میں چاہوں تو یہیں سے فون کر کے تمہیں شوگران حکومت کی نمائندگی سے بھی ہٹوا سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو سردار شاندا کے چہرے پر مزید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"مم۔ مم۔ میں شرمندہ ہوں جناب۔ آپ تو معزز مہمان ہیں جناب۔ حکم فرمائیں جناب"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ وہ زیالا کہاں مل سکتا ہے اور یہ سن لو کہ مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ یہ حقیقت ہے کہ تم چاہے زمین کی سات تہوں میں کیوں نہ چھپ جاؤ میں تمہیں وہاں سے نکال کر تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنی گپھا میں چلا گیا ہے۔ وہ۔ وہ تمہارا بندوبست کرنے گیا ہے۔ اس نے نند لعل کو بلا کر کہا ہے کہ وہ تم سے اور بارخائی سے نمٹ لے"۔۔۔۔ سردار شاندا نے کہا تو بارخائی بے اختیار اچھل پڑا۔

"نند لعل۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو بہت برا ہوا۔ نند لعل تو اس سے بھی بڑا شیطان ہے"---- بارخائی نے کہا۔

"کس طرح نمٹے گا نند لعل ہم سے۔ تفصیل بتاؤ"---- عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نند لعل کے پاس ایک مہان شکتی ہے جس کا نام نندنی ہے اور یہ عورت ہے۔ نند لعل نندنی کے ذریعے تمہارے ساتھ آنے والی عورت پر اپنا اثر ڈالے گا اور پھر اس عورت کے ذریعے تم سب پر وہ مہان شکتی سے وار کرے گا"---- سردار شاندا نے کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ نند لعل"---- عمران نے پوچھا۔

"وہ چانگ کی پہاڑیوں میں رہتا ہے۔ بارخائی جانتا ہے اسے"۔ سردار شاندا نے کہا۔

"اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو اس نند لعل کے پاس۔ اٹھو"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں وہاں نہیں جا سکتا۔ نند لعل مجھے مار ڈالے گا۔ وہ بہت غصے والا ہے"---- سردار شاندا نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نند لعل تو جب مارے گا سو مارے گا ہم ابھی تمہارا خاتمہ کر سکتے ہیں"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی سردار شاندا کے کان کے قریب سے گزر گئی۔ سردار شاندا کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت پیچھے

فرش پر جا گرا۔

"اٹھو۔ ورنہ دوسری گولی تمہارے دل پر پڑے گی"---- عمران نے کہا تو سردار شاندا اٹھ کھڑا ہوا۔ خوف کی وجہ سے اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

"مم۔ مم۔ میں اسے یہیں بلا لیتا ہوں۔ وہ آ جائے گا۔ وہ یہاں آ جائے گا۔ میں وہاں نہیں جا سکتا۔ میں سردار ہوں"---- سردار شاندا نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ کر کانپتے اور روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بلاؤ اسے یہیں۔ ابھی اور اسی وقت"---- عمران نے ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو سردار شاندا لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے لمبے لمبے سانس اس طرح لینے شروع کر دیئے جیسے بڑے طویل عرصے تک سانس روکنے کے بعد اسے سانس لینے کا موقع ملا ہو اور اس طرح لمبے لمبے سانس لینے سے اس کی بگڑی ہوئی حالت کافی حد تک سنبھل گئی تو اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہو کر سردار شاندا کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"ابھی جاؤ اور نند لعل کو ہمارا پیغام دو کہ وہ فوراً ہمارے پاس آ جائے۔ جاؤ اور اسے ساتھ لے کر آؤ"---- سردار شاندا نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو نوجوان تیزی سے سر ہلاتا ہوا مڑ کر واپس چلا گیا۔

"کیا وہ اس طرح آ جائے گا" ---- عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سردار ہوں اور سردار کا حکم یہاں کوئی نہیں ٹال سکتا۔ سوائے شری مہاراج کے سب میرا حکم ماننے کے پابند ہیں"۔ سردار شاندا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ اس نے سیاہ چادر سی جوگیوں کے انداز میں لپیٹ رکھی تھی۔ وہ نہ صرف سر سے گنجا تھا بلکہ اس کی داڑھی اور مونچھیں بھی صاف تھیں حتیٰ کہ بھنوں اور پلکوں کے بال بھی موجود نہ تھے جس کی وجہ سے اس کا چہرہ اور حلیہ انتہائی عجیب سا بن گیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جو سانپ کی شکل کی تھی۔ وہ پیروں سے ننگا تھا۔

"نند لعل حاضر ہے سردار" ---- اس آدمی نے اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"آؤ نند لعل۔ بیٹھو۔ یہ بارخانی کے مہمان ہیں اور پاکیشیا سے آئے ہیں" ---- سردار شاندا نے کہا تو نند لعل نے دونوں ہاتھ جوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا اور پھر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نند لعل ہو اور سوامی زپالا نے تمہارے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے کہ تم ہمیں ہماری ساتھی عورت کی مدد سے ہلاک کرو۔ کیوں"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں مہاراج۔ مجھے گرو مہاراج نے بلایا تھا اور مجھے کہا تھا کہ میں نندنی کے ذریعے یہ کام کروں۔ چونکہ گرو مہاراج کو میں انکار نہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے حامی بھر لی لیکن میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے مہاراج۔ کیونکہ میں گرو مہاراج اور آپ کی لڑائی میں شامل نہیں ہونا چاہتا۔ میں ایک چھوٹا سا آدمی ہوں۔ آپ جانیں اور گرو مہاراج جانیں" ---- نند لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر تم گرو مہاراج کو مو تو کیا جواب دو گے" ---- عمران نے کہا۔ اسے یہ آدمی حد درجہ شاطر اور عیار نظر آ رہا تھا۔

"ہاں۔ ضرور جواب دوں گا۔ میں گرو مہاراج کو کہوں گا کہ میں نے کوشش کی لیکن آپ لوگ میرے قابو میں نہیں آئے لیکن آپ کو شاید معلوم نہ ہو لیکن بارخانی کو معلوم ہے کہ گرو مہاراج کے پاس ایسی طاقتیں موجود ہیں جو سب کچھ اسے بتا سکتی ہیں اس لئے میں نے اسے مطمئن کرنے کے لئے باقاعدہ کھیل کھیلا ہے۔ آپ کی ساتھی عورت ابھی میرے پاس آئی تھی لیکن میں نے اسے واپس بھیج دیا ہے کیونکہ اس نے میری کوئی بات نہیں مانی اور میں کسی پر زبردستی تو نہیں کر سکتا۔ اس طرح گرو مہاراج کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں کوشش کے باوجود ناکام رہا ہوں" ---- نند لعل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کون آئی تھی تمہارے پاس" ---- عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کی ساتھی عورت جس کا نام صالحہ ہے"---- نند لعل نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے آئی تھی وہ۔ اسے تو ہم بارخائی کی رہائش گاہ پر چھوڑ آئے تھے"---- عمران نے کہا تو نند لعل بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ بے شک جا کر اپنی ساتھی عورت سے پوچھ لیں۔ آپ کی ساتھی عورت بارخائی کے مکان کے عقبی حصے میں بیٹھی پہاڑیوں کا نظارہ کر رہی تھی کہ میں نے اپنی شکتی نندنی کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اسے رام رس پلا کر میرے پاس لے آئے۔ چنانچہ نندنی اس کے پاس پہنچی اور پھر وہ اسے لے کر پہاڑیوں کے نیچے بنے ہوئے ایک مکان میں لے گئی۔ اس نے اسے وہاں رام رس پلانے کی کوشش کی لیکن صالحہ نے پتہ بھی پینے سے انکار کر دیا۔ نندنی اور اس کے ساتھیوں نے بے حد کوشش کی لیکن صالحہ نے صاف انکار کر دیا چنانچہ نندنی ناکام ہو کر اسے ساتھ لے کر میرے آشرم پر آ گئی۔ یہاں میں نے بھی کوشش کی کہ اسے رام رس پلا کر اس پر قبضہ کر لوں لیکن اس نے وہاں بھی صاف انکار کر دیا۔ وہ عورت حد درجہ صاف گو ہے۔ اس نے کوئی بھی چیز کھانے پینے سے صاف انکار کر دیا اور میں نے اسے واپس بھیج دیا۔ اب گرو مہاراج کو اطلاع مل جائے گی کہ میں اور نندنی دونوں کوشش کے باوجود ناکام رہے ہیں اس طرح وہ میرا پیچھا چھوڑ دے گا۔ اس کے بعد وہ جانے اور آپ جانیں"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"اب تمہارا گرو مہاراج کہاں ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنی گپھا میں ہے اور اب وہ تب تک وہاں سے باہر نہیں آئے گا جب تک وہ آپ کا خاتمہ نہیں کرا دے گا"---- نند لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اسے یہاں کسی بھی طرح بلایا جا سکتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے مہاراج۔ اسے کون [illegible]"---- نند لعل نے جواب دیا۔

"بابا بارخائی۔ کیا تم نے اس کی گپھا دیکھی ہوئی ہے"---- عمران نے بارخائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں کئی بار وہاں گیا ہوں"- بارخائی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب وہیں جانا پڑے گا"---- عمران نے [illegible] کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی بارخائی [illegible] بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سنو سردار شانڈا اور نند لعل۔ تم دونوں [illegible] گرو کو پیغام پہنچا دینا کہ وہ موت سے تو چھپ سکتا ہے [illegible] نہیں چھپ سکتا۔ میں اس کا وہ حشر [illegible] صدیوں تک [illegible]"---- عمران نے [illegible] اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد [illegible] محل نما مکان سے نکل کر اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے

تھے۔

"ماسٹر ان دونوں شیطانوں کا تو خاتمہ کر دینا چاہئے تھا"---- جوانا نے کہا۔

"ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ ہمارا اصل ٹارگٹ وہ زپالا ہے پہلے اس سے نمٹ لیں پھر ان کو بھی دیکھ لیں گے"---- عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی سختی کی وجہ سے حالات بہت نازک ہو گئے ہیں جو کچھ آپ نے سردار شاندا اور نند لعل سے کہا ہے اس کا ایک ایک لفظ اس زپالا تک پہنچ جائے گا اور وہ غصے کی شدت سے پاگل ہو کر پوری قوت سے مقابلے پر آ جائے گا"---- بارخائی نے کہا۔

"مجھے تمہاری سمجھ نہیں آئی۔ ادھر تم نے توبہ بھی کر رکھی ہے ادھر تم ان شیطانوں سے اس قدر خوفزدہ بھی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ شیطان لاکھ کوشش کریں اس وقت تک کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جب تک وہ آدمی خود شیطان کے سامنے نہ جھک جائے اور ہر مسلمان کا تعلق نور سے ہے جبکہ یہ اندھیروں کے پجاری ہیں۔ یہ لوگ نور کے مقابلے میں کیسے ٹھہر سکتے ہیں"---- عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن ان لوگوں کے مقابلے کے لئے ہمارے پاس بھی تو کوئی طاقت ہونی چاہئے۔ آپ کو

دراصل اندازہ ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ کیسی کیسی شیطانی طاقتوں کے مالک ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کبھی براہ راست وار نہیں کیا کرتا ہمیشہ دھوکہ دے کر وار کرتا ہے اور جب تک انسان کے پاس کوئی علم نہ ہو وہ ان شیطانی مکر و فریب اور چالوں سے نہیں بچ سکتا"---- بارخائی نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں بابا بارخائی۔ شیطان کا مقابلہ ذہانت [illegible] طاقت سے کیا جا سکتا ہے۔ تم نے دیکھا کہ [illegible] شاندا کیسے [illegible] تھا لیکن دو ہاتھ لگنے سے اور ریوالور کی شکل دیکھتے ہی [illegible] گئی"---- عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ نے اچھا کیا۔ نند لعل اور [illegible] شاندا [illegible] سامنے انتہائی سخت مزاجی کا مظاہرہ کیا ورنہ یہ [illegible] قابو میں نہ آتے"---- بارخائی نے اثبات میں [illegible] اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب بارخائی کی رہائش [illegible] ہی وہ سٹنگ روم میں داخل [illegible] اسی لمحے [illegible] داخل ہوئی۔

"میں ایک شیطان کے چیلے کے پاس ہو آئی [illegible] اس نے مجھے کچھ دینے کی بیحد کوشش کی لیکن [illegible] ہوشیار تھی اس لئے میں نے اسے جھٹک دیا"---- [illegible] داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نند لعل کی بات کر رہی ہو"---- عمران نے کہا۔

"نند لعل نہیں۔ میں رام دیو کی بات کر رہی ہوں۔ ویسے ایک چیز دیکھ کر میں حیران رہ گئی ہوں کہ اس کا مکان زمین سے چار پانچ فٹ اوپر ہوا میں بنا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں ابھی تک یہ نہیں آیا کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نند لعل کا مکان ہے۔ وہ اپنے آپ کو رام دیو کا اوتار بھی کہلاتا ہے اور اسی مکان کی وجہ سے تو دنیا اس کے پیچھے دیوانی ہوتی ہے اور وہ عیش کرتا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم اس نندنی کے ساتھ کہاں گئی اور کیا کیا باتیں ہوئیں"۔۔۔۔ عمران نے قدرے سرد لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نندنی کے ساتھ گئی تھی۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو الہام ہوتا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ بات مجھے اسی نند لعل نے بتائی ہے کہ اس نے تمہیں چکر دینے اور تم پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی طاقت نندنی تمہارے پاس بھیجی اور پھر تم اس نندنی کے ساتھ پہاڑیوں میں بنے ہوئے کسی کیبن میں گئی۔ وہاں اس نے تمہیں رام رس پینے کی کوشش کی لیکن تم نے انکار کر دیا۔ پھر وہ تمہیں لے کر نند لعل کے پاس گئی۔ نند لعل نے بھی کوشش کی لیکن تم نے اسے بھی صاف انکار کر دیا۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ

کہ کیا کیا ہوا اور کیا کیا باتیں ہوئیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا آپ بھی اس رام دیو کے مکان پر گئے تھے"۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہم سردار شاندا کے پاس گئے تھے۔ سردار شاندا نے اس نند لعل یا رام دیو کو اپنے پاس بلایا تھا۔ وہاں اس نے ہمیں یہ سب کچھ بتایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے جانے کے بعد میں بور ہو گئی تو اس مکان کے عقب میں پہاڑیوں پر جا کر بیٹھ گئی۔ پھر مجھے گہرائی میں گھنگھرو بجنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد ایک خوبصورت مقامی لڑکی وہاں آئی جس نے سرخ لباس پہنا ہوا تھا۔ لڑکی خوبصورت اور معصوم سی تھی۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے بتایا کہ اس کے ماتا پتا پاکیشیا میں رہ چکے ہیں اور وہ ہماری زبان بول لیتی ہے۔ میں خوش ہو گئی کہ چلو اس لڑکی کے ساتھ اس علاقے کی سیر کروں گی اس نے وعدہ کر لیا لیکن اس نے کہا کہ چونکہ اس کی شادی ہونے والی ہے اور ان کے ہاں رواج ہے کہ جب شادی قریب ہو تو وہ شہر میں بغیر اپنے والدین کی اجازت کے نہیں گھوم سکتی۔ پھر اس نے مجھے اپنے مکان پر چلنے کی دعوت دی اور میں چلی گئی اس کے ماں باپ اور بھائی سے ملی۔ انہوں نے مجھے مشروب پلانا چاہا لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور صرف ایک گلاس پانی پیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے والدین سے اجازت لی اور ہم دونوں واپس آ گئیں۔ اس نے مجھے زمین سے اونچے ہوا میں بنے

ہوئے مکان کے متعلق بتایا تو میں بیحد حیران رہ گئی اور پھر وہاں گئی تو واقعی ایسا مکان موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ اس مکان کے اندر کوئی بزرگ رہتا ہے جو لوگوں کی بھلائی کا کام کرتا ہے میں اس بزرگ کو دیکھنے اندر چلی گئی وہاں اور بھی بہت سے مقامی لوگ آ جا رہے تھے۔ ایک کمرے میں وہ رام دیو یا بقول تمہارے نند لعل موجود تھا۔ وہ ہرن کی کھال پر بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی مجھے مشروب پینے کے لئے کہا لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اس کے بعد نندنی کے ساتھ واپس آ گئی اور نندنی مجھے یہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی"---- صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے پیا تھا وہ پانی ہی تھا"---- عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد اسے پیا تھا"۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"کیوں بابا بارخانی۔ کہیں صالحہ کو پانی میں کچھ ملا کر تو نہیں پلا دیا گیا ہو گا"---- عمران نے بارخانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب میں کہہ رہی ہوں کہ وہ پانی تھا تو تمہیں شک کیوں ہو رہا ہے۔ کیا میں احمق ہوں"---- صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر اس میں واقعی کوئی غلط چیز ملی ہوتی تو یہ نند لعل کے ہاتھ سے کچھ لینے سے کبھی انکار نہ کر سکتی۔ پھر تو وہ اس پر پورا پورا قبضہ کر چکا ہوتا"---- بارخانی نے کہا۔

"دیکھو صالحہ۔ اس بار تو تم نے جو کچھ کیا سو کیا لیکن آئندہ تمہیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"میں محتاط ہوں۔ مجھے حالات کا پورا احساس ہے۔ تم میری فکر مت کرو"---- صالحہ نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بابا بارخانی۔ اب ان لوگوں نے ہمارے خلاف کسی نہ کسی انداز میں کارروائی شروع کر دینی ہے اور اب جو دھمکی ہم دے آئے ہیں اس کے بعد لامحالہ انہوں نے اپنا کام تیز کر دینا ہے۔ بفرض محال وہ کسی بھی انداز میں ہم پر قابو پا لیتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ ایسی صورت حال میں ہماری ذہنی اور جسمانی کیا کیفیت ہو سکتی ہے"---- عمران نے بارخانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ شیطانی طاقتیں انسانی جسم پر قبضہ کس طرح کرتی ہیں"---- بارخانی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہر طاقت کا اپنا اپنا طریقہ ہے۔ بعض طاقتیں ذہن کو مغلوب کر لیتی ہیں اور بعض طاقتیں انسان کے اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض خون میں شامل ہو جاتی ہیں بہرحال مجموعی طور پر انسان کا ذہن ان کے قبضے میں ہوتا ہے اور وہ جو چاہتی ہیں اس سے کرا لیتی ہیں"۔ بارخانی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بہرحال جب وقت آئے گا دیکھا جائے گا تم ہمیں اب سیاہ وادی میں پہنچا دو"---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں"---- بارخانی نے کہا اور

اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں لباس تبدیل کر لینا چاہئے"---- صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا صالحہ کہ وہاں ہم نے نہ صرف ہر لحاظ سے پاکیزہ رہنا ہے بلکہ باوضو بھی رہنا ہے اس لئے لباس کا انتخاب بھی اچھی طرح دیکھ بھال کر کرنا"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں۔ لیکن کیا تم اسی لباس میں جاؤ گے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی لباس تبدیل کرتا ہوں۔ یہ لباس تو خاصا گرد آلود ہو گیا ہے"---- عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب بارخائی کی مہیا کردہ ایک لینڈ روور جیپ میں بیٹھے چانگ کے پہاڑی سلسلے کی تنگ سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا سائیڈ سیٹ پر بارخائی خود تھا جبکہ عقبی دو سیٹوں پر عمران اور صالحہ اور سب سے آخری نشستوں پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ڈرائیور نے جیپ روک دی۔

"جناب۔ اس سے آگے جیپ نہیں جا سکتی"---- ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آگے ہمیں پیدل ہی جانا ہو گا"---- بارخائی نے کہا اور پھر وہ سب جیپ سے نیچے اتر گئے۔

"کیا میں آپ کی واپسی کا انتظار کروں"---- ڈرائیور نے بارخائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ تم واپس جاؤ"---- بارخائی نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جیپ کو واپس موڑنے میں مصروف ہو گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بارخائی کی رہنمائی میں پیدل آگے بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد اچانک بارخائی رک گیا تو عمران اور اس کے ساتھی جو اس کے پیچھے آ رہے تھے وہ بھی رک گئے۔

"کیا ہوا"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ سامنے جو سیاہ چٹان نظر آ رہی ہے اسے [illegible] ہم اس سیاہ وادی میں داخل ہو جائیں گے جس پر [illegible] شیطانی [illegible] کا قبضہ ہے اور اسے سیاہ وادی کہا جاتا ہے"---- بارخائی نے کہا۔

"ہمیں اس زیالا کی گپھا تک پہنچنے میں اور کتنا وقت لگے گا"---- عمران نے پوچھا۔

"پر پیچ راستوں سے سفر کرتے ہوئے ہم ایک گھنٹے تک وہاں پہنچ جائیں گے لیکن یہ راستہ انتہائی پر خطر ہے۔ بعض جگہیں تو حد سے زیادہ خطرناک ہیں اور ان کے نیچے ہزاروں فٹ گہرائیاں بھی ہیں اس لئے ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا ہو گا"---- بارخائی نے کہا۔

اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک بار پھر قافلہ آگے بڑھنے لگا۔ سیاہ چٹان پار کرتے ہی واقعی راستہ تنگ سے تنگ ہوتا چلا جا رہا تھا لیکن بہرحال ایک آدمی کے چلنے کا راستہ موجود تھا اور راستہ بھی باقاعدہ نہ تھا بلکہ مسلسل پر پیچ سی پگڈنڈیاں تھیں جو کبھی اوپر کو جانا شروع ہو جاتی تھیں اور کبھی نیچے گزرنے لگ جاتیں۔

"عمران صاحب۔ میں بری طرح تھک گئی ہوں۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم کچھ دیر آرام کر لیں"---- صالحہ نے کہا۔ وہ واقعی اب لڑکھڑانے لگی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم واقعی اب بے حد تھکی ہوئی نظر آ رہی ہو ایسا نہ ہو کہ کہیں گر جاؤ اس لئے کچھ دیر آرام کر لیتے ہیں"---- عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ادھر ادھر چٹانوں پر بیٹھ گئے۔ صالحہ عمران کے ساتھ ہی ایک چٹان پر بیٹھ گئی جبکہ جوزف اور جوانا علیحدہ علیحدہ اور بارخائی علیحدہ ایک چٹان پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران سر گھما کر ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک انہیں اپنی پشت پر کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر مڑے اور اوپر دیکھنے ہی لگے تھے کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے ایک بھورے رنگ کے ریچھ نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے صالحہ کو تیزی سے ایک طرف دھکیلا اور وہ خود بھی جھک کر ایک طرف ہو گیا دوسرے لمحے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل باہر نکالا اور اس ریچھ پر فائر کھول دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا

کہ ریچھ چھلانگ لگاتا ہوا نیچے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ عمران کی چلائی ہوئی گولیاں ریچھ کے جسم میں پیوست ضرور ہوئی تھیں لیکن یوں لگتا تھا جیسے اسے ان گولیوں کی ذرا برابر بھی فکر نہ ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے ریچھ غائب ہو گیا اور عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دوبارہ چٹان پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اس کی نظریں زمین پر پڑے ہوئے بالوں کے گچھے پر پڑیں جو بھورے رنگ کے تھے۔

"یہ ریچھ کے بال۔ یہ یہاں کیسے آ گئے"---- عمران نے ہاتھ بڑھا کر گچھا اٹھاتے ہوئے کہا اور اسے سونگھنے کے لئے دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ ہٹایا کیونکہ بالوں میں سے تیز ناگوار سی بو آ رہی تھی۔

"ماسٹر۔ یہ بالوں کا گچھا آپ کے مشین پسٹل کے ساتھ ہی آپ کی جیب میں سے نکلا تھا میں نے خود دیکھا ہے"---- اچانک جوانا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"میری جیب سے۔ نہیں۔ میری جیب میں ایسے بالوں کا کیا کام"---- عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا نے اس کے ہاتھ سے گچھا لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"مجھے دکھاؤ مجھے"---- جوزف نے عقاب کی طرح جوانا پر جھپٹتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لے کر اسے ناک سے لگایا اور پھر ایک جھٹکے سے ہاتھ پرے کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ یہ تو۔ یہ تو جنگلی ناپاک جانور کے بال ہیں"

جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اسی لمحے صالحہ کا قہقہہ فضا میں گونج اٹھا اور وہ سب چونک کر صالحہ کی طرف دیکھنے لگے۔ صالحہ کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا میرا کارنامہ۔ کہتے تھے کہ ہم پاکیزگی کے حصار میں ہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔۔ صالحہ نے بڑے اجنبی سے لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران صورت حال کو سمجھتا اچانک ان سب کے جسموں کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ دھوئیں میں اس طرح دھنستا چلا جا رہا ہو جس طرح انسان دلدل میں دھنستا ہے۔ اس کے کانوں میں مسلسل صالحہ کے قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں اور پھر یہ آوازیں مدھم ہوتے ہوتے ختم ہو گئیں اس کے ساتھ ہی عمران کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

سفلی دنیا

حصہ دوم

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

○ زیالا۔۔ سفلی دنیا کا بڑا شیطان جس نے انتہائی آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر دیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بھی زیالا کا شکار ہو گئے۔ یا۔۔؟

○ کمباگا۔۔ سفلی دنیا کی انتہائی باقوت شیطانی طاقت جسے جوزف نے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے پہچان لیا لیکن عمران کو اس سے جسمانی فائٹ کرنی پڑی۔ ایک ایسی فائٹ جس میں عمران کی طاقت اور مارشل آرٹ میں مہارت دھری کی دھری رہ گئی۔ پھر کیا ہوا۔۔۔؟

○ سفلی دنیا۔۔ انتہائی خوفناک اور رذیل شیطانی طاقتوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی طویل خوفناک اور پراسرار جدوجہد۔ ایک ایسی جدوجہد جس کا انجام حیرت انگیز تھا۔

○ سفلی دنیا۔۔ جس میں صالحہ کا کردار منفرد اور یادگار ثابت ہوا۔

===== مختلف انداز کی پراسرار کہانی =====

☆☆☆☆☆ دلچسپ اور تحیر خیز یادگار ناول ☆☆☆☆☆

--☆-- شائع ہو گیا ہے --☆--

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

==============================

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ' ملتان

==============================

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول

پرنس کاچان

مصنف --- مظہر کلیم ایم اے

○ پرنس کاچان-- ایک نیا دلچسپ اور منفرد کردار--؟

○ پرنس کاچان-- جس کا سیکرٹری علی عمران تھا۔ لیکن پرنس کاچان نے اس کا نام "ڈم ڈم" رکھ دیا تھا۔ انتہائی دلچسپ چوئیشن۔

○ پرنسز وائنا-- پالینڈ کی پرنسز وائنا جو نوادرات حاصل کرنے کے لئے قتل عام کرانے سے بھی دریغ نہ کرتی تھی۔

○ وہ لمحہ۔ جب پرنسز وائنا اور پرنس کاچان ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے اور قہقہوں کا طوفان برپا ہو گیا۔

○ پرنسز وائنا جسے گرفتار کرنے کے لئے سر عبدالرحمن بذات خود گئے تھے لیکن-- انتہائی دلچسپ چوئیشن۔

○ سر عبدالرحمن-- جو عمران کو گولی مارنے کے لئے اس کے فلیٹ پر آ رہے تھے اور عمران کو اپنی جان بچانے کے لئے اماں بی کی پناہ ڈھونڈھنی پڑی۔ کیا عمران بچ گیا۔ یا--؟

○ سوپر فیاض-- جو سر عبدالرحمن کے غیظ و غضب سے بچنے کے لئے باتھ روم میں چھپ گیا جبکہ سلیمان اپنے گاؤں فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ سر عبدالرحمن کیوں اس قدر غضبناک ہوئے۔

○ وہ لمحہ جب عمران کو سر عبدالرحمن کے غیظ و غضب سے بچانے کے لئے سر سلطان کو خود سر عبدالرحمن کو کوٹھی پر پہنچنا پڑا اور عمران کی اماں بی کی بھی ایک نہ سنی گئی۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ چوئیشن۔

○ وہ لمحہ جب پرنسز وائنا نے پرنس کاچان اور اس کے سیکرٹری ڈم ڈم کو بے عزت کر کے اپنی رہائش گاہ سے نکلوا دیا اور سیکرٹری ڈم ڈم نے پرنس کاچان کی توہین کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا-- کیا واقعی۔

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کی مدد سے سر عبدالرحمن نے آخرکار پرنسز وا کو گرفتار کر لیا لیکن پرنسز کی گرفتاری کے بعد سر عبدالرحمن نے پرنس کاچا اور اس کے سیکرٹری ڈم ڈم کی گرفتاری کا بھی حکم دے دیا۔ کیا پرنس کاچا اور اس کا سیکرٹری گرفتار ہو گئے یا--؟

○ وہ لمحہ جب سر عبدالرحمن نے پرنس کاچان کو پرنس تسلیم کرنے سے ا کر دیا لیکن جب پرنس کاچان نے اپنی سرکاری حیثیت ظاہر کر دی تو عبدالرحمن حیرت سے بت بن کر رہ گئے--؟

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کو سر عبدالرحمن کے پیر پکڑنے پڑے اور عمر نے جو اس کا سیکرٹری تھا خوف کے مارے دوڑ لگا دی۔

○ پرنس کاچان درحقیقت کون تھا-- انتہائی دلچسپ کردار-- مزاح دلچسپی سے بھرپور ایک ایسا ناول جس کی ہر سطر قہقہوں سے بھرپور ہے۔ مزاح سے بھرپور سینکڑوں ہزاروں انتہائی دلچسپ چوئیشنز۔ ایک ایسا ناول میں عمران بڑے طویل عرصے کے بعد اپنی پرانی فارم میں نظر آتا ہے۔

-- انتہائی دلچسپ یادگار اور منفرد ناول --

= =

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ، ملتان

= =

عمران سیریز میں قطعی منفرد۔ انتہائی دلچسپ اور سحر انگیز یادگار ناول

بلیک ورلڈ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ — شیطان کی دنیا — شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا — جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ — شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار — جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کیلئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا — یہ منصوبہ کیا تھا — ؟

رعمیس — ایک ایسا جادوئی زیور — جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی — کیوں — ؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا — ؟

جبوتی — ایک شیطانی قوت — جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا — کیا واقعی ایسا ہوا — کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

بلیک ورلڈ — جس کے مقابل عمران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ — ایک ایسی پراسرار، سحر انگیز اور [illegible] — جس کا ہر [illegible] عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ — جس کی پُراسرار اور انوکھی قوتوں سے [illegible] منفرد [illegible] میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ [illegible]

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی [illegible] پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی [illegible] — [illegible] اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے — [illegible]

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف طویل جدوجہد [illegible] کا مقدر بنی — کیوں اور کیسے — ؟ کیا [illegible]

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف کام کرتے ہوئے [illegible] قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا — [illegible]

• قطعی مختلف انداز کی کہانی — [illegible]
• تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی [illegible]
• ایک ایسا ناول جو اس سے قبل [illegible]

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ [illegible]

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 50/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! سفلی دنیا کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر و شر کی یہ خوفناک آویزش اس حصے میں اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے اس لئے آپ یقیناً یہ حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے، لیکن اس سے پہلے آپ اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے محمد عرفان اختر لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور مجھے سب ناول بیحد پسند ہیں۔ "بلاسٹنگ اسٹیشن" ناول بھی بے حد پسند آیا لیکن اس میں شاگل اور عمران کا ٹکراؤ مختصر رہا۔ اگر یہ ٹکراؤ زیادہ ہوتا تو اور زیادہ لطف آتا۔ ویسے میں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پاکستان میں پیدا کر دے تاکہ ہمارا پیارا ملک ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں کا مقابلہ کر سکے"۔

محترم محمد عرفان اختر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ شاگل اور عمران کا ٹکراؤ تو اکثر ناولوں میں ہوتا ہی رہتا ہے اس لئے اگر بقول آپ کے اس "بلاسٹنگ اسٹیشن" میں یہ ٹکراؤ مختصر تھا تو آئندہ کسی ناول میں یہ طویل بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں تک آپ کی دعا کا تعلق ہے تو پاکستان کے لئے آپ کے جذبات انتہائی قابل قدر

ہیں۔ ویسے آپ بے فکر رہیں عمران اور اس کے ساتھی تو تمام عالم اسلام کے لئے کام کرتے ہیں اور پاکستان تو ظاہر ہے خالصتاً اسلامی نظریاتی ملک ہے۔ انشاء اللہ پاکستان ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی عزیز آباد سے سید سلیمان سلیم صاحب لکھتے ہیں۔ ''میں بچپن سے آپ کے ناول پڑھتا آ رہا ہوں اور اب بی۔ایس۔سی کرنے کے بعد ملازمت کر رہا ہوں لیکن اب بھی آپ کے ہر نئے ناول کا اس قدر شدت سے انتظار رہتا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ بعض ناولوں میں چھوٹی چھوٹی ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جو ویسے تو انتہائی معمولی ہوتی ہیں لیکن آپ کے ناول اس قدر اچھے ہوتے ہیں کہ ان میں معمولی سی غلطی بھی ہمارے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ ویسے ایک مشورہ ہے کہ اگر آپ بھی آغا سلیمان پاشا سے حریرہ جات بنوا کر کھا لیا کریں تو یقیناً آئندہ یہ معمولی غلطیاں بھی ناولوں میں نظر نہ آیا کریں گی''۔

محترم سید سلیمان سلیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انسانی تحریر میں غلطی کا امکان تو بہرحال رہتا ہی ہے جہاں تک آپ کے مشورے کا تعلق ہے تو یہ حریرہ جات عمران کو نصیب نہیں ہوتے جس کی رقم ان حریرہ جات کی تیاری پر خرچ ہوتی ہے تو مجھے یہ ان حریرہ جات میں کیسے حصہ دار بنا سکتا ہے اور اگر بفرض محال ایسا ہو بھی جائے تو پھر عمران سے واجب الوصول بلوں کا رخ بھی میری طرف ہو سکتا ہے اور پھر ظاہر ہے مجھے ناول لکھنے کی بجائے ان بلوں کی ادائیگی کی فکر کرنا پڑ جائے گی اس طرح آپ غلطیاں تو ایک طرف سرے سے ناولوں کے مطالعے سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں گے اس لئے ان معمولی غلطیوں کو ہی برداشت کر لیا کیجئے اسی میں آپ کی اور میری بہتری ہے۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ جس قدر ممکن ہو سکے یہ معمولی غلطیاں بھی دور ہو جائیں۔

پھلواں پنڈی بھٹیاں سے خالد محمود صاحب لکھتے ہیں۔ ''آپ کے ناول دل کی گہرائیوں سے پسند ہیں لیکن آپ سے ایک شکایت ہے کہ پورا ایک ماہ کے انتظار کے بعد آپ کا ناول جب ملتا ہے تو اس کی ضخامت بیحد کم ہوتی ہے۔ برائے کرم کرنل فریدی والے قاسم جیسا صحت مند ناول لکھا کریں اور ہر ناول ایکشن سے بھرپور ہونا چاہئے۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے''۔

محترم خالد محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول دل کی گہرائیوں سے پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے کرنل فریدی والے قاسم جیسا صحت مند ناول لکھنے کی فرمائش کی ہے تو محترم پھر ایسا ناول خریدنے کے لئے آپ کو اور سب قارئین کو قاسم جتنا دولت مند بننا بھی پڑ جائے گا کیونکہ موجودہ مہنگائی میں اس قدر صحت مند ناول پر جو اخراجات آئیں گے اس کے بعد اس کی قیمت یقیناً اتنی رکھنی پڑے گی کہ پھر صرف قاسم جیسا گروپ آف انڈسٹریز کا مالک ہی اسے خرید سکے گا۔ کیا خیال ہے۔

کراچی جناح کالونی سے وزیر حسین آفریدی صاحب لکھتے ہیں۔
”میں آپ کے ناولوں کا نیا قاری ہوں۔ آپ کے ناول واقعی جاسوسی ادب کا شاہکار ہیں۔ ان میں طنز و مزاح، سسپنس اور ایکشن سب کچھ یکساں طور پر موجود ہوتا ہے البتہ آپ کے ناولوں میں بعض اوقات کوئی سچویشن الجھ جاتی ہے اور وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ساتھ ساتھ اس کی وضاحت کر دیا کریں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے“۔

محترم وزیر حسین آفریدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جو سچویشن آپ کے ذہن میں الجھتی ہے آپ اسے سیاق و سباق کے ساتھ دوبارہ غور سے پڑھ لیا کریں تو یقیناً آپ کی الجھن دور ہو جائے گی کیونکہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ہر سچویشن کو اس انداز میں کور کیا جائے کہ قارئین کے ذہن میں کوئی الجھن ہی پیدا نہ ہو۔

اب اجازت دیجئے
والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم اے

زپالا کے چہرے کے اعصاب مسرت کی شدت سے اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے وہ رعشہ کا مریض ہو۔ اس کی آنکھوں میں چمک انتہائی تیز ہو گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک لمبی سی سلاخ تھی جس کے اوپر سرے پر تین نوکیں بنی ہوئی تھیں اسے ترشول کہا جاتا تھا۔ وہ ترشول کو بار بار زمین پر مارتا اور ساتھ ہی ایک عجیب سی آواز اس کے حلق سے نکلتی ایسی آواز جیسے کنوئیں کی انتہائی گہرائی سے کوئی زور سے چیخ رہا ہو وہ اس وقت ایک بڑی سی غار کے اندر مرگ چھالا پر بیٹھا ہوا تھا اسی لمحے غار کے دہانے سے غراہٹ کی آواز سنائی دے اور دوسرے لمحے ایک بلی کی جسامت کا جانور اندر داخل ہوا اس جانور کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ اس کی تھوتھنی آگے کو نکلی ہوئی تھی اور خرگوش کی طرح دو کان اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

”آؤ۔ آؤ۔ مائیکری۔ آؤ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ آؤ“ ۔۔۔۔ اس

جانور کو دیکھتے ہی زپالا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو اس جانور نے آگے بڑھ کر زپالا کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ زپالا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ترشول کو اس کے جسم سے لگایا تو دوسرے لمحے اس جانور نے زمین پر لوٹ پوٹ ہونا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ہیئت تبدیل ہونا شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ جانور ایک چھوٹے سے قد کی عورت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ بونی عورت لیکن اپنی جسامت کے لحاظ سے مکمل عورت تھی البتہ اس کے آگے کے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے اور دانتوں کے کونے اس طرح باریک تھے جیسے سوئی کی نوکیں ہوں۔

"ماکیری حاضر ہے آقا"۔۔۔۔ اس عورت نے اٹھ کر اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اس عورت کے جسم پر سیاہ رنگ کے بالوں سے بھری ہوئی کھال لباس کے انداز میں موجود تھی اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور ڈریکولا کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

"نند لعل کو بلاؤ ماکیری۔ آج میں بہت خوش ہوں۔ بہت خوش"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔۔۔۔ ماکیری نے کہا اور ایک بار پھر اس نے زمین پر لوٹ پوٹ ہونا شروع کر دیا چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اسی لمحے غار کے دہانے سے نند لعل اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں وہی سانپ کی شکل کی لکڑی پکڑی ہوئی تھی۔

"کیا حکم ہے آقا"۔۔۔۔ نند لعل نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر جھکا دیا۔

"تمہیں معلوم ہے نند لعل کہ تمہاری ترکیب کامیاب رہی ہے اور میرے دشمن اس وقت پوری طرح میرے قبضے میں ہیں"۔ زپالا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ آقا۔ پھر تو آپ کی جے ہی جے ہو گئی۔ چونکہ یہ سب کچھ سیاہ وادی میں ہوا ہے اس لئے مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا۔ میں تو ماکیری کے طلب کرنے پر آیا ہوں"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں راجواڑی بخش دی جائے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو نند لعل ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ زپالا کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"مہاراج کی جے۔ مہاراج کی جے"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"اٹھو"۔۔۔۔ زپالا نے کہا اور نند لعل اٹھ کر دوبارہ بیٹھ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر بھی مسرت کی وہی کیفیت تھی جو اس سے پہلے زپالا کی تھی۔

"یہ تمہارا حق ہے نند لعل۔ تم نے آج مجھے جو خوشی دی ہے وہ خوشی مجھے زندگی میں کبھی نہیں ملی۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ محتاط تھے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"یہ اب ہیں کہاں۔ کیا ان کی ہتیا ہو چکی ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"نہیں۔ اب جبکہ وہ میرے قبضے میں ہیں اب میں انہیں ایسی عبرت ناک موت ماروں گا کہ یہ دیوانے کتوں کی طرح پاکیشیا کی سڑکوں پر بھونکتے پھریں گے اور ان کی بوٹیاں بھی کتوں سے نچواؤں گا اور ان کے جسم کا ایک ایک ریشہ اپنی شیطان طاقتوں سے علیحدہ کراؤں گا۔ ہونہہ۔ آئے تھے زپالا کا مقابلہ کرنے"۔۔۔۔ زپالا نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ روشنی کی طاقتیں ان کی پشت پر ہیں"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو ان کا شکار مشکل ہو رہا تھا لیکن اب یہ سیاہ وادی میں ہیں یہاں روشنی والوں کا کوئی بس نہیں چل سکتا۔ یہ میری وادی ہے۔ میرے آقا شیطان کی وادی ہے"۔ زپالا نے جواب دیا۔

"آقا میرے لئے کیا حکم ہے"۔۔۔۔ اچانک اس عورت نے کہا جس کا نام ماکیری تھا۔

"راجواڑی کو حاضر کرو اور نند لعل کا انعام اسے ابھی اور اسی وقت دینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔۔۔۔ ماکیری نے کہا اور ایک بار پھر فرش پر لوٹ پوٹ ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ غائب ہو گئی تھوڑی دیر بعد ماکیری

ایک بار پھر حاضر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا دھواں سا غار میں پھیلتا چلا گیا۔ اس دھوئیں میں سنہرے رنگ کے بھنور سے نظر آ رہے تھے۔ نند لعل کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ چند لمحوں بعد دھواں ختم ہو گیا تو وہاں ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان عورت کھڑی تھی جس کے بال سنہری تھے جو اس کی پشت تک لہرا رہے تھے۔ چہرہ یونانی دیویوں جیسا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ساڑھی تھی جس میں سنہری رنگ کی چھوٹی بڑی دھاریاں تھیں وہ واقعی پرستان کی پری لگ رہی تھی۔

"راجواڑی حاضر ہے آقا"۔۔۔۔ غار میں انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دور کسی مندر میں کانسی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں۔

"راجواڑی۔ نند لعل نے ہمارا کام کر کے ہمیں خوش کر دیا ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں نند لعل کو بخش دیا جائے"۔ زپالا نے کہا۔

"راجواڑی تو آقا کی غلام ہے مہاراج"۔۔۔۔ راجواڑی نے اسی طرح مترنم لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور نند لعل کے چرن چھو کر اس کی غلامی کا اعلان کر دو"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو راجواڑی آگے بڑھی اور اس نے جھک کر پہلے نند لعل کے پیروں پر اپنے ہاتھ رکھے پھر سر کو جھکایا اور نند لعل کے پیروں پر اپنا ماتھا رکھ دیا۔ نند لعل نے مسرت کی شدت سے کانپتا

ہوا ہاتھ راجواڑی کے سر پر رکھ دیا۔

"اب تو خوش ہو نند لعل"۔۔۔۔ زپالا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مہاراج۔ آپ واقعی دیالو ہیں مہاراج۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ راجواڑی"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا تو راجواڑی سیدھی ہوئی اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر نند لعل کو پرنام کیا۔

"یہ تمہارا حق ہے نند لعل اور ہمیں خوشی ہے کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو ہمارے قدموں میں ڈال دیا ہے اس لئے ہم نے راجواڑی جیسی مہا طاقت کو تمہارے قدموں میں ڈال دیا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس راجواڑی کو قبضہ میں کرنے کے لئے ہم نے آٹھ سال تک انتہائی سخت تپسیا کی تھی اور اپنے جسم کا آدھے سے زیادہ خون دان میں دینا پڑا تھا تب جا کر راجواڑی ہمیں ملی تھی جو آج ہم نے تمہیں بخش دی ہے۔ جاؤ آج سے تم نند لعل راجواڑی ہو۔ پوری دنیا اب تمہارے قدموں میں ہے جاؤ"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو نند لعل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر زپالا کو پرنام کیا۔

"ایک درخواست ہے مہاراج کہ آپ مجھے یہ موقع بخش دیں کہ میں آپ کے سامنے آپ کے دشمنوں کو ناک رگڑتے ہوئے دیکھوں"۔ نند لعل نے کہا۔

"چلو۔ ہم تمہاری آگیا کا پالن کر دیتے ہیں۔ ماکیری تم جا سکتی ہو"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔۔۔۔ ماکیری نے کہا اور پھر زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر

غائب ہو گئی۔

"راجواڑی۔ تم بھی جاؤ ہم تمہیں بعد میں طلب کریں گے"۔ نند لعل نے راجواڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو حکم آقا۔ لیکن آقا۔ یہ بتا دوں کہ مہاراج کے دشمن بہت طاقتور ہیں اس لئے بہتر ہے آقا کہ آپ مہاراج کے ساتھ نہ رہیں"۔۔۔۔ راجواڑی نے کہا تو نند لعل اور زپالا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہی ہو راجواڑی"۔۔۔۔ زپالا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے آقا سے مخاطب ہو مہاراج۔ اب آقا کی حفاظت میرا دھرم ہے اور راجواڑی کو وہ کچھ بھی معلوم ہے جو آپ کی کسی شکتی کو معلوم نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ راجواڑی نے جواب دیا تو زپالا کا چہرہ غصے کی شدت سے دہک سا اٹھا۔

"تم۔ تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرو گی"۔۔۔۔ زپالا نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے آقا کی کنیز ہوں مہاراج۔ اب آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی اب میرا آقا میرا کچھ بگاڑ سکتا ہے کیونکہ اب میں آپ کی تپسیا سے آزاد ہو چکی ہوں۔ اب میں بخشی ہوئی کنیز ہوں اور تپسیا سے قبضے میں آنا اور بات ہوتی ہے جبکہ بخشش سے کسی کی کنیز بن جانا اور بات ہوتی ہے بہرحال میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب میں جا رہی ہوں"۔۔۔۔ راجواڑی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی غار میں

سرخ دھواں سا پھیلتا چلا گیا جس میں سنہری بھنور نظر آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی دھواں بھی غائب ہو گیا۔

"دیکھا نند لعل۔ دیکھا تمہیں کشش کرنے کا نتیجہ"۔۔۔۔ زپالا اب نند لعل پر ہی الٹ پڑا۔

"شما کر دیجئے مہاراج۔ راجواڑی کو معلوم ہی نہیں کہ آپ کتنے گیان کے مالک ہیں۔ ویسے راجواڑی واقعی بیحد طاقتور شکتی ہے اگر اس نے کہا ہے کہ دشمن طاقتور ہے تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے"۔۔۔۔ نند لعل نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں جانتی۔ وہ کچھ نہیں جانتی جو کچھ میں جانتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ۔ پھر دیکھو کہ راجواڑی کی بات درست ہے یا میری"۔ زپالا نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ نند لعل اس کے پیچھے چلتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر پڑنے والی تاریک چادر کسی نے اچانک ایک جھٹکے سے کھینچ لی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سارے واقعات کسی فلم کے سین کی طرح گھومنے لگے جب ایک پہاڑی بھورے رنگ کے ریچھ نے اس پر حملہ کیا۔ اس نے مشین پسٹل نکالا پھر بھورے بالوں کا گچھا اس کی جیب سے نکالا اور پھر صالحہ کے قہقہے اور صالحہ کا فقرہ کہ "دیکھا میرا کارنامہ۔ کہتے تھے کہ ہم پاکیزگی کے حصار میں ہیں"۔ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کا پورا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا البتہ اس کا سر حرکت کر رہا تھا۔ اس نے گردن موڑی تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک غار کی دیوار کے ساتھ سیدھا کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ کھڑی

کے بعد جوزف اور جوانا موجود تھے البتہ بارخائی ایک طرف زمین پر پڑا ہوا تھا۔ صالحہ' جوزف اور جوانا تینوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں لیکن ان کے جسم مجسموں کی طرح ساکت تھے سامنے ہی غار کا دہانہ تھا۔ غار خاصا بڑا تھا اور اس میں نامانوس سی لیکن انتہائی مکروہ بو پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے فوراً ہی مقدس کلام کی آیات پڑھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن سے سب کچھ صاف ہو گیا ہو۔ اسے کچھ بھی یاد نہ آ رہا تھا اور ابھی عمران اپنے ذہن پر زور دے ہی رہا تھا کہ اس نے ساتھ کھڑی صالحہ کی کراہ سنی تو اس نے گردن موڑی۔ صالحہ کی گردن آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھ رہی تھی اور اس کے پپوٹے حرکت کر رہے تھے عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد صالحہ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میرا جسم کیوں حرکت نہیں کر رہا"۔۔۔۔ صالحہ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ عمران خاموش رہا۔

"تم۔ تم۔ عمران تم۔ تمہاری بھی یہی حالت ہے۔ یہ کیا ہوا۔ یہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے میں تو اس رام دیو کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ پھر رام دیو کی آنکھیں پھیلتی چلی گئی تھیں۔ پھر کیا ہوا۔ پھر ہم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ ان کے ساتھ واقعی

انتہائی گہرا اور شاطرانہ کھیل کھیلا گیا ہے۔ صالحہ کا ذہن ان شیطانی قوتوں نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا لیکن عمران صالحہ کی یہ کیفیت نہ پہچان سکا تھا لیکن اس وقت وہ عام نارمل حالت میں تھی اور پھر اسی لمحے جوزف اور جوانا کی کراہیں بھی سنائی دیں اور چند لمحوں بعد وہ سب ہی حیرت سے دیکھنے لگے۔

"تم رام دیو کے پاس کیوں گئی تھی صالحہ"۔۔۔۔ عمران نے صالحہ سے پوچھا۔

"وہ نندنی مجھے لے گئی تھی"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"وہاں تم نے کچھ کھایا بھی تھا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے کچھ نہیں کھایا۔ اس رام دیو نے مجھے مرگ چھالا کے بال دیئے اور جیسے ہی میں نے بالوں کا وہ گچھا اپنے ہاتھوں میں لیا اس رام دیو کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور اب وہ آنکھیں ہٹی ہیں تو میں یہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ذہن کو اس مند لعل نے نندنی کے ذریعے قبضے میں کر لیا اور پھر تمہیں ناپاک جانور کے بالوں کا گچھا دے کر ہمارے پاس بھیج دیا۔ چونکہ یہ گچھا میری جیب سے نکلا تھا اس لئے لامحالہ تم نے اسے میری جیب میں ڈال دیا ہو گا اس طرح میں نے اسے ہاتھ لگا دیا اور ہمارا پاکیزگی کا حصار ٹوٹ گیا چونکہ ہم سیاہ وادی میں تھے اس لئے زہالا کی شیطانی قوتیں ہم پر قابض ہو گئیں اور اب ہم یہاں موجود

ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن جب ہم سوچ سکتے ہیں بات کر سکتے ہیں تو ہم ان کا مقابلہ کیوں نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تم سوچو۔ اگر تمہیں مقدس کلام یاد ہے تو اسے پڑھو۔ میرے ذہن سے تو سب کچھ صاف ہو چکا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"کچھ نہیں۔ کچھ نہیں یاد آ رہا۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا"۔ صالحہ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ کیسا جادو ہے کہ مجھے تو آخری لمحے تک کچھ محسوس نہیں ہوا۔ حالانکہ ان شیطانوں کو تو میں بڑی جلدی سونگھ لیتا ہوں"۔ جوزف نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"وہ جادو کی اوپر والی سطح ہے جوزف اور یہ سب سے نچلی سطح۔ سفلی سطح۔ اس لئے تمہاری حسیات بھی اس کا ادراک نہیں کر سکیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اب کیا کرنا ہے ماسٹر۔ کیا ہم اسی طرح بے بسی کی موت مارے جائیں گے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اب تو بارخائی سے ہی کوئی امید لگ سکتی ہے کیونکہ مجھے یاد ہے کہ بارخائی نے ان بالوں کے گچھے کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اور شاید اسی

لئے اسے عام انداز میں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے ورنہ یہ بھی ہماری طرح کھڑا ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اسے ہوش کب آئے گا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ غار کے دہانے سے ایک ریچھ اندر آ رہا تھا۔ وہ خاصا بڑا ریچھ تھا اور وہ ہر لحاظ سے عام سا ریچھ لگتا تھا۔ اندر داخل ہو کر پہلے تو وہ تھوتھنی اٹھائے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے بارخائی کے منہ کو چاٹنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی بارخائی کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہونے لگے تو ریچھ تیزی سے پلٹا اور دوڑتا ہوا غار سے باہر چلا گیا۔ عمران بڑی حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ بارخائی کے جسم میں حرکت کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد ہی بارخائی نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"بابا بارخائی۔ بابا بارخائی۔ اٹھو جلدی کرو۔ ہم مشکل حالات میں ہیں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو بارخائی کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ حیرت سے آنکھیں جھپکا رہا تھا۔

"آپ۔ آپ لوگ اس طرح کیوں کھڑے ہیں"۔۔۔۔ بارخائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے جسم بے حس ہیں اور ہمارے ذہن سے تمام مقدس کلام

غائب کر دیا گیا ہے ہم اس شیطان زپالا کی قید میں ہیں۔ تم نے ناپاک جانور کے بالوں کا گچھا نہیں چھوا تھا اس لئے تم ابھی پاکیزگی کے حصار میں ہو۔ جلدی کرو۔ مقدس کلام پڑھو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر پڑھ کر اس نے آگے بڑھ کر عمران پر پھونک ماری دی اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے بندھی ہوئی نادیدہ زنجیریں اچانک غائب ہو گئی ہوں۔ اس کا جسم حرکت میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک دھماکہ ہوا اور اسے سب کچھ یاد آ گیا جبکہ بارخائی اب صالحہ پر پھونک مار رہا تھا۔

"تم کیا پڑھ رہے ہو بابا بارخائی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"معوذ تین۔ معوذ تین سمجھتے ہو ناں۔ کلام مجید کی آخری دو سورتیں"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارخائی نے چند لمحوں بعد جوانا پر پھونک ماری۔

"ماسٹر۔ ماسٹر میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ میں ٹھیک ہو گیا ہوں"۔ جوانا نے یکلخت اپنے جسم کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔ بارخائی نے چند لمحوں بعد جوزف پر پھونک ماری۔

"میں بھی چار سینگوں والے شیطان کے سحر سے نکل آیا ہوں باس"۔۔۔۔ جوزف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اسی لمحے انہیں

باہر سے کسی پرندے کی مکروہ انداز میں چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"زپالا آ رہا ہے۔ زپالا آ رہا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے اس بار خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ تم ویسے ہی لیٹ جاؤ اور سنو۔ ہم اسی طرح کھڑے ہو جائیں گے تاکہ وہ مطمئن رہے اور ہم اچانک اس پر حملہ کر دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے پہلے والی جگہوں پر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے غار کے دہانے سے ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا سیاہ فام آدمی اندر داخل ہوتا دکھائی دیا اس آدمی کے جسم اور چہرے پر بال ہی بال تھے۔ اس نے صرف سرخ رنگ کی دھوتی باندھی ہوئی تھی اس کا اوپر والا جسم بے لباس تھا اور بالوں سے بھرا ہوا تھا سر پر استرا پھرا ہوا تھا البتہ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔ گلے میں سرخ رنگ کا دھاگہ پڑا ہوا تھا۔ جسم بھاری ہونے کی وجہ سے وہ کوئی خوفناک سا ریچھ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے وہی نند لعل تھا جس سے عمران سردار شاندا کی رہائش گاہ پر مل چکا تھا۔ نند لعل کے ہاتھ میں وہی سانپ کی شکل والی لکڑی پکڑی ہوئی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے مجھ سے ٹکرانے کی حماقت کی ہے"۔۔۔۔ ریچھ نما آدمی نے کرخت لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ آپ کی شکتیوں سے کون مقابلہ کر سکتا ہے"۔ نند لعل

نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام زپالا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مہاراج کہو مورکھ مہاراج۔ ورنہ تمہاری زبان کاٹ کر کتوں کے سامنے ڈلوا دوں گا"۔۔۔۔ زپالا نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا

"تم جیسے کمینے اور گھٹیا آدمی کو مہاراج کی بجائے بے راج کہنا زیادہ مناسب ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو زپالا غصے کی شدت سے اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"جوزف تم افریقہ کے پرنس ہو۔ کیا یہ ریچھ تمہارے مقابلے پر کھڑا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اچانک گردن موڑ کر جوزف سے کہا۔

"میں تو آپ کے حکم کے انتظار میں تھا باس۔ ورنہ ایسے ریچھ تو میری شکل دیکھتے ہی زمین میں منہ چھپا لیا کرتے ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت بھوکے عقاب کی طرح زپالا پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا لیکن دوسرے لمحے اس کے مشین پسٹل سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی جوانا نے نند لعل پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن اس کا بھی وہی حشر ہوا جو جوزف کا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے زپالا اور نند لعل دونوں کے گرد دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں اس طرح

غائب ہو گئے جیسے وہاں ان کا وجود ہی نہ ہو اور عمران اور دوسرے ساتھی حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ بابا بارخائی بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے لیکن ان کے چہروں پر شرمندگی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات موجود تھے۔

"یہ کیا ہو گیا باس"۔۔۔۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں سفلی دنیا کے بہت بڑے نام ہیں عمران صاحب۔ یہ اس طرح نہیں مر سکتے جس طرح آپ نے کوشش کی ہے۔ ان کے پاس ہزاروں لاکھوں شیطانی قوتیں ہیں آپ نے دیکھ لیا کہ وہ کس طرح نکل گئے اور اب ہم یہاں اس غار میں قید ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ بارخائی نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ایک انتہائی مکروہ چیخ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی غار کے اندر چار عجیب و غریب شکل کے بن مانس نما آدمی نمودار ہو گئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے یا کہتے بارخائی نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ان پر پھونک مار دی اور وہ چاروں انتہائی مکروہ آوازیں نکالتے ہوئے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی بارخائی نے تیزی سے گھوم کر چاروں طرف پھونک مارنا شروع کر دی اور پھر بھاگ کر اس نے اس چٹان پر پھونک ماری جس سے دہانہ بند ہوا تھا۔ پھونک مارتے ہی ایک زوردار کڑاکا ہوا اور وہ چٹان غائب ہو گئی اب وہاں دہانہ نظر آ رہا تھا۔

"آؤ جلدی کرو"۔۔۔۔ بارخائی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آگئے غار کا دہانہ ایک وادی میں کھلتا تھا جس کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں اچانک آسمان سے ان پر بڑے بڑے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی۔

"اس پہاڑ میں دوسرا غار ہے اس میں چھپ جاؤ"۔۔۔۔ بارخائی نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے سائیڈ میں موجود غار کے دہانے میں داخل ہو گئے لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے غار کا دہانہ یکلخت بند ہو گیا اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک قہقہہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم خود بخود ہوا میں اٹھتا چلا جا رہا ہو۔ لیکن اسی لمحے بارخائی نے عمران کا ہاتھ پکڑ لیا اور عمران کا تیزی سے اوپر اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے واپس نیچے آگیا۔ جوزف' جوانا اور صالحہ تینوں کے چہروں پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ بارخائی نے چیختے ہوئے کہا اور عمران نے بڑھ کر ساتھ کھڑے جوزف کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جوزف نے جوانا کا اور جوانا نے صالحہ کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ صالحہ نے دوسرے ہاتھ سے بارخائی کا ہاتھ تھام لیا۔

"آنکھیں بند کر لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا اور عمران نے آنکھیں بند کر لیں اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے

اس کا جسم یکلخت روئی کے گالے کی طرح ہلکا پھلکا ہو گیا ہو اور ہوا میں تیرتا چلا جا رہا ہو۔ یہ کیفیت صرف چند لمحوں تک محسوس ہوئی اس کے بعد ختم ہو گئی۔

"آنکھیں کھول لو"۔۔۔۔ بارخائی نے اس بار مسکراتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ عمران نے آنکھیں کھول دیں تو اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اس وقت غار کی بجائے بارخائی کی رہائش گاہ کے بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات تھے جبکہ بارخائی خاموش کھڑا تھا۔

"اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔ مجھے مجبوراً یہ سب کچھ کرنا پڑا ورنہ آپ لوگ یقیناً خوفناک طاقتوں کے چنگل میں پھنس جاتے"۔ بارخائی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہوا بابا بارخائی۔ یہ ہم یہاں کس طرح پہنچ گئے"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سفلی دنیا سے توبہ کر لی تھی لیکن آپ لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے مجبوراً مجھے سفلی دنیا کی ایک انتہائی طاقتور شکتی کو بروئے کار لانا پڑا۔ اس شکتی کا نام مہارگو ہے۔ یہ مردہ جانوروں کی ہڈیاں کھاتی ہے اور انسانوں کا خون پیتی ہے۔ صرف اس میں اتنی طاقت ہے کہ یہ ہمیں اس سیاہ وادی سے نکال لائے۔ اب مجھے اسے

بھینٹ دینا ہو گی"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا اور دوسرے لمحے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور عمران اور اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"عجیب اسرار ہے۔ میری تو عقل ہی ماؤف ہو کر رہ گئی ہے"۔ صالحہ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم واقعی عجیب شیطانی چکر میں پھنس گئے ہیں لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم اس طرح ان شیطانوں کا خاتمہ نہیں کر سکتے اس کے لئے ہمیں کچھ اور سوچنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"باس۔ کیا یہ افریقہ کے جادو سے بھی زیادہ طاقتور جادو ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"زیادہ طاقتور یا کم طاقتور ہونے کا مسئلہ نہیں ہے جوزف۔ ان دونوں کی ماہیت میں فرق ہے اس لئے تمہارا کوئی زور ان پر نہیں چل سکتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور بارخائی لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا اس کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑا ہوا تھا اس کی گردن پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جان نہ رہی ہو۔ جوانا نے اٹھ کر اسے تھاما اور کرسی پر بٹھایا۔

"کیا ہوا بابا بارخائی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مہارگو کو بھینٹ دینی تھی۔ وہ دے کر آ رہا ہوں"۔۔۔۔ بارخائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی بھینٹ"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اپنا خون۔ ورنہ تم لوگ وہاں سے نکل نہ سکتے"۔۔۔۔ بارخائی نے جواب دیا۔

"لیکن"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں لیکن کسی کی زندگی بچانا بھی تو نیکی ہے اور مجبوری کے عالم میں تو مردار بھی حلال ہو جاتا ہے اور آپ لوگ نہیں سمجھتے۔ یہ واقعی مجبوری تھی آپ لوگ ان بالوں کی وجہ سے ناپاک ہو چکے تھے اس لئے آپ لوگوں کا وہاں سے نکلنا ناممکن ہو گیا تھا اور ان شیطانوں کے پاس اتنی لامحدود طاقتیں ہیں کہ وہ آپ پر ان طاقتوں کی بارش کر دیتے۔ آپ لوگ کب تک اپنے آپ کو بچاتے۔ آخری کار آپ ان کے قابو میں آ جاتے اس لئے مجبوراً مجھے یہ کام کرنا پڑا۔ میں نے ایک بار پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے گا۔ آپ لوگ جا کر نہ صرف غسل کر لیں بلکہ یہ لباس بھی تبدیل کر لیں"۔ بارخائی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کام پہلے ہونا چاہئے اس کے بعد اس بارے میں کچھ سوچتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں اس دوران کچھ آرام کر لوں اس طرح میری طبیعت سنبھل جائے گی۔ بے فکر رہیں۔ جب تک آپ لوگ اس گھر میں ہیں شیطانی طاقتیں یہاں داخل نہیں ہو سکتیں میں نے اس کے گرد مقدس کلام کا حصار کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو پھر وہ مہار گوشکتی کیسے یہاں آ گئی بھینٹ لینے کے لئے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے گھر سے باہر عقبی پہاڑیوں کی ایک غار میں جانا پڑا تھا"۔۔۔۔ بارخائی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جلدی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کا سامان موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران جب غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے واپس اس سٹنگ روم میں پہنچا تو جوزف اور جوانا بھی پہنچ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد صالحہ بھی آ گئی۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"۔۔۔۔ صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی گناہ ہے پہلے بھی جو کچھ ہوا ہے وہ ہماری اپنی کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے لیکن اس سے ہمیں یہ فائدہ ہوا ہے کہ ہمیں سبق مل گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ اب ہمیں یہ سوچنے پر مجبور ہونا پڑ گیا ہے کہ ان شیطانوں سے مقابلے کے لئے ہمیں کوئی درست لائحہ عمل اختیار کرنا پڑے گا ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ مشین پسٹل کی گولیاں ان کالی طاقتوں کو ختم کر دیں گی لیکن ہم نے

دیکھ لیا ہے کہ گولیاں سرے سے فائر ہی نہیں ہو سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم اندر داخل ہوا اس نے ایک ٹرے اٹھایا ہوا تھا جس میں چائے کی پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی ان سب کے سامنے رکھ دی۔

"بابا بارخائی کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے ہی چائے بھجوائی ہے"۔ ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ چائے کی انہیں واقعی طلب محسوس ہو رہی تھی اس لئے انہوں نے چسکیاں لے لے کر چائے پینا شروع کر دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور بارخائی اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ایک مقامی آدمی تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا۔

"چائے بھجوانے کا بیحد شکریہ۔ ہمیں واقعی اس کی طلب محسوس ہو رہی تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بارخائی مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ صاحب قصبہ چانگ سے جنوب مغرب کی طرف ایک پہاڑی گاؤں میں رہتے ہیں۔ ان کا نام چوبا ہے۔ مذہبی طور پر ان کا تعلق بدھ مت سے ہے اور یہ یہاں کے مہان بھکشو ہیں۔ میں نے انہیں خاص طور پر آدمی بھیج کر بلایا ہے"۔۔۔۔ بارخائی نے اپنے ساتھ آنے والے آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس آدمی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف بھی کرا

دیا۔ چوبا نے انہیں اپنے مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر وہ بارخائی کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ میری اس سے بات ہوئی ہے اور یہ نند لعل اور زپالا کے خلاف ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس کے لئے مس صالحہ کو کام کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی مدد۔ آپ ذرا تفصیل سے بات کریں"۔ عمران نے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ چوبا نے ہاتھ اٹھا کر بارخائی سے کہا۔

"آپ کو بابا بارخائی نے ہمارے متعلق تو تفصیل سے بتا دیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ نہ صرف آپ کے متعلق بلکہ اپنے متعلق بھی اور اب تک کے ہونے والے سارے واقعات بھی انہوں نے بتا دیئے ہیں۔ جب تک بارخائی ان شیطانوں کے چیلے تھے تب تک ہمارا ان سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن اب جبکہ یہ ان کے چنگل سے نکل آئے ہیں تو اب ہمارا ان سے تعلق ہو سکتا ہے کیونکہ ہم شیطان کی بجائے بہرحال ایشور کے لئے کام کرنے والوں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ مجھے بارخائی نے پوری تفصیل بتا دی ہے اور میں نے آپ کی مدد کرنے کی بھی حامی بھر لی ہے لیکن جو کام میں کرنا چاہتا ہوں اسے کوئی عورت ہی سرانجام دے سکتی ہے لیکن یہ کام انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے اگر آپ کی ساتھی

عورت حامی بھر لے تو ٹھیک۔ ورنہ میں مجبور ہوں"۔۔۔۔ چوبا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور صالحہ کو کیا کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زپالا کی سب سے بڑی طاقت ٹاگوری ہے۔ اس ٹاگوری کے تحت سینکڑوں طاقتیں ہیں۔ ٹاگوری سفلی دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے خطرناک طاقت ہے اگر ٹاگوری کو زپالا سے علیحدہ کر دیا جائے تو سمجھئے کہ زپالا کی طاقت نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی اور ٹاگوری کو زپالا سے علیحدہ کرنے کے لئے مس صالحہ کو ایک خاص تپسیا تین روز تک کرنی پڑے گی۔ یہ جیسے ہی تپسیا کے لئے بیٹھیں گی زپالا کو بھی اس کا علم ہو جائے گا اور وہ اپنی شیطان طاقتوں کو مس صالحہ کے خلاف کام کرنے پر لگا دے گا۔ وہ انہیں لاکھوں روپ بدل کر ڈرائیں دھمکائیں گی اگر مس صالحہ خوفزدہ ہو گئیں تو یہ ہلاک ہو جائیں گی لیکن اگر یہ ثابت قدم رہیں تو تین روز بعد ٹاگوری ان کے سامنے نمودار ہو جائے گی تو مس صالحہ اس سے کہیں گی کہ وہ زپالا سے علیحدہ ہو جائے۔ وہ کوئی شرط رکھے گی اگر مس صالحہ نے وہ شرط پوری کر دی تو ٹاگوری علیحدہ ہو جائے گی ورنہ وہ مس صالحہ کو ہلاک کر کے واپس چلی جائے گی"۔۔۔۔ چوبا نے کہا۔

"دیکھو چوبا۔ ہم الحمد للہ مسلمان ہیں اور مسلمان کوئی ایسی تپسیا نہیں کر سکتا جو اسلام کے خلاف ہو یا اس میں کوئی شیطانی فقرے

بولنے پڑیں۔ اس لئے تمہیں وضاحت کرنی ہو گی کہ یہ تپسیا کس قسم کی ہے۔ صالحہ کو کیا کرنا ہو گا اور اسے کیا پڑھنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تاباتی زبان کا ایک منتر انہیں پڑھنا ہو گا اور یہ منتر آپ کے مذہب اور اس کے اصولوں کے خلاف نہیں ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ چوبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کا ترجمہ بتا دیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ میں ترجمہ بتا دیتا ہوں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اس بڑے سائے کی پناہ میں ہوں جس کا سایہ سب پر چھایا ہوا ہے اور شیطان اس سائے کی پناہ میں نہیں ہے۔ وہ اس سے علیحدہ ہے اور علیحدہ رہے گا"۔۔۔۔ چوبا نے ترجمہ بتاتے ہوئے کہا۔

"اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہمارے دین کے خلاف ہو۔ بڑا سایہ تو اللہ تعالیٰ کا ہی ہے اس کی رحمت کا سایہ اور شیطان واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے سے علیحدہ ہے اور علیحدہ رہے گا۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کام کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ صالحہ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تاباتی زبان میں یہ منتر دوہرا دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ تو تاباتی زبان نہیں سمجھ سکتے پھر"۔۔۔۔ چوبا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بابا بارخائی تو تاباتی زبان سمجھتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو سمجھتے ہیں۔ لیکن اس منتر میں ایسے الفاظ ہیں جو تاباتی زبان میں ترک ہو چکے ہیں مجھے بھی میرے گرو نے اس کا ترجمہ بتایا تھا"۔۔۔۔ چوبا نے کہا۔

"آپ پڑھیں تو سہی یہ منتر"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو چوبا نے اونچی آواز میں یہ منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

"آپ نے جو منتر پڑھا ہے وہ تاباتی زبان میں نہیں بلکہ قدیم مصری زبان میں ہے جسے کلدانی زبان کہتے ہیں اور اس کے وہ معنی بھی نہیں جو آپ بتا رہے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم عظیم الجثہ شاکا کی پناہ میں ہیں۔ عظیم شاکا جس کا سکہ اس پوری دنیا پر چلتا ہے اور ہر وہ چیز جو شاکا کو پسند نہیں ہے وہ اسے اپنی پناہ سے علیحدہ کر کے فنا کر دیتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو چوبا اور بارخائی دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ یہ زبان جانتے ہیں۔ مگر میرے گرو نے تو مجھے جو ترجمہ بتایا تھا وہ میں نے آپ کو بتایا ہے اور گرو جھوٹ نہیں بولا کرتے"۔ چوبا نے کہا۔

"آپ کے گرو نے آپ کو درست بتایا ہے۔ شاکا کا ایک مطلب سایہ بھی ہے اور آپ کے گرو کو اس کا مطلب سایہ ہی بتایا گیا ہو گا لیکن اس کا اصل مطلب وہی ہے جو میں نے آپ کو بتایا ہے اور شاکا قدیم مصر میں ایک عظیم الجثہ جانور کو کہا جاتا تھا جس کے چار سینگ

ہوتے تھے اور شاکا کو شیطان کا اوتار سمجھا جاتا تھا اس لئے اس کا اصل مطلب یہ ہوا کہ ہم شیطان کی پناہ میں ہیں اور مسلمان ایسا نہ سمجھ سکتا ہے اور نہ کہہ سکتا ہے اس لئے صالحہ یہ منتر نہیں پڑھ سکتی۔ آپ کوئی اور ترکیب بتائیں"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"آپ نے میرے گرو کی توہین کی ہے اس لئے اب آپ سے مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ میں جا رہا ہوں۔ آپ جانیں اور وہ شیطان زپالا"۔۔۔ چوبا نے انتہائی ناگوار سے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھو چوبا۔ تم تو ناراض ہو گئے ہو"۔۔۔ بابا بارخائی نے بازو سے پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے مت روکو۔ میں جا رہا ہوں"۔۔۔ چوبا نے بارخائی کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے جانے دو بابا بارخائی۔ یہ جو کچھ چاہتا ہے وہ ہم نہیں کر سکتے"۔۔۔ عمران نے کہا تو بارخائی نے ایک طویل سانس لیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"۔۔۔ بارخائی نے طویل سانس لے کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں چانگ میں مسلمان تو موجود ہوں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کافی تعداد میں ہیں۔ کیوں"۔۔۔ بارخائی نے چونک کر پوچھا۔

"لازماً ان میں کوئی نیک آدمی بھی ہو گا کوئی ایسا آدمی جو نوری علم جانتا ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایک آدمی ہے جس کا نام صوفی عفاف ہے۔ مقامی آدمی ہے اس کے متعلق سنا ہے وہ نوری علم کا عامل ہے۔ یہاں کے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہیں لیکن میں اس سے کبھی نہیں ملا کیونکہ پہلے تو میں ایسے لوگوں کا دشمن ہوا کرتا تھا۔ اگر آپ کہیں تو اس کے پاس چلتے ہیں"۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"چلیں۔ اس سے مل کر تو دیکھیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم بھی چلیں"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ آ جاؤ۔ اب میں تمہیں یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا گلہ بجا ہے۔ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی تھی لیکن مجھے دراصل ایسی کسی بات کی توقع تک نہ تھی"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ماسٹر۔ ہم بھی چلیں"۔۔۔ جوانا اور جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم بھی آ جاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب بارخائی

کے مکان سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ماسٹر۔ بابا بارخانی نے کہا تھا کہ جب تک ہم ان کی رہائش گاہ میں ہیں ہم پر کوئی شیطانی طاقت حملہ نہیں کر سکتی لیکن اب تو ہم ان کے مکان سے باہر آ چکے ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اب ہم سب نے غسل کر لیا ہے اس لئے فکر مت کرو۔ اب ان بالوں کی ناپاکی دور ہو چکی ہے اب کوئی شیطانی طاقت اس وقت تک ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جب تک ہم پاکیزگی کے حصار میں ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک مختلف سڑکوں اور گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کھلے احاطے کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا احاطہ تھا جس میں دس پندرہ مرد موجود تھے۔ ایک طرف ایک چھپر سا تھا فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور وہاں ایک لمبے قد کا دبلا پتلا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سر پر رومال باندھا ہوا تھا اور مقامی لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا صندوقچہ رکھا ہوا تھا جس کے اوپر سفید کاغذ بھی موجود تھے۔ اس کے سامنے دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ آدمی ان کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ جیسے ہی یہ لوگ اندر داخل ہوئے وہاں موجود سب افراد چونک کر حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔ چونکہ بابا بارخانی آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی آگے بڑھ رہے تھے۔ اسی لمحے عورتوں سے باتیں کرتے کرتے صوفی عفاف نے سر اٹھا کر بارخانی اور اس کے

پیچھے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"السلام و علیکم"۔۔۔۔ بابا بارخانی نے قریب جا کر کہا تو صوفی عفاف صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام بارخانی۔ مجھے تمہاری واپسی پر سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر بارخانی سے باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں"۔۔۔۔ بارخانی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ لوگ مجھے تھوڑا سا وقت دیں یہ خواتین بڑی دیر سے بیٹھی ہوئی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ جلد از جلد فارغ ہو جائیں۔ آپ مہمان خانے میں تشریف رکھیں میں ابھی حاضر ہوتا ہوں پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو بارخانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا۔ احاطہ سے باہر آ کر وہ دائیں طرف چل پڑا۔ احاطہ کی سائیڈ سے ہو کر وہ جب عقبی طرف پہنچے تو وہاں ایک لمبی سی بیرک بنی ہوئی تھی جس میں چار کمرے تھے اور سامنے برآمدہ تھا۔ تمام کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ان میں بھی آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک کمرے کے سامنے ایک مقامی نوجوان کھڑا تھا۔

"ادھر تشریف لے آئیں جناب"۔۔۔۔ اس نوجوان نے بارخانی اور عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو بارخانی اس کی طرف مڑ گیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے مشروب لے آتا ہوں"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ جب صوفی صاحب آ جائیں گے پھر"۔ بارخانی نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرے میں سادہ سی دری بچھی ہوئی تھی اور کناروں پر سفید رنگ کے کور چڑھے ہوئے گاؤ تکیے بھی رکھے ہوئے تھے وہ سب ان گاؤ تکیوں سے پشت لگا کر دری پر بیٹھ گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد صوفی عفاف مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ سلام کیا تو بارخانی کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ علی عمران صاحب ہیں۔ یہ ان کی ساتھی خاتون مس صالحہ اور یہ عمران صاحب کے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں"۔۔۔۔ بارخانی نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف نے عمران، جوزف اور جوانا سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا مگر صالحہ کے سامنے اس نے صرف سر جھکا کر سلام کیا اور پھر وہ سامنے گاؤ تکیے سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے وہی نوجوان جس نے انہیں کمرے میں بٹھایا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں گلاس رکھے ہوئے تھے اس نے ایک ایک گلاس سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

"یہ سادہ سا مقامی مشروب ہے اور میں بھی آپ کے ساتھی پی رہا ہوں۔ بسم اللہ کیجئے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے پڑا ہوا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا اور عمران اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس بات سے صوفی صاحب کا مطلب یہی تھا کہ یہ مشروب مشکوک نہیں ہے۔

"آپ بھی پاکیشیا والے صوفی صاحب کی قبیل کے صوفی لگتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے نہیں جناب۔ وہ صوفی جبار صاحب تو بہت نیک آدمی ہیں۔ مجھے آپ ان سے کیوں ملا رہے ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ صوفی جبار صاحب کو جانتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ پاکیشیا میں رہنے والے سے یہاں کے صوفی صاحب واقف ہوں گے۔

"جی ہاں۔ وہ بابا بارخانی کے تحفظ کے لئے جب یہاں بھیجے گئے تھے تو واپسی میں انہوں نے مجھے بھی ملاقات کا شرف بخشا تھا"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ مماثلت نیکی کی بنیاد پر ظاہر نہیں کی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کوئی اور مماثلت بھی ہے۔ وہ کون سی ہے"۔۔۔۔ صوفی

عفاف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں عام لوگ اس آدمی کو صوفی کہتے ہیں جس کی داڑھی چھوٹی ہو اور جس کی داڑھی لمبی ہو اسے مولوی صاحب کہا جاتا ہے لیکن صوفی جبار صاحب کی داڑھی سرے سے ہے ہی نہیں اس کے باوجود وہ صوفی کہلاتے ہیں اور یہی صورت حال آپ کے ساتھ بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"آپ نے واقعی دلچسپ بات کی ہے۔ واقعی عام لوگ اسی طرح کہتے اور سمجھتے ہیں لیکن ہمارے خاص سلسلے میں صوفی ایک عہدے کا نام ہے اس لحاظ سے تو پاکیشیا والے صوفی جبار صاحب اور میں درحقیقت دونوں ہی صوفی ہیں لیکن جس طرح عہدوں میں سینئر اور جونیئر ہونے کا مسئلہ ہوتا ہے اس طرح صوفی جبار صاحب مجھ سے بہت سینئر ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر یہ عہدہ ہے تو بابا بارخائی صاحب کا کیا عہدہ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بارخائی صاحب۔ وہ ٹریک ہی چھوڑ گئے تھے۔ اب الحمد للہ ان کی واپسی ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے جلد ہی انہیں کوئی منصب بہرحال مل ہی جائے گا"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"اس لحاظ سے تو یہ رنگروٹ ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صوفی عفاف ایک بار پھر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ بابا بارخائی بھی آہستہ سے ہنس پڑے۔

"رنگروٹ سے اگر آپ کا مطلب نیا بھرتی شدہ ہے تو ایسی بات نہیں ہے بارخائی صاحب بہرحال نوآموز نہیں ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی باتوں سے لگتا ہے کہ آپ دنیاوی طور پر بھی خاصے تعلیم یافتہ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی طرح اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ میرا مطلب ہے ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تو نہیں ہوں البتہ بس واجبی سی تعلیم ہے۔ میں نے بھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے"۔ صوفی عفاف نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا آدمی تھا جس نے اسے اس طرح حیران کر دیا تھا۔

"بہت خوب۔ پھر تو واقعی بالکل واجبی سی ہی تعلیم ہے میری طرح"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفی عفاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"آپ سے ملاقات پر نجانے مجھے کتنے عرصے بعد اس طرح ہنسنے کا اور بولنے کا موقع ملا ہے ورنہ یہاں کے لوگوں نے تو مجھے نجانے کیا سمجھ رکھا ہے کہ اگر میں ذرا ہنس پڑوں تو لوگ اس طرح حیران ہو کر

دیکھنے لگ جاتے ہیں جیسے میں نے کوئی غیر اخلاقی حرکت کر دی ہو۔ اس لئے مجھے ان کے سامنے سنجیدہ رہنا پڑتا ہے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتوں سے عیاں ہے کہ آپ نہ صرف ہم سے اچھی طرح واقف ہیں بلکہ شاید یہاں ہمارے آنے کا مقصد اور ہمارے ساتھ ہونے والے تمام واقعات سے بھی آپ واقف ہوں گے اور آپ کا وقت بھی خاصا قیمتی ہو گا اس لئے آپ ہماری رہنمائی کریں کہ ہم کس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے یکلخت سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کو یہاں بھیجتے ہوئے سید چراغ شاہ صاحب نے خاص طور پر مس صالحہ کو ساتھ لے جانے کا کہا تھا اس کی ایک وجہ تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں آپ کے ساتھ کس قسم کے حالات پیش آ سکتے ہیں اور ان حالات میں مس صالحہ آپ کی بیحد مددگار ثابت ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صالحہ نے واقعی ہماری مدد کی ہے کہ ہم ان کی وجہ سے سیاہ وادی کی ایک غار کا چکر لگا آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صالحہ کے چہرے پر یکلخت انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ ابھی آپ نے بابا بارخائی کو رنگروٹ کہا ہے مس صالحہ بھی ان معاملات میں رنگروٹ ہیں اور یہ واقعی دراصل ان کی

ٹریننگ کا ایک حصہ تھا اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور کس شاطرانہ انداز میں انسان کو پھنسانے کے لئے جال بچھاتے ہیں اور مس صالحہ بیحد ذہین اور سمجھدار ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب یہ ان کی شاطرانہ چالوں میں نہیں آئیں گی"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آ رہی کہ جب آپ جیسے صاحبان یہاں موجود ہیں تو پھر شاہ صاحب نے آخر مجھے اور میرے ساتھیوں کو جو ان معاملات میں واقعی لاعلم ہیں اس اہم مشن پر کیوں بھیجا ہے۔ کیا یہ کام آپ نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے ذہن میں واقعی شروع سے اس معاملے میں خلش موجود ہے اور آپ کو اس خلش کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں مل سکا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے راز کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ ابابیلوں سے اگر ابراہہ کے لشکر کو تہس نہس کراتا ہے حالانکہ یہ کام مسلح لوگ بھی کر سکتے تھے۔ وہ فرعون کو دریائے نیل میں غرق کراتا ہے حالانکہ موت اسے زمین پر بھی آ سکتی تھی۔ مزید کیا کیا کہوں۔ آپ کے لئے یہی دو مثالیں کافی ہیں اس لئے بس یوں سمجھئے کہ اس شیطان کے چیلے زہپالا سے مقابلے کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے تو ظاہر ہے اس میں بہرحال کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہو گی"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی مہربانی کہ آپ نے اچھے انداز میں جواب دے کر میری

رہنمائی کر دی ہے بہرحال اب فرمائیں کہ صالحہ ہماری کیسے مدد کر
ہے اور ہمیں اب کیا کرنا ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لڑائی آپ نے خود لڑنی ہے۔ آپ نے ا
آپ کے ساتھیوں نے اس میں ہم کوئی دخل نہیں دے سکتے اور
ہمیں اس کی اجازت ہے البتہ صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ جس
انداز میں آپ آگے بڑھ رہے ہیں اس انداز میں تو اس شیطان کے
خاتمے کے لئے آپ کو صدیوں کی ضرورت ہو گی اور بہرحال انسا
صدیوں زندہ نہیں رہ سکتا۔ آپ کو اپنا طریقہ کار بدلنا پڑے گا۔ آپ
اس شیطان کے چیلے زپالا سے اور اس کے ساتھی نند لعل اور ان طاقتو
شیطانی طاقتوں سے کسی ایسے علم سے نہیں لڑنا جو حواس خمسہ جب
ماورا ہو۔ آپ نے انہیں بالکل اس انداز میں شکست دینی ہے جس
انداز میں آپ بڑے بڑے مجرموں اور تنظیموں کو شکست دیتے ہیں
آپ زپالا کو شیطانی تنظیم کا سربراہ اور اس کی طاقتوں کو اس کے ماتحت
سمجھ لیں"---- صوفی عفاف نے کہا۔

"یہی بات تو میرے لئے الجھن کا باعث بن رہی ہے۔ سید چراغ
شاہ صاحب نے بھی یہی کہا تھا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں لیکن حقیقت
یہ ہے کہ وہ شیطانی اور مافوق الفطرت طاقتوں سے مسلح ہو کر مقابلے
آتے ہیں جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ان کے مقابلے میں ہمارے
مشین پسٹل سے فائرنگ تک نہیں ہو پاتی۔ بابا یارخائی کو ہمیں وہاں
سے نکالنے کے لئے کسی شیطانی طاقت کا سہارا لینا پڑا اس کے باوجود

آپ کہتے ہیں کہ ہم ان سے اپنے طور پر لڑیں"---- عمران نے
الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں آپ کی الجھن کو سمجھتا ہوں اسی لئے تو میں نے آپ سے کہا
ہے کہ آپ اس انداز میں ان کے مقابل نہ آئیں بلکہ اپنا انداز
کر لیں"---- صوفی عفاف نے کہا۔

"اسی بات کی تو میں وضاحت چاہتا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھ لیں کہ شیطانی طاقتیں چاہے کتنی ہی
طاقتور ہوں وہ آپ کا عملی طور پر اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں
جب تک کہ آپ کے اندر کوئی کمزوری موجود نہ ہو۔ کمزوری سے میرا
مطلب آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے اس کی وضاحت کی
ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ شیطانی طاقتیں انسانوں کو اپنے
جال میں مکر و فریب سے پھنساتی ہیں۔ وہ انسان کی طبعی کمزوریوں
مطلب ہے لالچ، طمع، حرص وغیرہ وغیرہ جنہیں اوصاف رزیلہ کہا جاتا
ہے کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہیں۔ تیسری بات یہ کہ سفلی دنیا کی تمام
طاقتیں گندگی اور غلاظت کی پیداوار ہوتی ہیں اور ان کی خوراک حرام
اور مردار چیزیں ہوتی ہیں اس لئے پاکیزگی اور خوشبوئیں ان کی دشمن
ہیں اور آخری بات یہ کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام موجود
ہے۔ اس کا ایک ایک حرف اپنے اندر اس قدر طاقت رکھتا ہے کہ
اس کا تصور کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ شرط اخلاص ہے اگر آپ
کے قلب و نظر، آپ کی نیت اور آپ کے مقصد میں اخلاص ہو گا

ایمان اور اعتقاد پختہ ہوں گے۔ آپ کو یقین کامل کی دولت حاصل ہو
گی تو مقدس کلام کا ایک حرف دنیا کی تمام شیطانی طاقتوں کو فنا کر سکتا
ہے۔ میں آپ کی اس معاملے میں صرف اتنی رہنمائی کر سکتا ہوں کہ
جہاں آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے قلب و ذہن پر شیطانی طاقتوں
کا دباؤ بڑھ گیا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت پڑھنا شروع کر
دیں۔ خاص طور پر اگر آپ ایسے موقع پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم کا ورد کریں تو آپ دیکھیں گے کہ جس طرح روشنی ہونے سے
اندھیرا چھٹ جاتا ہے اسی طرح یہ شیطانی طاقتیں بھی غائب ہو جائیں
گی۔ باقی آپ کی اپنی ذہانت ہے اسے جس طرح چاہیں استعمال
کریں"۔ صوفی عفاف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی مہربانی کہ آپ نے ان معاملات میں ہماری خاصی رہنمائی
کر دی ہے۔ اب آپ ذرا تفصیل سے بتا دیں کہ صالحہ ان معاملات
میں ہماری رہنمائی کیسے کر سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے رہنمائی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ مددگار کا لفظ استعمال کیا
ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ویسے عام زندگی میں آپ جو چاہیں
کہتے پھریں۔ جو الفاظ چاہیں بولتے رہیں لیکن جب ان معاملات میں
ملوث ہوں تو برائے کرم ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر منہ سے نکالیں اور
نہ صرف منہ سے سوچ کر لفظ نکالیں بلکہ آپ کی سوچ بھی انتہائی مثبت
ہونی چاہئے۔ یہاں آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک غلط لفظ اور آپ کے
ذہن میں آیا ہوا ایک غلط خیال آپ کو آسمان سے تحت الثریٰ میں لا

سکتا ہے۔ جس طرح تاش کی بازی میں آپ کا پھینکا ہوا ایک غلط پتہ
پوری بازی کو پلٹ دیتا ہے اسی طرح یہاں آپ کے منہ سے نکلا ہوا
ایک غلط لفظ سارے کھیل کو پلٹ دے گا۔ جہاں تک مس صالحہ کے
مددگار ہونے کی بات ہے تو میں یہ عرض کر دوں کہ شیطان کا سب سے
کامیاب حربہ بھی عورت ہی ہوتی ہے اور شیطان کا سب سے کامیاب
اور طاقتور حریف بھی عورت ہی ہوتی ہے۔ عورت چاہے تو شیطان کی
آلہ کار بن کر اپنے ساتھیوں کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیلنے کا
موجب بن جائے اور اگر چاہے تو شیطان کے مقابل اپنے ساتھیوں کی
کامیابی اور ان کی عزت و سرخروئی کا باعث بن جائے۔ جہاں تک مس
صالحہ کا تعلق ہے تو مس صالحہ میں عام عورتوں کی نسبت چند خاص
صلاحیتیں موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں ودیعت کر دی
ہیں۔ یہ صلاحیتیں کیا ہیں ان کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا
وقت آنے پر یہ خودبخود ظاہر ہو جائیں گی اس لئے مس صالحہ کو
خصوصی طور پر اس مشن پر آپ کے ساتھ رکھا گیا ہے"۔۔۔۔ صوفی
عفاف نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب آخری بات۔ آپ صرف ہماری اتنی رہنمائی کر
دیں کہ ہمیں اپنے مشن کا آغاز کس طرح کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ہم
خود آگے بڑھ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آغاز کے لئے صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ
آپ پہلے سند لعل کو گھیریں۔ سند لعل سے آپ کو مزید آگے بڑھنے کے

متعلق معلومات مل سکتی ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ بہت بہت شکریہ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا۔ اوکے اب ہمیں اجازت دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ صوفی عفاف بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میری دعائیں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ بہرحال ہمت اور حوصلہ آپ نہ ہاریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر ایمان رکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں اس شیطان زپالا کا خاتمہ لاکھوں برائیوں کا خاتمہ ہے۔ یہ شخص شیطانی دنیا میں اپنی حد سے بڑھ گیا ہے اس لئے قانون فطرت کے مطابق حد سے گزر جانے والوں کو ہمیشہ عبرت کا نمونہ بنا دیا جاتا ہے اور بابا بارخائی صاحب کی رہائش گاہ کو آپ ضرور استعمال کریں لیکن بابا بارخائی کو مزید تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ صوفی عفاف نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بارخائی۔ تمہارے لئے میرا مشورہ ہے کہ تم استغفار کو اپنا ورد بنا لو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں انشاء اللہ تم پر اپنا سایہ کریں گی"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے بارخائی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"انشاء اللہ ایسا ہی کروں گا۔ اللہ مجھے توفیق دے گا"۔۔۔۔ بارخائی نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جوزف اور جوانا اس جنگ میں آپ کے بہترین ساتھی ثابت ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے جوزف اور جوانا دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مس صالحہ۔ آپ مجاہدہ ہیں اور مجاہد کا بہت بڑا درجہ ہوتا ہے"۔ صوفی عفاف نے صالحہ کے سامنے سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے حق میں دعا کرتے رہیں آپ جیسے نیک آدمی سے ملاقات میرے لئے باعث افتخار ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس صالحہ۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور حقیر بندہ ہوں۔ یہ سب کچھ تو اس ذات کریم کی عطا ہے ورنہ من آنم کہ من دانم بہرحال میری دعائیں آپ کے ساتھ رہیں گی انشاء اللہ"۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں باہر برآمدے تک چھوڑنے آئے اور پھر سلام کر کے مڑ کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی واپس بابا بارخائی کی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئے۔ اب عمران کے چہرے پر اطمینان و سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ الجھنوں سے نکل کر کسی حتمی فیصلے پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

کمرے کا دروازہ بند تھا اور کمرے کے اندر فرش پر زپالا آلتی پالتی مارے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بالکل اسی انداز میں نند لعل بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد زپالا نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

"یہ لوگ صوفی عفاف کے پاس گئے ہیں اور انہوں نے صوفی عفاف سے مدد مانگی ہے لیکن صوفی عفاف نے ان کی براہ راست مدد کرنے سے معذرت کرلی ہے البتہ انہیں مشورے دیئے ہیں"۔ زپالا نے نند لعل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سے مشورے مہاراج۔ یہ صوفی عفاف تو انتہائی خطرناک آدمی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی در پردہ کھیل کھیل رہا ہو"۔ نند لعل نے کہا۔

"ویسے تو عام سی باتیں کی ہیں لیکن ایک اہم بات ہے کہ اس نے ان لوگوں کو سب سے پہلے تمہارے خاتمے کے لئے کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ لوگ تم پر دباؤ بڑھائیں گے"۔ زپالا نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے مہاراج"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"تمہارے پاس اب راجواڑی ہے۔ تم اس سے مشورہ کرو۔ ویسے اس نے پہلے جو کچھ کہا تھا اس پر گو مجھے اس وقت غصہ آیا تھا لیکن بعد میں جس طرح غار میں ان لوگوں نے اچانک ہم پر حملہ کر دیا تھا اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ راجواڑی نے جو کچھ کہا تھا وہ درست تھا۔ ہم تو یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ لوگ ہمارے قبضے میں ہیں لیکن راجواڑی نے کہا تھا کہ وہ لوگ طاقتور ہیں اور وہ واقعی طاقتور ثابت بھی ہوئے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"مہاراج۔ اگر مہار گو شکتی انہیں وہاں سے نکال کر نہ لے جاتی تو یہ بھوکے پیاسے کب تک وہاں رہتے۔ اصل میں غلط کام مہار گو نے کیا ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"اسے میں نے اس کیئے کی سزا دے دی ہے۔ مہار گو انتہائی لالچی شکتی ہے اور اس نے بار خائی کا خون پینے کے لالچ میں یہ کام کر دیا۔ میں نے اسے سیاہ کنوئیں میں قید کر دیا ہے۔ اب وہ باہر نہیں آ سکتی"۔ زپالا نے کہا۔

"تو پھر میں راجواڑی کو بلاؤں مہاراج"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"ہاں بلواؤ"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو نند لعل نے آنکھیں بند کیں اور

منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں سرخ دھواں نظر آنے لگا جس میں سنہری رنگ کے بھنور نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ نند لعل نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد راجواڑی وہاں موجود تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔

"راجواڑی حاضر ہے۔ آقا"۔۔۔۔ راجواڑی نے انتہائی مترنم آواز میں کہا۔

"راجواڑی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے قبضے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اب وہ سب سے پہلے مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تم بتاؤ کہ میں ان کا خاتمہ کیسے کروں"۔۔۔۔ نند لعل نے راجواڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آقا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ آپ انہیں آسان شکار سمجھ رہے ہیں لیکن یہ آپ کے لئے اور مہاراج کے لئے آسان شکار ثابت نہیں ہوں گے۔ ان کو شکار کرنے کے لئے آپ نے نندنی کے ذریعے پہلے جو کھیل کھیلا تھا اب وہ لڑکی صالحہ اس حربے میں دوبارہ نہیں پھنسے گی لیکن اس کے باوجود اگر آپ اس عمران کو بے بس کرنا چاہتے ہیں تو اب بھی ایسا صالحہ کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے"۔ راجواڑی نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ بتاؤ"۔۔۔۔ نند لعل نے چونک کر پوچھا۔

"صالحہ کو یہ لوگ آپ کے آشرم میں بھیجیں گے اور صالحہ کا مقصد آپ کو بہلا پھسلا کر آپ کے آشرم سے باہر لے جانا ہو گا تاکہ آشرم سے باہر آپ کو خوشبو کے حصار میں قید کر دیا جائے اگر آپ خوشبو

کے حصار میں قید ہو گئے تو پھر مجھ سمیت کوئی بھی آپ کی مدد کو نہ پہنچ سکے گا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپنی ذہانت سے صالحہ کے بچھائے ہوئے جال میں پھنسنے کی بجائے اسے اپنے جال میں پھنسا لیں اور خود خوشبو کے حصار میں قید ہونے کی بجائے اسے غلاظت کے حصار میں قید کر دیں۔ اگر یہ غلاظت کے حصار میں قید ہو گئی تو پھر میں اس کی جگہ آسانی سے لے سکتی ہوں اور میں آسانی سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو غلاظت کے حصار میں لے آؤں گی اس کے بعد ان کی کوئی مدد نہ کر سکے گا۔ آپ ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکیں گے"۔ راجواڑی نے کہا۔

"بہت خوب راجواڑی۔ بہت خوب۔ تم واقعی راجواڑی ہو۔ تم نے ان حالات میں واقعی بہترین مشورہ دیا ہے۔ نند لعل ایک عورت کو چکر دینا تمہارے لئے انتہائی معمولی بات ہے۔ تم راجواڑی کے مشورے پر عمل کرو اور اس لڑکی صالحہ کو نجس احاطہ میں لے جا کر نجس کنوئیں میں دھکیل دو اور یہ کام تم آسانی سے کر سکتے ہو"۔ زپالا نے راجواڑی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی دیا ہے مہاراج"۔۔۔۔ راجواڑی نے اپنی تعریف پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ نجس احاطے اور نجس کنوئیں سے اپنی تمام شکتیاں نکال لیں ورنہ انہیں دور سے ہی معلوم ہو جائے گا اور یہ واپس چلے جائیں گے"۔ نند لعل

نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ تم آزادی سے اپنا کام کرو میں اور میری طاقتیں اس نجس احاطے سے باہر رہ کر تمہاری مسلسل نگرانی کرتی رہیں گی اور موقع کے مطابق تمہاری مدد بھی کی جائے گی"---- زپالا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ میں اس لڑکی کو کس طرح اپنے جال میں پھنساتا ہوں"۔ نند لعل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اجازت ہے آقا"---- راجواڑی نے کہا۔

"ہاں۔ تم جا سکتی ہو۔ جب یہ لڑکی نجس کنوئیں میں پہنچ جائے گی تو تمہیں طلب کر لیا جائے گا"---- نند لعل نے کہا تو راجواڑی نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر نند لعل اور زپالا کو باری باری پرنام کیا اور دوسرے لمحے وہ سرخ دھوئیں میں تبدیل ہوتی چلی گئی جس میں سنہرے رنگ کے بھنور تھے اور چند لمحوں بعد دھواں بھی غائب ہو گیا۔

"اب مجھے بھی آگیا دیں مہاراج"---- نند لعل نے بھی دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے زپالا سے کہا۔

"جاؤ اور بے فکر رہو۔ ہم تمہارا خیال رکھیں گے اور سنو۔ ہم نے پہلے بھی اپنا وعدہ پورا کیا تھا اور راجواڑی جیسی شکتی تمہیں بخش دی تھی اب اگر تم نے اس لڑکی کو نجس کنوئیں میں قید کر لیا تو ہم تمہیں کالی ماتا کی خاص شکتی رین رنگی بخش دیں گے"---- زپالا نے

کہا تو نند لعل بے اختیار اس کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"مہاراج دیالو ہیں۔ مہاراج دیالو ہیں"---- نند لعل کی مسرت بھری آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

"جاؤ اور رین رنگی حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری ذہانت استعمال کرو تمہیں معلوم ہے کہ رین رنگی کے بعد تم ہمارے سب سے بڑے ہمارے چیلے بن جاؤ گے۔ جاؤ"---- زپالا نے کہا تو نند لعل نے سر اٹھایا دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے سے لگائے اور پھر اٹھ کر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا آبشار اپنی پوری رفتار سے بہہ رہا تھا۔

صالحہ بڑے اطمینان اور سکون سے چلتی ہوئی رام دیو کے اس مکان میں داخل ہوئی جو زمین سے بلندی پر تھا۔ مکان کے صحن میں اس وقت کافی آدمی موجود تھے لیکن صالحہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں پہلے وہ نندنی کے ساتھ نند لعل یا رام دیو سے ملاقات کر چکی تھی۔ عمران نے نند لعل کو ختم کرنے کی پوری منصوبہ بندی کر لی تھی چونکہ صوفی عفاف نے انہیں بتایا تھا کہ یہ سفلی طاقتیں خوشبو سے بھاگتی ہیں اس لئے عمران نے نند لعل کو ختم کرنے اور اس کی طاقتوں کو اس سے علیحدہ کرنے کے لئے بابا بارخانی کے ذریعے وہیں ایک چھوٹا سا مکان حاصل کر لیا تھا۔ اس مکان کے اندر ایک بڑے کمرے میں اس نے تیز خوشبویات سے بھری ہوئی بوتلیں اس طرح چھپا دی تھیں کہ صالحہ جیسے ہی ایک کمرے کی دیوار سے لٹکی ہوئی رسی کو کھینچتی اس کمرے میں چھپی ہوئی بوتلوں کے نہ صرف ڈھکن ہٹ

جاتے بلکہ یہ ساری بوتلیں گر جاتیں اور ان کے اندر موجود خوشبو کے حامل محلول باہر آ جاتے اس طرح نند لعل کو کافی دیر تک اس کمرے میں اس کی طاقتوں کی پہنچ سے باہر رکھ کر قید کیا جا سکتا تھا اور پھر اس کا خاتمہ آسانی سے ہو جاتا۔ اب صرف مسئلہ تھا کہ صالحہ کس طرح نند لعل کو اس مکان میں لے آئے۔ اس کی حامی صالحہ نے بھر لی تھی۔ عمران نے اسے سمجھا دیا تھا کہ وہ کسی صورت بھی کوئی ایسا کام نہ کرے یا اپنے منہ سے کوئی ایسے الفاظ نہ نکالے جس سے اس کے ایمان کی نفی ہوتی ہو اور صالحہ نے عمران کو یقین دلایا تھا کہ وہ ایسا ہی کرے گی۔ چنانچہ یہ سارے انتظامات کر لینے کے بعد صالحہ نند لعل کے آشرم کی طرف روانہ ہوئی تھی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اس مکان کے قریب واقع ایک دوسرے مکان میں موجود تھے۔ صالحہ کے ساتھ یہ بات طے ہو گئی تھی کہ جب تک صالحہ خوشبویات کے حصار میں نند لعل کو قید نہیں کر لے گی اس وقت تک عمران اور اس کے ساتھی سامنے نہیں آئیں گے اور ایسا ہونے پر صالحہ کمرے میں موجود فون پر انہیں اطلاع دے دے گی اور پھر وہ لوگ پہنچ جائیں گے۔ صالحہ کمرے کے اس دروازے پر پہنچ کر رک گئی جس کے اندر اس نے پہلے نند لعل سے ملاقات کی تھی۔

"آ جاؤ اندر"۔۔۔۔ صالحہ کے رکتے ہی اندر سے نند لعل کی آواز سنائی دی اور صالحہ نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گئی۔ نند لعل کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے

ہاتھ میں وہی سانپ کے منہ والی لکڑی موجود تھی۔

"آؤ صالحہ آؤ۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا"۔۔۔۔۔ نند لعل نے مسکراتے ہوئے کہااور سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کر کے اسے بیٹھنے کے لئے کہا۔

"میں تم سے چند باتیں کرنے آئی ہوں۔ کیا ہماری یہ باتیں تمہارے اس مکان سے باہر کسی کھلی جگہ پر نہیں ہو سکتیں"۔ صالحہ نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے کھڑے کھڑے نند لعل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم بیٹھو تو سہی۔ گھبراؤ نہیں اس کرسی میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں اعتراض ہو"۔۔۔۔۔ نند لعل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم نے پہلے بھی سندنی کے ذریعے مجھے چکر دیا تھا اس لئے اب میں تمہاری کسی بات پر اس وقت تک اعتبار نہیں کر سکتی جب تک تمہارے ساتھ خصوصی بات چیت نہ ہو جائے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیا باتیں کرنا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔ نند لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہاری طرح شکتیاں حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میری بچپن سے ہی یہ خواہش تھی کہ ایسی شکتیوں کی مالک بن سکوں"۔ صالحہ نے کہا تو نند لعل بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر اپنے دھرم کے کسی پیر فقیر سے کہنا تھا۔ مجھ سے تم کیا لے

کتی ہو"۔۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"تمہیں ہمارے دین کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اس میں عورت کو وہ شکتیاں حاصل نہیں ہو سکتیں جو مردوں کو حاصل ہو جاتی ہیں۔ بہت کم عورتوں کو اس قسم کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں جبکہ میرا خیال ہے کہ تمہارے دھرم میں عورتوں کو وہی کچھ آسانی سے مل سکتا ہے جو مردوں کو مل جاتا ہے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تمہارا خیال درست ہے۔ لیکن اس کے لئے تو تمہیں اپنا دھرم چھوڑ کر ہمارا دھرم اختیار کرنا پڑے گا۔ کیا تم ایسا کرنے کے لئے تیار ہو"۔۔۔۔۔ نند لعل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں تم سے کسی اور جگہ بات کرنا چاہتی ہوں تاکہ میری پوری طرح تسلی ہو سکے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے فائدہ ہی نہ ہو اور الٹا نقصان بھی اٹھانا پڑے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے عقل مندی سے الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ باتیں تو یہاں بھی ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔۔ نند لعل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتی ہیں لیکن میری تسلی نہیں ہو گی کیونکہ یہ تمہاری جگہ ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ یہاں تم نے کیا کیا اسرار پھیلا رکھے ہیں۔ آخر تمہیں باہر جا کر بات کرنے میں کیا اعتراض ہے۔ کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو"۔۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا تو نند لعل نے بے اختیار قہقہہ لگایا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم سے ڈرے گا اور وہ بھی نند لعل۔ تم ابھی بالکی ہو لڑکی۔ بالکی
کا مطلب سمجھتی ہو۔ اس کا مطلب ہوتا ہے ناوان۔ چھوٹی بچی۔
بہرحال آؤ باہر چل کر بات کر لیتے ہیں"---- نند لعل نے کہا اور وہ
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چل
پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی اس مکان کی سیڑھیاں اتر کر باہر
گئے۔ نند لعل کے کمرے سے باہر نکلتے ہی صحن میں موجود افراد اٹھ کر
اس کے سامنے جھک گئے اور آگے بڑھ بڑھ کر اس کے چرن چھونے
لگے۔ لیکن نند لعل بڑے متکبرانہ انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس
نے ان لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا
جیسے یہ لوگ انسان کی بجائے حقیر کیڑے مکوڑے ہوں۔ پھر وہ عمارت
سے باہر آ گئے۔

"اب کہاں جانا ہے"---- نند لعل نے کہا۔

"جہاں تم کہو۔ لیکن کوئی مکان نہ ہو۔ خالی اور کھلی جگہ ہو"۔
صالحہ نے کہا۔

"تو پھر آؤ کسی پہاڑی چٹان پر بیٹھ جاتے ہیں"---- نند لعل نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف کو بڑھ گیا۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے
چل پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آبادی سے نکل کر ایک ویران سے
علاقے میں آ گئے جہاں ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں تھیں۔ آبادی نہ
تھی۔ دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ ایک جگہ چوڑی سی چٹان
تھی جس کے نیچے بہت گہرائی تھی۔

"آؤ یہاں بیٹھ جاتے ہیں"---- نند لعل نے کہا تو صالحہ نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس چٹان پر ایک دوسرے سے
فاصلے پر بیٹھ گئے۔

"ہاں۔ اب بولو کیا بات کرنا چاہتی ہو تم"---- نند لعل نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو جائیں گی باتیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تمہاری یہ شخصیت مجھے
پسند آئی ہے"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لڑکی مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ میں نے کہا ہے کہ تم ابھی
بالکی ہو۔ ایسی باتیں کر کے تم اگر سمجھتی ہو کہ مجھے بیوقوف بنا لو گی تو
ایسی بات مت سوچو۔ میرے پاس ایسی شکتیاں موجود ہیں جو تمہارے
دل کا راز بھی جانتی ہیں"---- نند لعل نے کہا۔

"تم اگر اسے چکر سمجھتے ہو تو سمجھتے رہو۔ بہرحال میں نے تو حقیقت
پر مبنی بات کی تھی۔ یہ جو تم ہر وقت سانپ کے منہ والی لکڑی پکڑے
رہتے ہو اس کی کوئی خاص وجہ ہے"---- صالحہ نے کہا۔

"تم کیوں پوچھنا چاہتی ہو"---- نند لعل نے چونک کر قدرے
مشکوک لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر تم ڈرتے ہو تو مت بتاؤ۔ میں نے تو تجسس کی بنا پر پوچھا
تھا"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات کر دی تم نے۔ میں تم سے کیوں ڈروں گا۔ تمہاری
میرے مقابلے میں حیثیت ہی کیا ہے۔ میں جب چاہوں ایک لمحے میں

تمہیں جلا کر راکھ کر دوں"۔۔۔۔ نند لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتانے میں کیا حرج ہے۔ میں نے تم سے یہ چھڑی مانگ نہیں لی"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس چھڑی میں میری ذاتی حفاظت کی شکتی موجود ہے۔ جب تک یہ چھڑی میرے پاس ہوگی دنیا کی کوئی طاقت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی کہ توپ کا گولہ بھی مجھے لگ جائے تب بھی میرے جسم پر کوئی ا نہیں ہو گا"۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"واہ۔ یہ تو بہت اچھی شکتی ہے۔ اس طرح تو تم واقعی ہر لحاظ محفوظ رہتے ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو نند لعل نے مسکراتے ہو اثبات میں سر ہلا دیا۔

"دیکھو نند لعل میں نے تم سے تمہارے آشرم میں جو کچھ کہا تھا سو فیصد درست تھا اور واقعی میں یہ چاہتی ہوں کہ مجھے بھی شکتیاں جائیں۔ کیا تم مجھے شکتیاں دے سکتے ہو۔ اگر دے سکتے ہو تو اس کی شرائط کیا ہوں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں چاہوں تو تمہیں دنیا کی طاقتور ترین ناری بنا دوں لیکن اگر واقعی شکتیاں چاہتی ہو تو اس کے لئے میری تین شرائط ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ تمہیں اپنا دھرم چھوڑنا ہو گا اور اپنی روح کو شیطان کے حوالے کرنا ہو گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تم میرے پاس ہمیشہ کے لئے میری کنیز بن کر رہو گی اور تیسری شرط یہ ہے کہ تمہیں اپنے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہو گا"۔۔۔۔ نند لعل نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن اگر میں یہ سب کچھ فرض کیا کر بھی لوں اور تم شکتیاں دینے سے انکار کر دو تو پھر میں کیا کروں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تم واقعی عقل مند بالکی ہو۔ لیکن ظاہر ہے تمہیں اس کے لئے مجھ پر اعتماد کرنا ہو گا۔ کر سکتی ہو تو کرو نہیں تو نہ سہی"۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کوئی معمولی سی شکتی ان شرائط سے پہلے مجھے دے دو تاکہ مجھے تم پر اعتماد ہو سکے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں ایک گھنٹے تک مخصوص جگہ پر بیٹھ کر خصوصی جاپ کرنا ہو گا"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"کہاں اور کیسا جاپ"۔۔۔۔ صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں چانگ میں ایک احاطہ ہے۔ کھلا احاطہ۔ وہ جاپ کرنے کے لئے مخصوص جگہ ہے۔ تم اس احاطہ میں بیٹھ کر ایک گھنٹہ جاپ کرو تو ایک ایسی شکتی تمہیں مل جائے گی جو تمہارے لئے انتہائی طاقتور ہو گی لیکن میرے لئے انتہائی معمولی"۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے وہ شکتی حاصل کر سکتی ہوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اس شکتی کا نام لکشمی ہے۔ مطلب ہے دولت کی شکتی اور دولت تو ہر دھرم میں استعمال ہوتی ہے۔ اس شکتی کے ملنے کے بعد تم

جس قدر دولت چاہو، جس وقت چاہو اور جہاں چاہو تمہیں ملتی رہے گی"۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت اچھی شکتی ہے لیکن کیا تم اس شکتی کا کوئی مظاہرہ یہاں کر سکتے ہو یا چلو اس کا نہ کرو کسی اور شکتی کا مظاہرہ کر دو تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ تم واقعی شکتیوں کے مالک ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"شکتیاں تو بہت ہیں لیکن میں یہاں تمہارے سامنے راجواڑی کو بلا لیتا ہوں لیکن ایک بات بتا دوں اگر تمہارے دل میں کوئی کھوٹ ہے تو ابھی بتا دو ورنہ راجواڑی سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ وہ سب کچھ بتا دے گی اور اگر تم میرے ساتھ فریب کر رہی ہو گی تو مجھے غصہ آ جائے گا اور اگر مجھے غصہ آ گیا تو پھر تم ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاؤ گی"۔ نند لعل نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ جو کچھ تمہاری شکتی بتائے گی وہ اگر سچ ہو گا تو میں اسے تسلیم کر لوں گی۔ لیکن ایک شرط ہے کہ مجھے بھی اس سے باتیں پوچھنے کی اجازت تمہیں دینا ہو گی تاکہ میں بھی اندازہ کر سکوں کہ تمہاری وہ شکتی کیا نام بتایا تھا تم نے راجواڑی ۔کتنے پانی میں ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو نند لعل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے زور سے پھونک ماری تو اس کے سامنے ایک طرف سرخ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا اس میں سنہرے رنگ کے بھنور تھے۔ صالحہ بڑی دلچسپی سے یہ سب

کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز بالکل بچوں جیسا تھا جو کسی جادوگر کے شعبدے دیکھ رہے ہوں۔ دھواں چند لمحوں بعد ہی مجسم ہو گیا تو صالحہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔

"راجواڑی حاضر ہے آقا"۔۔۔۔ اس عورت نے انتہائی مترنم لہجے میں نند لعل سے کہا اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنی پیشانی سے لگا کر پرنام کیا۔

"یہ لڑکی صالحہ کیوں میرے پاس آئی ہے۔ یہ مجھے آشرم سے اٹھا کر یہاں لے آئی ہے اور یہ کہتی ہے کہ یہ مجھ سے شکتیاں حاصل کرنا چاہتی ہے اور میری شرائط بھی پوری کرنے کے لئے تیار ہے۔ تم بتاؤ کہ اصل بات کیا ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے راجواڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آقا۔ یہ لڑکی صالحہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک خاص منصوبہ بنا کر آپ کے پاس پہنچی ہے۔ یہ آپ کو خوشبوؤں کے حصار میں قید کر کے آپ کو بے بس کرنا چاہتی ہے تاکہ کوئی شکتی اس حصار میں داخل ہو کر آپ کی مدد نہ کر سکے۔ اس کے لئے انہوں نے بارخائی کی مدد سے دو مکان حاصل کئے ہیں ان میں سے ایک مکان کے ایک کمرے میں انہوں نے خوشبوؤں سے بھری ہوئی بوتلوں کو اس طرح چھپا کر رکھا ہے کہ وہ آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ ان بوتلوں کے ساتھ دھاگے باندھے گئے ہیں اور پھر ان سب دھاگوں کو ایک رسی سے باندھ دیا گیا ہے۔ وہ رسی ایک دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ جیسے ہی یہ لڑکی صالحہ

آپ کو لے کر اس کمرے میں جائے گی یہ اس رسی کو کھینچ دے گی اور رسی کے کھینچتے ہی ان ساری بوتلوں کے ڈھکن کھل جائیں گے اور وہ ٹیڑھی ہو کر گر جائیں گی۔ ان میں موجود خوشبویات کا محلول ہر طرف پھیل جائے گا اس طرح خوشبو کا حصار بن جائے گا اور آقا آپ اس میں قید ہو جائیں گے۔ اس لڑکی کے ساتھی اس مکان کے قریب ایک اور مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ جب آپ حصار میں آ جائیں گے تو یہ لڑکی انہیں بلوا لے گی"---- راجواڑی نے سپاٹ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صالحہ کے چہرے پر اس کی بات سن کر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں بالکی۔ اب بتاؤ تم تو کچھ اور کہہ رہی تھی"---- نند لعل نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس راجواڑی نے بتایا ہے وہ واقعی درست ہے لیکن یہ منصوبہ تو میرے ساتھیوں کا ہے۔ ان کے ساتھ تو ظاہر ہے مجھے ہاں میں ہاں ملانی تھی ورنہ وہ مجھے ہلاک کر دیتے لیکن تم خود دیکھو میں نے تم سے وہاں چلنے کی کوئی بات نہیں کی۔ اگر میں بھی دل سے منصوبے میں شامل ہوتی تو تمہیں وہاں چلنے کو کہتی"---- صالحہ نے جواب دیا۔

"کیوں راجواڑی۔ یہ کیا کہہ رہی ہے"---- نند لعل نے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے آقا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اب جو کچھ اس کے دل میں ہے وہ میں نہیں بتا سکتی"---- راجواڑی نے جواب دیا۔

"راجواڑی یہ بتاؤ کہ تمہارے آقا نند لعل اگر کوئی وعدہ کر لیں تو کیا وہ اسے پورا کرے گا"---- صالحہ نے کہا۔

"یہ آقا کی مرضی ہے"---- راجواڑی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بس مجھے اور کچھ نہیں پوچھنا اور میں تمہارے ساتھ احاطے میں جاپ کی خاطر چلنے کے لئے تیار ہوں"---- صالحہ نے کہا تو نند لعل چونک پڑا۔

"تم جاؤ راجواڑی"---- نند لعل نے راجواڑی سے کہا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا آقا۔ یہ لوگ بہت طاقتور ہیں"۔ راجواڑی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد غائب ہو گئی۔

"تمہاری شکتی نجانے کیسی ہے کہ ایک عورت سے ڈر رہی ہے"۔ صالحہ نے اٹھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی احاطے میں جاپ کرنے کے لئے تیار ہو"---- نند لعل نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے لکڑی اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل تیار ہوں۔ مجھے اپنے ساتھیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے شکتیاں چاہئیں شکتیاں"---- صالحہ نے نند لعل کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو نند لعل کے چہرے پر یکلخت کامیابی کی لکیر ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں شکتیاں دوں گا۔ ایسی شکتیاں کہ تم اس دنیا میں راج کرو گی"---- نند لعل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو چلو پھر کہاں چلنا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو نند لعل مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل پڑا کیونکہ صالحہ نے بجلی کی سی پھرتی سے اس کے ہاتھ میں موجود سانپ کی شکل کی لکڑی کو جھپٹا اور دوسرے لمحے لکڑی ہوا میں اڑتی ہوئی سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گری۔ چونکہ نند لعل کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ صالحہ ایسا کرے گی اس لئے لکڑی پر اس کی گرفت مضبوط نہ تھی۔ لکڑی ہاتھ سے نکلتے ہی وہ چیختا ہوا تیزی سے اس لکڑی کے پیچھے لپکا ہی تھا کہ صالحہ کا بازو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار نند لعل چیختا ہوا اچھل کر چٹان پر جا گرا۔ مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ جیسے ہی نند لعل نیچے گرا صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی باریک نوک نند لعل کی کنپٹی پر پڑی اور نند لعل کا تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ جیسے پلک جھپکنے میں ہو گیا ہو۔ نند لعل جیسے ہی بیہوش ہوا اسی لمحے اچانک صالحہ اور نند لعل دونوں کے گرد سیاہ رنگ کے دھوئیں کا گھیرا سا نمودار ہوا اور صالحہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ دھواں زمین سے لے کر آسمان تک بلند ہوتا چلا جا رہا تھا اور پھر دھوئیں میں سے صالحہ کو انتہائی ڈراؤنی شکلیں نظر آنے لگ گئیں اور اس کے ساتھ ہی جیسے بجلیاں کڑکتی ہیں اس طرح آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن صالحہ یہ سب کچھ دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ یہ تماشہ

ہے صرف تماشہ"۔۔۔۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے ورد شروع کیا دھواں تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا گیا اور ان میں سے اور زیادہ خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"بھاگ جاؤ لڑکی۔ بھاگ جاؤ۔ اپنی جان بچا لو۔ بھاگ جاؤ"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن صالحہ نے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ ملا کر اپنے منہ کے سامنے کر کے ان پر پھونک ماری اور پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے سر سے لے کر پیروں تک لے آئی۔ دوسری بار آیت الکرسی پڑھ کر اس نے بائیں ہتھیلی کی پشت پر پھونک ماری اور بائیں ہاتھ کی الٹی ہتھیلی اس نے اپنی پشت پر پھیرتی ہوئی نیچے تک لے گئی۔ پھر اس نے تیسری بار آیت الکرسی پڑھی اور دائیں ہاتھ کی سیدھی ہتھیلی پر پھونک مار اس نے یہ ہتھیلی اپنے سر اور اپنی گردن کے عقبی حصے پر پھیر کر کاندھوں کے عقبی حصے پر پھیر دی۔

"لو اب کر لو جو تماشہ کرنا ہے۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر زیرو ون ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ صالحہ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ صالحہ نے بٹن آن کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں تشویش تھی۔

"میں نے پلاننگ بدل دی تھی اور اب ---- اوور"۔ صالحہ نے آشرم میں جانے سے لے کر نند لعل کے ساتھ اس چٹان پر آنے اور پھر ان کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو' راجواڑی کے نمودار ہونے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں سمیت اور پھر ہونے والے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"گڈ صالحہ۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ورنہ ہم کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ اس وقت کہاں ہو۔ تفصیل سے بتاؤ تاکہ ہم تمہارے پاس پہنچ سکیں۔ اوور"---- عمران نے کہا تو صالحہ نے اپنی یادداشت کے مطابق اسے جگہ کی تفصیل بتانی شروع کر دی کیونکہ وہ آشرم سے یہاں تک آتے ہوئے خصوصی طور پر سڑکوں پر لگے ہوئے بورڈز پڑھتی آئی تھی۔

"ٹھیک ہے ہم تلاش کر لیں گے تم نے ڈرنا نہیں ہے۔ کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اوور اینڈ آل"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور صالحہ نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ دھواں اب بھی موجود تھا۔ اس میں انتہائی ڈراؤنی شکلیں بدستور نظر آ رہی تھیں۔ دھماکے' شور و غل اور چیخیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور صالحہ کو ڈرانے کی کوششیں بھی مسلسل جاری تھیں لیکن صالحہ نے جیسے اپنے کان ان آوازوں کی طرف سے بند کر لئے تھے اور وہ ان شکلوں کو اس طرح دلچسپی سے دیکھ رہی تھی جیسے یہ کسی ڈراؤنی فلم کے سین ہوں۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے

بعد اچانک اسے دھواں غائب ہوتا ہوا محسوس ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا۔ اسی لمحے اس نے عمران اور جوانا کو تیزی سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ آگے آگے عمران تھا اور اس کے پیچھے جوانا تھا۔

"یہ دھواں کیسے غائب ہو گیا۔ کیا کیا تم نے"---- صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے جوانا کو اشارہ کیا تو جوانا نے آگے بڑھ کر چٹان پر پڑے ہوئے بیہوش نند لعل کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آؤ"---- عمران نے مڑ کر صالحہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران بھی مڑ گیا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ وہ پہاڑیوں کے تنگ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے جہاں ایک وادی کے درمیان ایک احاطہ سا بنا ہوا تھا۔ جوانا نند لعل کو اٹھائے اندر داخل ہو گیا۔

"آؤ صالحہ"---- عمران نے مڑ کر صالحہ سے کہا اور احاطے میں داخل ہو گیا۔

"یہ تم کہاں آ گئے ہو"---- صالحہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نند لعل کا خاتمہ یہاں زیادہ آسانی سے ہو گا"---- عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ جوانا نے ایک طرف نند لعل کو زمین پر لٹا دیا تھا۔

"اے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے جھک کر نند لعل کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی نند لعل نے آنکھیں کھول دیں تو جوانا ایک طرف ہٹ گیا۔ ہوش میں آتے ہی نند لعل بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ وہ حیرت سے سامنے کھڑے ہوئے عمران اور صالحہ کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے نظریں گھمائیں اور احاطے کو دیکھ کر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ تو نجس احاطہ ہے۔ تم۔ تم لوگ یہاں اور یہ صالحہ۔ یہ کیسے ہوا"۔۔۔۔۔ نند لعل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نند لعل تم ایک لڑکی سے مار کھا گئے۔ اگر ہم تمہاری مدد نہ کرتے تو تم ختم ہو چکے ہوتے"۔۔۔۔۔ اچانک زیالا کی آواز فضا میں گونجنے لگی اور صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ عمران اور جوانا کے روپ میں ہماری شکتیاں ہیں اور تمہیں ان لوگوں سے بچانے کا اور کوئی طریقہ کار نہ رہا تھا۔ اس لئے مجھے اپنی شکتیوں کو ان لوگوں کے روپ میں لانا پڑا اور اس سے یہ فائدہ بھی ہو گیا کہ یہ لڑکی بھی نجس احاطے میں پہنچ گئی اور سنو۔ اس کے ساتھی بھی اب اسے تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ جائیں گے اس لئے تم اب اسے استعمال کر کے انہیں نجس کنوئیں میں قید کر سکتے ہو"۔ زیالا کی آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور جوانا دونوں یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گئے۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا لڑکی تم نے مہاراج کی طاقت۔ اب تمہارا جو عبرتناک حشر ہو گا اس کا تمہیں اندازہ ہی نہیں"۔۔۔۔۔ نند لعل نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ چال کھیلی ہے تم لوگوں نے۔ لیکن یہ سن لو کہ تمہاری یہ چالیں کامیاب نہیں ہو سکتیں"۔۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ واقعی وہ اس جنگ میں بری طرح مار کھا گئی تھی لیکن اس کے ذہن میں بہرحال اتنی بات تو موجود تھی کہ اس نے آیت الکرسی کا حصار کیا ہوا ہے اس لئے یہ لوگ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس لئے وہ مطمئن تھی۔ نند لعل اس کے قریب آ کر رک گیا۔ وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے یکلخت پھونک ماری تو صالحہ کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا جسم یکلخت برف میں تبدیل ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے حرکت کرنا چاہی لیکن اس کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ اس کا پورا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ میں نے تو حصار کیا ہوا تھا"۔۔۔۔۔ صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ نجس احاطہ ہے۔ یہاں داخل ہوتے ہی تم نجس ہو چکی ہو اس لئے روشنی کا کوئی حصار تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ اب تم میرے رحم و کرم پر ہو۔ اب میں تمہارے دل و دماغ پر قبضہ کر لوں گا اور پھر تم میری مرضی سے بولو گی اور میری مرضی سے حرکت کرو گی

اور میں تمہارے ذریعے تمہارے ساتھیوں کو اس نجس احاطے میں بلا کر تم سب کو نجس کنوئیں میں قید کر دوں گا اور پھر مجھے انعام میں رین رنگی مل جائے گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"---- نند لعل نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا لیکن صالحہ نے تیزی سے منہ ہی منہ میں ایک بار پھر آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا اور اس نے محسوس کیا کہ جیسے جیسے وہ آیت الکرسی پڑھتی جا رہی تھی اس کا برف کی طرح سرد جسم اسی طرح دوبارہ گرم ہوتا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک پلان آ گیا۔ اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کا پلان۔ نند لعل نے اس دوران کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری۔

"اب تم جو کچھ بھی بولو گی میری مرضی سے بولو گی"---- نند لعل نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں وہی کچھ کہوں گی جو تم کہو گے"---- صالحہ نے جان بوجھ کر کہا تو نند لعل نے بے اختیار فاتحانہ قہقہہ لگایا۔

"اب تم یہاں کھڑی رہو گی اور جب تمہارے ساتھی تمہیں تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچیں گے تو تم انہیں اندر بلاؤ گی اور انہیں کہو گی کہ وہاں خطرہ ہے اس لئے تم نند لعل کی لاش اٹھا کر یہاں آ گئی ہو۔ تم انہیں یقین دلاؤ گی کہ تم ابھی تک اصل حالت میں ہو"---- نند لعل نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا تو صالحہ دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں انہیں یقین دلاؤں گی۔ میں انہیں اندر بلاؤں گی۔ لیکن میرا

جسم تو حرکت نہیں کر رہا۔ اس طرح تو عمران شک میں پڑ جائے گا"---- صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا جسم ٹھیک کر دیتا ہوں لیکن تم احاطہ سے باہر نہیں جاؤ گی"---- نند لعل نے کہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر صالحہ پر پھونک ماری تو صالحہ نے خود ہی اپنے جسم کو حرکت دینی شروع کر دی لیکن وہ کھڑی وہیں رہی جبکہ نند لعل احاطے کی دیوار کی اوٹ میں جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات ابھر آئے تھے۔

جیپ تیزی سے بارخائی کی رہائش گاہ سے نکلی اور چانگ قصبے کی
سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران مو
تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ جیپ بارخا
نے انہیں مہیا کی تھی تاکہ انہیں آمد و رفت میں آسانی ہو جائے
چانگ قصبے میں زیادہ تر لوگ پیدل چلتے تھے یا زیادہ وہ سواریاں تھ
جنہیں انسان کھینچتے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی ان سواریوں
سفر کرنے یا پیدل چلنے میں ظاہر ہے وقت ضائع کرنے کے متراد
سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے بارخائی کو کہہ کر یہ جیپ منگوائی تھی
اس جیپ کی عمران نے بارخائی کو باقاعدہ رقم دی تھی کیونکہ بارخا
اس قدر امیر نہ تھا کہ وہ اپنی جیب سے جیپ خرید کر انہیں دے دیتا
"ماسٹر۔ صالحہ نے انتہائی عقل مندی کا مظاہرہ کیا ہے"۔۔۔۔ عق
سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ میرے تصور میں بھی نہ
تھا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر مختلف سڑکوں پر
مڑنے کے بعد اس نے ایک دکان کے سامنے جیپ روک دی۔

"کورنہ مندر والی سڑک کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے جیپ سے سر
باہر نکال کر تاباتی زبان میں دکاندار سے پوچھا۔

"جناب۔ آگے جا کر چوک آئے گا وہاں سے دائیں ہاتھ پہ مڑ
جائیں اگلے چوک سے جو سڑک بائیں ہاتھ جاتی ہے وہاں کورنہ مندر
ہے اسی لئے اسے کورنہ مندر والی سڑک کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ دکاندار
نے اٹھ کر جیپ کے قریب آ کر باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جیپ آگے بڑھا دی۔ تھوڑی
دیر بعد وہ کورنہ مندر والی سڑک پر پہنچ گئے۔ یہاں واقعی ایک بہت بڑا
مندر موجود تھا۔ صالحہ نے اسی مندر کا حوالہ دیا تھا اور ساتھ ہی ایک
دکان پر موجود بورڈ پر اس نے سڑک کا نام بھی پڑھ لیا تھا۔ عمران آگے
بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد سڑک ختم ہو گئی اب آگے ناپختہ سڑک
تھی اور آبادی بھی ختم ہو چکی تھی۔ عمران جیپ آگے لے گیا اور پھر
اس نے ایک سائیڈ پر کر کے جیپ روک دی۔

"آؤ"۔۔۔۔ عمران نے جیپ کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے
جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں بھی نیچے اتر آئے۔ سامنے ہی
کچھ فاصلہ پر وہ چٹان نظر آ رہی تھی جس کی نشانیاں صالحہ نے ٹرانسمیٹر
پر بتائی تھیں لیکن چٹان خالی تھی وہاں نہ ہی سنگ لعل تھا اور نہ صالحہ۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چٹان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

"یہ صالحہ کہاں چلی گئی"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے زیرو دن کی فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صالحہ بول رہی ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں سے بول رہی ہو صالحہ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ تمہارے آنے سے پہلے خوفناک شیطانی طاقتیں تمہارے اور جوانا کے روپ میں وہاں پہنچ گئیں اور انہوں نے بے ہوش نند لعل کو اٹھا لیا اور مجھے بھی آنے کے لئے کہا۔ میں تمہاری وجہ سے وہاں سے چل پڑی اور پھر وہ مجھے اور نند لعل کو ایک احاطے میں لے آئے۔ اس وقت میں اسی احاطے میں موجود ہوں اس احاطے کے گرد شیطانی طاقتیں گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ نند لعل بھی اس احاطہ میں موجود ہے تم فوراً آ جاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالحہ نے کہا۔

"کہاں ہے یہ احاطہ۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا جواب میں صالحہ نے اسے چٹان سے لے کر اس احاطے تک پہنچنے

تفصیلی راستہ بتا دیا۔

"تم وہیں رکو۔ گھبرانا نہیں۔ یہ شیطانی طاقتیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ہم پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس احاطے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس کی تفصیل صالحہ نے بتائی تھی۔ جوزف اور جوانا خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران کی پیشانی پر موجود سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ شیطانی طاقتیں صالحہ کو اس چٹان سے ہٹا کر اس احاطہ میں کیوں لے گئی ہیں اس احاطہ میں کیا اسرار ہے جس سے وہ فائدہ اٹھانا چاہتی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور اکیلی جگہ پر بنا ہوا احاطہ نظر آ گیا۔ عمران نے جیپ ایک طرف روک دی۔

"تم دونوں یہیں رکو۔ جب تک میں نہ بلاؤں جیپ سے باہر نہ آنا"۔۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران جیپ سے نیچے اترا اور لاحول ولا قوۃ کا ورد کرتا ہوا تیزی سے احاطے کی طرف بڑھنے لگا۔ احاطے کی چھوٹی چھوٹی دیواروں کے پیچھے اسے صالحہ کھڑی صاف نظر آ رہی تھی اس کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔ اس کے چہرے پر چمک تھی پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے مخاطب ہو کر کچھ پوچھتا اچانک وہ رک گیا۔

صالحہ اپنی پلکیں جھپکا جھپکا کر آئی کوڈ میں اسے کوئی پیغام دے رہی تھی اور عمران کو جیسے ہی اس بات کا احساس ہوا وہ ٹھٹک کر رک گیا اور غور سے صالحہ کو دیکھنے لگا۔

"اندر آجاؤ۔ ڈرو نہیں۔ اندر آجاؤ۔ میں تمہاری منتظر ہوں۔ اپنے ساتھیوں کو بھی لے آؤ"۔۔۔۔ صالحہ نے اونچی آواز میں کہا لیکن اس کی آنکھیں آئی کوڈ میں دوسری کہانی سنا رہی تھیں۔

"تم باہر آجاؤ۔ اندر کیوں کھڑی ہو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ احاطے میں نند لعل چھپا ہوا ہے جس کو سنانے کے لئے صالحہ یہ الفاظ کہہ رہی ہے۔

"میں حرکت نہیں کر سکتی۔ تم اندر آجاؤ اور مجھے اٹھا کر باہر لے جاؤ۔ آجاؤ۔ ڈرو نہیں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ آجاؤ"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا کیونکہ آئی کوڈ میں صالحہ کا دیا ہوا پیغام وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ صالحہ نے اسے بتا دیا تھا کہ نند لعل نے اس کے جسم کو بے حس و حرکت کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے ذہن پر قبضہ کرتا صالحہ نے مقدس آیات کا ورد کر کے اپنے ذہن کو نند لعل کے شیطانی قبضے میں جانے سے روک دیا تھا جبکہ نند لعل پر اس نے یہی ظاہر کیا ہوا ہے کہ اس کا ذہن نند لعل کے قبضے میں ہے اور اب اسی کے حکم پر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس احاطے میں بلا رہی ہے تاکہ اس احاطے میں

داخل ہوتے ہی نند لعل ان پر شیطانی قبضہ کر سکے۔ عمران بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا احاطے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہ احاطے کے کھلے خلا سے اندر جانے کی بجائے اس کی دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں بات کرتے ہوئے صالحہ نے نند لعل کی دیوار کے ساتھ اندر کی طرف موجودگی کا اشارہ کیا تھا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر عمران نے جیب سے خوشبو کی ایک شیشی نکالی اور دیوار کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ احاطہ کی دیوار چھوٹی تھی لیکن نند لعل اس دیوار کے ساتھ اکڑوں بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنا سر جھکا رکھا تھا اس کی نظریں اس خلا کی طرف لگی ہوئی تھی جس سے عمران نے احاطے میں داخل ہونا تھا۔ لیکن عمران نے ایک ہاتھ میں شیشی پکڑی اور دوسرا ہاتھ نیچے کر کے اس نے نند لعل کی گردن پکڑ کر اسے ایک زور دار جھٹکے سے اٹھا کر دیوار کے پار اپنی طرف زمین پر پھینک دیا۔ نند لعل کے حلق سے بے اختیار ایک چیخ نکلی۔ اسی لمحے عمران کو محسوس ہوا کہ آسمان سے کوئی سایہ سا نند لعل پر جھپٹ رہا ہے لیکن اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے خوشبو بھری شیشی کا ڈھکن کھولا اور خوشبو دار محلول نند لعل پر انڈیل دیا۔ نند لعل کے جسم پر خوشبو دار محلول پڑتے ہی اس کے حلق سے ایسی ہولناک چیخیں نکلنے لگیں جیسے اسے پوری قوت سے خار دار کوڑے مارے جا رہے ہوں۔ وہ بری طرح تڑپنے لگا اس کے ساتھ ہی عمران نے محسوس کیا کہ وہ سایہ جو اب نند لعل کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا یکلخت چیختا ہوا واپس ہوا میں اٹھا اور عمران نے ہاتھ

میں پکڑی ہوئی شیشی کو اس کی طرف جھٹک دیا اور سامنے سے بھی ایک ہولناک چیخ نکلی اور اسے یکلخت آگ لگ گئی اور چند لمحوں تک شعلہ سا آسمان پر بھڑکتا رہا۔ پہلے چیخوں اور پھر کراہوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر شعلہ بھی بجھ گیا اور آوازیں بھی بند ہو گئیں۔ نند لعل اب زمین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے صالحہ بھی دوڑتی ہوئی احاطہ سے باہر آ گئی۔

"یہ شیشی لو اور اپنے جسم پر خوشبو لگا لو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صالحہ نے شیشی لے کر اس میں موجود خوشبو دار محلول کی معمولی سی مقدار اپنے جسم پر چھڑک لی ماحول میں پہلے ہی انتہائی تیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"جوزف۔ آؤ اور اسے اٹھا کر جیپ میں ڈال لو"۔۔۔۔ عمران نے جیپ کی طرف رخ کر کے اونچی آواز میں کہا تو جوزف نے جیپ سے چھلانگ لگائی اور دوڑتا ہوا ان کی طرف آنے لگا۔

"تم خوشبو لگا کر آئے تھے"۔۔۔۔ صالحہ نے خوشبو کی خالی شیشی ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے روانہ ہونے سے پہلے اپنے جسم اور جوزف اور جوانا کے جسموں پر اور جیپ پر خوشبویات کا چھڑکاؤ کر دیا تھا۔ کیونکہ صوفی عفاف صاحب نے یہ گر کی بات بتائی تھی کہ یہ شیطانی طاقتیں غلاظت اور گندگی سے پیدا ہوتی ہیں اور خوشبو سے بھاگتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف نے زمین پر پڑے

ہوئے بے ہوش نند لعل کو گردن سے پکڑا اور اسے اس طرح اٹھائے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا جیسے وہ کسی انتہائی مکروہ چیز کو بامر مجبوری اٹھا کر لے جا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد نند لعل کا جسم جیپ کی سب سے عقبی جگہ پر سمٹا ہوا پڑا تھا جبکہ جوزف، جوانا، صالحہ اور عمران چاروں جیپ میں سوار ہو گئے اور دوسرے لمحے جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس اس مکان کی طرف بڑھنے لگی جہاں عمران نے نند لعل کے لئے خوشبویات کا حصار بنایا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس مکان میں پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر جوزف نے ایک بار پھر نند لعل کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور جیپ سے اتر کر مکان کے اندر اس کمرے میں لے جا کر اسے فرش پر ڈال دیا۔ صالحہ نے آگے بڑھ کر دیوار سے لٹکی ہوئی وہ رسی کھینچ لی۔ دوسرے لمحے کمرے میں انتہائی تیز خوشبو پھیل گئی۔

"جوانا تمہارے پاس رسی کا گچھا موجود ہے اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور رسی سے باندھ دو"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے پہلے نند لعل کو اٹھا کر سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بٹھایا اور پھر بیلٹ سے بندھا ہوا رسی کا گچھا اتارا اور اسے کھول کر اس نے نند لعل کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے نند لعل کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب نند لعل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور پھر پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ صالحہ پہلے ہی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ

جوزف اور جوانا دونوں ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد نند لعل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول لیں اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ نند لعل کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر انتہائی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا انداز بالکل اس آدمی جیسا تھا جسے غلاظت کے ڈھیر پر باندھ کر ڈال دیا گیا ہو اور وہ بدبو کی وجہ سے سخت بے چین ہو رہا ہو۔

"یہاں نہ ہی تمہاری کوئی شیطانی طاقت استعمال ہو سکتی ہے نند لعل اور نہ ہی زپالا اور اس کی کوئی شیطانی طاقت یہاں آ کر تمہاری مدد کر سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے نند لعل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ۔ یہ تیز خوشبو۔ اس خوشبو کو ختم کرو۔ ایشور کے لئے اسے ختم کرو مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہ ختم نہیں ہو سکتی البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہاری گردن توڑ دی جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مم۔ مم۔ وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے سامنے سے ہٹ جاؤں گا میں تمہارے خلاف کچھ نہیں کروں گا۔ مجھے یہاں سے نکال دو"۔۔۔۔ نند لعل نے اسی طرح پریشان سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو نند لعل۔ تمہارے بچنے کی اب ایک ہی صورت ہے کہ تم ہمیں بتاؤ کہ زپالا کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ

مجھے جھوٹ اور سچ کا فوری علم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زپالا گرو ہے۔ مہاراج ہے۔ میں اس کے خلاف کیسے زبان کھول سکتا ہوں۔ وہ تو مجھے جیتے جی آگ میں دھکیل دے گا"۔۔۔۔ نند لعل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں ہر طرف تیز خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے تم جو کچھ بتاؤ گے وہ زپالا یا اس کی کسی طاقت تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اس لئے بے فکر ہو کر بات کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتا۔ کبھی نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ ابھی کوئی نہ کوئی شیطانی طاقت یہاں پہنچ جائے گی اور اسے بچا لے گی لیکن جب کافی دیر تک پڑھنے کے باوجود کوئی طاقت نمودار نہ ہوئی تو نند لعل کے چہرے پر یکلخت انتہائی مایوسی کے تاثرات پھیل گئے۔

"تم نے اپنی تسلی کر لی۔ بیشک اور بھی جنتر منتر پڑھ لو۔ خوشبو کے حصار میں تمہاری کوئی شکتی داخل نہیں ہو سکتی ورنہ جل کر راکھ ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے میں بے بس ہوں لیکن مجھے ایک بات تو بتاؤ کہ یہ لڑکی صالحہ تو میرے قبضے میں تھی اور اس نے میرے حکم پر تمہیں احاطے میں آنے کے لئے کہا تھا پہلے جب تمہاری آلے پر آواز

آئی تھی تب بھی اس نے وہی کچھ کہا تھا جس کا حکم میں نے اسے دیا تھا لیکن پھر تم کیوں اندر نہیں آئے ویسے تم نے جس طرح مجھے احاطہ سے باہر نکالا ہے اور جس طرح مجھے اور میری شکتیوں کو بے بس کیا ہے اس سے مجھ معلوم ہو گیا ہے کہ تم بہت شاطر اور تیز آدمی ہو میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"---- نند لعل نے کہا۔

"ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں پہلے ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ تمہارے اور زیپالا کے ساتھ ہم کس انداز میں جنگ لڑیں کیونکہ تم لوگ مجرم یا ایجنٹ تو نہیں ہو لیکن پھر یہاں کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ہم تمہارے ساتھ بھی اسی طرح مقابلہ کریں جس طرح ہم مجرموں کے ساتھ کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ تمہاری ساری طاقتیں غلاظت اور گندگی کی پیداوار ہیں اس لئے خوشبو تمہاری دشمن ہے چنانچہ اب ہم نے اسی انداز کی کارروائی شروع کی ہے اور تم نے دیکھ لیا کہ تم یہاں موجود ہو اور بے بس ہو چکے ہو لیکن اس کے باوجود ہم تمہارے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہتے جس سے تمہیں تکلیف ہو کیونکہ تمہارے ساتھ ہماری براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے ہمارا اصل دشمن زیپالا ہے جو اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف کام کر رہا ہے اس لئے تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے ساتھ جو کچھ ہو گا اس کا شاید تمہیں تصور بھی نہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں ہرگز زیپالا کے خلاف تمہارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے البتہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہارے راستے سے ہٹ جاؤں گا تم جانو اور گرو جانے"۔ نند لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے چھوڑ کر تم فائدہ میں رہو گے ورنہ اگر تم نے مجھے ذرا بھی تکلیف دی تو تم اس کمرے سے باہر نکل کر زندہ نہ رہ سکو گے"۔ نند لعل نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا"---- عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"---- جوانا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"نند لعل کی ایک آنکھ نکال دو"---- عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"---- جوانا نے کہا اور تیزی سے نند لعل کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"---- نند لعل نے جوانا کو جارحانہ انداز میں آگے بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی سیدھی کر کے اس نے کسی نیزے کی طرح نند لعل کی آنکھ میں مار دی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ نند لعل کی بھیانک چیخوں سے

گونج اٹھا۔ اس کی آنکھ سے خون اور مواد نکل کر اس کے چہرے پر گرنے لگا۔ اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ جوانا نے انگلی اس کے لباس سے صاف کی اور پھر جیسے ہی اس نے اس کے سر کو ہاتھ لگایا نند لعل کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے ہی تھپڑ سے نند لعل کی ناک اور منہ سے خون رسنے لگا اور وہ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ نند لعل اس طرح چیخ رہا تھا اور اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے لیکن پھر اس کی چیخیں آہستہ آہستہ کراہوں میں تبدیل ہو گئیں۔

"پ۔ پ۔ پانی۔ مجھے پانی دو"۔۔۔۔ نند لعل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھ ضائع ہو چکی تھی جبکہ دوسری آنکھ پہلے سے بھی زیادہ سرخ نظر آ رہی تھی۔

"پانی اس وقت ملے گا نند لعل جب تم زبان کھولو گے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں مجبور ہوں۔ میں مجبور ہوں۔ میں گرو کے خلاف زبان نہیں کھول سکتا۔ میں مجبور ہوں"۔۔۔۔ نند لعل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر

ڈھلک گئی۔

"جوانا۔ الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں ایک بوتل نکالو اور اس کے حلق میں پانی انڈیل دو"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

"تم نے شاید پہلے ہی یہاں سارا سامان رکھ دیا تھا"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم تھا کہ نند لعل آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ یہ لوگ اپنے نظریات میں بیحد سخت ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران جوانا نے الماری سے پانی کی بوتل نکالی اور نند لعل کی طرف بڑھا۔ اس نے پانی کی بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر نند لعل کے جبڑے کو ایک ہاتھ سے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ تھوڑا سا پانی جیسے ہی نند لعل کے حلق میں اترا اسے ہوش آ گیا اور اس نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ آدھی بوتل جب اس کے حلق سے اتر گئی تو جوانا نے بوتل اٹھائی اور باقی پانی اس کی آنکھ اور چہرے پر پھینک کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ نند لعل اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے البتہ اس کی اکلوتی آنکھ سے اب نفرت کی چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔

"تم۔ تم جو کچھ میرے ساتھ کر رہے ہو۔ اس کے لئے تمہیں بھگتنا پڑے گا"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"جوانا۔ اس کی دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دو"۔۔۔۔ عمران نے

ایک بار پھر سرد لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور ایک بار پھر جارحانہ انداز میں نند لعل کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تمہیں کالی ماتا کی قسم۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ سنو میں بتاتا ہوں۔ تمہیں ایک بات بتاتا ہوں"۔۔۔۔ نند لعل نے ایک بار پھر جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

"اس کے قریب جا کر کھڑے ہو جاؤ اور جیسے ہی میں کہوں اس کی ہڈیاں توڑنا شروع کر دینا۔ جب یہ ہڈیاں تڑوا کر اور آنکھیں نکلوا کر چانگ کی سڑکوں پر بے حس و حرکت پڑا ہو گا تو میں دیکھوں گا کہ زپالا اس کی کتنی مدد کرتا ہے۔ جب لوگ اس کے لنج منج جسم پر تھوکیں گے تب اسے احساس ہو گا کہ ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ میں واقعی مجبور ہوں۔ میں نے شیطان کو وچن دیا ہوا ہے کہ میں اس کے کسی بڑے چیلے کے خلاف کوئی بات نہ کروں گا ورنہ میں جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ مجھ سے میری تمام شکتیاں چھین لی جائیں گی اور مجھے جیتے جی نرک میں دھکیل دیا جائے گا لیکن مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم مجھے نہیں چھوڑو گے اس لئے صرف ایک بات میں تمہیں بتا سکتا ہوں اس بات کا میرے وچن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن اس سے تمہیں گرو مہاراج زپالا کے خلاف کام کرنے

میں آسانی ہو جائے گی"۔۔۔۔ نند لعل نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"نرک یعنی دوزخ میں تو تم نے ویسے ہی جانا ہے نند لعل۔ کیونکہ شیطان کے پجاریوں کا ٹھکانہ تو نرک ہی ہے۔ تم نرک سے کیوں ڈرتے ہو۔ تم نے تو دانستہ شیطان کا چیلا بن کر اپنے آپ کو نرک کا ایندھن بنا لیا ہے البتہ اگر تم سچے دل سے توبہ کر لو اور مسلمان ہو جاؤ تو نرک سے بچ جاؤ گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے"۔۔۔۔ نند لعل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا فرض تھا کہ تمہیں سچائی کی راہ دکھا دیتا آگے تمہاری مرضی ہے کہ تم اس راہ کو اختیار کرتے ہو یا نہیں بہرحال تم وہ بات بتاؤ جو بتانا چاہتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر تم لوگ کاجل کا تل لگا کر جاؤ تو گرو مہاراج کی ساری شکتیاں بے بس ہو جائیں گی اور تمہارے مقابلے پر نہ آئیں گی"۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"کاجل کے تل سے تمہارا مطلب ہے کہ ہم اپنے چہروں پر کاجل کا نقطہ لگا کر جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں اس طرح تم ان کی شکتیوں سے صاف بچ جاؤ گے"۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"تم واقعی شیطان کے چیلے ہو۔ تم نے ایک بار پھر کوشش کی ہے

کہ ہمیں فریب دے سکو۔ مجھے معلوم ہے کہ کاجل چراغ کے دھوئیں کو کسی برتن میں جمع کر کے تیار کیا جاتا ہے اور تمہارے دھرم میں اس کی بڑی قدر اس لئے ہے کہ یہ دھوئیں سے بنایا جاتا ہے تم چاہتے ہو کہ ہم بھی یہی کاجل لگا لیں اور اس طرح تمہارے دھرم کی اس نشانی کو اپنا کر ذلیل و خوار ہو جائیں"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا ہوتا ہے جس طرح تم لوگ آنکھوں میں سرمہ لگاتے ہو اسی طرح ہمارے دھرم کی عورتیں آنکھوں میں کاجل لگاتی ہیں"۔۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"نہیں۔ میں کوئی ایسی چیز لگانے کے لئے تیار نہیں ہوں جس کا استعمال تمہارے دھرم میں ہوتا ہو۔ زیالا کی شکتیاں ویسے بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے پاس ایسا مقدس کلام ہے کہ جس کا ایک لفظ ہی تمہاری شکتیوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس نے اپنی ذاتی حفاظت کے لئے کیا انتظام کئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر میں بتا دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو"۔ نند لعل نے کہا۔

"ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"گرو مہاراج کے گلے میں سرخ رنگ کا ڈورا ہے۔ وہ اس کی ذاتی

حفاظت کرتا ہے یہ ڈورا ست خصمی اور ست پتری کے خون کو ملا کر اس میں ڈبویا ہوا ہے اور یہ ڈورا ست جگ تک مہاراج کی حفاظت کرے گا"۔۔۔۔۔ نند لعل نے کہا۔

"ست خصمی اور ست پتری سے تمہارا کیا مطلب ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ایسی عورت جس نے سات خاوند کئے ہوئے ہوں اسے ست خصمی کہا جاتا ہے اور ایسی عورت جس کے سات بیٹے ہوں اسے ست پتری کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کے خون میں بہت شکتی ہوتی ہے اور مہاراج نے بڑی مشکل سے یہ دونوں عورتیں تلاش کی تھیں انہیں ہلاک کر کے ان کا خون ایک پیالے میں ملایا اور اس میں ڈورا سات دن تک ڈبو کر رکھا۔ پھر اسے پہن لیا"۔۔۔۔۔ نند لعل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ڈورے میں کیا طاقت ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس میں بڑی شکتی ہے جب تک یہ ڈورا مہاراج کے گلے میں رہے گا کوئی طاقت مہاراج کے جسم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"تم نے ایسا ڈورا کیوں اپنے گلے میں نہیں ڈالا"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے باوجود تلاش کے ایسی عورتیں نہیں ملیں اس لئے میں نے کالی حاصل کر لی تھی۔ وہ لکڑی جو اس عورت صالحہ نے میرے ہاتھ

سے جھٹک کر دور پھینک دی تھی۔ ورنہ یہ مجھے ہاتھ بھی نہ
سکتی"۔۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ڈورا کاٹا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہ ہی اسے کاٹا جا سکتا ہے۔ نہ توڑا جا سکتا ہے اور
مہاراج کے گلے سے اتارا جا سکتا ہے۔ صرف مہاراج خود چاہے
اسے اتار سکتا ہے"۔۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"اب بتاؤ کہ زپالا کو اس کی سیاہ وادی سے اس کی رہائش گاہ
بلوانے کی کیا ترکیب ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ایسی کوئی ترکیب نہیں ہے۔ وہ مہاراج ہے وہ اپنی مرضی کا مالک
ہے"۔۔۔۔۔ نند لعل نے جواب دیا۔

"جوانا۔ میں نے حکم دیا ہوا ہے۔ تم نے عمل نہیں کیا"۔ عمران
نے نند لعل کے ساتھ کھڑے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نند لعل
کچھ سمجھتا جوانا کا بازو گھوما اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نند لعل
کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور اس کی آنکھیں بے نور اور جسم
ڈھیلا ہوتا چلا گیا۔

زپالا کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی
تھیں۔ وہ ایک کمرے کے فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی سر جھکائے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے جسم پر سیاہ رنگ کا مقامی لباس تھا۔ اس کا رنگ اس قدر سیاہ تھا کہ
جیسے وہ کوئلے کا بنا ہوا ہو۔ صرف آنکھوں کے اندر سفیدی نظر آ رہی
تھی۔

"کرپا مہاراج۔ کرپا مہاراج"۔۔۔۔۔ اس آدمی کے منہ سے مسلسل
آوازیں نکل رہی تھیں۔

"ہم اس کا خون پینا چاہتے ہیں کالی ناتھ۔ اور بس۔ یہ ہمارا حکم
ہے"۔۔۔۔۔ زپالا نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو حکم کی تعمیل کرنے کا پابند ہوں مہاراج۔ لیکن میری
مکھیاں ان کے قریب نہیں جا سکتیں مہاراج۔ وہ خوشبوؤں کے حصار

میں ہیں مہاراج"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے اسی طرح جوڑتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں بدبو میں نہلا دو۔ انہیں غلاظت میں دفن کر دو۔ پھر ان کا گلا کاٹو اور ان کا خون مجھے لا دو۔ ورنہ میں تمہیں اور تمہاری شکتیوں کو جلا کر راکھ کر دوں گا"۔۔۔۔ زپالا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ یہ کام اس وقت ہو سکتا ہے جب نرسنگھی کو میرے حوالے کر دیا جائے مہاراج"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے جواب دیا۔

"نرسنگھی کو۔ وہ کیوں"۔۔۔۔ زپالا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نرسنگھی کی آواز انسانوں کو مدہوش کر دیتی ہے اور یہ کام اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب وہ مدہوش ہو جائیں"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے کہا تو مہاراج کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اب بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو پھر تمہاری شکتیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام تو میں خود بھی کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ زپالا نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"جو آپ کی آگیا مہاراج۔ لیکن نرسنگھی ان کے قریب نہیں جا سکتی مہاراج۔ نرسنگھی کو ان کے قریب لے جانے کے لئے پہلے باتوڑی شکتی کو استعمال کرنا پڑے گا مہاراج"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل۔ باتوڑی کو وہ لوگ شک کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے

لیکن نرسنگھی کو تمہارے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ پھر تم میرے مقابل آ جاؤ گے۔ تم ایسا کرو کہ باتوڑی میرے حوالے کر دو"۔ زپالا نے کہا۔

"نہیں مہاراج۔ باتوڑی کے بغیر تو کالی ناتھ خالی ہو جائے گا"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم۔ اب تمہاری یہ جرات ہو گئی ہے کہ تم ہمارے سامنے انکار کرو"۔۔۔۔ زپالا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"کرپا مہاراج۔ کرپا مہاراج"۔۔۔۔ کالی ناتھ نے فوراً ہی سجدے میں گرتے ہوئے کہا۔

"اٹھو اور باتوڑی کو بلا کر ہمارے حوالے کرو۔ ورنہ ہم تمہیں ابھی نرک میں جھونک دیں گے۔ اٹھو"۔۔۔۔ زپالا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو کالی ناتھ سیدھا ہوا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور ایک عجیب سے انداز میں دونوں ہاتھ ہوا میں ہی لہرانے لگا۔ اس کے ساتھ ہی وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک کڑاکا سا ہوا۔ دوسرے لمحے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی تتلی اڑتی ہوئی آئی اور کالی ناتھ کے سامنے زمین پر بیٹھ گئی۔

"باتوڑی حاضر ہے آقا"۔۔۔۔ اس تتلی کے منہ سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

"گرو مہاراج تمہیں اپنی غلامی میں لینا چاہتے ہیں۔ ہم نے تمہیں ان کے حوالے کیا۔ اب تم گرو مہاراج کی غلام ہو باتوڑی۔ جاؤ اور

گرو مہاراج کے چکر کاٹو"——— کالی ناتھ نے کہا تو وہ سیاہ رنگ کی بڑی سی تتلی اڑی اور زپالا کے سر کے گرد چکر لگانے لگی۔ سات چکر لگانے کے بعد وہ زپالا کے سامنے زمین پر بیٹھ گئی۔

"باتوڑی مہاراج کی غلام ہے۔ حکم آقا"——— تتلی کے منہ سے نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"تم جاؤ کالی ناتھ۔ ہم جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے تو پھر یہ باتوڑی تمہیں واپس دان کر دیں گے اور تمہیں انعام میں اور بھی شکتیاں دیں گے۔ جاؤ"——— زپالا نے کہا تو کالی ناتھ نے ہاتھ جوڑ کر ماتھے سے لگائے اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باتوڑی ہم تم سے ایک اہم کام لینا چاہتے ہیں۔ اگر تم نے ہماری مرضی کے مطابق کام کر دیا تو ہم تمہیں ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیں گے"——— زپالا نے اس بار باتوڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باتوڑی تو مہاراج کی غلام ہے۔ حکم دیجئے مہاراج"۔ باتوڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے دشمن جن کا تعلق روشنی سے ہے یہاں چانگ میں آئے ہوئے ہیں۔ وہ ہمارا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کے خاتمے کا کام نندلعل کے ذمے لگایا تھا کیونکہ نندلعل بیحد ہوشیار آدمی تھا لیکن نندلعل نے پہلے پہل تو کچھ کامیابی حاصل کر لی لیکن پھر وہ ناکام ہو گیا اور ان روشنی والوں نے اسے خوشبو کے حصار میں قید کر کے اس کا

خاتمہ کر دیا۔ اور مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ ان روشنی والوں کو ان کے کسی آدمی نے یہ راز بتا دیا ہے کہ میں اور میری تمام شکتیاں خوشبو سے بھاگتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے خوشبو کو اپنے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ اپنے جسموں پر بھی خوشبو لگا لیتے ہیں اور اپنے مخالف پر خوشبو چھڑک کر اسے بے بس کر دیتے ہیں۔ اس لئے مجھے ان سے شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ان کا مقابلہ کیسے کیا جائے کیونکہ میری کوئی شکتی بھی اب ان کے کسی طرح بھی قریب نہیں جا سکتی۔ چنانچہ میں نے کالی ماتا کے پجاری کالی ناتھ کو طلب کر کے اس سے مشورہ کیا اور کالی ناتھ نے مجھے انتہائی قیمتی مشورہ دیا ہے کہ زنگھی کو اگر تمہارے پروں پر بٹھا کر ان روشنی والوں کے پاس بھیج دیا جائے تو زنگھی اپنی مخصوص آواز سے انہیں مدہوش کر سکتی ہے اور جب وہ مدہوش ہو جائیں گے تو میرے وہ غلام جو انسان ہیں ان کا آسانی سے خاتمہ کر دیں گے۔ اس لئے میں نے کالی ناتھ سے تمہیں حاصل کیا ہے۔ بولو۔ کیا تم یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو"——— زپالا نے کہا۔

"باتوڑی میں انکار کی مجال نہیں ہے مہاراج۔ لیکن اس کام کے لئے میرا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔ مجھے یہ بات معلوم ہونی چاہئے تاکہ اس کی مناسبت سے میں اپنا فرض سرانجام دے سکوں"——— سیاہ تتلی نے کہا۔

"تمہارا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ تم غلاظت کی پیداوار نہیں

ہو۔ اس لئے خوشبو تمہاری دشمن نہیں ہے دوسری بات یہ کہ تم ایک ایسا کیڑا ہو کہ جس کی موجودگی کی وہ لوگ پرواہ نہیں کریں گے اور تیسری بات یہ کہ نرسنگھی بھی غلاظت کی پیداوار نہیں ہے لیکن وہ خود اڑ کران کے پاس نہیں جا سکتی اسے تم اپنے پروں پر بٹھا کر لے جاؤ گی تو وہ اپنا کام دکھا دے گی۔ اس طرح وہ مدہوش ہو جائیں گے اور میرے آدمی ان کا خاتمہ آسانی سے کرلیں گے"--- زپالا نے کہا۔

"مہاراج۔ اس طرح تو آپ کے دشمن انتہائی آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ انہیں مدہوش کرا کر اپنی قید میں کر لیں اور پھر انہیں تڑپا تڑپا کر ماریں"--- باتوڑی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہ خوشبو لگا لیتے ہیں"--- زپالا نے کہا۔

"اس کا توڑ تو آسان ہے۔ آپ کے وہ آدمی جو انہیں ہلاک کرنے جائیں وہ ان کے جسموں پر بدبو لگا دیں اور انہیں اٹھا کر آپ کے پاس لے آئیں اس طرح وہ آپ کے قبضے میں آجائیں گے"--- باتوڑی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے بہت خوب۔ میں تو خود چاہتا تھا کہ میں اپنے ہاتھوں سے انہیں عبرت ناک سزا دوں۔ ٹھیک ہے میں نرسنگھی کو بلاتا ہوں۔ تم اسے اپنے پروں پر بٹھا کر لے جاؤ اور انہیں مدہوش کرا دو"--- زپالا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر انہیں تیزی سے ایک دوسرے کے گرد ہوا میں گھمانا شروع کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی شعبدہ باز ہو اور ہاتھوں کو اس

طرح گردش دے کر کوئی شعبدہ دکھا رہا ہو۔

"نرسنگھی حاضر ہے مہاراج"--- اچانک ایک باریک سی آواز سنائی دی یہ آواز زپالا کے سامنے فرش پر سے آرہی تھی۔ زپالا نے جھک کر فرش پر دیکھا تو وہاں سرخ رنگ کا ایک انتہائی چھوٹا سا کیڑا موجود تھا جو اپنے سرخ پروں کو ہوا میں لہرا رہا تھا۔

"نرسنگھی باتوڑی کے پروں پر بیٹھ کر میرے دشمنوں کے پاس جاؤ اور انہیں اپنی آواز سے مدہوش کر دو"--- زپالا نے کہا۔

"جو حکم مہاراج"--- اس سرخ کیڑے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش سے اڑا اور سیاہ تتلی کے پروں کے درمیان بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھا وہ نظر نہ آرہا تھا۔ دوسرے لمحے تتلی اڑی اور اڑتی ہوئی زپالا کی نظروں سے غائب ہو گئی تو زپالا نے دونوں ہاتھوں سے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور زپالا کے سامنے جھک گیا۔

"رام رنگ کو حاضر کرو۔ ابھی اور اسی وقت"--- زپالا نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو نوجوان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ انتہائی طاقتور نظر آرہا تھا۔ اس کے جسم پر پتلون اور چمڑے کی جیکٹ تھی۔ وہ زپالا کے سامنے آکر جھک گیا۔

"رام رنگ۔ اپنے ساتھیوں سمیت فوراً اس جگہ پہنچو جہاں باتوڑی نرسنگھی کو اپنے پروں پر بٹھا کر لے گئی ہے۔ وہاں میرے دشمن

موجود ہیں جن کی تعداد چار ہے تین مرد اور ایک عورت۔ زنگھی انہیں مدہوش کر دے گی تم اپنے ساتھ غلاظت کے بھرے ہوئے دو چھکڑے لے جانا اور ان سب کے جسموں پر اچھی طرح غلاظت لگا کر انہیں یہاں لے آنا اور سیاہ مورتیوں والے حصے میں ڈال دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔۔۔۔ رام رنگ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ماسٹر۔ آخر آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ اب جبکہ خوشبو کا ہتھیار ہمارے پاس ہے اب ان شیطانی طاقتوں سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم چاہیں تو جا کر اس زپالا کی گردن مروڑ دیں"۔ جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت اسی مکان کے کمرے میں موجود تھے جس میں نندلعل کو خوشبو کے حصار میں قید کر کے ختم کیا گیا تھا۔

"جب تک زپالا کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہو سکتا جوانا۔ اور میں کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا ہوں کہ جس سے اس کی طاقتوں سے لڑے بغیر زپالا سے براہ راست ہی ٹکراؤ ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہی بات تو جوانا کر رہا ہے اب جبکہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ سفلی دنیا کی تمام طاقتیں غلاظت اور گندگی کی پیداوار ہیں اور خوشبو کو

اپنا دشمن سمجھتی ہیں تو ہم خوشبو لگا کر چاہے اس زیپالا کی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں یا اس کی سیاہ وادی میں۔ یہ طاقتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"شیطان صرف طاقتوں کا سہارا لے کر دشمن سے مقابلہ نہیں کرتا۔ مکر و فریب سے بھی کام لیتا ہے اور اس کے سب سے بڑے ہتھیار تحریص و ترغیب ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نند لعل کی موت کی خبر زیپالا تک پہنچ چکی ہو گی اور لامحالہ وہ اب پوری قوت سے ہمارے مقابلے پر اتر آئے گا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے پاس صرف وہی طاقتیں ہوں جو غلاظت اور گندگی سے پیدا ہوتی ہوں۔ تم نے نند لعل کی بات نہیں سنی کہ چراغ کے دھوئیں کو بھی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ دھوئیں سے بھی شیطانی طاقتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ حشرات الارض میں مکروہ کیڑے بھی ان کی طاقتوں میں شمار کئے جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"صاحب۔ کالی ماتا کا پجاری کالی ناتھ آپ سے فوری ملاقات کا خواہشمند ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے فائدے کی بات بتانے آیا ہے"۔۔۔ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ یہ مقامی نوجوان تھا جسے عمران نے اس مکان میں بطور ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کا نام عبداللہ تھا اور اس کا انتخاب بارخانی کے ذریعے کیا گیا تھا۔

"کہاں ہے کالی ناتھ"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باہر موجود ہے"۔۔۔ عبداللہ نے جواب دیا۔

"اسے لے آؤ یہیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو عبداللہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ ہمارے لئے زیپالا کا کوئی ٹریپ نہ ہو"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"پہلے یہ تو سن لیں کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے اور کیوں یہاں آیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی اسے دیکھ کر چونک پڑے۔ اس آدمی کا رنگ تارکول سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ صرف اس کی آنکھوں کی سفیدی واضح تھی۔ بے پناہ سیاہ رنگ کی وجہ سے وہ انسان کی بجائے کوئی بھوت لگ رہا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا ہی مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

"کالی ناتھ کالی ماتا کا پجاری ہے۔ لیکن زیپالا نے کالی ناتھ کا اپمان کیا ہے۔ اور کالی ناتھ کا اپمان سراسر کالی ماتا کا اپمان ہے۔ اس لئے مجھے آپ لوگوں کے پاس آنا پڑا ہے"۔۔۔ اس سیاہ بھینسے نما آدمی نے اندر آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اطمینان سے کرسی پر بیٹھ جاؤ کالی ناتھ اور کھل کر بات کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دھرم دوسرا ہے کہیں میرے کرسی پر بیٹھنے سے تمہارا دھرم تو بھرشٹ نہیں ہو جائے گا"۔۔۔ کالی ناتھ نے کہا تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

"یہ دھرم بھرشٹ وغیرہ ہونا سب تمہارے دھرم کی باتیں ہیں کالی ناتھ۔ ہمارا دین ایسی حماقتوں سے پاک ہے۔ اطمینان سے بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ زپالا نے کیوں اور کیسے تمہاری توہین کی ہے۔ ایمان کا مطلب توہین بلکہ انتہائی توہین ہی ہوتا ہے ناں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کالی ناتھ اثبات میں سرہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ ایمان کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ تم نے نند لعل کو خوشبو کے حصار میں قید کر کے ختم کر دیا تو زپالا نے مجھے بلایا۔ پہلے میں ایک بات بتا دوں کہ ہمارا دھرم زپالا اور نند لعل کے دھرم سے علیحدہ ہے۔ وہ شیطان کے پجاری ہیں جبکہ ہم رام کے پجاری ہیں۔ کالی ماتا رام کی جنگی قوتوں کا نام ہے۔ رام کی وحشت اور بربریت کا اظہار ہے۔ بہرحال چونکہ زپالا سوامی ہے۔ گرو مہاراج ہے اس لئے ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ زپالا نے مجھے بلایا اور اس نے مجھ سے کہا کہ میں تم لوگوں کے خاتمے میں اس کی مدد کروں۔ میں تیار ہو گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ چونکہ تم نے خوشبو کو ہتھیار بنا لیا ہے اس لئے اس کی مکھیاں تمہارے قریب نہیں آ سکتیں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنی شکتی زرنگھی کو تمہارے خلاف استعمال کرے کیونکہ زرنگھی غلاظت کی پیداور نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص جانور کے سینگ جسے زرنگھ کہا جاتا ہے کے اندر پیدا ہونے والا ایک کیڑا ہے جس کی آواز انسانی ذہن کو مدہوش کر دیتی ہے۔ زپالا نے اس کیڑے کو شکتی بنا کر اپنے قبضے میں کیا

ہوا ہے اس سے وہ بھجن وغیرہ سنتا رہتا ہے۔ اس طرح اس کی طاقتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے میں نے اسے مشورہ دیا تو اسے یہ مشورہ بےحد پسند آیا لیکن اس نے بتایا کہ زرنگھی میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ خود اڑ کر تم لوگوں کے پاس جا سکے۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ میرے پاس باتوڑی موجود ہے یہ ایک سیاہ رنگ کی خاص تتلی ہوتی ہے جو کالی ماتا کا غلام ہونے کی وجہ سے میری بھی غلام تھی۔ اگر زپالا زرنگھی مجھے دان کر دے تو میں باتوڑی کی مدد سے اسے تم لوگوں تک پہنچا دوں گا لیکن اس نے بجائے زرنگھی مجھے دینے کے الٹا مجھ پر دباؤ ڈال کر باتوڑی بھی مجھ سے حاصل کر لی اور مجھے ذلیل اور بے عزت کر کے واپس بھجوا دیا۔ باتوڑی کی وجہ سے لوگ مجھ سے ڈرتے تھے کیونکہ باتوڑی ہر جگہ اڑتی پھرتی رہتی تھی اور ہر جگہ کے راز مجھے آکر بتا دیتی تھی اس طرح میرا کام چلتا رہتا تھا لیکن زپالا نے باتوڑی مجھ سے چھین کر مجھ پر ظلم کیا اور مجھے معلوم ہے کہ اب باتوڑی مجھے واپس نہیں ملے گی اور باتوڑی مجھے نہ ملی تو میں کسی کام کا نہ رہوں گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ تمہاری مدد کر کے اس زپالا کا خاتمہ کر دوں۔ جیسے ہی زپالا کا خاتمہ ہو گا باتوڑی خود بخود میری غلامی میں واپس آ جائے گی بلکہ میں زپالا کی ان تمام شکتیوں کو جن کا تعلق غلاظت اور گندگی سے نہیں ہے ان پر آسانی سے قبضہ کر لوں گا اور پھر اس جانگ پر میرا راج ہو گا لوگ زپالا کی طرح میری پوجا کریں گے اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں"۔۔۔۔۔ کالی ناتھ نے پوری روئیداد صاف صاف بیان کر

دی۔ عمران اس کی باتیں سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن وہ ہمیں مدہوش کر کے کیا کرے گا۔ ظاہر ہے اس کی شکتیاں تو پھر بھی ہمارے پاس نہیں آ سکتیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ شیطان کا چیلا ہے۔ اس نے سب کچھ سوچ رکھا ہے اس کے پاس رام رنگ اور اس کے آدمی موجود ہیں اور میں نے جا کر کالی ماتا کا جاپ کیا تو مجھے ان کا سارا منصوبہ معلوم ہو گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد باتوڑی نرشکھی کو اپنے پروں پر بٹھا کر یہاں پہنچ جائے گی۔ وہ اب تک پہنچ بھی جاتی لیکن میں یہاں موجود ہوں اس لئے وہ باہر ہے۔ نرشکھی کی آواز سے تم سب مدہوش ہو جاؤ گے اور پھر رام رنگ اپنے چار ساتھیوں سمیت غلاظت سے بھرے ہوئے دو چھکڑے لئے باہر پہنچ چکے ہیں جیسے ہی تم مدہوش ہو گے وہ لوگ تم سب کے جسموں کو غلاظت میں ڈبو دیں گے۔ اس طرح تمہارے جسموں میں موجود خوشبو کا خاتمہ ہو جائے گا اور پھر وہ تمہیں اٹھا کر زپالا کے پاس لے جائیں گے اس نے تمہیں وہاں سیاہ مورتیوں والے کمرے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ وہاں وہ تمہیں تڑپا تڑپا کر مارے گا وہاں ایسا سحر ہے کہ اس کمرے میں پہنچنے کے بعد تمہارے ذہنوں اور تمہارے دلوں میں موجود روشنی کا کلام سب کچھ پر سیاہ پردے پڑ جائیں گے"۔۔۔ کالی ناتھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زپالا کے گلے میں سرخ ڈورا موجود ہے۔ اگر تم اس ڈورے کو

توڑ دو تو سیاہ مورتیوں کا سحر بھی ختم ہو جائے گا اور زپالا کی ذاتی شکتیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد تم زپالا کی گردن مروڑ سکتے ہو"۔ کالی ناتھ نے کہا۔

"کیا اس سیاہ مورتیوں والے کمرے میں بھی پہنچ کر ہم وہ سرخ ڈورا توڑ سکتے ہیں۔ نند لعل نے بتایا ہے کہ وہ نہیں ٹوٹ سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یہی راز بتانے تو میں یہاں آیا ہوں۔ اس راز کا علم نند لعل کو بھی نہیں ہے"۔ زپالا نے یہ سرخ ڈورا دو عورتوں کے خون میں بھگو کر بنایا ہوا ہے اگر تم کسی معصوم اور بے گناہ عورت کا خون اس ڈورے پر پھینک دو تو یہ ڈورا خود بخود ٹوٹ جائے گا"۔۔۔ کالی ناتھ نے کہا۔

"تو کیا وہ عورتیں جن کا خون ملا کر ڈورا تیار ہوا ہے وہ معصوم اور بے گناہ نہیں تھیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ بھی معصوم اور بے گناہ تھیں لیکن وہ دو تھیں تیسری معصوم اور بے گناہ عورت کا خون جیسے ہی اس ڈورے پر لگے گا ڈورے کا طلسم ختم ہو جائے گا"۔۔۔ کالی ناتھ نے جواب دیا۔

"لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ ہم کسی بے گناہ عورت کو ہلاک کر کے اس کا خون اس پر ڈالیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے اسے ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف خون کے چند قطرے ہی کافی رہیں گے یہ تمہاری ساتھی عورت ہے اس کے خون کے چند قطرے کافی رہیں گے"۔۔۔ کالی ناتھ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس زنگی سے بچنے کی کیا ترکیب ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیں اور اس کی آوازیں نہ سنیں"۔ کالی ناتھ نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تمہارا بیحد شکریہ۔ تم نے واقعی ہماری مدد کی ہے۔ لیکن کیا زپالا کو یہ بات معلوم نہ ہو جائے گی کہ تم نے یہاں آ کر ساری باتیں کی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے کالی ماتا کا خاص جاپ کیا ہوا ہے اس لئے زپالا کو ہرگز کوئی بات معلوم نہ ہو سکے گی لیکن اس کے باوجود میں تمہیں یہ ضرور کہوں گا کہ زپالا بیحد عیار۔ مکار اور شیطان صفت آدمی ہے۔ اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنا ورنہ تمہاری موت عبرتناک ہو گی"۔ کالی ناتھ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔
"بڑی عجیب عجیب باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ بعض اوقات تو مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ سب کچھ عالم بیداری میں ہو رہا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ یہ عام حالات نہیں ہیں اور نہ ہی ہم کوئی عام مشن مکمل کر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی اور بات ہوتی اچانک انہیں عجیب سی آواز سنائی دی ایسی آواز جیسے دور کہیں کوئی آبشار گر رہا

ہو۔ بڑی خوابناک سی آواز تھی۔
"سیاہ تتلی"۔۔۔۔ صالحہ نے چونک کر کہا اور پھر انہوں نے سامنے کھڑکی میں ایک سیاہ رنگ کی تتلی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔
"تو یہ ہے وہ باتوڑی اور یقیناً اس کے اوپر وہ کیڑا ہو گا جس کی آواز ہمیں سنائی دے رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ اس کھڑکی کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر رک کر واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی اور عمران کو محسوس ہونے لگا کہ اس آواز میں واقعی کوئی سحر انگیز خاصیت موجود ہے کیونکہ اس کا ذہن یہ آواز سنتے ہی یکلخت ہلکا پھلکا سا محسوس ہونے لگا تھا۔
"عمران۔ عمران۔ یہ آواز بند کراؤ۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے اردگرد بادل اڑتے پھر رہے ہوں"۔۔۔۔ اچانک صالحہ نے کہا۔
"اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ صالحہ جوزف اور جوانا نے بھی ایسے ہی کیا۔
"لیکن یہ اس کا حل تو نہیں ہے۔ انہیں مار ڈالو"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔
"نہیں۔ میں ایک اور منصوبہ سوچ رہا ہوں۔ جوانا دوسرے کمرے میں موجود سرہانے کو اٹھا لاؤ اور اس میں سے روئی نکال لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جوانا تیزی سے اٹھا اور

دوڑتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں روئی کا ایک بڑا سا گولہ موجود تھا اور اس نے اپنے کانوں میں باقاعدہ روئی ٹھونس رکھی تھی۔

"روئی کانوں میں ڈال لو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور روئی کا گولہ لے کر اس نے اس میں سے روئی کے پھائے توڑے اور انہیں مڑور کر اس نے اپنے دونوں کانوں میں ٹھونس لیا۔ صالحہ اور جوزف نے بھی یہی کام کیا اب انہیں آوازیں بے حد مدھم سنائی دے رہی تھیں۔

"سنو۔ باہر وہ رام رنگ اور اس کے ساتھی موجود ہیں جیسے ہی ہم بے ہوش ہو کر گریں گے وہ اندر داخل ہوں گے۔ ان کی تعداد نجانے کتنی ہے اس لئے جوزف اور جوانا دونوں باہر جا کر عبداللہ کے ساتھ دروازے کے قریب چھپ کر کھڑے ہو جائیں گے جبکہ صالحہ اور میں ہم دونوں یہاں اسی طرح کی اداکاری کریں گے جیسے ہم بے ہوش ہو رہے ہوں اور پھر نیچے فرش پر گر جائیں گے۔ جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوں تم نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ان کا خاتمہ کر دینا ہے لیکن ان کے لیڈر کو زندہ پکڑنا ہے اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آنا"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں جوزف اور جوانا سے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہ کیڑے ہماری آوازیں نہ سن رہے ہوں گے یا زیپالا کو یہ ساری باتیں معلوم نہ ہو جائیں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال وہی کچھ کرو جو میں کہہ رہا

ہوں۔ اب تم نے مدہوش ہونے کی چند لمحوں تک اداکاری کرنی ہے اور پھر فرش پر گر کر بے ہوش ہو جانا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح جھولنا شروع کر دیا جیسے اس کا اعصابی توازن درست نہ رہا ہو۔ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بھی لڑکھڑانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں فرش پر گرے اور پھر ساکت ہو گئے لیکن عمران ادھ کھلی آنکھوں سے اس کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر سیاہ رنگ کی تتلی بیٹھی ہوئی تھی جیسے ہی وہ دونوں ساکت ہوئے۔ وہ تتلی اڑی اور ان دونوں کے سروں کے قریب اڑنے لگی۔ عمران ہونٹ بھینچے ساکت پڑا ہوا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں زوردار چھناکا سا ہوا۔ ایسا چھناکا جیسے کوئی بھاری زنجیر کھڑکھڑائی گئی ہو چھناکے کی آواز جیسے ہی عمران کے کانوں میں پڑی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گہرے کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسرے لمحے اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر جس طرح اس کا ذہن گہرائی میں ڈوب کر اس کا ساتھ چھوڑ گیا تھا اسی طرح اچانک اس کے ذہن میں ایک بار پھر چھناکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس کا آدھے سے زیادہ جسم زمین میں دفن ہے جبکہ اس کا اوپر والا آدھا جسم فرش سے باہر ہے۔

اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر بے اختیار اس کے منہ سے حیرت بھری چیخ نکل گئی۔ صالحہ۔ جوزف اور جوانا تینوں ہی اس کی طرح آدھے سے زیادہ فرش میں گڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دیواریں فرش اور چھت پر گہرا سیاہ رنگ کیا گیا تھا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ چاروں طرف عجیب وغریب شکلوں کی سیاہ رنگ کی مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن مضبوط فرش میں وہ واقعی اس طرح گڑا ہوا تھا جیسے اس کا آدھے سے زیادہ نچلا جسم اس کے ساتھ ہی نہ ہو۔ عمران نے اپنے جسم پر نظریں ڈالیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے لباس پر جگہ جگہ غلاظت لگی ہوئی صاف نظر آرہی تھی لیکن نجانے کیا بات تھی کہ اسے کسی قسم کی بو محسوس نہ ہو رہی تھی اس کے ساتھیوں کے جسم ایک طرف کو ڈھلکے ہوئے تھے۔ عمران کے ذہن میں فوراً کالی ناتھ کی باتیں آگئیں اور وہ سمجھ گیا کہ وہ اس سیاہ کمرے میں ہے جس کا ذکر کالی ناتھ نے کیا تھا۔ عمران نے یہ خیال آتے ہی فوراً مقدس کلام پڑھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا ذہن چیخ اٹھا کہ اس کے ذہن میں مقدس کلام کا کوئی لفظ باقی نہ رہا تھا۔ باوجود کوشش کے اسے ایک حرف بھی یاد نہ آرہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے دل ودماغ میں بھیانک خلا سا پیدا ہو گیا ہو۔ اسی لمحے اسے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ صالحہ کے اوپر والے جسم میں

حرکت نمودار ہو چکی تھی اور چند لمحوں بعد وہ سیدھی ہو گئی۔

”یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ۔ یہ کیا ہے“---- صالحہ کی خوفزدہ سی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ہم ایک بار پھر اس شیطان زپالا کے چنگل میں پھنس گئے ہیں۔ سنو۔ مقدس کلام کا ورد کرو۔ جلدی کرو“---- عمران نے صالحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مجھے کچھ یاد نہیں آرہا۔ مجھے کچھ یاد نہیں آرہا“---- چند لمحوں بعد صالحہ نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ غنیمت تھا کہ اس کا ذہن اس کے قابو میں تھا۔ وہ سب کچھ سوچ رہا تھا۔ سمجھ رہا تھا۔ بس مقدس کلام اور مقدس نام سب اس کے ذہن سے اس طرح محو ہو گئے تھے جیسے ان پر کسی نے پردہ ڈال دیا ہوا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی ہوش میں آگئے اور ان کی بھی وہی حالت ہوئی جو اس سے پہلے عمران اور صالحہ کی ہوئی تھی۔

”باس۔ باس۔ ہم پوری طرح چار سینگوں والے شیطان کے قبضے میں آگئے ہیں۔ باس۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ وچ ڈاکٹر شمولی نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ چار سینگوں والا شیطان ایک دن مجھ پر قبضہ کر لے گا اور اس شیطان کا مقابلہ خون سے کرنا پڑے گا۔ خون سے۔ سرخ جیتے جاگتے سرخ خون سے“---- جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً کالی ناتھ کی بات آ گئی کہ اگر کسی معصوم اور بے گناہ عورت کے خون کے چند چھینٹے بھی

زپالا کی گردن میں موجود سرخ ڈورے پر ڈال دیئے جائیں تو وہ ڈور ٹوٹ جائے گا اور زپالا کی ذاتی شکتیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس کا کوٹ اتار لیا گیا تھا۔ اس کے جسم پر صرف قمیض تھی۔ جوانا اور جوزف کے کوٹ بھی غائب تھے۔ صالحہ نے چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی وہ جیکٹ بھی غائب تھی اس لئے ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے خون نکالا جا سکتا۔

"صالحہ۔ تم اپنے دانتوں سے اپنی انگلی کو کاٹو اور جیسے ہی زپالا اندر داخل ہو اپنے خون کے قطرے اس کی گردن میں موجود سرخ ڈورے پر ڈال دینا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اتنی دور کیسے چھینٹے جائیں گے۔ دانتوں سے کاٹنے سے تو خون صرف رسے گا۔ دھار کی صورت میں تو نہیں نکلے گا"۔ صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور زپالا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شیطنیت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا مورکھو اپنا انجام۔ تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم زپالا کو شکست دے دو گے"۔۔۔۔ زپالا نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ہے۔ کم از کم مجھے بتا تو دو"۔۔۔۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب تم بے بس ہو چکے ہو۔ اس لئے اب تمہیں بتانے میں

کوئی حرج نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کالی ناتھ نے تمہیں جا کر سب کچھ بتا دیا تھا۔ گو کالی ناتھ نے کالی ماتا کا جاپ کر لیا تھا لیکن اسے معلوم ہی نہیں کہ زپالا کتنا طاقتور ہے۔ مجھے تمام اطلاع مل گئی تھی لیکن میں مطمئن تھا کہ میرا کھیل کامیاب رہے گا۔ پھر باتوڑی نرسنگھی کو لے کر تمہارے پاس پہنچ گئی۔ تم نے کالی ناتھ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی لیکن تمہیں معلوم ہی نہ تھا کہ نرسنگھی کی آواز تمہارے دماغ تک کانوں کے ساتھ ساتھ اعصاب کے ذریعے پہنچتی ہے۔ یہ ایسی آواز ہے کہ اسے کسی صورت بھی نہیں روکا جا سکتا۔ چنانچہ وہی ہوا تمہارے اعصاب اس آواز کو سن کر ڈھیلے ہوتے چلے گئے اور پھر ایک چھناکا سا ہوا اور تمہارے اعصاب مکمل طور پر سو گئے۔ اس کے بعد نرسنگھی باہر گئی اور پھر تمہارے ساتھیوں کا بھی وہی حشر ہوا جو تمہارا ہوا تھا۔ رام رنگ اپنے ساتھیوں سمیت باہر موجود تھا۔ باتوڑی نے جب اسے اطلاع دی تو وہ اندر آ گیا۔ وہاں تمہارا ایک ملازم موجود تھا۔ اسے ہلاک کر دیا گیا اور تمہارے جسموں پر غلاظت ڈال کر اور اٹھا کر یہاں لایا گیا۔ اور پھر میرے حکم پر تمہارے آدھے جسم زمین میں دفن کر دیئے گئے۔ اب تمہارے دلوں اور ذہنوں سے تمہارا وہ روشن کلام صاف ہو چکا ہے اور تم اب مکمل طور پر میرے قبضے میں ہو"۔۔۔۔ زپالا نے بڑے پرغرور سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرے جسم پر تو غلاظت لگی ہوئی نظر آ رہی ہے مگر مجھے اس

کی بو نہیں آرہی اس کی کیا وجہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کمرے میں موجود شکتیوں نے تمہاری سونگھنے کی قوت کو ختم کر دیا ہے۔ اس لئے اب تمہیں نہ بو آسکتی ہے اور نہ خوشبو"۔۔۔۔ زیالا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کمرے کے کونے میں موجود ایک چھوٹے سے تخت پوش کی طرف بڑھ گیا۔ تخت پوش پر ایک بڑا سا گاؤ تکیہ موجود تھا۔ تخت پوش سیاہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر کسی جانور کے بالوں سے بھری سیاہ رنگ کی کھال بچھی ہوئی تھی۔ زیالا تخت پوش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے پشت گاؤ تکیے سے لگالی تھی۔

"اب باتیں تو بہت ہو گئیں۔ اب میں تمہارے تڑپنے بلکنے، رونے اور سسکنے کا تماشہ دیکھوں گا"۔۔۔۔ زیالا نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکا اور اونچی آواز میں کچھ پڑھنے لگا۔ دوسرے لمحے چھت سے سیاہ رنگ کے بڑے بڑے پہاڑی بچھوؤں کی جیسے بارش سی ہو گئی۔ ان کی دمیں اوپر کو اٹھی ہوئی تھیں اور خوفناک ڈنک دور سے نمایاں طور پر نظر آرہے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ تو صرف آغاز ہے۔ آگے آگے دیکھنا کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ زیالا نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سارے بچھو تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ صالحہ نے بے اختیار دہشت زدہ ہو کر چیخیں مارنی

شروع کر دیں۔ جبکہ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ پتھرا سا گیا تھا۔ وہ اپنے ذہن کو ایک نقطے پر لے آنے کی کوشش کر رہا تھا اور چند لحوں بعد ہی یکلخت اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر پڑا ہوا کوئی دبیز پردہ ہٹ گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اسے مقدس کلام اور سب کچھ یاد آگیا۔ دوسرے لمحے اس نے اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی کمرے میں کلمہ طیبہ کے الفاظ گونجے خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ وہ سیاہ رنگ کے پہاڑی بچھو یکلخت غائب ہو گئے۔ کمرے کی دیواریں اس طرح لرزنے لگیں جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو اور اس زلزلہ نما کیفیت کی وجہ سے دیواروں کے ساتھ پڑی ہوئی سیاہ رنگ کی مورتیاں اوندھے منہ فرش پر گر گئیں۔

"بند کرو اسے پڑھنا۔ بند کرو اسے"۔۔۔۔ زیالا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور تخت سے اتر کر وہ کسی وحشی ریچھ کی طرح عمران کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور اس نے دونوں ہاتھ اس طرح آگے کی طرف کئے ہوئے تھے جیسے وہ کسی آنے والے خطرے کو دونوں ہاتھوں سے روکنا چاہ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر وحشت ہی وحشت تھی اسی لمحے عمران نے اس پر زور سے پھونک ماردی اور زیالا بری طرح چیختا ہوا اچھل کر اس طرح پشت کے بل پیچھے جا گرا جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے دھکا دے دیا ہو۔ نیچے گرتے ہی وہ بھاری جسم ہونے کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور

دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران مسلسل کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا جبکہ صالحہ' جوزف اور جوانا تینوں خاموش تھے۔ کمرے کی لرزش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اب تو یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے اس کمرے کی چھت ان پر آگرے گی۔ دور دور تک چیخ وپکار کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کلمہ طیبہ کا ورد ہوتے ہی یہاں محشر برپا ہو گیا ہو۔ لیکن پھر جس تیزی سے یہ سب کچھ ہونا شروع ہوا تھا اسی تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ کمرے کی لرزش بھی بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی چیخ وپکار' رونے پیٹنے۔ کراہوں اور سسکیوں کی آوازیں سب ختم ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران کلمہ طیبہ کا ورد کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا کیونکہ اس نے دروازے سے پاکیشیا کے صوفی جبار کو مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔ صوفی جبار کے سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی جسم پر وہی عام سا سادہ لباس تھا۔ کاندھے پر ایک رومال تھا لیکن اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے تمتما رہا تھا۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ آپ نے ایک بڑا میدان مار لیا ہے"۔۔۔۔۔ صوفی جبار نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اسی لمحے عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک کدال پکڑی ہوئی تھی۔

"آپ اور یہاں۔ یہ کیسے ہوا"۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں مجھے حکم ملا ہے کہ آپ کو اس فرش کی قید سے رہائی دلا دوں"۔۔۔۔۔ صوفی جبار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے گرد

فرش پر کدال مارنی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس نے عمران کے اردگرد فرش اکھاڑ ڈالا۔ عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ انہیں اندر کھڑا کر کے باقاعدہ فرش سیمنٹ سے تیار کیا گیا تھا سیمنٹ ابھی تک تازہ تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ فرش جلد ہی اکھڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران باہر آ گیا اور پھر اس نے صوفی جبار سے کدال لی اور اس نے صالحہ کے گرد فرش کھودنا شروع کر دیا۔

"میں دوسری کدال لے آتا ہوں"۔۔۔۔۔ صوفی جبار نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں دوسری کدال تھی اور اس نے جوانا کے گرد فرش اکھاڑنا شروع کر دیا۔ جوانا نے فرش کی بندش سے آزاد ہوتے ہی عمران کے ہاتھ سے کدال لے لی کیونکہ صالحہ باہر آ چکی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ہی جوزف بھی فرش کی قید سے آزاد ہو گیا۔

"آیئے"۔۔۔۔۔ صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کمروں میں ہر چیز اوندھی پڑی ہوئی تھی اور وہاں اس وقت کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا وہ سب اس مکان سے باہر آ گئے۔

"عمران صاحب۔ زیالا فرار ہو گیا ہے۔ آپ نے اس کی آدھی سے زیادہ طاقت ختم کر دی ہے۔ یوں سمجھئے کہ اس کی آدھی سے زیادہ شکتیاں آپ کے کلمہ طیبہ کے ورد سے جل کر راکھ ہو گئی ہیں آپ

نے حقیقتاً بتکدے میں اذان دے دی تھی"۔۔۔ مکان سے باہر آتے ہی صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا تھا میرا ذہن تو آخر تک ماؤف رہا اب جبکہ میں اس مکان سے باہر آئی ہوں تو مجھے سب کچھ یاد آ گیا ہے ورنہ کلمہ طیبہ کی آواز تو میرے کانوں میں پڑ رہی تھی لیکن میرا ذہن کسی صاف سلیٹ کی طرح محسوس ہو رہا تھا"۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ صرف غیرارادی طور پر ہوا ہے بس اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے۔ ان خوفناک پہاڑی بچھوؤں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ اب یہ ہمیں ڈنک ماریں گے اور ظاہر ہے اس سے انتہائی خوفناک تکلیف ہو گی اور زپالا ہماری چیخیں سننے کا شائق ہو رہا ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ میری چیخیں سنے۔ اس لئے میں نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی تاکہ میں ہر قسم کی تکلیف سے بے نیاز ہو جاؤں لیکن جیسے ہی میرا ذہن ایک نقطے پر مرکوز ہوا۔ میرے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کوئی چیز اس طرح چٹخی جیسے شیشہ چٹختا ہے اور ذہن پر موجود دبیز سا پردہ جیسے پھٹ سا گیا اور اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں سب کچھ ابھر آیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خودبخود میرے منہ سے کلمہ طیبہ کا ورد شروع ہو گیا"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کوشش کی عمران صاحب اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد

فرمائی۔ اس بتکدے میں اس شیطان کے گڑھ میں کلمہ طیبہ نے وہ کام کر دکھایا ہے جو شاید ہم سب انسان مل کر بھی نہ کر سکتے۔ یہاں موجود زپالا کی تمام گندی اور کالی طاقتیں کلمہ طیبہ کے ورد کی برکت سے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئیں اور زپالا فرار ہو کر اب سیاہ وادی جا پہنچا ہے"۔۔۔ صوفی جبار نے جواب دیا۔

"لیکن آپ یہاں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ لوگوں کو چونکہ جسمانی طور پر فرش میں گاڑ دیا گیا تھا اس لئے مجھے اس بتکدے میں داخل ہونا پڑا۔ کیونکہ بغیر کسی انسانی مدد کے آپ یہاں سے نکل نہ سکتے تھے اس لئے مجھے حکم دیا گیا کہ میں یہاں پہنچوں اور آپ لوگوں کو فرش کی قید سے آزاد کر کے اس بتکدے سے باہر نکال لاؤں۔ اب آپ واپس گھر جائیں۔ نہائیں دھوئیں اور اللہ تعالیٰ کا شکرانہ ادا کریں جس نے آپ کو اس خبیث شیطان کی انتہائی خوفناک قید سے رہائی دلائی ہے ورنہ آپ دنیا کی انتہائی خوفناک ترین تکلیف کا شکار ہونے والے تھے"۔۔۔ صوفی جبار نے کہا۔

"لیکن آپ کہاں جا رہے ہیں ہمارے ساتھ آئیے"۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں مجھے جو حکم ملا تھا وہ میں نے پورا کر دیا اور بس"۔ صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ یہ تو بتائیں کہ آپ اتنی جلدی پاکیشیا سے یہاں کیسے

پہنچ گئے جبکہ جہاز کا بھی گھنٹوں کا سفر ہے اور اب آپ فوری طور پر کیسے واپس جائیں گے۔ ظاہر ہے فلائیٹ پر ہی جائیں گے اور فلائٹ تو ہر وقت تیار نہیں ہوتی"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صوفی صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ یہ کچھ اور ہی سلسلے ہیں۔ آپ اس بارے میں متجسس نہ ہوں تو بہتر ہے۔ ہم تو حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور حکم کی تعمیل میں فلائٹس وغیرہ نہیں دیکھی جاتیں۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ صوفی جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک گلی میں مڑ گیا۔

"ارے ارے۔ ایک منٹ تو رکیں۔ اتنی بھی کیا جلدی"۔ عمران نے اس کے پیچھے گلی کا موڑ مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ دور تک جاتی ہوئی گلی صاف پڑی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی ہی نہ تھا اور گلی میں کوئی دروازہ بھی نہ تھا کہ عمران سمجھتا کہ صوفی صاحب کسی مکان میں چلے گئے ہیں۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ صوفی صاحب کہاں چلے گئے"۔۔۔۔ صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے پیچھے آگئی تھی۔

"جہاں سے آئے تھے وہیں چلے گئے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کے غازی اور پراسرار بندے ہیں جن کی ٹھوکروں میں زمانہ ہوتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید مشہور شاعر کے شعر کا حوالہ دے رہے ہیں"۔ صالحہ

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آج پہلی بار مجھے اس شعر کا درست مطلب سمجھ آیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس مکان پر پہنچ گئے۔

"اس ملازم عبداللہ کا نجانے کیا حشر ہوا"۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ٹھٹک کر رک گئے کیونکہ انہوں نے صوفی عفاف اور بارخانی کو اندرونی کمرے سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ آپ نے واقعی بہت بڑا معرکہ مار لیا ہے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ کب آئے ہیں۔ یہاں ہمارا ملازم تھا عبداللہ۔ اس کا کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عبداللہ شہید ہو گیا ہم تو اس کے کفن دفن کے لئے آئے تھے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"اوہ۔ وہ دفن بھی ہو گیا اتنی جلدی"۔۔۔۔ عمران نے حیرت اور افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا اس پر بڑا کرم ہو گیا ہے اس کے جنازے میں ہزاروں مردان خدا شامل تھے صوفی جبار صاحب بھی شامل ہوئے تھے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے ان کے ساتھ ہی واپس کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"صوفی جبار صاحب۔ وہ تو ہمارے پاس پہنچے تھے اور ابھی ابھی وہ گلی کا موڑ مڑ کر غائب ہوئے ہیں انہوں نے کس وقت جنازہ پڑھا"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جب آپ آزمائش سے دو چار تھے اس وقت عبداللہ شہید کا جنازہ ہو رہا تھا۔ صوفی صاحب جنازے میں شرکت کے لئے ہی آئے تھے پھر جب آپ نے زپالا کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تو انہیں حکم ہوا کہ وہ جا کر آپ کو فرش کی قید سے رہائی دلائیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"وہ پاکیشیا سے جنازہ پڑھنے آئے تھے۔ حیرت ہے اتنی جلدی کیسے پہنچ گئے"۔۔۔۔ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جو لوگ اللہ تعالٰی کی رضا میں داخل ہو جاتے ہیں ان کے لئے زمان و مکان کی قید ختم ہو جاتی ہے جہاں تک شہید کے جنازے میں شرکت کا تعلق ہے تو شہید' غازی اور صالحین کے جنازوں میں پوری دنیا کے مردان خدا شرکت کو سعادت اور اعزاز سمجھتے ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ صوفی صاحب کے لئے زمان و مکاں کی قید ختم ہے۔ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں پہنچ جائیں"۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"بس ایسے ہی سمجھ لیں لیکن خود اپنی مرضی سے نہیں حکم سے۔ یہ کچھ ایسا ہی سلسلہ ہے آپ پہلے جا کر غسل کریں لباس تبدیل کریں باقی

باتیں بعد میں ہوں گی"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ معاف کیجئے۔ مجھے اس کا خیال نہیں رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ میرا انتظار کریں گے میں نے آپ سے کافی باتیں کرنی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

زیالا غار کی دیوار کے سامنے موجود چار سینگوں والے شیطان کے مجسمے کے سامنے سجدہ ریز تھا۔ اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکل رہی تھیں اچانک غار میں ایسی آواز سنائی دی جیسے غار کی چھت تڑخ گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی سائیں سائیں کی تیز آواز سنائی دینے لگی جیسے صحرا میں خوفناک آندھی چل رہی ہو۔ چند لمحوں بعد یہ آوازیں ختم ہو گئیں تو زیالا نے سر اٹھایا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ سیدھا ہوتے ہی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اس مجسمے کی بائیں طرف سے دیوار پھٹی اور ایک کریہہ شکل انسان اندر داخل ہوا۔ اس کا قد لمبا اور جسم بھاری تھا۔ سر سے وہ گنجا تھا البتہ اس کی آنکھیں سرخ اور چمکدار تھیں۔

"کیتائی حاضر ہے مہاراج"۔۔۔۔ اس انسان نے زیالا کے سامنے اکڑوں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیتائی میری مدد کرو۔ میرے دشمن بہت طاقتور ہیں انہوں نے میری لاتعداد شکتیاں ہلاک کر دی ہیں۔ مجھے بے سہارا کر دیا ہے اور مجھے اپنی رہائش گاہ سے فرار ہو کر یہاں آ کر چھپنا پڑا ہے"۔ زیالا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے آقا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ تم ان پر قابو پاتے ہی انہیں ہلاک کر دیتے"۔۔۔۔ کیتائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ان کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس عمران نے اچانک وہاں روشن کلام کا ورد شروع کر دیا حالانکہ وہاں پہنچ کر اس کے ذہن سے سب کچھ صاف ہو چکا تھا"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"وہ زبردست صلاحیتوں کا مالک ہے مہاراج۔ انتہائی زبردست صلاحیتوں کا۔ تم نے اپنے سحر سے اس کے ذہن پر جو پردہ ڈالا تھا وہ اس نے اپنی ذہنی طاقت سے ہٹا دیا۔ تم اس کی ذہنی طاقت کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ذہنی طور پر عام انسانوں جیسا نہیں ہے اس نے باقاعدہ مشقیں کر کے اپنی ذہنی طاقت کو بیحد بڑھا لیا ہے اور وہ مسلسل ایسی مشقیں کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ کیتائی نے جواب دیا۔

"ذہنی مشقیں۔ کیا مطلب۔ یہ ذہنی مشقیں کیا ہوتی ہیں"۔ زیالا نے حیران ہو کر کہا۔

"جس طرح تم کسی شکتی کو حاصل کرنے کے لئے جاپ کرتے ہو اور جس طرح روشنی کے نظام سے وابستہ لوگ روحانی طاقت کے

حصول کے لئے عبادت کرتے ہیں اور مختلف چلے کاٹتے ہیں اپنے نفس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اسی طرح ذہنی طاقت کو بڑھانے کی بھی مشقیں ہوتی ہیں۔ انسانی جسم اور ذہن بہت عجیب صلاحیتوں کا حامل بنایا گیا ہے بہرحال یہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔ تم اپنی بات کرو"۔۔۔۔ کتیائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی کیا بات کروں۔ میں اپنے دشمنوں کو عبرتناک موت مارنا چاہتا ہوں اور تمہیں اسی لئے میں نے بلوایا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بیک وقت دو طاقتیں رکھتے ہو۔ انسانی بھی اور شیطانی بھی اسی لئے اس معاملے میں میرے کامیاب معاون ہو سکتے ہو"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو کتیائی بے اختیار مسکرا دیا۔

"مہاراج۔ تم اسے عام آدمی سمجھ کر عام شکتیاں استعمال کر رہے ہو اس لئے وہ نہ صرف بچ جاتا ہے بلکہ تم پر وار بھی کر دیتا ہے۔ تم اسی پر سفلی دنیا کا سب سے طاقتور جادو استعمال کرو اس پر مور پنکھ کی موٹھ چلاؤ۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ کتیائی نے کہا تو زپالا بے اختیار اچھل پڑا۔

"مور پنکھ کی موٹھ۔ مگر کتیائی۔ اگر مور پنکھ کی موٹھ خالی چلی گئی تو میں تو بے موت مارا جاؤں گا میری ساری شکتیاں مجھ سے علیحدہ ہو جائیں گی۔ میں تو قطعی بے بس ہو جاؤں گا نہیں میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا"۔۔۔۔ زپالا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سوچ سمجھ کر یہ کام کرو تو مور پنکھ کی موٹھ خالی نہیں جا

سکتی۔ شرط صرف اتنی ہے کہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر اس کا استعمال کرو"۔۔۔۔ کتیائی نے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ بتاؤ۔ تم خود میری مدد کیوں نہیں کرتے۔ تمہارے اندر بھی تو خوفناک شکتیاں موجود ہیں"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"وہ ذہنی طور پر مجھ سے بہت طاقتور ہے مہاراج۔ اگر میں اس کے مقابلے پر گیا تو میں مارا جاؤں گا۔ میری شکتیاں تو میرے کام آ نہیں سکتیں کیونکہ یہ ساری شکتیاں سفلی دنیا کی ہیں اور جسمانی طور پر اس سے طاقتور ضرور ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ میرے پاس صرف طاقت ہے جبکہ اس کے پاس طاقت کے ساتھ ساتھ ذہن بھی ہے پھر اس کے ساتھی بھی بیحد طاقتور ہیں اور ذہنی طور پر وہ مجھ سے زیادہ تیز ہیں اس لئے مجبوری ہے میں ذاتی طور پر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف تمہیں مشورہ دے سکتا ہوں اور میرا مشورہ یہی ہے کہ تم اس پر مور پنکھ کی موٹھ چلا دو مجھے یقین ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی اس خوفناک حربے سے نہ بچ سکیں گے اور نہ ہی روشنی کی طاقتیں اس معاملے میں اس کی کوئی مدد کر سکیں گی"۔۔۔۔ کتیائی نے کہا۔

"لیکن اگر یہ موٹھ خطا ہو گئی تو پھر"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ تم جاگنیش غار میں تپسیا کے لئے چلے جانا اور اس وقت تک وہاں رہنا جب تک تمہاری شکتیاں تمہیں واپس نہ مل جائیں"۔۔۔۔ کتیائی نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اتنی طویل مدت کی تپسیا کے بعد جو کچھ ! نے حاصل کیا ہے وہ سب ختم کر دوں اور پھر نئے سرے سے ! شروع کر دوں"۔۔۔۔ زیالا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دوسری صورت میں تم اس کے ہاتھوں ہلاک بھی ہو سکتے ہو ا پھر تم جانتے ہو کہ جو لذتیں اور کیفیات تم زندگی میں حاصل کرتے ! مرنے کے بعد جب تم صرف ایک بد روح رہ جاؤ گے تو تمہیں یہ س کچھ نہ مل سکے گا"۔۔۔۔ کیتائی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تمہاری بات تو ٹھیک ہے لیکن میرا دل نہیں مان رہا۔ ا کے علاوہ کسی اور شکتی کی بات کرو"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"نہیں۔ اور کوئی شکتی ایسا نہیں ہے جو حتمی ہو۔ اس عمران کی پشت پر روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں گو وہ براہ راست سامنے نہیں آتیں لیکن ان کی مدد اور دعائیں اس کے ساتھ ہیں اور پھر یہ شخص خود بھی ہر لحاظ سے بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہارے مقابلے میں اسے لایا گیا ہے"۔۔۔۔ کیتائی نے کہا۔

"کیا تم اپنے علم سے یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ مور پنکھ کی موٹھ خالی تو نہیں جائے گی"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ٹھہرو میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔ کیتائی نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ زیالا بڑی اشتیاق بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا تھوڑی دیر بعد کیتائی نے آنکھیں کھول دیں اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"کرپا ہو گئی مہاراج"۔۔۔۔ کیتائی نے کہا۔

"اچھا وہ کیسے"۔۔۔۔ زیالا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مور پنکھ کی موٹھ اپنا کام کرے گی۔ وہ خطا نہیں ہو گی لیکن اس سے یہ عمران ہلاک نہیں ہو گا البتہ بے ہوش ہو جائے گا اس کے بعد تمہارا کام ہے کہ اس کے ہوش میں آنے سے پہلے اس پر ٹوٹ پڑو اور اسے گولیوں سے اڑا دو چاہے خنجروں سے۔ ہاں اگر وہ ہوش میں آ گیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ موٹھ خالی گئی ہے اور پھر تمہاری تمام شکتیاں ختم ہو جائیں گی اور تمہیں دوبارہ تپسیا کے لئے جانا پڑے گا"۔۔۔۔ کیتائی نے کہا۔

"اس کے ساتھیوں کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"اس کے ساتھی ظاہر ہے بے ہوش ہو جائیں گے تم اس وقت موٹھ ان پر پھینکنا جب وہ اکٹھے ہوں"۔۔۔۔ کیتائی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میرے من کی چنتا دور ہو گئی ہے کیتائی"۔ زیالا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"چنتا مت کرو اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ اگر تم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تو جتنی شکتیاں تمہاری ختم ہو گئی ہیں وہ بھی تمہیں واپس مل جائیں گی اور اس سے بھی زیادہ اور مل جائیں گی پھر تم مہاتما مہاراج بن جاؤ گے"۔۔۔۔ کیتائی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دیوار میں غائب ہو گیا۔

"زیالا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ غار کے

سامنے والے کھلے دہانے کی طرف بڑھ گیا تاکہ مور پنکھ کی موٹھ اہ
دشمنوں پر چلانے کی تیاری کر سکے۔

"صوفی صاحب یہ سلسلہ تو دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے صوفی عفاف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے غسل کر کے اور لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ خوشبو بھی لگائی تھی صالحہ بھی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس نے بھی غسل کر کے لباس تبدیل کر لیا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دوسرے کمرے میں تھے۔ بابا یارخائی اس دوران جا چکے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ ایک عام مشن پر کام نہیں کر رہے۔ یہ ایک خاص مشن ہے آپ کا خیال تھا کہ زیالا اتنی آسانی سے ختم ہو جائے گا جتنی آسانی سے آپ کسی مجرم کو گولی مار کر ختم کر دیتے ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بعض اوقات سوچتا ہوں کہ اس سارے سلسلے میں مس فٹ ہوں۔ میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں شیطانی قوتوں سے لڑتا رہوں۔ میرا

جمشید پاکستانی پوائنٹ

کام مجرموں اور سیکرٹ ایجنٹوں کے ساتھ لڑنا ہے پھر مجھے نجانے کیوں بار بار اس سلسلے میں ڈال دیا جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صوفی عفاف کے چہرے پر گہری سنجیدگی ابھر آئی۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ جن روحانی طاقتوں نے آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر آگے کیا ہے انہیں یہ بات معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"اوہ۔ میرا یہ مطلب نہیں صوفی صاحب۔ اب دیکھیں آپ ایک خاص لائن پر کام کر رہے ہیں اگر آپ کو اس لائن سے ہٹا کر کسی مجرم تنظیم یا سیکرٹ ایجنسی کے مقابل کھڑا کر دیا جائے تو آپ کیا کریں گے۔ کیا مجرم اور سیکرٹ ایجنٹوں پر کلام پڑھ پڑھ کر پھونکیں گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ اگر ایسا ہی چاہتے ہیں تو آپ کو واپس بھی بھیجا جا سکتا ہے اس کام میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنا وقت ضائع کر رہے تو ٹھیک ہے۔ آپ بے شک واپس چلے جائیں اور اس سارے سلسلے کو یکسر بھول جائیں ویسے اتنی بات تو آپ کو بھی یاد ہو گی کہ آپ کے ذمے یہ کام ہم میں سے کسی نے نہیں ڈالا۔ یہ تو شیطانی طاقتیں ہیں جو آپ کو اپنی راہ میں رکاوٹ سمجھ کر آپ پر حملہ آور ہوئیں اور اس طرح آپ اس سلسلے میں داخل ہوئے۔ آپ کی تو مدد کی گئی ہے آپ سے زبردستی تو کوئی کام نہیں کرایا گیا"۔ صوفی

عفاف نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے لیکن بہرحال میرے ذہن میں اس سارے سلسلے کے لئے کوئی پرجوش تحریک پیدا نہیں ہو رہی۔ مجھے واقعی ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اس سلسلے میں مس فٹ ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی یہی صاف گوئی تو آپ کی عزت بڑھا دیتی ہے عمران صاحب۔ بہرحال ہماری طرف سے آپ پر کوئی جبر نہیں ہے میں سید چراغ شاہ صاحب تک آپ کی بات پہنچا دوں گا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے کسی اور کا نام تجویز کر دیں اور آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ دیں لیکن یہ بات آپ نوٹ کر لیں کہ اگر آپ کی پشت سے ہاتھ اٹھا لیا گیا تو پھر آپ کو اپنی صلاحیتوں سے ہی وہ سب کچھ کرنا ہو گا جو آپ چاہیں گے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھیں۔ آپ تو واقعی ناراض ہو گئے ہیں میں تو اپنی ذہنی کیفیت بتا رہا تھا میرا یہ مقصد نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے یہ میری فطرت ہی نہیں ہے کہ میں کوئی کام ادھورا چھوڑ دوں۔ اب جب تک یہ زپالا ختم نہیں ہو جاتا میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اب آپ چاہے میری مدد کریں یا نہ کریں اب بہرحال یہ جنگ تو مجھے لڑنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صوفی عفاف دوبارہ کرسی پر بیٹھ تو گئے لیکن ان کے چہرے پر اسی طرح گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"عمران صاحب۔ کاش میں آپ کو سمجھا سکتا کہ آپ کو اس کام

کے لئے منتخب کر کے آپ پر کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے ہم لوگ تو ترستے ہیں کہ ایسا کوئی کام ہمارے ذمے لگایا جائے۔ میرا مطلب ہے برائی کے خاتمے کا کام۔ لیکن اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے بہرحال اس کے باوجود آپ کی ذہنی کیفیت کو اب میں کچھ کچھ سمجھنے لگا ہوں۔ آپ کو اس مشن میں چونکہ اپنی وہ صلاحیتیں استعمال کرنے کا موقع نہیں مل رہا جس کے استعمال کے آپ عادی ہیں اس لئے آپ الجھ رہے ہیں لیکن جلد ہی آپ کو اس کا موقع بھی مل جائے گا"۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ایسے کہ زیالا اس شکست کے بعد اب آپ پر لازماً سفلی دنیا کا سب سے خوفناک حربہ استعمال کرے گا۔ اسے اب معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ پر چھوٹے حربے استعمال کرنے کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا بلکہ وہ الٹا اپنی شکتیاں ختم کراتا جا رہا ہے اس لئے لامحالہ وہ اب بڑے حربوں کے بارے میں سوچے گا"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"وہ بڑے حربے کیا ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے شمار حربے ہیں جن سے انسان کو انتہائی تکالیف میں مبتلا کیا جا سکتا ہے لیکن یہ حربے اس وقت کام کرتے ہیں جب انسان اپنے اندر کمزوری پیدا کرے اس کا ایمان متزلزل ہو جائے ورنہ یہ حربے کامل یقین رکھنے والے پر قطعی اثر نہیں کر سکتے البتہ دنیا کا صرف ایک حربہ

ایسا ہے جو سب سے خوفناک ہے۔ یہ حربہ انسان کی معمولی سی غفلت پر بھی اثر انداز ہو جاتا ہے اور آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے جو باتیں کی ہیں ان کے بعد اگر زیالا نے وہ حربہ استعمال کیا تو آپ یقیناً اس کا شکار ہو جائیں گے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"کون سی باتیں میں نے کی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اس کام کے سلسلے میں اپنی اکتاہٹ کا اظہار کیا ہے عمران صاحب۔ اور یہ روشن راستے کی سب سے بڑی غفلت قرار دی جاتی ہے۔ نیک کام میں اکتاہٹ انسان کو اس کی سطح سے گرا دیتی ہے بہرحال میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس سلسلے میں توبہ استغفار کریں اور اپنے اندر اس کام کو مکمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"میں نے تو ایک سچائی کا اظہار کیا ہے جو کچھ میں نے محسوس کیا وہ آپ کو بتا دیا میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی لیکن آپ نے اس حربے کی تفصیل نہیں بتائی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے کیونکہ یہ حربہ بہرحال شیطانی حربہ ہے نجانے اس میں کیا کیا چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ویسے سفلی دنیا میں اسے مور پنکھ کی موٹھ کہتے ہیں۔ موٹھ جادو وغیرہ کو بھی کہتے ہیں اور گرفت اور قبضہ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے اور ایسے برتن کو بھی کہا جاتا ہے جس میں جادو کا سامان بھر کر اسے کسی کی موت کے

لئے بھیجا جاتا ہے۔ عام طور سفلی دنیا کے لوگ ہانڈی کو اس کام کے
لئے استعمال کرتے ہیں مور پنکھ موٹھ دراصل ایک ایسا برتن ہوتا ہے
جو مور کی شکل کا ہوتا ہے اور اس کے گرد مور کے پر لگائے جاتے
ہیں۔ یہ موٹھ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی اس آدمی تک پہنچتی ہے
جس پر اسے استعمال کیا جاتا ہے اور پھر وہ ہانڈی اس آدمی کے سر یا
جسم کے کسی حصے پر لگ کر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ آدمی اس ہانڈی کے
لگنے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر پراسرار طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ
ہلاکت چاہے کسی بھی وجہ سے ہو۔ بعض اوقات سیڑھیوں سے گرنے
کی وجہ بن جاتی ہے بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے' چھت گر
جاتی ہے' پیر پھسل جاتا ہے' سینکڑوں وجوہات بن سکتی ہیں۔ یہ سفلی دنیا
کا سب سے خوفناک حربہ ہے۔ عام موٹھوں کے خطا جانے کا امکان
ہوتا ہے لیکن مور پنکھ موٹھ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کسی
صورت میں خطا نہیں جاتی البتہ اسے استعمال بیحد کم بلکہ شاذ و نادر ہی
کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ خطا ہو جائے تو موٹھ
بھیجنے والے کی تمام طاقتیں اور تمام شکتیاں خود بخود ختم ہو جاتی
ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اگر یہ موٹھ آتی ہوئی نظر آجائے تو اللہ اکبر پڑھ کر اس پر پھونک
مار دیں یہ ریزہ ریزہ ہو جائے گی لیکن سنا یہ ہے کہ یہ اس قدر تیز
رفتاری سے حرکت کرتی ہے کہ بجلی کی رفتار سے کام کرتی ہے"۔

صوفی عفاف نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ اب زیالا مجھ پر مور پنکھ کی موٹھ بھیجے
گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے ایک امکانی بات کی ہے وہ کیا کرے گا اور کیا نہیں۔ ظاہر
ہے یہ باتیں ابھی پردہ غیب میں ہیں اور غیب کا حال تو اللہ تعالیٰ کو ہی
معلوم ہے۔ میرا کہنے کا مطلب صرف اتنا تھا کہ آپ پوری طرح
ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ اب مجھے اجازت دیں کافی وقت ہو گیا ہے۔
بہرحال میں آپ کے حق میں اور آپ کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ
سے دعا کرتا رہوں گا"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بیحد شکریہ صوفی صاحب"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر وہ صوفی عفاف صاحب کو بیرونی دروازے تک
چھوڑنے آیا اور ان کے جانے کے بعد وہ واپس کمرے میں آگیا۔

"صوفی صاحب نے تو بڑی عجیب اور خوفناک باتیں کر رہے ہیں۔
ویسے مجھے لگتا ہے کہ تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو بات سچ تھی وہ میں نے کہہ دی۔ اب میری بات سے کوئی
ناراض ہوتا ہے یا خوش ہوتا ہے اس سلسلے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔
لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ صوفی صاحب کی یہاں آمد اور ان کی یہ مور
پنکھ موٹھ والی باتیں۔ یہ سب اشارے ہیں۔ یہ لوگ کوئی بات واضح
طور پر نہیں کرتے۔ اشاروں کنایوں میں ہی بات کرتے ہیں"۔ عمران

نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"---- صالحہ نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے اب ہمیں اس سیاہ وادی میں جانا پڑے گا تاکہ اس زپالا کی سرکوبی کر کے واپس جانے کے قابل ہو سکیں"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"جیپ تو موجود ہے کیوں نہ ابھی روانہ ہو جائیں"---- صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ جوزف اور جوانا کو بلاؤ۔ میں اب جلد از جلد یہ کام ختم کرنا چاہتا ہوں انہیں کہہ دو کہ اسلحہ کا بڑا بیگ بھی جیپ میں رکھ لیں"۔ عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ وہ پہلے بھی سیاہ وادی جا چکے تھے اس لئے اس بار انہیں رہنمائی کی ضرورت نہ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ ذہنی طور پر الجھے ہونے کی وجہ سے تمہاری حس مزاح بھی مردہ ہو گئی ہے اب تمہاری وہ دلچسپ باتیں بھی سننے کو نہیں مل رہیں جس سے بوریت دور ہو جاتی تھی"---- صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک تو واقعی میں ذہنی طور پر الجھا ہوا ہوں اور دوسری بات یہ کہ ایسے مشن کے دوران منہ سے فالتو الفاظ کو نکالتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اب تم نے دیکھا کہ صوفی عفاف صاحب میری عام سی باتوں پر ناراض ہو گئے اس کے علاوہ بلیک ورلڈ والے کیس میں بھی مجھے اس کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ وہاں بھی طویل جدوجہد کے بعد جب میرا خیال تھا کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے تو میرے منہ سے غیرارادی طور پر یہ نکل گیا کہ چلو اس مصیبت سے جان چھوٹی اور میرے اس لفظ نے قیامت ڈھا دی اور میں عذاب میں مبتلا ہو گیا۔ خدا کا کرم ہو گیا کہ توبہ قبول ہو گئی ورنہ نجانے میرا کیا حشر ہوتا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ مشن انتہائی خطرناک ہے"---- صالحہ نے کہا۔

"خطرناک کا لفظ بھی قابل گرفت ہو سکتا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ یہ تم عام سا لفظ ہے"---- صالحہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"خطرے کا مطلب ہے خوف اندیشہ۔ یہی مطلب ہے ناں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں"---- صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو خطرناک کا مطلب ہوا ایسا کام جس میں ناک کا خوف لاحق ہو اور ناک محاورے کے طور پر عزت کے معنوں میں بولا جاتا ہے اس لئے خطرناک کا مطلب ہے ایسا کام جس سے عزت کو خطرہ لاحق ہو اور

یہ چونکہ نیکی کا کام ہے اس لئے اس میں عزت بڑھتی ہے اسے خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی ایسا سمجھے تو ظاہر ہے وہ اس کام کی توہین کر رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے صالحہ سے کہا تو وہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میرا مطلب تھا کہ اس میں خطرات لاحق ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"خطرات کا مطلب ہوا رات کا خط۔ اور رات اندھیرے کی نمائندہ ہے اور اندھیرا شیطان کی پناہ گاہ ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم دوبارہ موڈ میں آتے جا رہے ہو"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ جیپ روک دو"۔۔۔۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے پوری قوت سے بریک لگا دی اور جیپ ایک لمحے کے لئے لڑکھڑائی اور پھر رک گئی۔ دوسرے لمحے جوزف چھلانگ لگا کر جیپ سے نیچے اتر گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے جیپ سے نیچے اترا۔ جوانا اور صالحہ بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ عمران آگے بڑھا تو اس نے جوزف کو پہاڑی خرگوش کی طرح چھلانگیں مارتا نیچے گہرائی میں جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ دیوانہ وار چٹانیں پھلانگتا ہوا ٹیڑھے میڑھے راستوں پر گھومتا ہوا نیچے اترتا چلا جا رہا

تھا۔

"کیا ہو گیا اسے۔ کیا بات ہوئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ بس بیٹھے بیٹھے اچانک اس نے آپ کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پھر نیچے چھلانگ لگا دی"۔۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جوزف اس دوران ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے ورنہ جوزف ایسا نہیں کر سکتا"۔ عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ چند لمحوں بعد نیچے سے پے در پے انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے صالحہ اور جوانا کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ چیخوں کی آوازیں چند لمحوں بعد ہی سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔

"جوزف۔ جوزف"۔۔۔۔ عمران نے نیچے اترتے ہوئے جوزف کو آوازیں دینا شروع کر دیں اس کے ساتھ ساتھ وہ بھی جوزف کی طرح چٹانیں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا جا رہا تھا لیکن اس نے ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ نیچے سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ اوپر ہی رہنا۔ میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ جوزف کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا اور وہیں رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اوپر آتا دکھائی دیا۔ اس نے کاندھے پر کسی ریچھ کو لادا ہوا تھا۔ سیاہ ریچھ کو۔

"یہ کیا چیز ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اتنی جلدی سے وہ اسے پہچان نہ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اوپر پہنچ گیا۔

"آؤ باس۔ میں نے گمباگا کو پکڑ لیا ہے۔ آؤ اوپر"۔۔۔۔ جوزف نے عمران کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا اور عمران نے پہلی بار دیکھا کہ جوزف کی پشت پر ایک دیو ہیکل انسان لدا ہوا ہے جس کے جسم اور چہرے پر بال ہی بال تھے البتہ اس نے سیاہ رنگ کا زیر جامہ پہنا ہوا تھا جو اس کے بالوں کے رنگ کی وجہ سے دور سے نظر نہ آتا تھا۔ اس آدمی کی آنکھیں جو بالوں میں چھپی ہوئی تھیں بند تھیں۔

"یہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوپر آ جائیں پھر بتاتا ہوں۔ بس یوں سمجھیں کہ چار سینگوں والے شیطان کا ایک سینگ یہ ہوتا ہے"۔ جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے اوپر پہنچ گیا۔

"یہ کون ہے۔ کیا یہ انسان ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ گمباگا ہے گمباگا۔ شیطان کا ایک سینگ"۔۔۔۔ جوزف نے اپنی پشت پر لدے ہوئے اس بے ہوش انسان کو جیپ کی عقبی سیٹ کر درمیان ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے کچھ بتاؤ گے بھی سہی کہ یہ کون ہے اور تمہیں اس کا پتہ کیسے چلا اور پھر تم نے اسے کیسے قابو کیا"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ پہلے کسی کھلی جگہ پر لے چلو۔ یہ انتہائی خطرناک چیز ہے اسے کسی درخت سے باندھنا پڑے گا پھر آپ کو ساری صورت حال بتا دوں گا جلدی کریں"۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صالحہ بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ جوزف اور جوانا بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور عمران نے جیپ آگے بڑھا دی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک کافی کھلی جگہ پر پہنچ گئے تو عمران نے ایک طرف کر کے جیپ روک دی یہ خاصا کھلا علاقہ تھا اور وہاں چند درخت بھی موجود تھے۔ عمران جیپ روک کر نیچے اترا تو باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"جوانا رسی لے آؤ۔ اس گمباگا کو درخت سے باندھنا ہے"۔ جوزف نے نیچے اتر کر گمباگا کو کھینچ کر کاندھے پر لادتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے اٹھائے درختوں کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا بھی رسی کا گچھا اٹھائے اس کے پیچھے آ گیا جبکہ عمران اور صالحہ بھی وہاں پہنچ گئے پھر جوزف کی ہدایات کے مطابق جوانا نے اس سیاہ بالوں سے بھرے ہوئے عجیب و غریب انسان کو درخت کے تنے سے اس طرح باندھ دیا کہ اس کی دونوں ٹانگیں تنے کے عقبی طرف موڑ کر اس طرح باندھ دی گئیں کہ اس آدمی کے پیر زمین سے نہ لگ رہے تھے۔ اس کے

بازو بھی اسی طرح عقبی طرف کر کے باندھے گئے۔

"بس اب ہٹ جاؤ"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ گھوم کر اس گمباگا کی بندش کو اچھی طرح چیک کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی نوک سے اس آدمی کے بالوں سے بھرے چہرے پر آڑھی ترچھی لکیریں ڈالنا شروع کر دیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خنجر کی مدد سے سات کونوں والا ستارہ بنا رہا ہو۔ جہاں جہاں اس کا خوفناک خنجر لگتا تھا وہاں وہاں سے خون رس کر باہر آتا تو بال خون سے بھیگ جاتے اور پھر جوزف نے پیچھے ہٹ کر خنجر کو زمین پر موجود مٹی سے اچھی طرح رگڑا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلنے لگیں اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی آنکھوں میں سیاہی کا نقطہ موجود ہی نہ تھا بالکل انڈے کی طرح سفید آنکھیں تھیں جو دیکھنے میں انتہائی خوفناک لگتی تھیں۔
جوزف نے جیب سے رومال نکالا اور اس کی آنکھوں پر باندھ دیا۔ اس آدمی نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن وہ اس مضبوطی سے بندھا ہوا تھا کہ سوائے کسمسانے کے اور کچھ نہ کر سکا۔

"تمہارے پیر زمین سے اٹھے ہوئے ہیں گمباگا۔ اس لئے تمہارے جسم میں موجود طاقت کام نہیں کر سکتی"۔۔۔۔۔ جوزف نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم۔ تم افریقی ساحر۔ تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔ کاش میں سو

نہ رہا ہوتا تو میں دیکھتا کہ تمہارے جسم میں کتنی طاقت ہے"۔ اس آدمی نے پہلی بار انسانوں کی طرح بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں درندوں جیسی غراہٹ البتہ موجود تھی۔

"یہ کون ہے جوزف۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ شیطان کا سب سے بڑا چیلا ہے باس۔ اسے چار سینگوں والے شیطان کا ایک سینگ کہا جاتا ہے۔ میں نے جیپ میں بیٹھے ہوئے اس کی مخصوص بو سونگھ لی جو نیچے سے آ رہی تھی چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا تو یہ سویا ہوا تھا۔ میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اوندھا کر دیا۔ یہ چیخنے لگا لیکن میں نے اس کی گردن دبا کر اس کو بے ہوش کر دیا۔ اگر میں اسے اوندھا نہ کرتا تو یہ مجھے مار ڈالتا۔ اس کے جسم میں سینکڑوں وحشی سانڈوں جتنی طاقت ہوتی ہے لیکن اس کی طاقت اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب اس کے پیر زمین سے اٹھ جاتے ہیں۔ اگر اس کے دونوں پیر زمین پر لگے ہوتے تو پھر رسی اس کے لئے کچے دھاگے جتنی اہمیت بھی نہ رکھتی لیکن اب یہ مجبور ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"تم نے اس کی آنکھوں پر رومال کیوں باندھ دیا ہے اور اس کے چہرے پر تم نے مخصوص انداز کے زخم کیوں لگائے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ اس کی خوفناک آنکھیں شیطان کی آنکھیں کہلاتی ہیں۔ یہ اپنی آنکھوں کی مدد سے ہمارے اوپر چٹانیں اٹھا اٹھا کر برسا سکتا ہے

اس لئے میں نے اس کی آنکھیں ڈھانپ دی ہیں اسے اس رومال کے اندر سے بھی اسی طرح نظر آ رہا ہے جس طرح آپ اور ہم دیکھ رہے ہیں البتہ اب یہ اپنی آنکھوں کی طاقت کو ہمارے خلاف استعمال نہیں کر سکتا اور اس کے چہرے پر میں نے ساجان دیوتا کا نشان بنا دیا ہے۔ یوں سمجھیں کہ میں نے سانپ کا زہر نکال دیا ہے۔ ورنہ یہ صرف پھونک مارتا تو ہم طوفانوں کی زد میں آ جاتے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"لیکن اب ہم اس کا کریں گے کیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف مسکرا دیا۔

"باس۔ یہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں موجود تھا یہ تو شاید ہماری قسمت اچھی تھی کہ اسے نیند آ گئی ورنہ ہماری جیپ ہوا میں اڑتی ہوئی سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرتی۔ ہمارے اوپر بھی پہاڑ گرا دیا جاتا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"کیوں گمباگا۔ جوزف درست کہہ رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار براہ راست گمباگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں زپالا کے دشمن اعظم۔ یہ افریقی ساحر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ زپالا نے خصوصی طور پر شیطان اعظم سے درخواست کر کے مشورے کے لئے کیتائی کو بلوایا اور کیتائی نے اسے مشورہ دیا کہ تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر مور پنکھ موٹھ بھیجے۔ پہلے تو زپالا رضامند نہ ہوا لیکن جب کیتائی نے مستقبل میں جھانک کر دیکھا اور اس نے زپالا کو بتایا کہ مور پنکھ کی موٹھ خطا نہ جائے گی البتہ تم بے ہوش ہو جاؤ گے اور اس

کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ تمہیں ہوش میں آنے سے پہلے اگر ہلاک کر دیا گیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے ورنہ مور پنکھ موٹھ خطا سمجھی جائے گی اور پھر زپالا کی ساری شکتیاں ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی اس پر زپالا نے تم پر مور پنکھ موٹھ چلانے کی تیاریاں شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیطان اعظم سے درخواست کی کہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے اس کو سونپ دیا جائے۔ شیطان اعظم نے اس کی درخواست مان لی اور مجھے حکم دیا کہ میں زپالا کی مدد کروں اس پر میں زپالا کے پاس پہنچ گیا۔ مجھے زپالا نے حکم دیا کہ میں خیال رکھوں کہ جب بھی مور پنکھ موٹھ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوش کرے تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں۔ اس پر میں سیاہ وادی سے باہر آ گیا۔ مور پنکھ موٹھ کی تیاری ہو رہی تھی اور میں جب بھی انسانی روپ میں دنیا میں آتا ہوں تو مجھ پر نیند طاری ہو جاتی ہے اس لئے میں سو گیا۔ یہاں پر افریقی ساحر پہنچ گیا اور اس نے مجھے بے بس کر دیا"۔۔۔۔ گمباگا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ مور پنکھ موٹھ کب ہم پر حملہ کرے گی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کسی بھی لمحے زپالا یہ موٹھ چلا سکتا ہے کسی بھی لمحے"۔ گمباگا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا سائیں کی تیز آواز کے ساتھ کوئی چیز عمران سے ٹکرائی اور نیچے گر کر ٹوٹ گئی۔ عمران اچھل کر ایک قدم پیچھے ہٹا دوسرے لمحے اس نے

دیکھا کہ زمین پر ایک مینالے رنگ کی پیالی کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جس میں سے سیاہ رنگ کا بدبو دار تیل سا بہہ رہا تھا۔ اس تیل میں سرخ رنگ کے تنکے بھی تھے اور مور کے پر بھی بکھرے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مور پنکھ موٹھ۔ مگر میں بے ہوش تو نہیں ہوا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی حیرت سے اس عجیب و غریب چیز کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک بار پھر سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان پر سے سیاہ رنگ کے بڑے بڑے پرندوں کا ایک غول اڑتا ہوا آ رہا تھا یہ آوازیں ان کے پروں سے نکل رہی تھیں۔

"یہ کیسے پرندے ہیں"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ہی تھا کہ اچانک ایک بڑے پرندے نے مکروہ آواز میں چیخ ماری اور دوسرے لمحے وہ کسی عقاب سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران پر جھپٹ پڑا۔ عمران کو پلک جھپکنے میں محسوس ہوا کہ اس پرندے نے اس کے منہ پر پنجہ مارا ہے اور بس یہی احساس تھا جو اس کے ذہن میں ابھرا اس کے بعد اس کے احساسات یکلخت کسی اندھے کنوئیں میں گر کر غائب ہو گئے پھر اچانک جس طرح گہرے سکوت میں اچانک کسی دھماکے کی وجہ سے ارتعاش سا پیدا ہوتا ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی آوازوں کے بے پناہ شور و غل سے ارتعاش سا پیدا ہوا اور اس کے ذہن پر سے پردے ہٹتے چلے گئے۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار اپنے جسم کو حرکت دی لیکن وہ یہ

دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جس طرح پہلے گمباگا درخت سے بندھا ہوا تھا اسی طرح عمران کا جسم بھی درخت کے ساتھ سیاہ رنگ کی رسی سے بندھا ہوا ہے اس کے پیر زمین سے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے اور بازو بھی عقب میں باندھے ہوئے تھے۔ عمران نے نظریں گھما کر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح درختوں کے تنوں سے سیاہ رنگ کی رسیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ وہ خوفناک گمباگا ان کے سامنے زمین پر کھڑا ہوا تھا اس کی آنکھوں پر سے رومال غائب ہو چکا تھا لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اب اس کی آنکھیں عام انسانوں جیسی نظر آ رہی تھیں۔

"تمہیں ہوش آ گیا زپالا کے دشمن اعظم"---- گمباگا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کیا ہوا۔ یہ سب کس نے کیا ہے"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زپالا واقعی انتہائی ذہین ہے اسے معلوم تھا کہ روشنی کی طاقتیں تمہاری پشت پر ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں مور پنکھ موٹھ کے بارے میں بتا دیں چنانچہ اس نے ایک نقلی مور پنکھ موٹھ اڑا کر تم سے ٹکرائی اس طرح تم مطمئن ہو گئے کہ مور پنکھ موٹھ کا نشانہ خطا ہو گیا ہے لیکن اصل مور پنکھ موٹھ کو اس نے پرندے کے پنجے میں رکھ کر پرندوں کے غول کے ساتھ بھیج دیا اس طرح تم سے اصل مور پنکھ موٹھ ٹکرا گئی اور تم اور تمہارے ساتھی بے ہوش ہو گئے لیکن میں

بندھا ہوا تھا میں نے پرندوں کے ذریعے زپالا تک اپنی بات پہنچا دی زپالا کی شکتیاں یہاں آئیں اور انہوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر میں نے تمہیں یہاں باندھ دیا" ---- گمباگا نے ایک بار پھر پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ شکتیاں ہمیں ہلاک بھی تو کر سکتی تھیں۔ پھر تمہارا سہارا بھی انہیں مل گیا تھا" ---- عمران نے کہا۔

"وہ شکتیاں میری جیسی طاقتور نہیں ہیں۔ سفلی دنیا میں میری طاقت چوتھے درجے پر ہے۔ مجھ سے اوپر تین طاقتیں ہیں اس کے بعد شیطان اعظم ہے اور تم لوگوں کو روشنی کی بڑی طاقتوں کی آشیرباد حاصل ہے اس لئے میرے علاوہ تمہیں اور کوئی ہلاک نہیں کر سکتا" ---- گمباگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران جوزف جوانا اور صالحہ تینوں باری باری ہوش میں آ گئے ان کے چہروں پر بھی اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھ کر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم انسان ہو یا گندگی سے پیدا کوئی شکتی ہو۔ تمہاری اصل ماہیت کیا ہے" ---- عمران نے کہا۔

"میں قوم جنات میں سے ہوں" ---- گمباگا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ صالحہ کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اگر تم جنات میں سے ہو اور انسان کے روپ میں ہو تو پھر تم

ہماری طرح عام انسانی روپ میں کیوں نہیں ہو۔ اس طرح سیاہ بالوں سے بھرے گندے اور مکروہ روپ میں کیوں ہو" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گمباگا بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں جس طرح کے کام کرتا ہوں اس طرح کا روپ ہی میرا بنتا ہے میں شیطان کا نائب ہوں اور انسانوں کو بھکانے اور انہیں گناہ اور برائی کے راستے پر لے جانا میرا کام ہے۔ میرے تحت بے شمار طاقتیں اور ہیں میں ان کا سردار ہوں" ---- گمباگا نے کہا۔

"پھر تم نے اب تک ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے" ---- عمران نے کہا وہ دراصل اس سے باتیں کر کے اس کی کوئی کمزوری معلوم کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کمزوری کو استعمال کر کے سچویشن کو تبدیل کیا جا سکے ورنہ جس حالت میں وہ موجود تھے اس حالت میں وہ واقعی اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔

"میں اس افریقی ساحر کا خون پینا چاہتا ہوں اور اس کے لئے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے" ---- گمباگا نے جواب دیا۔

"میری اجازت کی تمہیں کیوں ضرورت پڑ گئی" ---- عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تمہارا غلام ہے اور آقا کی اجازت کے بغیر اگر میں نے اس کا خون پیا تو اس کی ساحرانہ طاقتیں میرے اندر نہ پہنچ سکیں گی"۔ گمباگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم باس اور دوسرے ساتھیوں کو چھوڑ دو تو میں تمہیں خود اپنا

خون پینے کی اجازت دے دوں گا"۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے جوزف بول پڑا۔

"مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے آقا کی اجازت کی ضرورت ہے اور میں تمہاری یہ شرط منظور نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح میں شیطان اعظم کے حکم کے خلاف ورزی کا مرتکب ہو جاؤں گا البتہ میں یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ تمہارے آقا کو کھول دوں اور جب تک میں تم افریقی ساحر کا خون پیوں تب تک تمہارا آقا جس قدر دور جی چاہے بھاگ سکتا ہو۔ بھاگ جائے اور اگر تمہارے آقا نے اجازت نہ دی تو پھر میں ویسے ہی تم سب کو ہلاک کر کے واپس چلا جاؤں گا"۔۔۔ گمباگا نے کہا۔

"باس۔ آپ اسے اسی شرط پر اجازت دے دیں"۔۔۔ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس شرط پر اجازت دے سکتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ جوزف کو بھی آزاد کر دو اور پھر جو چاہے کرتے رہو"۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ دو اجازت"۔۔۔ گمباگا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم جوزف کا خون پی سکتے ہو بشرطیکہ تم پہلے جوزف اور ہم سب کو آزاد کر دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو گمباگا خوشی سے اچھل پڑا۔

"یہ بات ہوئی ناں"۔۔۔ گمباگا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے عمران کی رسیوں کو اس طرح کھینچ کر توڑ دیا جیسے وہ رسیاں نہ ہوں۔ کچے دھاگے ہوں۔ عمران کے آزاد ہوتے ہی وہ صالحہ کی طرف مڑ گیا۔ صالحہ کے بعد گمباگا نے جوانا کو آزاد کر دیا اور سب سے آخر میں اس نے جوزف کو آزاد کر کے اسے گردن سے پکڑ لیا۔ جوزف کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا۔

"ہا۔ ہا۔ اب میرے اندر تمہاری ساری ساحرانہ قوتیں بھی داخل ہو جائیں گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔ گمباگا نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ گمباگا۔ ایک منٹ"۔۔۔ عمران نے گمباگا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو گمباگا تیزی سے عمران کی طرف مڑا لیکن اس نے جوزف کی گردن بدستور پکڑی ہوئی تھی اور جوزف کی حالت پتلی ہو رہی تھی۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"کیا بات ہے"۔۔۔ گمباگا نے کہا۔

"تم شرط پوری نہیں کر رہے۔ میں نے کہا تھا کہ جوزف سمیت ہم سب کو رہا کرو اور تم نے جوزف کو پوری طرح رہا نہیں کیا۔ پہلے اسے چھوڑو۔ پھر بیشک اسے پکڑ لینا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کون سی بڑی بات ہے۔ یہ لو۔ بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ لیکن گمباگا سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔ گمباگا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کی گردن

چھوڑ دی لیکن اسی لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے پوری قوت سے گمباگا کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا لیکن دوسرے لمحے وہ خود گھوم گیا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ گمباگا پر اس کی ضرب کا معمولی سا بھی اثر نہ پڑا تھا۔

"اچھا تو تم مجھ پر حملہ کر رہے تھے۔ مجھ پر۔ گمباگا پر۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔۔ گمباگا نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم پہلے مجھ سے لڑو۔ اگر تم مجھے شکست دے دو تو تمہیں اجازت ہو گی کہ تم جو چاہو کرو"۔۔۔۔ عمران نے گمباگا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے لڑنا چاہتے ہو۔ مجھ سے۔ ہا۔ ہا۔ یہ کیا مذاق ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔۔۔۔ گمباگا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور عمران کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ کئی فٹ ہوا میں اچھل کر دس بارہ فٹ دور چٹان پر جا گرا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گمباگا نے عمران کے جسم پر ہاتھ نہ مارا ہوا بلکہ کسی بچے نے غبارے پر ہاتھ مار دیا ہو۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ گمباگا سے لڑنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ گمباگا نے ایک بار پھر طنزیہ انداز میں کہا۔ عمران نیچے گرتے ہی قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو تم مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب ہوشیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"باس اسے۔۔۔۔" جوزف نے اونچی آواز میں کہنا شروع کیا۔ وہ ابھی تک مسلسل دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسل رہا تھا۔

"خاموش رہو"۔۔۔۔ عمران نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور جوزف فقرہ مکمل کئے بغیر خاموش ہو گیا۔

"تم مجھ سے لڑو گے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ لڑو۔ اپنی حسرت پوری کر لو۔ تمہیں ہلاک تو بہرحال ہونا ہی ہے"۔۔۔۔ گمباگا نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا لیکن اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اچھل کر گمباگا پر حملہ کر دیا۔ گمباگا کا ہاتھ گھوما لیکن عمران ہوا میں ہی قلابازی کھا کر اونچا ہوا اور گمباگا کا ہاتھ ہوا میں لہرا کر رہ گیا۔ دوسرے لمحے عمران کی دونوں لاتیں پوری قوت سے گمباگا کے چہرے پر ٹھیک اس جگہ پڑیں جہاں اس کی آنکھیں تھیں اور اس کے ساتھ ہی گمباگا کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ تیزی سے گھوم گیا کیونکہ عمران اس کے سر کے اوپر سے گزر کر اس کی پشت پر چلا گیا تھا اور اس نے گمباگا کے سر سے گزرتے ہوئے اس کی آنکھوں پر دونوں پیر مارے تھے۔ گمباگا جیسے ہی گھوما عمران جو زمین پر گر رہا تھا اس کے ہاتھ تیزی سے زمین پر لگے اور اس کا نیزے کی طرح سیدھا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر پیچھے کی طرف ہٹا اور اس نے گمباگا کی گردن میں دونوں پیر ڈال کر تیزی سے قلابازی کھائی مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی جب گمباگا نے اس کی دونوں ٹانگیں ایک ہی ہاتھ میں پکڑ کر اس کے جسم کو اوپر ہوا میں اچھال دیا تھا اور عمران کا جسم

اس طرح فضا میں اوپر اٹھتا چلا گیا جیسے ہیلی کاپٹر سیدھا فضا میں بلند ہوتا ہے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ گمباگا سے لڑتا ہے"۔۔۔۔ گمباگا نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ عمران کے پیروں کی ضرب اس کی آنکھوں پر پڑی ضرور تھی لیکن اس کا معمولی سا اثر بھی ظاہر نہ ہوا تھا۔ ہوا میں بلند ہوتے ہی عمران کے جسم نے جھکولا کھایا اور وہ یکلخت غوطہ لگا کر گمباگا کے سامنے قلابازی کھا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے گمباگا کا ہاتھ آگے بڑھا۔ عمران نے تیزی سے سائیڈ پر چھلانگ لگائی لیکن گمباگا کا ہاتھ بھی ساتھ گھوما اور نہ صرف گھوم گیا بلکہ وہ خودبخود لمبا بھی ہوتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں عمران کی گردن گمباگا کے ہاتھ میں تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کسی فولادی شکنجے میں آگئی ہو۔ اس کا دم گھٹنے لگا اور ذہن پر تاریکی کے دھبے نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ عمران نے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے چھڑانے کے لئے اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر گمباگا کے جسم پر مارنا چاہیں لیکن گمباگا کا ہاتھ تیزی سے اور لمبا ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ اس نے دوسرے ہاتھ سے عمران کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں اور اب عمران کا جسم اس کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔ جوانا۔ جوزف اور صالحہ تینوں حیرت اور خوفزدہ انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔ عمران اب بری طرح بے بس ہو چکا تھا۔

"باس۔ اس کے بال توڑ دو"۔۔۔۔ یکلخت جوزف نے چیختے ہوئے

کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنا ایک ہاتھ گمباگا کے بازو پر موجود بالوں پر مارا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اس کے کئی بال اکٹھے ہی نوچ لئے اور گمباگا نے ایک خوفناک چیخ ماری اور اپنا ہاتھ جھٹکا تو عمران اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔ اس بار وہ پشت کے بل نیچے گرا تھا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا جبکہ گمباگا اپنے ہاتھ کو پکڑ کر غور سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے بال اکھاڑے گئے تھے۔ عمران ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ماسٹر آپ ہٹ جائیں۔ میں اس جن سے لڑتا ہوں"۔۔۔۔ جوانا نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی لڑوں گا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور وہ بھی جوانا کے ساتھ ہی آگے بڑھا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ اور سنو۔ جب تک میں نہ کہوں تم نے آگے نہیں بڑھنا"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں بے اختیار ٹھٹک کر رکے اور پھر پیچھے ہٹ گئے۔

"باس۔ اس کے جسم میں لاکھوں وحشی سانڈوں کی طاقت بھری ہوئی ہے۔ آپ اکیلے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔ سمجھے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا اور ایک بار پھر گمباگا کی طرف بڑھنے

لگا۔ گمباگا نے اپنا ہاتھ منہ سے لگایا اور طنزیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ابھی تمہارا دل نہیں بھرا زیالا کے دشمن۔ یہ تو میں نے تمہارے ساتھ کھیل کھیلا ہے ورنہ میں چاہوں تو ایک جھٹکے سے تمہاری گردن کی ہڈی توڑ دوں"۔۔۔۔ گمباگا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے لڑائی میں کبھی شکست نہیں مانی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جن ہو۔ لیکن تم بہرحال انسانوں سے کم تر درجے کی مخلوق ہو۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور میں ابھی تم پر ثابت کر دوں گا کہ انسان کو کیوں اشرف المخلوقات کہا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے گمباگا سے چند قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے کہا۔

"چلو اپنا شوق پورا کر لو"۔۔۔۔ گمباگا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سنتے ہی بجائے آگے بڑھنے کے الٹے قدم تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا۔ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر گمباگا نے بے اختیار اونچی آواز میں قہقہہ لگایا۔

"کہاں بھاگ کر جاؤ گے اشرف المخلوقات۔ آگے آؤ اور اپنی حسرت پوری کر لو۔ میں تو صرف تمہارا تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں"۔ گمباگا نے اونچی آواز میں کہا۔

"جوزف۔ تم نے اسے کیسے بے ہوش کیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ کافی پیچھے ہٹ گیا تھا اس لئے وہ جوزف اور اپنے ساتھیوں کے خاصا قریب پہنچ گیا تھا۔

"باس۔ اسے اوندھا کر کے اس کی گردن کے عقبی حصے پر چوٹ لگائی جائے تو یہ بے ہوش ہو سکتا ہے ورنہ نہیں"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا اس کا انداز بیحد جارحانہ تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ آگے آؤ۔ بہت اچھل کود لیا ہے تم نے۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ گمباگا نے اس کے اچھلتے ہی اپنا سر اوپر کو اٹھایا ہی تھا کہ عمران کا جسم ہوا میں گھوما لیکن اس کے گھومتے ہی گمباگا کا جسم بھی ساتھ ہی گھوم گیا۔ وہ واقعی بے پناہ پھرتیلا تھا لیکن جیسے ہی گمباگا گھوما عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور گمباگا کی گردن کے گرد حائل ہو گئے اور عمران کا جسم پوری قوت سے گمباگا کے جسم سے جا ٹکرایا۔ گمباگا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے دونوں بازو سمیٹے اور اس کے ساتھ ہی عمران کے جسم کو اپنے دونوں بازوؤں میں رکھ کر بھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی فضا قہقہوں سے گونج اٹھی۔ عمران اس طرح اس کے جسم سے لٹکا ہوا تھا جیسے کوئی بچہ کسی بڑے آدمی کے گلے میں بازو ڈال کر لٹک جاتا ہے۔

"ہا۔ ہا۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اشرف المخلوقات"۔ گمباگا نے اونچی آواز میں کہا اور عمران کو واقعی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی پسلیاں ٹوٹنے والی ہیں لیکن عمران نے اپنے نچلے جسم کو پیچھے کی طرف جھکولا دیا اور پوری قوت سے مڑے ہوئے گھٹنوں کی ضرب اس نے گمباگا کی ناف پر لگائی۔ جیسے ہی ضرب لگی گمباگا کے

حلق سے پہلی بار چیخ نکلی اور اس کے جسم نے جھٹکا کھایا۔ اس کے دونوں بازو عمران کے جسم سے ہٹ گئے لیکن عمران نے ایک بار پھر پہلے کی طرح گھٹنوں کی زوردار ضرب لگائی اور گمباگا چیختا ہوا جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے عمران نے اس کے جسم کو چھوڑا اور پھر اس سے پہلے کہ گمباگا سنبھلتا جس طرح بھینسا دوڑ کر اپنے سر کی ٹکر مارتا ہے اس طرح عمران نے دوڑ کر پوری قوت سے اپنا سر گمباگا کی ناف پر مارا اور گمباگا چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم کسی پرندے کی طرح فضا میں بلند ہوا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے زمین پر پڑے ہوئے گمباگا کی ناف پر پڑے اور گمباگا کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران ایک طرف کھڑا لمبے لمبے سانس لیتا رہا پھر لہرا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ جوزف جوانا اور صالحہ تینوں عمران کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کے قطرے رس رہے تھے اور اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے اسے سانس لینے میں بیحد تکلیف ہو رہی ہو۔

"کیا ہوا باس۔ آپ کو کیا ہوا"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس نے میری پسلیاں دبا دی ہیں جس کی وجہ سے مجھے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہے لیکن میری فکر نہ کرو۔ میں ابھی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ تم ایسا کرو کہ اس گمباگا کے جسم پر خشک جھاڑیاں ڈال کر اسے

آگ لگا دو اور آگ کا حصار اس کے جسم کے گرد مزید کچھ فاصلے پر بھی کر دو۔ جلدی کرو۔ ورنہ اگر یہ ہوش میں آ گیا تو ہم سب کے لئے مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے رک رک کر کہا تو جوزف اور جوانا تیزی سے مڑے اور اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر جھاڑیاں تھیں جبکہ صالحہ دوڑ کر جیپ کی طرف گئی تاکہ وہاں سے پانی کی بوتل لا کر عمران کو دے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل موجود تھی اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ عمران کے منہ سے لگا دیا۔ عمران نے غٹ غٹ کر کے پانی پینا شروع کر دیا۔ آدھی بوتل پی کر اس نے منہ ہٹا لیا تو صالحہ نے بوتل ہٹائی۔ پانی پینے سے عمران کا سانس ہموار ہو گیا اور اس کا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا اور صالحہ نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ عمران کی حالت دیکھ کر اسے اپنا سانس بھی رکتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔

"یہ جن بے ہوش کیسے ہو گیا۔ میری سمجھ میں تو یہی بات نہیں آ رہی"۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران جو اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"جوزف نے بتایا تھا کہ اس کو اوندھا کر کے اس کی گردن کے عقبی حصے میں چوٹ لگائی جائے تو یہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بس اسی بات سے میں نے فائدہ اٹھایا اس سے لڑ کر اوندھا کرنا تو ناممکن تھا کیونکہ واقعی اس کے جسم میں لاکھوں وحشی سانڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ پھرتیلا بھی بے پناہ ہے اور چونکہ

یہ جن ہے اس لئے یہ اپنے جسم کو اپنی مرضی کے مطابق چھوٹا بڑا کر سکتا ہے اس لئے میں نے اس کی ناف سے ذرا نیچے چوٹیں لگائیں تو یہ بے ہوش ہو گیا کیونکہ انسانی جسم میں گردن کے عقب میں اعصابی مرکز ہوتا ہے جسے حرام مغز کہا جاتا ہے یہ پورے جسم کے اعصاب کو کنٹرول کرتا ہے لیکن یہ اعصاب کا کنٹرولر ہوتا ہے جبکہ اعصاب کا مرکز ناف سے ذرا نیچے ہوتا ہے اور وہاں بھی ضرب کا وہی نتیجہ نکلتا ہے جو گردن کی عقبی طرف چوٹ لگانے سے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ نے واقعی کمال کر دیا کہ اس خوفناک جن کو اس طرح لڑ کر بے بس کر دیا ہے ورنہ یہ تو واقعی بے پناہ طاقتور ہے میرے جیسے آدمی کے تھپڑ کا اس پر معمولی سا اثر ہی ہوا حالانکہ میں نے اس کو پوری قوت سے مارا تھا لیکن الٹا میرا ہی ہاتھ ٹوٹ گیا مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے میں نے انسان کی بجائے کسی سنگلاخ چٹان پر ہاتھ مار دیا ہو"۔۔۔۔ جوانا نے جو بے ہوش گمباگا پر جھاڑیاں ڈال رہا تھا عمران کی بات سنتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی آج زندگی میں پہلی بار احساس ہوا ہے کہ طاقت کسے کہتے ہیں۔ یہ تو میں نے اسے ٹیکنیکل شکست دی ہے ورنہ اسے لڑ کر شکست دینا ناممکن ہے اور اس لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے کہ انسان عقل کا استعمال بھرپور انداز میں کرتا ہے جبکہ دوسری کوئی بھی مخلوق انسانوں کی طرح اپنی عقل کو استعمال نہیں کر سکتی"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا یہ آگ میں جل کر ختم ہو جائے گا لیکن یہ تو جن ہے اور سنا ہے کہ جن آگ سے بنے ہوتے ہیں کیا آگ اسے واقعی جلا دے گی"۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح لوہا لوہے کو کاٹتا ہے اس طرح آگ ہی آگ کو جلا دے گی اسی لئے تو اس کے گرد بھی آگ کا حصار بنایا جا رہا ہے تاکہ یہ اپنی اصل ماہیت میں بھی فرار نہ ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صالحہ سر ہلا کر رہ گئی۔ اس دوران گمباگا کا جسم جھاڑیوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔

"اسلحے کے تھیلے میں لائٹر موجود ہے وہ لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ایک طرف موجود جیپ کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد تنکوں اور جھاڑیوں کو آگ لگا دی گئی اور خشک جھاڑیاں دھڑا دھڑ جلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی انتہائی مکروہ بدبو ہر طرف پھیل گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے مڑے اور جیپ کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ اسے گولی بھی تو ماری جا سکتی تھی آخر یہ انسانی روپ میں ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں گولی لگتے ہی اس کے انسانی جسم کی موت واقع ہو جائے گی اور یہ اپنی اصل ماہیت میں آ جائے گا لیکن اب یہ آگ کے الاؤ میں گھر جائے گا جس سے یہ ماہیت تبدیل بھی کرے گا تو آگ سے باہر نہ

نکل سکے گا کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ جنوں کے سردار جب کسی جن
کو موت کی سزا دیتے ہیں تو اسے آگ کے الاؤ میں ڈال دیا جاتا ہے
اور وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے اس لئے میں نے یہ طریقہ اپنایا
ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آگ مسلسل جل رہی تھی پھر اچانک گمباگا کا جسم ہوا میں اچھلا
اور اس کی ماہیت تیزی سے بدلتی چلی گئی لیکن وہ پھر آگ میں گر گیا
اور پھر اچانک اس ڈھیر سے خوفناک اور تیز چیخیں اور غراہٹیں سنائی
دینے لگیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اردگرد کی ساری پہاڑیاں چیخ اور
غرا رہی ہوں۔ آگ میں سے سیاہ رنگ کا عجیب وغریب سا جسم بار بار
اچھلتا لیکن پھر آگ میں گر جاتا اور اس کے ساتھ ہی چیخوں میں بھی
تیزی آجاتی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس جسم کا اچھلنا بند ہوتا چلا گیا اور
اس کے ساتھ ہی چیخیں کراہوں میں بدلتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد
جسم بھی ساکت ہو گیا اور کراہیں بھی بند ہو گئیں لیکن آگ بدستور
بھڑک رہی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آگ میں پٹرول ڈال دیا گیا
ہو لیکن پھر آہستہ آہستہ آگ بھی ختم ہو گئی اور جہاں تھوڑی دیر پہلے
گمباگا تھا اب وہاں راکھ کا صرف ایک ڈھیر نظر آرہا تھا۔ عمران اور
اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"ویسے اس کی دریافت کا سہرا تو جوزف کے سر ہے ورنہ ہم تو بے
خبری میں مارے جاتے"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی مخصوص بو نے جوزف کو ہوشیار کر دیا تھا"۔۔۔۔ عمران

نے جیپ میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے وچ ڈاکٹر نے ایک بار اس بارے میں بتایا تھا اور پھر میرے
ضد کرنے پر اس نے اسے بلایا تھا۔ اس وقت بھی اس کا جسم بالکل
اسی طرح تھا جس طرح اب تھا اور اس کے جسم سے نکلنے والی بو آج
تک اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود میرے ذہن میں موجود تھی"۔
جوزف نے جواب دیا۔

"اسے بے ہوش کرنے والی بات بھی اس وچ ڈاکٹر نے ہی بتائی ہو
گی"۔۔۔۔ عمران نے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی نے بتایا تھا ورنہ مجھے کیسے علم ہو جاتا"۔۔۔۔ جوزف
نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوبارہ جیپ
میں سوار ہو گئے اور عمران نے جیپ آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ
جیپ دوڑاتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے سیاہ وادی شروع
ہوتی تھی۔ عمران نے جیپ ایک طرف کر کے روک دی کیونکہ آگے
جیپ نہ جا سکتی تھی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔ عمران کے کہنے پر جوانا
نے اسلحے سے بھرا ہوا بڑا سا تھیلا اٹھایا اور پشت پر لاد لیا اور پھر وہ
آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ وہ
بے اختیار ٹھٹک کر رک گئے کیونکہ سامنے ایک چٹان پر ایک
خوبصورت اور نوجوان عورت اپنا سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی ہوئی تھی۔
اس کے جسم پر گہرے سرخ رنگ کا لباس تھا۔

"یہ تو مجھے نندنی لگتی ہے۔ وہی نندنی جو مجھے اس رام دیو نند لعل

کے پاس لے گئی تھی"۔۔۔۔ صالحہ نے چونک کر کہا۔ اس کی آواز سن کر لڑکی نے گھٹنوں سے سر اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو میں مجبور تھی"۔۔۔۔ نندنی نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نندنی ہو یا کوئی اور ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نندنی ہوں لیکن اب مجھ میں کوئی شکتی نہیں ہے اب میں ایک عام سی لاوارث لڑکی ہوں مجھے معاف کر دو۔ مجھے مت مارو"۔۔۔۔ نندنی نے پہلے کی طرح خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ڈرو نہیں۔ اگر تم نے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی تو ہم بھی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو نندنی کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم واقعی اچھے لوگ ہو کہ مجھے معاف کر دیا ہے تم نے"۔ نندنی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں پہلے نندلعل یا رام دیو کی کنیز تھی اس نے مجھے خاص شکتی دے رکھی تھی۔ میرا کام عورتوں کو سیدھے راستے سے بہکانا تھا۔ پھر

ندلعل کو تم نے ختم کر دیا تو مجھے گرو مہاراج نے اپنے پاس رکھ لیا اور اب گرو مہاراج بھی ساری شکتیوں سے خالی ہو کر سیاہ وادی سے چلے گئے ہیں ان کی ساری شکتیاں غائب ہو گئی ہیں۔ میں بھی اب شکتی سے خالی ہوں اور میرا چونکہ کوئی وارث نہیں ہے اس لئے میں یہاں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب میری زندگی کیسے گزرے گی میں کہاں جاؤں گی کہ تم لوگ آ گئے"۔۔۔۔ نندنی نے کہا۔

"گرو مہاراج سے تمہارا مطلب زیالا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ گرو مہاراج زیالا ہے"۔۔۔۔ نندنی نے جواب دیا۔

"وہ کہاں چلا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اس کی ساری شکتیاں ختم ہو گئی ہیں اس لئے وہ ان شکتیوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے دوبارہ تپسیا کرنے کسی نامعلوم جگہ پر گیا ہے"۔۔۔۔ نندنی نے جواب دیا۔

"لیکن کیوں اس کی ساری شکتیاں غائب ہو گئی ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس نے تم پر مور پنکھ موٹھ چلائی تھی اور گمباگا جیسی بڑی شکتی کو تمہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا پھر پتہ چلا کہ مور پنکھ نے کام دکھایا ہے اور تم بے ہوش ہو گئے ہو لیکن تم نے اس سے پہلے گمباگا جیسی شکتی کو درخت سے باندھ کر بے بس کر دیا تھا۔ تمہارے بے ہوش ہونے پر گمباگا نے زیالا سے مدد مانگی اور زیالا

نے اپنی دو شکتیاں بھیج کر اسے آزاد کرا لیا لیکن پھر اچانک معلوم
کہ گمباگا تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے خود تمہارے ہاتھوں ہلاک
گیا ہے اور اس کی ہلاکت کا مطلب ہے کہ مور پنکھ موٹھ خطا
اور جیسے ہی مور پنکھ موٹھ خطا ہوئی زپالا کی ساری شکتیاں خودبخود
ہو گئیں اور میں بھی شکتی سے خالی ہو گئی۔ زپالا روتا دھوتا اب
تپسیا کرنے چلا گیا ہے"۔۔۔۔ نندنی نے کہا۔

"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں زپالا کی خاص کنیز تھی۔ زپالا مجھے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا
اور جب مور پنکھ موٹھ نے تمہیں بے ہوش کیا تو زپالا نے جشن
کا حکم دے دیا اور ساری شکتیاں اکٹھی کر لیں۔ میں بھی اس
ساتھ تھی پھر جب اچانک سب شکتیاں غائب ہو گئیں تب زپالا
چلا کہ تم نے گمباگا جیسی شکتی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے
اختیار رونا شروع کر دیا اور مجھے جانے کا حکم دیا۔ میں نے اس
ساتھ جانے کی ضد کی تو اس نے مجھے بتایا کہ اسے دور جانا ہے
دوبارہ خاص قسم کی تپسیا کرنی ہے تاکہ اسے دوبارہ شکتیاں مل
اس لئے وہ مجھے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ اس لئے میں واپس
طرف چل پڑی لیکن تھک کر یہاں بیٹھ گئی مجھے سمجھ نہ آرہی
میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں"۔۔۔۔ نندنی نے تفصیل بتاتے ہوئے

"کیا وہ پیدل گیا ہے یا کسی اور طریقے سے گیا ہے"۔۔۔۔
نے پوچھا۔

"بڑی غار سے تو وہ پیدل ہی نکلا تھا اور ظاہر ہے پیدل ہی جائے گا
کیونکہ اب اس کے پاس کوئی شکتی تو ہے نہیں جس کی مدد سے وہ ایک
دم وہاں پہنچ جائے"۔۔۔۔ نندنی نے جواب دیا۔

"پھر تو اسے پہلے شہر جانا چاہئے اور وہاں سے کسی سواری کا
بندوبست کر کے آگے جانا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اسے کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ اس کے دشمن راستے
میں ہیں اگر وہ اسے مل گئے تو اسے ہلاک کر دیں گے اس لئے وہ کارو
جائے گا وہاں اس کا کوئی پرانا دوست ہے جس کے پاس بھی شکتیاں
ہیں۔ وہ اس دوست کی مدد سے آگے جائے گا"۔۔۔۔ نندنی نے
جواب دیا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ کارو کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ان پہاڑیوں کے پار ایک قصبہ ہے۔ میں ایک بار وہاں گئی
تھی"۔۔۔۔ نندنی نے جواب دیا۔

"کیا وہاں جانے کے لئے جیپ کا راستہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے
پوچھا۔

"ہاں ہے تو سہی لیکن لمبا چکر کاٹنا پڑتا ہے"۔۔۔۔ نندنی نے
جواب دیا۔

"آؤ ہمارے ساتھ۔ اگر تم ہمیں کارو پہنچا دو تو ہمارا وعدہ کہ ہم
تمہاری مدد کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم میری کیا مدد کر سکتے ہو"۔۔۔۔ نندنی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں دیکھیں گے کہ تمہاری کیا مدد کی جا سکتی ہے۔ فی الحا
تو تم ہمیں کار و لے چلو"۔۔۔ عمران نے کہا تو نندنی نے اثبات ب
سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ کہیں یہ بھی کوئی ٹریپ نہ ہو"۔۔۔ صالحہ
کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ لیکن جو کچھ اس نندنی نے کہا ہے یہی بات ا
گمباگا نے بھی کی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ درست کہہ ر
ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
سارے نندنی سمیت واپس مڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ
سوار ہو کر واپس جا رہے تھے لیکن اس بار فرنٹ سیٹ پر صالح
بجائے نندنی بیٹھی ہوئی تھی۔ صالحہ عقبی سیٹ پر چلی گئی تھی جبکہ
جوزف عقبی طرف جیپ کی خالی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ جوانا صالحہ
ساتھ بیٹھا تھا۔

ایک بڑے سے کمرے میں زہالا انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل
رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا
مقامی آدمی اندر داخل ہوا اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

"مہاراج آپ اور یہاں میرے گھر۔ مجھے بلوا لیا ہوتا"۔ آنے
والے نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر رکھتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے
میں کہا۔

"بیٹھو سنگرام۔ میں اس وقت مشکل میں ہوں اور میری اس مشکل
میں تم ہی مدد کر سکتے ہو"۔۔۔ زہالا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
فرش پر بچھے ہوئے قالین پر بیٹھ گیا۔ آنے والا سنگرام اس کے سامنے
دو زانوں ہو کر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"سنگرام۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کافی عرصے سے کوشش کر رہے ہو
کہ تمہیں کوئی بڑی شکتی مل جائے"۔۔۔ زہالا نے کہا۔

"مہاراج کی کرپا ہو جائے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے"۔ سنگرام نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تمہیں ایک نہیں کئی بڑی شکتیاں مل سکتی ہیں۔ مہان شکتیاں۔ اگر تم میرا ایک کام کر دو"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"حکم کیجئے مہاراج"۔۔۔۔ سنگرام نے مسرت سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کارو سے ملحقہ ملک ہاکان کی سرحد ہے اور سرحد پار کر کے ہاکان کی گیالا خاص پہاڑیاں آ جاتی ہیں وہاں ہاکانی مہاراج راتھے کی رہائش ہے۔ میں فوراً وہاں پہنچنا چاہتا ہوں لیکن مجھے کارو کے بعد وہاں تک پہنچنے کا راستہ معلوم نہیں ہے جبکہ مجھے یقین ہے کہ تم ہاکان پہنچنے کا راستہ جانتے ہو گے۔ اگر تم مجھے مہاراج راتھے تک پہنچا دو تو میرا وعدہ کہ واپسی پر تمہیں ایک نہیں بے شمار بڑی شکتیاں دان کر دوں گا"۔۔۔۔ زیالا نے کہا۔

"مگر مہاراج آپ تو گرو مہاراج ہیں۔ آپ تو خود اپنی شکتیوں کی مدد سے وہاں پلک جھپکنے میں پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ سنگرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری تمام شکتیاں ایک عمل کی وجہ سے مجھ سے اس وقت تک علیحدہ کر دی گئی ہیں جب تک میں گرو مہاراج راتھے کی گپھا تک نہیں پہنچ جاتا اس لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑی ہے"۔ زیالا نے کہا۔

"مہاراج میرے پاس تو ایسی کوئی شکتی نہیں ہے جو آپ کو فوری وہاں پہنچا سکے البتہ یہ بات درست ہے کہ میں وہاں تک پہنچنے کا راستہ جانتا ہوں اس لئے آپ کی رہنمائی وہاں تک کر سکتا ہوں مگر ہمیں پہاڑی خچروں پر سفر کرنا ہو گا اور یہ سفر خاصا طویل ہو گا۔ کم از کم پانچ چھ گھنٹے لگ جائیں گے"۔۔۔۔ سنگرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی کرو جس قدر جلدی ممکن ہو سکے چلو۔ میں جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ زیالا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تو آئیے۔ خچر تو یہاں میرے مکان میں ہی موجود ہیں"۔ سنگرام نے کہا تو زیالا اٹھ کھڑا ہوا۔ سنگرام بھی سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں خچروں پر بیٹھے تیزی سے پہاڑی راستے پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آگے آگے سنگرام کا خچر تھا جبکہ اس کے پیچھے زیالا کا خچر تھا۔ راستے میں انہیں دو جگہ خچروں کو چشموں سے پانی پلانے کے لئے رکنا پڑا۔ اس کے علاوہ وہ بغیر رکے ہی انتہائی تنگ پہاڑی راستوں پر سفر کرتے رہے اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ ایک وادی میں پہنچ گئے جہاں ایک طرف لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا اس کیبن کا دروازہ بند تھا اور دروازے سے باہر ایک تاباتی نوجوان کھڑا حیرت سے ان دونوں کو کیبن کی طرف بڑھتے دیکھ رہا تھا۔

"گرو مہاراج زیالا آپ اور یہاں"۔۔۔۔ اچانک اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے دوڑ کر اس نے زیالا

کے خچر کی باگ پکڑ لی۔

"ہاں۔ مجھے ایک ضروری کام کے لئے تمہارے گرو سے ملنا ہے"---- زپالا نے خچر سے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔ سنگرام بھی خچر سے اتر آیا۔ اس کی حالت بھی تھکاوٹ اور مسلسل سفر کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھی۔

"راہو۔ راہو"---- نوجوان نے چیخ کر کہا تو کیبن کی سائیڈ سے ایک اور ہاکانی نوجوان دوڑتا ہوا باہر آیا۔

"یہ خچر لے جاؤ اصطبل میں اور انہیں چارہ بھی ڈالو اور پانی بھی پلاؤ"---- اس نوجوان نے آنے والے سے کہا تو اس نے زپالا اور سنگرام دونوں کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دونوں خچروں کی باگیں پکڑیں اور انہیں کھینچتا ہوا کیبن کی سائیڈ پر لے گیا۔

"تم مہمان خانے میں بیٹھو سنگرام"---- زپالا نے سنگرام سے کہا۔

"جو آگیا مہاراج"---- سنگرام نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے آداب کیا اور پھر وہ کیبن کی سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جدھر راہو دونوں خچروں کو لے گیا تھا۔

"میں آپ کی آمد کی اطلاع دے دوں مہارج کو"---- زپالا کا استقبال کرنے والے نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کیبن کے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو زپالا

نے ایک طویل سانس لیا اور ادھر ادھر اس طرح دیکھنے لگا جیسے اردگرد کا نظارہ کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی لاٹھی ٹیکتا ہوا باہر آگیا۔ اس کے جسم پر گیروے رنگ کا لباس تھا۔ سر پر موجود بال کاندھوں سے نیچے تک تھے۔ چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا البتہ بڑی بڑی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"مہاراج زپالا تم اور یہاں"---- اس بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زپالا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر رکھ لئے۔

"مہاراج۔ مجھے آپ سے ایک انتہائی ضروری کام تھا اس لئے مجھے یہاں بغیر اطلاع کے آنا پڑا"---- زپالا نے کہا۔

"اوہ۔ آؤ۔ اندر آجاؤ۔ اندر آجاؤ۔ تم جیسے مہان گرو کی یہاں آمد تو میرے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے"---- بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر زپالا کو ساتھ لئے کیبن میں داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے فرش پر گھاس پھیلی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بڑا سابت بھی موجود تھا جس کے سر پر چار الجھے ہوئے سینگ تھے۔ بت کا چہرہ انتہائی ہیبت ناک تھا۔ بت کا چہرہ اور جسم تو گہرے سیاہ رنگ کا تھا لیکن اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں۔ زپالا اندر داخل ہوتے ہی اس بت کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے سر اٹھایا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر رکھے اور پھر مڑ کر ایک طرف گھاس پر آلتی پالتی مارے بیٹھے بوڑھے کے سامنے آلتی

پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور زپالا کا استقبال کرنے والا نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیالہ تھا جو کسی سیاہ رنگ کے سیال سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں پیالہ زپالا کی طرف بڑھا دیا۔ زپالا نے اس کے ہاتھ سے پیالہ لیا اور اسے منہ سے لگا لیا اور پھر اس وقت تک منہ سے نہ ہٹایا جب تک پیالے میں موجود سیاہ رنگ کے سیال کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔ نوجوان جو ساتھ کھڑا تھا خالی پیالہ لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہاں اب بتاؤ مہاراج۔ کیا بات ہے۔ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے راتھے کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا تو بوڑھا چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ میں تو یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔۔۔۔ راتھے نے حیران ہو کر کہا۔

"میں کیا بتاؤں۔ تم خود ہی اپنی شکتی کے ذریعے معلوم کر لو"۔۔۔۔ زپالا نے طویل ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا تو راتھے چند لمحے غور سے سامنے بیٹھے ہوئے زپالا کو دیکھتا رہا پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور سانس روک لیا۔ زپالا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد راتھے نے آنکھیں کھولیں تو اس کے جھریوں بھرے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم تو بالکل خالی ہو گئے ہو۔ بالکل ہی۔ یہ تو بہت برا ہوا کہ تم جیسے مہان شکتیوں کے مالک کا یہ حال ہو جائے"۔۔۔۔ راتھے نے انتہائی حیرت اور افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"حالانکہ میں نے اپنی طرف سے بچاؤ کی پوری کوشش کی لیکن شاید میرے ستارے ہی گردش میں تھے۔ نند لعل مارا گیا۔ میں نے کیتائی کو بلا کر مشورہ کیا اور پھر کیتائی کے مشورے کے باوجود میں نے مورپنکھ موٹھ چلانے سے پہلے شیطان سے گمباگا کو بلوایا لیکن مورپنکھ موٹھ چل جانے کے باوجود کام نہ کر سکی اور گمباگا جیسی شکتی کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ گمباگا کی موت کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن تم نے کیوں ان سے دشمنی مول لی"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"بس اپنی شکتیوں کے زعم میں میں نے کافرستانی حاکم کی بات مان لی اب مجھے کیا معلوم تھا کہ میرا یہ حال ہو جائے گا"۔۔۔۔ زپالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب میں کیا سیوا کر سکتا ہوں۔ اب تو تمہیں دوبارہ تپسیا کرنی پڑے گی اور اس کے علاوہ گمباگا کی موت تو شیطان کے لئے بھی بہت بڑا صدمہ ہو گی۔ مجھے تو امید نہیں کہ تمہیں دوبارہ شکتیاں مل سکیں"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"اسی لئے تو میں وہاں جانے کی بجائے تمہارے پاس آیا ہوں

راتھے۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے۔ شیطان مجھ سے خوش نہیں ہو گا اور مجھے شکتیاں نہیں ملیں گی"۔ زپالا نے کہا۔

"مجھے بتاؤ۔ میں کیا کر سکتا ہوں میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تم ان پر جافنا کی موٹھ چلا کر انہیں جلا کر راکھ کر دو۔ اس کے بدلے میں تم جو چاہو تمہیں مل سکتا ہے میں تمہیں اپنا گرو بھی ماننے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"تمہاری پیشکش تو بہت اچھی ہے زپالا۔ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں اس سلسلے میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہونا چاہتا۔ ورنہ وہ لوگ میرے دشمن ہو جائیں گے"۔۔۔۔ راتھے نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جافنا کی موٹھ سے وہ لوگ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے۔ تمہیں اس بارے میں ڈرنا نہیں چاہئے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جافنا کی موٹھ' مورپنکھ سے بھی زیادہ خطرناک ہے لیکن اس کے باوجود میں ایسا نہیں کروں گا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ جافنا کی موٹھ میرے حوالے کر دو۔ میں خود اسے ان پر چلاؤں گا"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے بدلے میں کیا تم مجھے گرو ماننے کے لئے تیار ہو"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"ہاں۔ میں تیار ہوں"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گرو ماننے کی رسم پوری کرو۔ جافنا کی موٹھ تمہاری ہو جائے گی"۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو زپالا کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔ وہ جلدی سے ٹانگوں کو پیچھے کر کے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اپنا سر راتھے کے پیروں پر رکھ دیا۔ راتھے نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر زپالا کے سر پر رکھا۔

"اٹھو"۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو زپالا اٹھا اور دوزانوں ہو کر بڑے مودبانہ انداز میں راتھے کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تم نے مجھے اپنا گرو مانا ہے۔ جافنا کی موٹھ تمہاری ہو گئی لیکن بطور گرو میرا حکم ہے کہ تم جافنا کی موٹھ ان پاکیشیائیوں پر نہیں چلاؤ گے"۔۔۔۔ راتھے نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر"۔۔۔۔ زپالا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو زپالا اگر یہ لوگ جافنا کی موٹھ سے بھی بچ نکلے تو پھر نہ صرف تم بلکہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا البتہ میں یہ کام کر سکتا ہوں کہ ان لوگوں سے تمہارا پیچھا چھڑا دوں۔ اب چونکہ تم میرے چیلے بن چکے ہو اس لئے تمہاری تمام شکتیاں خود بخود میرے قبضے میں آجائیں گی۔ میرا وچن ہے کہ میں تمہیں تمہاری شکتیاں واپس دے دوں گا"۔ راتھے نے کہا۔

"وہ میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گے گرو۔ مجھے معلوم ہے۔ تم مجھے ان

پر جافنا کی موٹھ چلانے کی اجازت دے دو"۔۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"دیکھو زپالا۔ میری عمر تم سے بہت زیادہ ہے اس لحاظ سے میرے اندر تجربہ اور عقل بھی تم سے زیادہ ہے۔ یہ درست ہے کہ تم مجھ سے بہت بڑے بن گئے تھے لیکن تمہاری کم عمری اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے تم اس حالت کو پہنچے ہو کہ اس وقت تمہارے پاس ایک بھی شکتی باقی نہیں رہی۔ اگر تم بھی میری طرح عقل استعمال کرتے تو اس مصیبت میں نہ پھنستے۔ سنو۔ یہ لوگ تمہارے پیچھے اس لئے لگے ہیں کہ تم نے کافرستان کے کسی حاکم کا کہا مان کر پاکیشیائی سلامتی کے خلاف اپنی شکتیوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اگر تم اس حاکم کا کہا نہ مانتے اور اسے کہہ دیتے کہ تم اس قسم کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتے تو یہ لوگ تمہارے پیچھے نہ پڑتے اور اب بھی اگر انہیں یقین دلا دیا جائے کہ تم اس حاکم کا کہا نہیں مانو گے اور اس کام سے علیحدہ رہو گے تو وہ تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے گرو مہاراج۔ اس وقت تو میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ عام سے لوگ اس طرح میرا مقابلہ کرنے کے قابل ہوں گے اور اس طرح مجھے بالکل ہی خالی کر دیں گے۔ اب تم خود سوچو۔ کوئی سوچ بھی سکتا ہے کہ گمباگا جیسی شکتی سے ایک عام آدمی جسمانی لڑائی لڑ کر اسے بے ہوش کر سکتا ہے اور پھر اسے جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس نے گمباگا سے لڑائی کی اور گمباگا کو بے ہوش کر دیا"۔۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ان کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ جو لوگ گمباگا کو جو شیطان کی خاص ترین طاقت ہے کا خاتمہ کر سکتے ہیں وہ جافنا کی موٹھ کو بھی بے کار کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے لیکن یہ ہو گا کیسے۔ یہ کس طرح میرا پیچھا چھوڑیں گے"۔۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"یہ کام اب میں کروں گا۔ میں انہیں تمہارے راستے سے ہٹا دوں گا اگر وہ نہ مانے تو میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"لیکن کیا یہ لوگ مجھے ختم کئے بغیر واپس چلے جائیں گے"۔ زپالا نے کہا۔

"ان سے بات ہو سکتی ہے اور سنو۔ اگر انہوں نے میری بات نہ مانی تو پھر میں خود ان پر جافنا کی موٹھ چلاؤں گا اور خود انہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔ یہ میرا وچن ہے"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو زپالا کے ستے ہوئے چہرے پر پہلی بار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بس اب ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں اب آپ جو چاہیں کریں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن وچن کے مطابق آپ کو میری شکتیاں مجھے واپس دینی ہوں گی"۔۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے وچن دیا ہے اور میں نے ہمیشہ اپنا وچن پورا کیا ہے"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا پھر اس نے آنکھیں

کھولیں اور زور سے تالی بجائی دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا جس نے زپالا کا استقبال کیا تھا۔

"حکم مہاراج"۔۔۔۔ آنے والے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ڈونگ۔ زپالا میرا چیلا بن چکا ہے اور اب میں نے اس کے دشمنوں کو اس کے راستے سے ہٹانا ہے میں نے دیکھ لیا ہے کہ اس کے دشمن کارو پہنچ چکے ہیں اب شام ہونے والی ہے تم کل صبح جا کر ان سے رابطہ کرو اور انہیں بتاؤ کہ وہ یہاں میرے پاس آ جائیں۔ ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"وہ دشمن کون ہیں مہاراج"۔۔۔۔ ڈونگ نے پوچھا۔

"وہ پاکیشیائی ہیں۔ تم سنگرام کے ساتھ چلے جانا اس کا ملازم بتا دے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کا گرو عمران نامی نوجوان ہے۔ تم نے اس سے بات کرنی ہے اور پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر واپس آنا ہے"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج"۔۔۔۔ ڈونگ نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"اب تم جا کر آرام کرو زپالا اور بے فکر ہو جاؤ۔ اب تمہاری حفاظت میری ذمہ داری بن گئی ہے"۔۔۔۔ راتھے نے زپالا سے کہا تو زپالا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر رکھے اور پھر اٹھ کر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کو کارو قصبے تک پہنچنے میں واقعی کافی طویل اور خطرناک راستہ طے کرنا پڑا تھا اور اس سارے سفر میں کئی گھنٹے صرف ہو گئے تھے لیکن بہرحال وہ کارو قصبے تک صحیح سلامت پہنچ گئے تھے یہ قصبہ چھوٹا سا تھا قصبہ کے آغاز میں ایک چھوٹا سا بازار تھا اور باقی رہائشی مکانات ہر طرف پھیلے ہوئے تھے عمران نے جیپ ایک دکان کے سامنے روکی اور جیپ سے نیچے اتر کر وہ دکان کی طرف بڑھ گیا دکان میں موجود سامان بتا رہا تھا کہ یہ اس قصبے کی سپر مارکیٹ ہے کیونکہ یہاں انسانی ضرورت کی تقریباً ہر چیز موجود تھی۔ دکاندار ایک مقامی بوڑھا تھا جو عمران کو دیکھ کر چونک پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بابا ہم چانگ قصبے سے آئے ہیں وہاں گرو مہاراج زپالا رہتے ہیں ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں کارو میں اپنے کسی دوست

سے ملنے آئے ہیں کیا آپ اس بارے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں" عمران نے مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مہاراج زپالا اور مہاراج سنگرام کو تو میں نے کافی دیر پہلے خچروں پر سوار ہو کر جاتے ہوئے دیکھا تھا مہاراج سنگرام آگے آگے تھے مہاراج زپالا ان کے پیچھے۔ میں انہیں اس طرح خچروں پر سفر کرتے دیکھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ ان دونوں کے پاس بڑی بڑی ٹیکسیاں ہیں جن میں وہ تو آنکھ بند کر کے جہاں چاہیں جا سکتے ہیں لیکن وہ خچروں پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ شوق سے ایسا کر رہے ہیں" بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے تھے وہ"---- عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ شمال کی طرف ان کا رخ تھا اور ادھر سب پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں مہاراج سنگرام کے ملازموں کو معلوم ہو گا" بوڑھے نے جواب دیا۔

"ان کا مکان کہاں ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے سیدھے چلے جائیں سرخ پتھروں والا ایک مکان آئے گا ہے اس سے ایک راستہ بائیں ہاتھ پر جا رہا ہے یہ راستہ سیاہ پتھروں کے ایک بڑے سے مکان پر جا کر ختم ہو جاتا ہے وہی سیاہ پتھروں والا مکان ہی مہاراج سنگرام کا ہے"---- بوڑھے نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں گئے ہوئے"---- عمران نے پوچھا۔

"کئی گھنٹے پہلے کی بات ہے۔ اب پوری طرح تو مجھے اندازہ نہیں

ہے"---- بوڑھے نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس آ کر وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔ سرخ پتھروں والے مکان کے ساتھ بائیں طرف مڑنے والے راستے پر اس نے جیپ موڑ دی اور پھر چند لمحوں بعد ہی جیپ سیاہ پتھروں سے بنے ہوئے ایک کافی بڑے مکان کے احاطے میں داخل ہو گئی اس مکان کا مین دروازہ نہ تھا صرف چار دیواری میں راستہ تھا اندر کافی بڑا صحن تھا جس میں تینوں اطراف میں برآمدہ تھا اور برآمدے میں جگہ جگہ راہداریاں اندر کی طرف جا رہی تھیں ایک طرف اصطبل سا بنا ہوا تھا جس میں اس وقت دس کے قریب خچر موجود تھے عمران کی جیپ جیسے ہی اندر داخل ہوئی برآمدے میں دو مقامی آدمی نظر آئے وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے جیپ کو دیکھ رہے تھے عمران نے جیپ ان کے سامنے برآمدے کے قریب روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا اس کے پیچھے اس کے ساتھی اور سندنی بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"ہم چانگ سے آئے ہیں مہاراج زپالا سے ملنے۔ لیکن ہمیں راستے میں معلوم ہوا ہے کہ مہاراج زپالا تمہارے آقا مہاراج سنگرام کے ساتھ خچروں پر سوار ہو کر کہیں گئے ہیں"---- عمران نے آگے بڑھ کر مقامی زبان میں کہا۔

"جی ہاں۔ دونوں مہاراج گئے ہیں آپ کون ہیں چانگ کے رہنے والے تو نہیں ہیں"---- ایک آدمی نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ نندنی چانگ کی رہنے والی ہے جبکہ باقی ہم سب پاکیشیا
رہنے والے ہیں کیا تم بتا سکتے ہو کہ دونوں مہاراج کہاں گئے ہیں او
کب واپس آئیں گے"---- عمران نے کہا۔

"مہاراج بتا کر تو نہیں گئے لیکن خچروں پر جانے سے تو یہی لگتا
کہ وہ کہیں دور گئے ہیں اس لئے ظاہر ہے یا تو رات کو واپسی ہوگی
پھر کل"---- اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا کسی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں تاکہ ہم بھ
پر وہیں چلے جائیں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ چونکہ بتا کر نہیں گئے اس لئے کچھ کہا نہیں
سکتا۔ آپ مہمان ہیں آپ یہاں آرام کریں بہرحال وہ جہاں بھی
ہیں واپس تو آئیں گے ہی سہی میں مہاراج سنگرام کا ملازم ہوں
نام ماجو ہے آیئے۔ میں آپ کو مہمان خانے میں پہنچا دوں"----
نے کہا اور دائیں ہاتھ کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ بھائی۔ فی الحال کچھ دیر آرام کر لیں پھر آگے کی سوچی
گے"---- عمران نے کہا اور ماجو کے پیچھے بڑھ گیا ظاہر ہے کہ
کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کرنی تھی نندنی بھی خاموشی سے ان
ساتھ چل رہی تھی تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے سے کمرے
پہنچ گئے جس میں فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور گاؤ تکیے ر
ہوئے تھے۔

"آپ کیا پینا اور کیا کھانا پسند کریں گے"---- ماجو نے پوچھا۔

"نندنی سے پوچھ لو کیونکہ یہ تمہارے دھرم کی ہے جبکہ ہم مسلمان
ہیں اس لئے ہم صرف سادہ پانی پئیں گے"---- عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"آپ مسلمان ہیں تو یہاں کارو میں ایک مسلمان گھرانا رہتا ہے
میں انہیں کہہ دیتا ہوں وہ آپ کے لئے کھانا پکا دیں گے"---- ماجو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس گھرانے کے ہی مہمان بن
جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ مہاراج کی توہین ہے کہ ان کے مہمان دوسری جگہ
چلے جائیں ویسے وہ گھرانا انتہائی غریب ہے۔ وہ آپ کا بوجھ نہیں اٹھا
سکے گا البتہ ہم انہیں کھانا بنانے کا سامان بھجوا دیں گے وہ صرف اسے
پکا دیں گے"---- ماجو نے کہا۔

"تم فی الحال ہمیں پانی پلا دو اور بس"---- عمران نے کہا اور ماجو
خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ بھوک تو بہرحال ہمیں لگی ہوئی ہے اور اگر
رات یہاں گزارنی ہے تو کھانے کے بغیر نہیں رہا جا سکتا"---- صالحہ
نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم خود ہی وہاں چلے
جائیں اور اپنے سامنے کھانا پکوائیں کیونکہ میں بہرحال ہر معاملے میں
محتاط رہنا چاہتا ہوں"---- عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا

دیا تھوڑی دیر بعد وہ ملازم پانی کا بھرا ہوا برتن اور گلاس لے آیا۔

"سنو ماجو۔ تم ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں اس مسلمان گھرانے تک پہنچا دو ہم رات وہیں ٹھہریں گے اور کھانا بھی وہیں کھائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن مہاراج سنگرام تو ناراض ہو جائیں گے"۔۔۔۔ ماجو نے کہا۔

"وہ ناراض نہیں ہوں گے یہ ہمارے دین کا مسئلہ ہے سمجھے۔ البتہ نندنی چاہے تو یہاں رہ سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ ہی رہوں گی"۔۔۔۔ نندنی نے فوراً ہی کہا۔

"لیکن کیا تم وہاں مسلمانوں کا پکا ہوا کھانا کھا لو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں کھا لوں گی میں یہاں اکیلی نہیں رہنا چاہتی۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گی"۔۔۔۔ نندنی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھا آپ پانی تو پی لیں"۔۔۔۔ ماجو نے کہا۔

"نہیں۔ ہم پانی بھی نہیں پئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر جیپ میں بیٹھے ماجو کو ساتھ لئے مہاراج سنگرام کے احاطے سے نکل کر واپس چوک پر آئے اور پھر وہاں سے دائیں ہاتھ پر سڑک پر آگے بڑھتے چلے گئے قصبے سے کافی

ہٹ کر ایک پہاڑی چٹان پر لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا کیبن پرانا اور خستہ تھا کیبن کے باہر دو پہاڑی بکریاں بھی بندھی ہوئی تھیں۔

"یہ ہے جمالو کا گھر"۔۔۔۔ ماجو نے اس کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا کام کرتا ہے جمالو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"حکیم ہے۔ یہاں کے لوگوں کا جڑی بوٹیوں سے علاج کرتا ہے"۔۔۔۔ ماجو نے جواب دیا اور عمران نے کیبن کے سامنے جیپ روک دی۔

"مجھے اجازت دیں"۔۔۔۔ ماجو نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"تم نے صبح ہمیں اطلاع دینی ہے کہ تمہارا مہاراج واپس آیا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ماجو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر انہیں سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے کیبن کا دروازہ ویسے ہی بند تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا اس کے جسم پر مقامی لباس تھا وہ جیپ کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چونک پڑا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ الحمد و اللہ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مجھ گناہ گار کی دعا قبول کر ہی لی مجھے بڑی حسرت تھی کہ کوئی مسلمان ملے تو اس سے دعا سلام ہو سکے آیئے اندر آیئے"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کیبن دو بڑے کمروں پر مشتمل تھا ایک کمرے میں دری بچھی ہوئی تھی اور گاؤ تکیئے رکھے ہوئے تھے ایک طرف پرانا سا صندوقچہ رکھا ہوا تھا دری اور گاؤ تکیوں کے غلاف صاف ستھرے تو تھے لیکن بیحد خستہ اور پرانے ہو رہے تھے۔

"آپ لوگ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے دودھ لے آتا ہوں"۔ ادھیڑ عمر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کر چند باتیں کر لیں پھر آپ کا جو جی چاہے لے آنا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر نے اثبات میں سرہلا دیا اور عمران کے ساتھ دری پر بیٹھ گیا جبکہ عمران کے ساتھی اور نندنی بھی ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔

"آپ کا پورا نام کیا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا نام جمال دین ہے لیکن یہاں کے کافر لوگ دین کا لفظ نہیں بولتے اور مجھے حکیم جمالو کہتے ہیں آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں"۔۔۔ حکیم جمال دین نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں صالحہ، جوزف اور جوانا ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے جبکہ یہ لڑکی چانگ کی رہنے والی ہے

اس کا نام نندنی ہے"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں کوئی کام ہے مجھ سے۔ لیکن میں تو غریب آدمی ہوں"۔۔۔ حکیم جمال دین نے پاکیشیا کا نام سن کر مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کے پاس تو صرف اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس پورے قصبے میں صرف آپ کا واحد گھرانا مسلمان ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ صرف ہم دو میاں بیوی مسلمان ہیں ہمارا ایک بیٹا ہے جو اپنے بیوی بچوں سمیت شوگران کے دارالحکومت میں ملازم ہے اس نے تو کئی بار کہا ہے کہ ہم یہاں سے وہاں اس کے پاس آ جائیں لیکن ہم یہاں سے جانا نہیں چاہتے کیونکہ ہمارے آباؤاجداد بھی یہیں رہتے رہے ہیں"۔۔۔ حکیم جمال دین نے اپنے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ مسلمان کیسے ہوئے اور کب ہوئے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہاں بیس پچیس سال پہلے ایک بزرگ تشریف لائے تھے وہ پہاڑیوں میں کسی بزرگ سے ملنے جا رہے تھے وہ ہمارے پاس ٹھہرے تھے ان کا اخلاق و کردار دیکھ کر ہمیں اسلام سے دلچسپی پیدا ہوئی اور پھر ہم انہی بزرگ کے ہاتھوں پر ہی اسلام لے آئے وہ بزرگ واپسی میں

یہاں آئے اور چھ ماہ تک رہے تھے حکمت بھی مجھے انہوں نے ہی سکھائی تھی اب وہ فوت ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک سرکاری تنظیم سے ہے چانگ میں سفلی دنیا سے متعلق ایک آدمی زپالا رہتا ہے اس نے سفلی قوتوں کی مدد سے پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے خلاف سازش کرنے کی کوشش کی تو ہمیں اس کے مقابلے پر بھیجا گیا اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی اور ہمیں اس زپالا پر فتح ہوئی زپالا کی تمام شیطانی طاقتیں اس کا ساتھ چھوڑ گئیں اور وہ وہاں سے فرار ہو کر یہاں ایک آدمی مہاراج سنگرام کے پاس پہنچا یہ نندنی بھی اس کی طاقت تھی اس نے ہمیں بتایا کہ وہ یہاں آیا ہے چنانچہ نندنی کی رہنمائی میں ہم یہاں پہنچے ہیں لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ سنگرام اور زپالا دونوں خچروں پر بیٹھ کر کہیں گئے ہیں اور رات کو یا کل صبح ان کی واپسی ہو گی ہمیں کھانے پینے کے معاملے میں بیحد محتاط رہنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک مسلمان گھرانا موجود ہے تو ہم یہاں آپ کے پاس آ گئے اب ہم رات آپ کے پاس گزاریں گے اور آپ ہی ہمارے لئے کھانے کا بندوبست کریں گے رقم کی فکر آپ مت کریں وہ ہمارے پاس موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے اور جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر حکیم جمال دین کی طرف بڑھا دی۔

"کیا آپ واقعی مسلمان ہیں"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے ہونٹ

چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں کیوں یہ بات آپ نے کیوں پوچھی"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر آپ واقعی مسلمان ہیں تو آپ کو یہ رقم دیتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی ایک مسلمان کے گھر مہمان آئے اور مسلمان مہمان سے رقم لے یہ آپ نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ مجھے تکلیف دی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں غریب آدمی ہوں لیکن غریب ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مہمانوں کو کھانا بھی نہیں کھلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس نے مجھے بہت کچھ دیا ہے"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں کہ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے امید ہے آپ معاف کر دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اسے واقعی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے حکیم جمال دین سے اس موقع پر رقم کا ذکر کر کے اس کی توہین کی ہے۔

"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ واقعی مسلمان ہیں کیونکہ یہ بھی مسلمان کی نشانی ہے کہ وہ اپنی غلطی فوراً تسلیم کر لیتا ہے آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سجدے کا حکم دیا تو اس نے انکار کر دیا اور ایسا کرنے پر اس نے معافی مانگنے اور اپنی غلطی کا اقرار کرنے کی بجائے متکبرانہ رویہ اختیار کیا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرا دیا گیا لیکن جب حضرت آدم سے جنت میں ممنوعہ

شجر کا پھل کھانے کی غلطی ہوئی تو انہوں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطی کی معافی مانگ لی اور جس طرح شیطان نے جواز پیش کرنے کی کوشش کی تھی اس طرح کا کوئی جواز پیش نہ کیا یہ واقعی مسلمان کی سرشت ہے کہ وہ غلطی کو فوراً تسلیم کر کے معذرت کر لیتا ہے اور گناہ کا ازالہ کر کے اس سے توبہ کر لیتا ہے غلطی کو محسوس کرنے کے بعد اس پر اڑ جانا اور اس کے لئے جواز بنانا شیطانی فعل ہے بہرحال آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"۔ حکیم جمال دین نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسلمان واقعی غیرت مند ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے باہر جانے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ زیالا واپس آئے گا ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں آگے چلا گیا ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہ تو سنگرام سے ملاقات ہو گی تب ہی معلوم ہو سکے گا کہ وہ کہاں گیا ہے اور اسی لئے میں یہاں رکنے پر مجبور ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد حکیم جمال دین اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا طباق تھا جس پر رومال ڈالا گیا تھا اس طباق کے اوپر ایک اور طباق تھا اس پر بھی رومال ڈالا گیا تھا اس نے دونوں طباق دری پر رکھ دیئے۔

"تم دونوں عورتیں اندر میری بیوی کے پاس چلی جاؤ اور وہاں بیٹھ

کر کھانا کھاؤ۔ اسے بھی تم لوگوں سے ملنے کا بے حد شوق ہے"۔ حکیم نے صالحہ اور نندنی سے کہا۔ تو وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پھر حکیم جمال دین کے ساتھ ہی کمرے سے باہر چلی گئیں تھوڑی دیر بعد حکیم جمال دین واپس آیا تو اس نے پانی کا گھڑا اٹھایا ہوا تھا اس نے گھڑا رکھا اور پھر واپس جا کر وہ جگ اور گلاس لے آیا۔

"آیئے جناب بسم اللہ کیجئے"۔۔۔۔ جمال دین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں طباقوں سے رومال ہٹائے تو ایک طباق میں موٹی موٹی جو کی روٹیاں تھیں جبکہ دوسرے طباق میں بھنا ہوا بکری کا گوشت تھا کھانا واقعی بے حد لذیذ تھا اور انہیں بھی مسلسل سفر کی وجہ سے خاصی بھوک لگی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ عمران کو نفسیاتی طور پر بھی اطمینان تھا کہ کھانا مسلمان کے ہاتھ کا پکا ہوا ہے اور حلال ہے اس لئے سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پھر سب نے کھانے کی لذت کی تعریف کی اور حکیم جمال دین کا شکریہ ادا کیا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر کرم ہے جناب کہ اس نے میرے ہاں اپنی رحمت بھیجی ہے۔ مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں"۔۔۔۔ جمال دین نے کہا اور خالی طباق اٹھا کر واپس چلا گیا تھوڑی دیر بعد چائے کے برتن آ گئے اور ان سب نے ایک ایک کپ چائے کا پیا اسی دوران صالحہ اور نندنی بھی واپس آ گئیں۔

"نندنی مسلمان ہونا چاہتی ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا اپنی مرضی سے یا"---- عمران نے کہا۔

"میں اپنی مرضی سے مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ بی بی نے مجھے اسلام کے متعلق بتا دیا ہے اور ان کی باتیں سن کر اور ان کا اخلاق دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اسلام ہی دین فطرت ہے"۔ نندنی نے جواب دیا۔

"الحمد اللہ حکیم صاحب۔ بسم اللہ کیجئے۔ آپ بزرگ ہیں"۔ عمران نے حکیم جمال دین سے کہا تو حکیم جمال دین کے چہرے پر یکلخت اس قدر مسرت کے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے اچانک بیٹھے بٹھائے ہفت اقلیم کا خزانہ مل گیا ہو۔

"بیٹی اگر تم اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہونا چاہتی ہو تو یہ ہم سب کے لئے واقعی خوشخبری ہے اور تمہارے لئے خوش بختی اور سعادت ہے لیکن پھر تمہیں پہلے غسل کرنا ہو گا آؤ میرے ساتھ"۔ حکیم جمال دین نے کہا اور نندنی کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ صالحہ وہیں بیٹھ گئی۔

"عمران صاحب۔ بیگم حکیم جمال دین جنہیں یہاں سب بی بی کہتے ہیں وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"---- صالحہ نے عمران سے کہا۔

"کیا بات کرنا چاہتی ہیں وہ"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو ان سے پوچھا ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے براہ راست بات کریں گی"---- صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے وہ کہیں۔ بہرحال وہ بزرگ خاتون ہیں میری ماں کے برابر ہیں"---- عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر آئیے"---- صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں حکیم صاحب آ جائیں پھر"---- عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد حکیم جمال دین اندر داخل ہوئے تو ان کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر خاتون بھی اندر آئی جس نے سر اور جسم پر موٹی چادر سی لپیٹ رکھی تھی۔ ان کے پیچھے نندنی تھی۔

"یہ میری بیوی ہے تم سے باتیں کرنا چاہتی ہے اس لئے میں اسے ساتھ لے آیا ہوں"---- حکیم جمال دین نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اس کے اٹھتے ہی اس کے سب ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے بیٹھیں۔ بیٹھ جائیں"---- حکیم جمال دین نے سب کو اٹھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیٹے تم نے خوامخواہ اٹھنے کی تکلیف کی۔ بیٹھو"---- بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔

"پہلے آپ نندنی کو مسلمان کر لیجئے پھر باتیں ہوں گی"---- بی بی نے خاوند سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہوں نے نندنی کو بسم اللہ پڑھا کر کلمہ طیبہ یاد کرا کے کئی بار دوہرا دیا۔ سب نے اسے باری باری مبارک باد دی۔

"اب تم اسے باقی باتیں سمجھا دینا"---- حکیم جمال دین نے اپنی بیوی سے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران بیٹے۔ میں نندنی کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں"۔۔۔۔ بی بی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اگر نندنی رہنا چاہتی ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے یہ تو ویسے بھی آزاد اور خود مختار ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو رضامند ہے لیکن تمہاری اجازت بھی ضروری تھی۔ بہرحال اب نندنی ہمارے پاس رہے گی یہ بات تو طے ہو گئی میں ایک سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے بتایا گیا کہ تم زپالا کے پیچھے یہاں آئے ہو اور اب بھی تم زپالا اور سنگرام کی واپسی کا انتظار کر رہے ہو"۔ بی بی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ آپ کو درست بتایا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زپالا تو اب واپس نہیں آئے گا وہ تو تم سے فرار ہو کر یہاں سنگرام کے پاس آیا ہے اور سنگرام اسے ساتھ لے کر پہاڑیوں میں رہنے والے ایک ہاکانی راتھے کے پاس لے گیا ہے زپالا تو مجسم شیطان تھا البتہ راتھے اس سے کم حیثیت کا مالک ہے لیکن راتھے کے پاس ایک انتہائی خوفناک طاقت ہے جسے جافنا کی موٹھ کہتے ہیں اور زپالا کا اس کے پاس جانے کا اصل مقصد یہی ہے کہ وہ اس کی مدد سے تم پر جافنا کی موٹھ کا وار کرانا چاہتا ہے تاکہ تم پر یقینی ہلاکت کا وار کرا سکے"۔۔۔۔ بی بی نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بی بی مسکرا دی۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم صرف مردوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے عورتیں بھی اس کی رحمت اور اس کے کرم سے یکساں مستفید ہوتی ہیں۔ میں چانگ کے صوفی عفاف جیسی نہ سہی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا کرم ہے"۔۔۔۔ بی بی نے کہا تو عمران بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا مجھ پر کرم ہے اور میں اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ وہ قدم قدم پر میری رہنمائی کے لئے آپ جیسی شخصیتوں سے مجھے ملوا دیتا ہے اور یہاں آنے کے بعد میں ذہنی طور پر واقعی بے حد پریشان تھا کیونکہ آگے مجھے کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا اور آپ کے متعلق تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اور نہ ہی حکیم صاحب نے اب تک کوئی بات کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"حکیم صاحب کو ایسی باتوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج سے پہلے کبھی ایسی باتیں کی ہیں لیکن آج مجھے حکم دیا گیا ہے اس لئے مجبوراً مجھے زبان کھولنی پڑی ہے میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں اسے پلے باندھ لو تمہارا اصل دشمن زپالا نہیں ہے بلکہ تمہارا اصل دشمن کافرستان کا کرنل سورگ ہے تم زپالا کو ہلاک کر دو گے تو وہ اس جیسے اور کسی زپالا کو تمہارے مقابل لے آئے گا تم کس کس سے لڑتے پھرو گے اس لئے تم اپنا ہدف کرنل سورگ کو بناؤ اس

کو یا تو عہدے سے ہٹوا دو یا اس کا خاتمہ کرا دو اس کے بعد تمہیں اس انداز میں کسی سے نہ لڑنا پڑے گا پھر تم اپنا وہی کام کرتے رہنا جو اب تک کرتے آ رہے ہو"۔۔۔۔ بی بی نے کہا۔

"آپ کی باتیں درست ہیں بی بی۔ میں بھی اس بات کو سمجھتا ہوں لیکن جب تک کوئی مشن نہ ہو اس وقت تک کسی کی ہلاکت قتل کے مترادف ہے۔ البتہ اسے عہدے سے ہٹوانے والی بات ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے بھی طویل عرصہ چاہئے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل دی ہے تم اسے استعمال تو کر سکتے ہو۔ تم براہ راست نہ سہی بلا واسطہ طور پر تو یہ کام کر سکتے ہو"۔۔۔۔ بی بی نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ آپ ذرا اس بات کی وضاحت کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

"زیالا جس کے پاس گیا ہے اس کا نام راتھے ہے وہ انتہائی تجربہ کار اور سمجھدار آدمی ہے اگر تم اسے کہہ دو کہ وہ کرنل سورگ کو راستے سے ہٹا دے تو تم آئندہ زیالا کے مقابلے پر نہیں آؤ گے تو مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری بات مان لے گا"۔۔۔۔ بی بی نے کہا۔

"لیکن پھر تو مجھے زیالا کو چھوڑ کر واپس جانا ہو گا اور میں یہ کام نہیں کرنا چاہتا کیونکہ زیالا حد درجہ کمینہ فطرت آدمی ہے اس نے بعد میں انتقامی کارروائی ضرور کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم زیالا اور راتھے کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ زیالا اور راتھے دونوں شیطان کے پجاری ہیں یہ تمہارے خلاف کام کرتے رہیں گے لیکن کرنل سورگ کے خلاف تم انہیں استعمال کر سکتے ہو اس کے بعد بے شک تم اپنا ہاتھ روک لینا پھر باقی کام صالحہ کر لے گی"۔ بی بی نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"میں۔ میں کیا کام کروں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"میں تمہیں سب سمجھا دوں گی۔ تمہیں خاص طور پر عمران کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس لئے کہ جو کچھ تم نے کرنا ہے وہ عمران نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کہتی ہیں ویسے ہی ہو گا بی بی۔ مجھے تو اپنے مشن سے دلچسپی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو صبح راتھے کا آدمی تمہیں لینے آئے گا تم اپنے ساتھیوں سمیت اس کے ساتھ چلے جانا اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا۔ اللہ تعالیٰ تم پر کرم کرے گا۔ نندنی البتہ میرے پاس رہے گی"۔۔۔۔ بی بی نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس کے اٹھتے ہی عمران بھی کھڑا ہو گیا اور سب ساتھی بھی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ حکیم جمال دین بھی اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھیں۔ کیوں مجھے شرمندہ کرتے ہیں۔ آؤ صالحہ اور نندنی۔ تم میرے ساتھ آ جاؤ تم نے میرے ساتھ ہی سونا ہے"۔ بی بی نے صالحہ اور نندنی سے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر کمرے سے

باہر چلی گئی۔

"حکیم صاحب۔ آپ کی بیگم تو اللہ والی ہیں آپ نے ذکر ہی نہیں کیا"۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ اٹھتے ہوئے حکیم صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپی بی نے آج سے پہلے کبھی اس طرح اپنی روحانیت کا کھل کر مظاہرہ نہیں کیا اس لئے میں نے بھی کبھی کوئی بات نہیں کی بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کوئی بات بن گئی مہاراج"۔۔۔۔ سنگرام نے زپالا سے مخاطب ہو کر کہا۔ صبح کا وقت تھا اور وہ دونوں اکیلے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کو ان کی ملاقات نہ ہو سکی تھی۔

"کیا بتاؤں سنگرام۔ قسمت کی باتیں ہیں۔ بہرحال میں نے راتھے کو اپنا گرو مان لیا ہے۔ اب میں ان کا چیلا ہوں"۔۔۔۔ زپالا نے قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔

"کیا مہاراج راتھے نے خود خواہش ظاہر کی تھی"۔۔۔۔ سنگرام نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے اپنی شکتیاں واپس نہ ملتیں۔ اس لئے ایسا ہونا ضروری تھا"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"لیکن مہاراج تم تپسیا کر کے بھی تو اپنی شکتیاں واپس لے سکتے تھے"۔ سنگرام نے کہا۔

"دو باتیں سنگرام۔ ایک تو یہ کہ مجھے بہت طویل عرصہ چاہئے تھا
کے ذریعے شکتیاں واپس لینے کے لئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ
پاکیشائی میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں جبکہ راتھے کو گردمان کر میں نے
دونوں کام اکٹھے کر لئے ہیں۔ اب میری حفاظت راتھے کی ذمہ داری
بن گئی اور دوسری بات یہ کہ اب میری شکتیاں سفلی دنیا کے قانون
کے مطابق راتھے کو مل جائیں گی اور راتھے نے مجھے وچن دیا ہے کہ
یہ ساری شکتیاں مجھے واپس کر دے گا اور میری حفاظت بھی میرے
دشمنوں سے کرے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا ہے"۔
زیالا نے کہا۔

"دشمنوں کا کیا ہو گا"---- سنگرام نے کہا۔

"راتھے کو یقین ہے کہ وہ اپنی عقل استعمال کر کے انہیں میرے
راستے سے ہٹا دے گا اور اس نے وچن دیا ہے کہ اگر یہ لوگ میرے
راستے سے اس کی مرضی کے مطابق نہ ہٹے تو پھر وہ ان پر خود ہی جادو
کی موٹھ چلا دے گا۔ اس لئے میں مطمئن ہوں کہ اب یہ لوگ میرے
راستے سے ہٹ جائیں گے"---- زیالا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی عقلمندی سے کام لیا ہے مہاراج۔ لیکن
ہے یہ بے عزتی کی بات کہ تم جیسا مہان مہاراج اس راتھے کا چیلا بن
جائے"---- سنگرام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میری شکتیاں مجھے مل جائیں پھر دیکھنا کہ اس ہاکانی راتھے
کے ساتھ میں کیا کرتا ہوں۔ ہمیں شیطان نے خود حکم دیا ہوا ہے کہ

جس قدر ہو سکے دھوکہ فریب سے کام لیا جائے"---- زیالا نے
آہستہ سے کہا تو سنگرام کا چہرہ کھل اٹھا۔

"پھر ٹھیک ہے مہاراج زیالا۔ پھر واقعی ٹھیک ہے"---- سنگرام
نے کہا تو زیالا بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈونگ کارو گیا ہوا ہے تاکہ ان پاکیشائیوں کو جو تمہارے گھر پہنچ
گئے ہیں یہاں لے آئے گا"---- زیالا نے کہا تو سنگرام چونک پڑا۔

"میرے گھر"---- سنگرام نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ میرا پیچھا کرتے ہوئے تمہارے گھر پہنچ گئے ہیں"۔ زیالا
نے کہا۔

"لیکن انہیں کس طرح معلوم ہو گیا کہ تم میرے پاس آئے ہو"۔
سنگرام نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ بات مہاراج راتھے نے بتائی ہے۔ میں تو خالی ہوں اس لئے مجھے
تو معلوم نہیں ہو سکتا البتہ تم اپنی شکتی کے ذریعے باقی حالات معلوم کر
سکتے ہو"---- زیالا نے کہا تو سنگرام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں۔ تم یہیں بیٹھو"---- سنگرام
نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ زیالا نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ سنگرام اپنی شکتی کو اس
کے سامنے نہیں بلانا چاہتا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا لیکن ظاہر
ہے اس وقت وہ بے بس تھا کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد
سنگرام واپس آیا تو اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"کیا معلوم ہوا ہے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔
"کمباگا کو ختم کر کے تمہارے دشمن سیاہ وادی کی طرف بڑھ رہے تھے کہ تمہاری طاقت نندنی انہیں مل گئی۔ نندنی نے انہیں بتایا کہ تم کارو قصبے گئے ہوئے ہو۔ پھر نندنی انہیں ساتھ لے کر کارو پہنچی۔ یہاں وہ میرے مکان میں پہنچے وہاں میرے ملازم ماجو سے ان کی ملاقات ہوئی لیکن انہوں نے وہاں کچھ کھانے پینے سے انکار کر دیا۔ ماجو کو چونکہ ان کی اصل حقیقت کا علم نہ تھا اس لئے ماجو نے انہیں بتایا کہ کارو میں ایک مسلمان گھرانہ موجود ہے وہ ماجو کو ساتھ لے کر وہاں چلے گئے۔ وہاں انہوں نے کھانا کھایا اور رات گزاری اور سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ نندنی مسلمان ہو گئی ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔
"نندنی مسلمان ہو گئی ہے۔ اوہ۔ یہ تو واقعی بڑی خبر ہے۔ کاش ایسا نہ ہوتا"۔۔۔۔ زپالا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں اور ظاہر ہے اس کی سزا بھی تمہیں ملے گی کیونکہ ایسا تمہ ی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔
"اب تو جو سزا بھی ملے گی بھگتنی پڑے گی۔ جو شخص شکست کھا جائے ظاہر ہے ساری سزائیں اسے ہی بھگتنا پڑتی ہیں"۔۔۔۔ زپالا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔
"ایک بات اور بھی معلوم ہوئی ہے زپالا۔ اور یہ بات مجھے پہلی بار معلوم ہوئی ہے کہ اس حکیم جمالو کی بیوی کے پاس بھی روشنی کی طاقتیں موجود ہیں اور وہ تمہارے دشمنوں سے باتیں بھی کرتی رہی ہے

میری شکتی یہ باتیں تو نہیں سن سکی لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ باتیں بہرحال تمہارے اور میرے خلاف ہیں"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔
"گرو راتھے میری حفاظت کی ذمہ داری لے چکا ہے اور گرو راتھے بہرحال اس علاقے کا مہان شکتی وان ہے اس لئے تمہارے چھوٹے سے قصبے کی ایک عورت گرو راتھے کے خلاف کیا کر سکتی ہے۔ اس بارے میں مجھے کوئی فکر نہیں ہے"۔۔۔۔ زپالا نے جواب دیا تو سنگرام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اگر تم اجازت دو تو میں واپس چلا جاؤں"۔۔۔۔ سنگرام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"کیوں۔ تم ابھی کیوں جانا چاہتے ہو کیا میرے دشمنوں کی آمد سے ڈر گئے ہو یا اس عورت نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے"۔ زپالا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہارے دشمنوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور رہی وہ عورت تو وہ تو طویل عرصے سے کارو میں رہ رہی ہے۔ اس نے آج تک میرے معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی۔ اب کیا کرے گی۔ میں تو اس لئے واپس جانا چاہتا ہوں کہ اب میری یہاں ضرورت نہیں رہی"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔
"نہیں تم میرے ساتھ رہو گے۔ جب میں شکتیاں واپس حاصل کر لوں گا تو ہم اکٹھے ہی واپس جائیں گے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔
"پھر یہ وچن دو کہ تم گرو راتھے سے کہہ کر مجھے بھی ان باتوں میں

شامل کرو گے جو تمہارے دشمنوں اور تمہارے اور گرو راتھے کے درمیان ہوں گی"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا تو زیالا نے وعدہ کر لیا تو سنگرام مطمئن ہو گیا شاید اس طرح اس کی انا کو تسکین پہنچ سکتی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت خچروں پر سوار ہو کر تیزی سے تنگ پہاڑی راستوں پر سفر کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سب سے آگے کچھ فاصلے پر اس ہاکائی کا خچر تھا جو گرو راتھے کی طرف سے ان کے پاس بھیجا گیا تھا۔ اس نے اپنا نام ڈونگ بتایا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر عمران اور صالحہ کے خچر برابر چل رہے تھے جبکہ اس سے پیچھے جوزف اور جوانا بھی مضبوط خچروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ خچر ڈونگ سنگرام کے احاطے سے خود ہی لے آیا تھا جبکہ وہ جس خچر پر سوار تھا وہ گرو راتھے کا خچر تھا جس پر سوار ہو کر ڈونگ کاروتک پہنچا تھا۔

"تمہیں بی حکیمن صاحبہ نے کوئی خاص نسخہ بھی بتایا ہے"۔ عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بی حکیمن۔ تمہارا مطلب بی بی سے ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ صالحہ کو سب کچھ بتا دیں گی۔ میرا تو خیال ہے کہ سونا بنانے کا نسخہ بتایا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"انہوں نے یہی بتایا ہے کہ عمران بہت نیک نوجوان ہے اس کی حفاظت ضروری ہے کیونکہ ہاکانی لڑکیاں بیحد خوبصورت اور پرکشش ہوتی ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو واپسی پر ایک کو ساتھ لے جانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تاکہ صفدر سے تصدیق کی جا سکے کہ کیا واقعی ایسا ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اور اگر صفدر کو پسند آ گئی تو"۔۔۔۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر یہ طے ہو جائے گا کہ صفدر میں حس جمال ہے ہی نہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"جولیا سے مقابلہ نہیں ہو سکتا ہاکانی لڑکیوں کا"۔۔۔۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضرور ہو سکتا ہے بشرطیکہ کوئی ہاکانی لڑکی اس قابل ہو سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بن جائے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے

سادہ سے لہجے میں کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تو آپ جولیا کو اس لئے پسند کرتے ہیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ کیوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں جولیا کو پسند کرتا ہوں"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اسے پسند نہیں کرتے"۔۔۔۔ صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پسند کرنا اور بات ہے اور پسند آنا اور بات ہے"۔۔۔۔ پسند کرنا کا مطلب ہوتا ہے چھانٹنا' انتخاب کرنا' جبکہ پسند آنا کا مطلب ہوتا ہے کہ اچھا لگنا' مرضی کے موافق ہونا اور جولیا کے سلسلے میں پسند کرنا تو اس وقت استعمال ہو سکتا ہے جب بہت سی خواتین میں سے میں جولیا کا انتخاب کر لوں۔ یعنی باقاعدہ مقابلہ حسن منعقد ہو اور پھر اس میں سے میں پسند کروں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ الفاظ کا ہیر پھیر کر کے مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ سیدھی طرح بات کریں"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ پسند آنے کا محاورہ یہاں استعمال ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"مطلب وہی ہوا کہ جولیا آپ کو پسند آ گئی ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ انتہائی قابل اور باصلاحیت ڈپٹی چیف ہے۔ میں تو میں

پوری سیکرٹ سروس اسے پسند کرتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آخر آپ سیدھی بات کرنے میں گھبراتے کیوں ہیں۔ سیدھی طرح کہیں کہ آپ جولیا سے محبت کرتے ہیں اسے پسند کرتے ہیں۔ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"بہت فرق ہے مس صالحہ۔ محبت تو دنیاوی چیزوں سے کی جاتی ہے۔ بعض لوگ دولت سے محبت کرتے ہیں، بعض اقتدار سے، بعض قیمتی پتھروں سے، بعض پھولوں سے۔ محبت کا دائرہ تو بیحد وسیع ہے البتہ عشق کی بات دوسری ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ عشق کرتے ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے عشق کر سکتا ہوں۔ فارسی کا بڑا مشہور شعر ہے جس کا ترجمہ ہے کہ عشق پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب تک شمع نہیں جلتی پروانہ اس پر نچھاور ہونے کے لئے نہیں آتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"توبہ آپ کسی طرح بات نہیں کرنے دیتے۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ جولیا سے عشق نہیں کرتے۔ جولیا آپ سے کرتی ہے"۔ صالحہ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دوسرے کے دل کی بات میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ یہ بات تم جولیا سے پوچھ سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بے اختیار ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا۔

"چلو تم اپنے 'دل' سے پوچھ لو جو تمہارا جواب صفدر کے بارے میں ہو گا وہی جولیا کا میرے بارے میں ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو صفدر سے عشق نہیں کرتی۔ عشق تو ایک طرف۔ محبت بھی نہیں کرتی۔ وہ ہمارا ساتھی ہے اور بس"۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ یہی جواب جولیا کا ہو گا۔ بے شک پوچھ لینا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ جولیا کی بات چھوڑیں۔ اپنی بات کریں"۔۔۔۔ صالحہ بھی شاید ضد پر اتر آئی تھی۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر یہی بات صفدر سے پوچھی جائے تو وہ کیا جواب دے گا"۔۔۔۔ عمران نے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"صفدر کی بات چھوڑیں اپنی کریں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تو پھر تمہیں سچ سچ بتا دوں کہ مجھ سے محبت اور عشق کون کرتا ہے اور میں کس سے محبت اور عشق کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بتائیں"۔۔۔۔ صالحہ نے بھی چونک کر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جوانا مجھ سے محبت کرتا ہے جبکہ جوزف مجھ سے عشق کرتا ہے اور میں بھی جوزف سے عشق کرتا ہوں اور جوانا سے محبت۔ چاہو تو

ابھی آزمائش کر سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں جولیا کی بات کر رہی ہوں۔ آپ جوزف اور جوانا کو درمیان میں لے آئے"۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اگر میں جوزف سے کہوں کہ اس پہاڑی سے نیچے چھلانگ لگا دو تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ انکار کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ واقعی چھلانگ لگا دے گا میں نے دیکھا ہے کہ وہ واقعی آنکھیں بند کر کے تمہارے حکم کی تعمیل کرتا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"اسے عشق کہتے ہیں۔ عشق میں چوں چراں کی گنجائش نہیں ہوتی جبکہ جوانا سے اگر میں کہوں کہ وہ چھلانگ لگا دے تو وہ چھلانگ تو لگا دے گا لیکن پہلے مجھ سے پوچھے گا کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ یہ محبت ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا تو خیال ہے کہ اگر تم جولیا سے کہو کہ نیچے چھلانگ لگا دو تو وہ جوزف کی طرح بغیر کچھ پوچھے چھلانگ لگا دے گی"۔۔۔۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم صفدر کے کہنے پر ایسا کر سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی صفدر۔ آخر آپ مجھے صفدر کے ساتھ زبردستی نتھی کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ صفدر آپ کی باتوں سے چڑنے لگ گیا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہی عشق کی پہلی منزل ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"اصل بات تو تم بہرحال گول کر ہی گئیں کہ بی بی نے تمہیں کون سا نسخہ بتایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ چونک پڑی۔

"بی بی بہت سمجھدار خاتون ہیں۔ انہوں نے جو کچھ مجھے بتایا ہے اس پر میں حیران رہ گئی ہوں کہ اس قدر دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک ان پڑھ خاتون اس قدر ذہین بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا۔ آگے جانے والا ڈونگ اپنا خچر موڑ کر واپس آتا دکھائی دیا تو عمران اور صالحہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ تم واپس آ رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہاں سے گرو راتھے کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور میری جرات نہیں ہے کہ میں ان کے علاقے میں خچر پر بیٹھ کر جاؤں۔ اس لئے میں پیدل جاؤں گا البتہ آپ مہمان ہیں آپ کی مرضی۔ آپ چاہے میرے ساتھ پیدل چلیں یا خچروں پر بیٹھ کر جائیں"۔۔۔۔ ڈونگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خچر سے نیچے اتر آیا۔

"عقیدت کا لطف تو تب آتا کہ تم خچر کو کاندھے پر اٹھا کر چلتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خچر سے نیچے اتر

آیا تو ڈونگ بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران کے نیچے آتے ہی صالحہ جوزف اور جوانا بھی خچروں سے نیچے اتر آئے۔

"ہم عقیدت کی بنا پر نہیں بلکہ اس لئے پیدل چل رہے ہیں کیونکہ خچروں پر بیٹھے بیٹھے ہم تھک گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈونگ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے خچروں کو ہانکنا شروع کر دیا اور پانچوں خچر گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ وہ واقعی پہاڑی راستوں پر چلنے کے عادی تھے جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈونگ کی رہنمائی میں تنگ سے راستے پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر ایک چکر کاٹ کر وہ ایک پہاڑی سے نیچے اترے تو وادی میں انہیں ایک کونے میں ایک کافی بڑا دو منزلہ لکڑی کا کیبن نظر آنے لگ گیا۔

"یہ گرو راتھے کی رہائش گاہ ہے"۔۔۔۔ ڈونگ نے اس کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر وہ سب اس کیبن کے قریب پہنچ گئے۔

"آئیے۔ میں آپ کو مہمان خانے میں پہنچا دوں پھر گرو کی خدمت میں اطلاع دوں گا اور پھر وہ جیسے حکم دیں گے ویسا ہی ہو گا"۔ ڈونگ نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیبن کے عقبی طرف لے گیا۔ یہاں ایک دروازہ تھا جس کے بعد پہاڑی کے اندر ایک وسیع وعریض غار تھا جس میں باقاعدہ چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے میں انہیں خچر بندھے ہوئے نظر آ رہے تھے ایک کمرے میں دری بچھی ہوئی تھی۔

"آپ تشریف رکھیں میں ابھی آ رہا ہوں"۔۔۔۔ ڈونگ نے اس کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس دری پر بیٹھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد ڈونگ واپس آیا۔

"آئیے جناب۔ گرو آپ سے فوراً ملاقات کرنا چاہتے ہیں"۔ ڈونگ نے کہا تو عمران سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کیبن کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دری بچھی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بوڑھا سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گیروے رنگ کا لباس تھا۔ سر پر موجود بال کاندھوں سے نیچے تک تھے۔ چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا البتہ بڑی بڑی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے ساتھ ہی زیالا بیٹھا ہوا تھا اور زیالا کے ساتھ ایک لمبے قد کا دبلا پتلا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"آئیے آئیے۔ تشریف لائیے۔ میرا نام راتھے ہے اور یہ میرا چیلا زیالا ہے اور یہ اس کا ساتھی سنگرام"۔۔۔۔ اس بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا چیلا۔ لیکن میں نے تو سنا تھا کہ زیالا سفلی دنیا کا خود مہان گرو ہے"۔۔۔۔ عمران نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ پہلے یہ واقعی مہان گرو تھا۔ مجھ جیسا آدمی بھی اس کے چرن چھونے کو خوش قسمتی سمجھتا تھا۔ لیکن تمہارے ساتھ دشمنی نے اس سے سب کچھ چھین لیا اور یہ اب میری پناہ میں آ گیا ہے۔ اب یہ میرا

چیلا ہے۔ آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"میرا نام عمران ہے اور یہ میری ساتھی صالحہ اور یہ میرے ساتھی جوزف اور جوانا۔ آپ کا پیغام ملا تھا اس لئے ہم آ گئے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ہم سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ فرمائیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا مشن پورا ہو چکا ہے۔ زپالا اب اس قابل نہیں رہا کہ آپ کے خلاف کوئی کام کر سکے اور چونکہ اب یہ میرا چیلا ہے اس لئے میں اس کی جگہ وچن دیتا ہوں کہ آئندہ زپالا آپ کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ آپ زپالا کا پیچھا چھوڑ دیں"۔ راتھے نے کہا۔

"میں یا میرے ساتھی اپنی ذات کے لئے زپالا کے خلاف کام نہیں کر رہے۔ زپالا نے کافرستان کے کرنل سورگ کے کہنے پر پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف سازش کی ہے اور یہ شخص جب تک زندہ رہے گا۔ یہ ایسا کرتا رہے گا"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں وچن دیتا ہوں کہ یہ اب ایسا نہیں کرے گا"۔ راتھے نے کہا۔

"جب تک کافرستان کا کرنل سورگ زندہ ہے آپ کا وچن ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے زپالا اور اس جیسے ہزاروں لوگ کافرستان، ہاکان اور تابات میں موجود ہیں۔ کرنل سورگ زپالا نہ سہی کسی اور کو اس کام کے لئے استعمال کرے گا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں

کہ زپالا کو وزیراعظم کے سامنے جا کھڑا کریں تاکہ اسے صحیح معنوں میں احساس ہو سکے کہ اس کی سازش کا انجام کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کافرستان کے کرنل سورگ کے خلاف جو چاہے کرتے رہیں میں یا زپالا آپ کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنیں گے"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"ہم غیر متعلق آدمیوں کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتے اور ہمیں اس کی سرکاری طور پر اجازت نہیں ہے البتہ ہم انہیں ڈرا کر یہ باور کرا سکتے ہیں کہ وہ آئندہ سفلی دنیا کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنے سے باز رہیں اور انہیں ڈرانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ جسے سفلی دنیا کا سب سے بڑا آدمی سمجھتے ہیں اس کے متعلق انہیں معلوم ہو سکے کہ وہ بھی اس معاملے میں بے بس ہو چکا ہے ہاں البتہ یہ کام آپ کر سکتے ہیں تو کریں۔ ایسی صورت میں ہمیں زپالا اور آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو راتھے، زپالا اور سنگرام تینوں چونک پڑے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم کافرستان کے کرنل سورگ کو ہلاک کر دیں"۔ راتھے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں نے ہلاکت کی بات نہیں کی اور نہ میرا یہ مقصد ہے کہ آپ کے ذریعے کسی انسان کو چاہے وہ حاکم ہو یا کوئی عام آدمی ہلاک کرانے کی کوشش کروں۔ ہمارے دین کے مطابق ہر انسان کی موت اور

زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ کرنل کو اس کام سے باز رکھ سکیں تو ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ کے دھرم کے مطابق موت اور زندگی کا مالک آپ کا ایشور ہے تو پھر آپ زپالا کو کیسے ہلاک کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں زپالا کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو زپالا کو بے بسی کی حالت میں کافرستان کے کرنل سورگ کے سامنے کھڑا کرنا چاہتا ہوں اور بس"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کرنل سورگ کو ہلاک بھی نہیں کرنا چاہتے صرف ڈرانا چاہتے ہیں اگر وہ وقتی طور پر ڈر گئے مگر دوبارہ انہوں نے یہ کام شروع کر دیا تو پھر آپ کیا کریں گے"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ہم آپ کا یہ وہم نکال دیں تو"۔۔۔۔ راتھے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیسے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اگر ہم کافرستان کے کرنل سورگ رام کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیں تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائے تب بھی ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس طرح وہ وزیراعظم

کافرستان کی نظروں میں گر جائے گا اور پھر دوبارہ اس عہدے پر فائز نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"گرو مہاراج۔ یہ غلط ہے۔ کافرستان کے کرنل سورگ رام کو ہم کیوں مجبور کریں کہ وہ استعفیٰ دے۔ اس طرح تو پاکیشیا کا فائدہ ہو گا اور پاکیشیا بہرحال ہمارا دشمن ملک ہے"۔۔۔۔ زپالا نے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ اس کرنل کے استعفیٰ دینے سے کافرستان کی حکومت یا ملک کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایسے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور چونکہ کرنل سورگ رام کے سسر کا تعلق سفلی دنیا سے ہے اس لئے اس نے پاکیشیا کو تمہارے ذریعے سے قبضے میں کرنے کا منصوبہ بنایا ہے حالانکہ اس کی یہ سوچ بنیادی طور پر غلط ہے۔ ہمارا سیاست سے کیا تعلق۔ اور پھر مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ ابھی تو تمہیں وہاں لے جانے کی باتیں کر رہے ہیں لیکن اصل ان کی نیت تمہیں ختم کرنے کی ہے"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تو آپ گرو ہیں اور یہ لوگ اس وقت آپ کے سامنے موجود ہیں۔ آپ اپنی شکتیوں کو حکم دیں اور ان کا خاتمہ کرا دیں"۔ زپالا نے کہا۔

"تمہاری شکتیاں میری شکتیوں سے بھی طاقتور تھیں پھر تمہارا کیا حشر ہوا۔ میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں"۔۔۔۔ راتھے نے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہو گیا۔

"سنو۔ اگر میں کافرستان کے کرنل سورگ رام کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دوں تو کیا تم مزید کوئی کارروائی کئے بغیر واپس جانے کا وچن دیتے ہو"۔ راتھے نے کہا۔

"ہاں۔ میں وچن دیتا ہوں لیکن تمہیں بھی وچن دینا ہو گا کہ اگر کرنل سورگ رام نے استعفیٰ نہ دیا تو تم زیپالا کو ہمارے حوالے کر دو گے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ راتھے نے کہا اور پھر عمران نے اس کی مرضی کے مطابق باقاعدہ وچن دیا اور راتھے نے بھی۔ پھر راتھے نے دونوں ہاتھوں سے زور سے تالی بجائی تو کیبن کا دروازہ کھلا اور ڈونگ اندر داخل ہوا۔

"ڈونگ۔ چندر کا مجسمہ لے آؤ"۔۔۔۔ راتھے نے ڈونگ سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈونگ واپس مڑ گیا۔

"گرو مہاراج"۔۔۔۔ زیپالا نے ایک بار پھر احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو زیپالا۔ اب تم میرے چیلے ہو اور کسی چیلے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے گرو کے کام میں مداخلت کرے"۔۔۔۔ راتھے نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"گرو مہاراج۔ جو کچھ آپ کرنے جا رہے ہیں اس کا نتیجہ بیحد بھیانک نکلے گا۔ کافرستان، ہاکان، ناپال اور تابات میں بے شمار مہان شکتیوں کے لوگ موجود ہیں اور وہ سب کافرستان سے عقیدت رکھتے

ہیں انہیں فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کافرستان کے ایک بڑے حاکم کو آپ نے جبراً استعفیٰ دینے پر مجبور کیا ہے تو وہ سب اس حاکم کی پشت پر جمع ہو جائیں گے اور ہمارے خلاف ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ شیطان بھی آپ کی اس بات کو پسند نہ کرے۔ اس لئے آپ یہ کام نہ کریں۔ جہاں تک میرا مسئلہ ہے تو آپ میری فکر نہ کریں میں مزید تپسیا کے لئے ابھی یہاں سے چلا جاتا ہوں۔ یہ لوگ مجھے نہ پا سکیں گے"۔۔۔ زیپالا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میری شاگردی سے باہر جانا چاہتے ہو۔ پھر میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار نہ رہوں گا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"آپ اب میری فکر نہ کریں جو کچھ آپ کرنے جا رہے ہیں وہ کافرستان کے مفاد کے خلاف ہے اور میں یہ بات برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے آزاد کر دیں۔ میں جانوں اور میرے دشمن"۔ زیپالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو ایسے ہی سہی۔ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور ڈونگ ایک سفید رنگ کا چھوٹا سا مجسمہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ یہ مجسمہ ایک بدشکل عورت کا تھا جس نے ایک ہاتھ میں دنیا کو تھاما ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ پنجے کی طرح دنیا کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ اسے واپس لے جاؤ"۔ راتھے نے ڈونگ سے کہا اور ڈونگ سرہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"دیکھو زیالا اور سنگرام۔ چونکہ تم دونوں میرے مہمان ہو اور میری چھت کے نیچے موجود ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم یا تمہارے دشمن یہاں کسی قسم کی کوئی کارروائی کریں۔ اس لئے میں تم دونوں کو واپس کارو پہنچا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام"۔ راتھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر زیالا اور سنگرام کی طرف بڑھا دیئے اور پھونک مار دی۔ دوسرے ہی لمحے ان دونوں کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا اور چند لمحے نظر آنے کے بعد دھواں یکلخت غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی زیالا اور سنگرام دونوں غائب ہو چکے تھے۔

"میں نے انہیں کارو پہنچا دیا ہے اب تم جس طرح کا چاہو ان کے ساتھ سلوک کرو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔۔۔ راتھے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے ہمیں بلوایا تھا ہم آ گئے تھے۔ اب اگر تم سے کچھ نہیں ہو سکتا تو ہم واپس چلے جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوزف اور جوانا بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن صالحہ اسی طرح بیٹھی رہی۔

"تم سب جاؤ۔ میں ابھی یہی رہوں گی"۔۔۔ صالحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران جوزف اور جوانا تینوں چونک پڑے۔ راتھے کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب"۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی میرا مطلب ہے"۔۔۔ صالحہ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لڑکی تم یہاں نہیں رہ سکتی۔ تمہیں واپس جانا ہو گا"۔ راتھے نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ابھی واپس نہیں جاؤں گی۔ اگر تم مجھے زبردستی نکال سکتے ہو تو نکال دو"۔۔۔ صالحہ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"صالحہ تم کیا چاہتی ہو"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی میں چاہتی ہوں۔ تم جاؤ۔ میں بعد میں آ جاؤں گی"۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"تم یہاں رہ کر کیا کرنا چاہتی ہو"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ صالحہ کیوں وہاں رہنے پر ضد کر رہی ہے۔

"کچھ نہیں۔ میں بس یہاں رہنا چاہتی ہوں"۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"میں کہہ رہا ہوں تمہیں جانا ہو گا۔ تم یہاں نہیں رہ سکتی"۔ راتھے نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں رہ سکتی۔ میں رہوں گی"۔۔۔ صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کب تک یہاں رہنا چاہتی ہو"۔۔۔ راتھے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کم از کم سات دن اور زیادہ سے زیادہ جب تک میری مرضی آئے گی"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم یہاں رہو"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے یہ میری مرضی ہے اور میں اپنی مرضی کروں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔

"آؤ جوزف اور جوانا۔ ہم تو چلیں"۔۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ اسے ساتھ لے کر جاؤ۔ اسے اٹھا کر میرے کیبن سے باہر لے جاؤ۔ اسے باہر لے جاؤ"۔۔۔۔ راتھے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"تم بوڑھے آدمی ہو۔ اس لئے تجربہ کار ہی ہو گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ عورت کی ضد مشہور ہوتی ہے۔ اب اگر صالحہ نے ضد کر ہی لی ہے تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ رہنے دو اسے یہاں"۔۔۔۔ عمران نے کچھ کچھ صورت حال کو سمجھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ نہیں رہ سکتی۔ چلو اس طرح ہے کہ یہ باہر مہمان خانے میں رہے لیکن یہ یہاں سے تمہارے ساتھ ہی باہر جائے گی"۔ راتھے نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں باہر نہیں جاؤں گی۔ سمجھے۔ تم میں اگر ہمت ہے تو مجھے اٹھا کر باہر پھینکوا دو۔ بس میں نے کہہ دیا ہے کہ میں یہاں سے باہر نہیں جاؤں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"دیکھو لڑکی۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں باہر چلی جاؤ۔ ورنہ میری ساری عمر کی محنت رائیگاں چلی جائے گی۔ تم جو چاہو میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ اس بار راتھے نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے اب ساری بات سمجھ میں آ گئی تھی۔ حکیم جمال دین کی بیوی بی بی نے یقیناً صالحہ کو یہ سب کچھ سمجھا کر بھیجا ہو گا اور صالحہ کی یہاں موجودگی شاید سفلی دنیا کے اس آدمی کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی تھی اور یقیناً کسی وجہ سے وہ اسے خود باہر نہ نکال سکتا تھا اس لئے وہ پھنس گیا تھا۔

"ایک شرط پر میں باہر چلی جاؤں گی کہ اگر تم کافرستان کے کرنل سورگ رام کا خاتمہ کرا دو اور اس کا ثبوت بھی مہیا کر دو۔ ورنہ نہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"کیا تم وچن دیتی ہو کہ پھر تم خود باہر چلی جاؤ گی"۔۔۔۔ راتھے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں وچن دیتی ہوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو راتھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بیٹھو۔ تم بھی بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔ راتھے نے اپنے ہاتھ سے پیشانی پر ابھر آنے والے پسینے کے قطرے صاف کرتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت انتہائی بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں ہے۔

"اگر میں کرنل سورگ رام کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دوں تو پھر تمہارا کام چل نہیں جائے گا"۔۔۔۔ راتھے نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

"نہیں۔ میں اس کا خاتمہ چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"صالحہ۔ استعفٰی سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خاموش رہو۔ یہ میرا اور راتھے کا مسئلہ ہے۔ تمہارا نہیں ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔ راتھے نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو کیبن کا دروازہ کھلا اور ڈونگ اندر داخل ہوا۔

"ڈونگ جافتا کی موٹھ تیار کر کے لے آؤ"۔۔۔۔۔ راتھے نے ڈونگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہاراج"۔۔۔۔ ڈونگ نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ جاؤ اور جلدی آؤ"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو ڈونگ سرہلاتا ہوا مڑا اور کیبن سے باہر چلا گیا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ایسا کر سکتی ہو۔ ورنہ میں ڈونگ کو منع کر دیتا کہ وہ تمہیں اندر ہی نہ لے آتا"۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"تمہیں کافرستان کے کسی حاکم کی موت سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ کافرستان کا حاکم ہے پاکان کا نہیں ہے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی اپنے سسر کے ذریعے اب شیطان کا پجاری بن چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ شیطان ناراض ہو جائے۔ بہرحال اسے میں خود ہی

منالوں گا لیکن تمہارا باہر جانا ضروری ہے"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ڈونگ اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی ہانڈی تھی جس میں سیاہ رنگ کا کوئی مادہ بھرا ہوا تھا۔ مادہ شاید گرم تھا کہ اس میں سے دھواں سا باہر نکل رہا تھا۔ ڈونگ نے بڑے مودبانہ انداز میں ہانڈی راتھے کے سامنے رکھ دی۔

"پتلا لے آؤ"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو ڈونگ سرہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گیلے آٹے کا بنا ہوا ایک انسانی پتلا موجود تھا۔ راتھے نے اس کے ہاتھ سے پتلا لے لیا اور اسے ہاتھ میں لے کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈونگ ایک طرف دوزانو ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ عمران بھی خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ کافی دیر تک راتھے کوئی منتر پڑھتا رہا پھر اس نے اس پتلے پر پھونک ماری اور پتلے کا رنگ تیزی سے تبدیل ہونے لگا اور چند لمحوں بعد عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ راتھے کے ہاتھ میں موجود پتلے نے باقاعدہ انسانی شکل اختیار کر لی تھی۔ راتھے نے پتلے کو ہانڈی میں الٹتے ہوئے سیال میں ڈال دیا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور وہ ہانڈی کسی اڑن طشتری کی طرح اوپر کو اٹھی اور کمرے میں چکرانے لگی۔ ڈونگ نے اٹھ کر کیبن کا دروازہ کھول دیا تو ہانڈی اڑن طشتری کی طرح چکراتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ راتھے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے

خاموش آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ کیبن میں سکوت طاری تھا۔ غیر فطری سا سکوت۔ ڈونگ بھی دروازہ کھول کر دوبارہ دوزانو ہو کر بیٹھ گیا تھا اور اس نے سر جھکا لیا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد زوں زوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے دیکھا کہ وہی ہانڈی چکراتی ہوئی کیبن میں داخل ہوئی اور پھر راتھے کے سامنے پہنچ کر وہ زمین پر اس طرح ٹک گئی جیسے اس نے وہاں سے حرکت ہی نہ کی ہو۔ اب ہانڈی خالی تھی۔ اس میں نہ ہی پتلا تھا اور نہ ہی وہ سیاہ رنگ کا ابلتا ہوا سیال۔ اس کے ساتھ ہی راتھے نے آنکھیں کھولیں اور اپنے دونوں ہاتھ علیحدہ کر دیئے۔ ڈونگ خاموشی سے اٹھا اور ہانڈی اٹھا کر کیبن سے باہر چلا گیا۔

"تمہاری خواہش پوری ہو چکی ہے۔ کافرستان کا کرنل سورگ رام ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ راتھے نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا ثبوت" ـــــ صالحہ نے کہا۔

"ثبوت تم نے دیکھا نہیں۔ کرنل سورگ رام کا پتلا غائب ہو چکا ہے"۔ راتھے نے کہا۔

"ہمارے لئے یہ کوئی ثبوت نہیں ہے" ـــــ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کس قسم کا ثبوت چاہتی ہو" ـــــ راتھے نے کہا۔

"کیا واقعی کرنل سورگ رام ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے مجبوراً جافنا کی موٹھ چلانا پڑی ہے کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا حالانکہ یہ موٹھ چلانے کے بعد مجھے ایک سال تک مزید خصوصی تپسیا کرنی پڑے گی۔ پھر میں دوبارہ اسے چلانے کے قابل ہو سکوں گا" ـــــ راتھے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے ثبوت چاہئے" ـــــ صالحہ نے کہا۔

"میں ابھی کنفرم کرتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر جوانا سے مخاطب ہو گیا۔

"جوانا تمہاری پشت پر موجود تھیلے میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ وہ نکال کر مجھے دو" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پشت سے تھیلا اتار کر سامنے رکھا اور اس کی زپ کھول کر اس میں موجود جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جنرل بھابھڑا کالنگ۔ اوور" ـــــ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ۔ اوور" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سپیشل سیکشن کے چیف کرنل سورگ رام کے آفس میں گئے ہوئے ہیں۔ کرنل صاحب اچانک اپنے دفتر کی سیڑھیوں سے گر کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب نجانے کتنی دیر بعد واپس آئیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کب اور کیسے ہوا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے پرائم منسٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے کہ کرنل سورگ رام صاحب اپنے آفس میں کام کر رہے تھے کہ اچانک وہ کرسی سے اٹھے اور دفتر سے باہر آ کر سیڑھیاں اتر کر سپیشل روم میں جانے لگے کہ ان کا پیر پھسل گیا اور وہ سر کے بل نیچے جا گرے ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"ویری بیڈ نیوز۔ میں پھر کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کرنل سورگ رام واقعی ہلاک ہو چکا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی اب جاؤ"۔۔۔۔ راتھے نے کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا تم ہمیں دروازے تک چھوڑنے نہیں آ سکتے۔ آخر ہم مہمان

ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"میں کہتا ہوں جاؤ۔ نکل جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت"۔ راتھے نے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو راتھے۔ میں ایسا لہجہ سننے کی عادی نہیں ہوں سمجھے۔ اب اگر تم نے دوبارہ ایسا لہجہ اختیار کیا تو آنکھیں نکال کر اس میں مرچیں بھر دوں گی"۔۔۔۔ صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں منت کرتا ہوں چلی جاؤ"۔۔۔۔ راتھے نے فوراً ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دروازے تک چھوڑنے کے لئے اٹھو۔ یہ ہماری روایت ہے کہ اگر کوئی میزبان مہمانوں کو دروازے تک نہ چھوڑے تو یہ مہمانوں کی توہین سمجھی جاتی ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اچھا اب پھنس جو گیا ہوں۔ کاش مجھے پہلے اندازہ ہوتا۔ آؤ میں تمہیں دروازے تک چھوڑ دیتا ہوں"۔۔۔۔ راتھے نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاؤ۔ اب تو میں نے تمہیں دروازے تک چھوڑ دیا ہے"۔ راتھے نے دروازے کے قریب رکتے ہوئے کہا۔

"تم بھی میرے ساتھ باہر چلو"۔۔۔۔ صالحہ نے یکلخت اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا تو راتھے اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے جسم کو لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

"چھوڑ دو مجھے۔ چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو"۔۔۔۔ راتھے نے حلق

کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یا تو میرے ساتھ دروازے سے باہر آؤ یا پھر زیالا کو واپس بلاؤ"۔۔۔۔۔ صالحہ نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"میرا ہاتھ چھوڑ دو میں زیالا کو بلا دیتا ہوں میرا ہاتھ چھوڑ دو"۔۔۔۔۔ راتھے نے پہلے کی طرح چیختے ہوئے کہا تو صالحہ نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں بچ گیا۔ اوہ۔ کیا ہو گئی تم تو انتہائی خطرناک ترین عورت ہو۔ تم تو مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتی تھی"۔۔۔۔۔ راتھے نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیالا کو بلاؤ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو راتھے نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کیبن میں سیاہ رنگ کا دھواں نمودار ہوا اور پھر دھواں مجسم ہوتا چلا گیا۔ اب وہاں زیالا موجود تھا جس کے چہرے پر شدید حیرت نمایاں تھی۔ اس کے ساتھ ہی راتھے نے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ تم نے مجھے کیوں بلوایا ہے۔ میں تو مہا ناگ کی پہاڑیوں کی طرف جا رہا تھا"۔۔۔۔۔ زیالا نے حیرت بھرے لہجے میں راتھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو زیالا۔ تم نے پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف سازش کی تھی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اس طرح بچ کر چلے جاؤ۔ کافرستان کا کرنل سورگ رام بھی اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اور اب تم بھی اپنے انجام کو

پہنچ جاؤ گے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی زیالا کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ صالحہ نے ایک بار پھر اس پر فائر کھول دیا اور چند لمحوں بعد ہی زیالا ساکت ہو گیا۔ عمران جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ راتھے بھی خاموش کھڑا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا لڑکی۔ میری چھت کے نیچے اسے ہلاک کر دیا"۔۔۔۔۔ راتھے نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم میں جرات تھی تو روک دیتے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ میں تمہیں روک سکتا"۔۔۔۔۔ راتھے نے کہا۔

"آؤ عمران۔ اب ہمارے سب دشمن اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں"۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے عمران اور اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی کیبن کے دروازے سے باہر آ گئے جبکہ راتھے اندر ہی رہ گیا۔ باہر ڈونگ موجود تھا۔

"ڈونگ اندر آ جاؤ"۔۔۔۔۔ اندر سے راتھے نے کہا تو ڈونگ تیزی سے اندر داخل ہوا اسی لمحے صالحہ نے دروازہ بند کیا اور باہر سے اس کی کنڈی لگا دی۔

"تو میرے خیال میں پچھلی طرف خچر موجود ہوں گے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سے تو اب خوف آنے لگ گیا ہے۔ تم تو پراسرار شخصیت بن گئی ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"بی بی بہت بڑی شخصیت ہیں عمران صاحب۔ انہوں نے یہ سب کچھ مجھے سمجھا کر بھیجا تھا لیکن انہوں نے مجھے سختی سے منع کیا تھا کہ میں اس بارے میں زبان سے کوئی لفظ اس وقت تک نہ نکالوں جب تک اس کا موقع نہ آ جائے ورنہ راستے کو پہلے سے معلوم ہو جاتا اور پھر سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جاتا"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے کیبن کے دروازے کا باہر سے کنڈہ کیوں لگا دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بھی بی بی نے کہا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی کیا وجہ ہے اور اس سے کیا ہو گا"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا اور پھر وہ عقبی طرف آ گئے وہاں واقعی خچر موجود تھے جوزف اور جوانا نے خچروں کو کھولا اور انہیں ہانکتے ہوئے باہر لے آئے کیبن کا دروازہ بدستور بند تھا اور اندر سے بھی کسی قسم کی کوئی آواز نہ آ رہی تھی۔

"آؤ اب واپس چلیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا اور پھر وہ خچروں پر سوار ہو کر واپس چل پڑے چونکہ انہیں راستہ معلوم تھا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے پھر وہ گھوم کر

جیسے ہی اس پہاڑی پر پہنچے جہاں نیچے گہرائی میں راستے کا کیبن موجود تھا تو اچانک نیچے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی پورا کیبن آگ کا شعلہ سا بن گیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا تم نے اندر کوئی بم رکھ دیا تھا۔ مگر بم تو جوانا کے تھیلے میں تھا"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو باہر سے کنڈا لگانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا"۔ صالحہ نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیبن مکمل طور پر جل رہا تھا اور جس انداز میں جل رہا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اگر کسی شکتی کی بنا پر راستے اور ڈونگ اس سے نکل گئے تو نکل گئے ہوں ورنہ عام حالات میں ان کا نکلنا ناممکن تھا۔

"بی بی تو واقعی بڑی بی بی ثابت ہو رہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

سنگرام اپنے مکان کے ایک کمرے میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دیوار پر چار سینگوں والے شیطان کی مخصوص تصویر بنی ہوئی تھی اور سنگرام بغیر پلکیں جھپکائے مسلسل اس تصویر کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک کمرے میں پرندوں کے پھڑپھڑانے جیسی آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں تاریکی سی پھیلتی چلی گئی۔ سنگرام ویسے ہی آنکھیں جھپکائے بغیر شیطان کی تصویر کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں تیز اور مکروہ سڑانڈ جیسی بو پھیلتی چلی گئی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ بو کمرے کے در و دیوار چھت اور فرش کی ایک ایک اینٹ سے نکل رہی ہے لیکن سنگرام اسی طرح خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ پرندوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ کا شور لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک مکروہ سی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا

تھا جیسے کوئی بوڑھی چڑیل چیخ چیخ کر بول رہی ہو پھر یکلخت آواز سنائی دینی بند ہو گئی اس کے ساتھ ہی پرندوں کے پھڑپھڑاہٹ کا شور بھی مدھم پڑتے پڑتے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی تاریکی بھی غائب ہونے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد کمرہ ویسے ہی روشن ہو گیا لیکن اب سامنے دیوار پر بنی ہوئی شیطان کی تصویر غائب ہو چکی تھی اور اب وہاں ایک سایہ سا لہراتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد سائے کی حرکت رک گئی اور پھر جیسے سائے نے قدم آگے بڑھائے اور دیوار سے نکل کر کمرے کے فرش پر آ گیا لیکن وہ بدستور سایہ ہی تھا۔ سنگرام اسی طرح خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا پھر سایہ تیزی سے مجسم ہونے لگ گیا اور چند لمحوں بعد سائے کی جگہ ایک بوڑھی اور بد شکل عورت کھڑی نظر آنے لگی۔ وہ اس قدر بد صورت تھی کہ اسے دیکھتے ہی اچھے اچھے مضبوط دل کے لوگ بھی غش کھا جاتے اس کے سفید رنگ کے بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے آنکھیں گہری سرخ تھیں اس کے سر کے بال اس کے پیروں تک آ رہے تھے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا چہرہ انتہائی مکروہ اور بد شکل تھا۔

"کرانتی حاضر ہے۔ کرانتی کو تمہاری کنیز بنا دیا گیا ہے حکم کرو آقا"۔۔۔۔۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو سنگرام کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کرپا ہے مہا مہان کی کہ اس نے میری درخواست قبول کر لی ہے۔ بیٹھ کرانتی"۔۔۔۔۔ سنگرام نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرانتی اس کے

سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔

"کیا تمہیں ہمیشہ کے لئے مجھے بخش دیا گیا ہے یا تم عارضی طور پر آئی ہو"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"انسانوں کی بھینٹ دے دو تو ہمیشہ تمہاری کنیز رہوں گی"۔ کرانتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اگر انسانوں کی بھینٹ چاہتی ہوں تو وہ بھی مل جائے گی لیکن پہلے وچن دو کہ بھینٹ لے کر اپنی شکتی کے ذریعے مجھے مہان شکتی کا مالک بنا دو گی"۔۔۔۔ سنگرام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مہان شکتی کے مالک بننا چاہتے ہو تو پھر تمہیں میری مرضی کی بھینٹ دینا ہو گی"۔۔۔۔ کرانتی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"بولو تمہاری کیا مرضی ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"زپالا کے دشمنوں کی بھینٹ دے دو مجھے"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا تو سنگرام بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ۔ وہ بھینٹ میں کہاں سے دوں۔ وہ تو یہاں کارو میں موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"وہ یہیں کارو میں ہی واپس آ رہے ہیں اور سنو۔ تمہارے لئے موقع ہے۔ زپالا بھی ہلاک ہو چکا ہے اور راتھے بھی اور مجھ میں تم جانتے ہو کہ اتنی شکتی ہے کہ میں ان دونوں کی شکتیاں تمہارے حوالے کر کے تمہیں مہان شکتی کا مالک بنا سکتی ہوں اس طرح تم زپالا اور راتھے سے بھی بڑے شکتی کے مالک بن جاؤ گے"۔۔۔۔ کرانتی

نے کہا تو سنگرام کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"زپالا اور راتھے دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ زپالا تو مہا ناگ کی پہاڑیوں میں تپسیا کے لئے گیا ہوا ہے اور راتھے تو خود مہان شکتی کا مالک ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے حیران ہو کر کہا۔

"زپالا کے دشمنوں نے نہ صرف ان دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے بلکہ ان کے ذریعے کافرستان کے حاکم کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اور اب وہ فتح مند اور کامیاب واپس آ رہے ہیں اور ان کی اسی حرکت کی وجہ سے پوری کالی دنیا میں شدید زلزلہ سا آیا ہوا ہے۔ تم نے جب مہا مہان کی تپسیا کی اور مجھے طلب کیا تو مہا مہان نے مجھے اس لئے تمہارے پاس بھیجا کہ میں تمہاری دنیا میں آ کر اس کے ان دشمنوں کا خاتمہ کر دوں اب اگر تم مجھے مستقل طور پر یہاں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہوں اور مہان شکتی کے مالک بننا چاہتے ہو تو تمہارے پاس موقع ہے تم زپالا کے دشمنوں کا خاتمہ کر دو اور ان کی مجھے بھینٹ دے دو"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"یہ سب کچھ اس لڑکی صالحہ کی وجہ سے ہوا۔ وہ عام نہیں بلکہ خاص روشنی کی شکتی کی مالک ہے اسے کالی دنیا کا یہ اہم ترین راز معلوم تھا کہ کسی کالی شکتی کے مالک کی چھت کے نیچے روشنی سے

تعلق رکھنے والی اکیلی عورت اگر رہے گی تو کالی شکتی کے مالک کی شکتیاں اس کا ساتھ چھوڑ دیں گی۔ یہ کالی دنیا کا ایک ایسا راز ہے جس کا علم صرف مہان شکتی والوں کو ہی ہوتا ہے۔ اس عورت صالحہ نے راتھے کی چھت سے باہر جانے سے انکار کر دیا اور زبردستی وہ کرا نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ عورت اس کی اپنی بلائی ہوئی تھی۔ اپنی شکتیاں بچانے کے لئے راتھے کو اس کی بات ماننا پڑی اور صالحہ نے کافرستان کے حاکم کو ہلاک کرنے کی شرط پیش کر دی جس پر مجبوراً راتھے کو جافنا کی موٹھ حاکم کے خلاف چلانی پڑی اس طرح کافرستان کا وہ حاکم انہوں نے راتھے کے ہاتھوں ہلاک کرا دیا۔ اس کے بعد اس عورت صالحہ نے دوسرا حربہ استعمال کیا اور دروازے کے قریب راتھے کو بازو سے پکڑ لیا اب راتھے پھر پھنس گیا اور اسے مجبوراً اس عورت کے کہنے پر زپالا کو اپنی شکتی کے ذریعے وہاں بلانا پڑا۔ چونکہ زپالا شکتیوں سے خالی تھا اس لئے اس عورت نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد اس عورت نے تیسرا حربہ استعمال کیا اب جبکہ زپالا کی لاش راتھے کے مکان کے اندر تھی اس لئے راتھے اور اس کے خاص آدمی ڈونگ کو اس کمرے میں بند کر کے اس نے باہر سے کنڈا لگا دیا اور راتھے اور ڈونگ دونوں پھنس گئے کیونکہ وہ زپالا کی لاش کی وجہ سے اپنی شکتیاں استعمال نہ کر سکتے تھے انہیں وہاں سے نکلنے اور زپالا کی لاش کو اٹھانے کے لئے نارنی کو بلانا پڑا لیکن ان احمقوں کو یہ خیال نہیں رہا کہ نارنی تو مجسم آگ ہوتی ہے اور اس کا خمیر آگ کا بنا ہوا ہے اور اس مکان میں

جافنا کی موٹھ بھی موجود تھی جو بھری ہوئی تو نہ تھی لیکن اس میں بہرحال جافنا کا کچھ مادہ موجود تھا جیسے ہی نارنی اندر داخل ہوئی جافنا کی موٹھ نے آگ پکڑ لی اور پھر جس طرح بم پھٹتا ہے اس طرح جافنا کی موٹھ پھٹ گئی اور نتیجہ یہ کہ پورا مکان جو لکڑی کا بنا ہوا تھا آگ کے شعلے میں تبدیل ہو گیا۔ زپالا کی لاش کی وجہ سے وہ باہر نہ جا سکتے تھے جبکہ نارنی کو بھی وہ بلا چکے تھے اور اسے بھینٹ دینا بھی ضروری تھا۔ اس نارنی کو تم جانتے ہو اس نے راتھے اور ڈونگ کی بھینٹ لے لی اس طرح وہ سب جل کر راکھ ہو گئے اور یہ سب کام اس لڑکی نے کئے۔ اب وہ فاتح بن کر واپس آ رہے ہیں"۔۔۔۔ کرانتی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے کرانتی تو پھر میں ان کی بھینٹ تمہیں کیسے دے سکتا ہوں۔ وہ تو مجھے ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے"۔۔۔۔ سنگرام نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"طریقہ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ کام تم کرو اور اگر تم نے ذرا سی ہوشیاری سے کام لیا تو تم بھینٹ دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے"۔ کرانتی نے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"یہ لوگ یہاں حکیم کے گھر میں آئیں گے تم ان کے خلاف کوئی شکتی استعمال نہ کرو کیونکہ تمہاری شکتی ان کے خلاف کام نہ کر سکے گی بلکہ دنیا داری کا حربہ استعمال کر کے انہیں بے ہوش کر دو اور پھر ان

کے گلے خنجر سے کاٹ دو باقی کام میرا"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"لیکن کس قسم کا حربہ۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا"۔ سنگرام نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں کارود میں ایک آدمی رہتا ہے گھنشیام وہ فوج میں کام کرتا ہے"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں اسے لیکن"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"سنتے جاؤ۔ چونکہ مہامہان کا حکم ہے کہ ان سے انتقام لیا جائے اس لئے مجھے تمہاری مدد کرنی پڑ رہی ہے اس طرح تمہیں بھی فائدہ ہو جائے گا اور مہامہان کا حکم بھی پورا ہو جائے گا۔ یہ آدمی گھنشیام فوج کے کسی گودام میں کام کرتا ہے وہاں بے ہوش کر دینے والے آلات بھی ہوتے ہیں۔ یہ گھنشیام وہاں سے یہ آلات چرا کر لے آتا ہے اور یہاں تابات کے باغیوں کو بھاری قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ تم اسے بھاری رقم دو اور اس سے یہ آلات خرید لو اور اس کا استعمال بھی سیکھ لو۔ پھر اسے جیب میں ڈالو اور معصوم بن کر اس حکیم کے گھر اس وقت پہنچ جاؤ۔ جب زیالا کے دشمن وہاں موجود ہوں اندر پہنچ کر تم اس آلے کو استعمال کر دو اس طرح وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے پھر تم خنجر سے ان سب کے گلے کاٹ دو میں باہر موجود ہوں گی۔ جب سب کے گلے کٹ جائیں گے تو میں اندر پہنچ جاؤں گی اور ان کی بھینٹ لے لوں گی اس کے بعد میں پھر ہمیشہ کے لئے تمہاری کنیز بن جاؤں گی اور زیالا اور راتھے دونوں کی شکتیاں بھی تمہیں مل جائیں گی اور تم

پورے تابات کے مہان شکتی والے بن جاؤ گے"۔ کرانتی نے کہا۔

"لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے پکڑ لیں وہ حکیم بہت خطرناک آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس روشنی کی شکتیاں ہیں"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"اس کے پاس کوئی شکتی نہیں ہے البتہ اس کی بیوی کے پاس روشنی کی شکتیاں ہیں لیکن وہ تو تمہارے سامنے ہی نہیں آئے گی اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"اگر یہ بات اتنی آسان ہوتی کرانتی۔ جتنی تم کہہ رہی ہو تو زیالا یہ کام نہ کر سکتا تھا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا وہ ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔

"زیالا کا خیال تھا کہ اس کے پاس مہان شکتیاں ہیں اس لئے وہ انہیں چٹکی میں مسل دے گا اور دوسری بات یہ کہ اس کے پاس کرانتی نہ تھی جو اسے ایسے مشورے دیتی۔ تم تو جانتے ہو کہ مجھ سے مہامہان بھی مشورہ مانگتا رہتا ہے"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ میں کام کر لوں گا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"اگر تم اپنی شکتیوں کو بھول کر صرف چالاکی سے کام لو گے تو یہ کام کر لو گے ورنہ نہیں کیونکہ وہ لوگ حد درجہ چالاک ہیں۔ وہ لوگ تمہاری شکل دیکھ کر ہی ساری بات سمجھ جائیں گے"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"چالاکی میں کر لوں گا اس کی فکر تم مت کرو"۔۔۔۔ سنگرام نے

کہا۔

"تو پھر تم کام شروع کر دو۔ ورنہ وہ لوگ واپس آ کر چلے جائیں گے اور تم موقع ہاتھ سے گنوا بیٹھو گے"۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں"۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"اب میں تمہیں اس وقت ملوں گی جب تم ان کے گلے کاٹ لو گے اور یہ سن لو کہ اب جب تک تم یہ کام مکمل نہیں کر لو گے تمہاری شکتیاں تم سے دور ہی رہیں گی کیونکہ اگر یہ شکتیاں تمہارے ساتھ رہیں تو ان لوگوں کی مدد روشنی کی طاقتیں کریں گی اور اگر تمہاری شکتیاں دور کر دی گئیں تو پھر روشنی کی طاقتیں بھی ان کا ساتھ نہ دیں گی۔ پھر یہ لڑائی تمہاری اور ان کی ذاتی لڑائی ہو جائے گی اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنا"۔۔۔ کرانتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گی۔ دوسرے لمحے اس کا جسم دوبارہ سائے میں تبدیل ہو گیا پھر یہ سایہ دیوار میں جا کر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر موجود چار سینگوں والے شیطان کی تصویر دوبارہ نظر آنے لگی۔ سنگرام اس کے سامنے سجدے میں گرا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ماجو۔ ماجو"۔۔۔ سنگرام نے ایک اور کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی آقا"۔۔۔ ایک کمرے سے نکل کر ماجو نے اس کے سامنے

پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"گھنشیام داس کو بلا لاؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔۔۔ ماجو نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ سنگرام ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ عام سا تھا۔ اس میں کرسیاں اور ایک میز موجود تھی۔ ایک طرف الماری تھی۔ سنگرام نے الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور گلاس اٹھا کر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اس نے میز پر شراب کی بوتل اور گلاس رکھا اور پھر بوتل کا ڈھکنا ہٹا کر اس نے گلاس بھرا اور اسے اٹھا کر ایک ہی بار حلق سے نیچے اتار دیا اس نے دوبارہ گلاس بھرا اور پھر گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔

"مہان شکتیاں۔ زپالا اور راتھے کی شکتیاں۔ واہ۔ پھر مجھ جیسا کون ہو گا"۔۔۔ سنگرام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا اس کے جسم پر مقامی لباس تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے سے ہی چالاک شاطر اور لالچی انسان نظر آ رہا تھا۔ یہ گھنشیام داس تھا جو تابات کی فوج میں ملازم تھا اور چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ گھنشیام نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے سے لگائے۔

"آؤ گھنشیام۔ آؤ بیٹھو۔ آج کا دن تمہاری زندگی کا سب سے خوش قسمتی کا دن ہو گا"۔۔۔ سنگرام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے مہاراج"۔۔۔ گھنشیام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو تو سہی"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا تو گھنشیام سامنے کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگرام کے پاس کالی شکتیاں ہیں اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں اسے ہلاک کرا دے۔

"سنو گھنشیام۔ تم فوج میں ہی کام کرتے ہو اور وہاں سے آلات چوری کر کے حکومت کے باغیوں اور مجرموں کو فروخت کرتے ہو"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا تو گھنشیام کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔ اس نے کوئی جواب دینے کی بجائے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس شکتیاں ہیں اس لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مجھے فوج سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے اپنے کام سے دلچسپی ہے اگر تم میرا کام کر دو گے تو تم جو چاہے کرتے رہنا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"آپ حکم کریں مہاراج"۔۔۔۔ گھنشیام نے کہا تو سنگرام نے دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے تالی بجائی۔ چند لمحوں بعد ماجو اندر داخل ہوا اور سنگرام کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"سونے کے سکوں کی دس تھیلیاں لے آؤ"۔۔۔۔ سنگرام نے ماجو سے کہا اور ماجو واپس مڑ گیا۔ گھنشیام سونے کے سکوں اور تھیلیوں کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ماجو واپس آیا تو اس نے ایک بڑا سا تھیلا اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے تھیلے کو کھولا اور اس میں موجود تھیلیاں نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیں۔ دس تھیلیاں نکال کر اس نے میز پر

رکھیں اور خالی تھیلا میز کے قریب رکھ دیا۔

"ان تھیلیوں کو کھولو اور سونے کے سکوں کو میز پر ڈال دو"۔ سنگرام نے کہا تو ماجو نے حکم کی تعمیل شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد میز پر سونے کے چمکتے ہوئے سکوں کا ایک ڈھیر وجود میں آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"۔۔۔۔ سنگرام نے ماجو سے کہا اور ماجو سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ ڈھیر دیکھ رہے ہو۔ یہ سب تمہارا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا تو گھنشیام کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"آپ۔ آپ دیالو ہیں مہاراج"۔۔۔۔ گھنشیام نے فوراً ہی ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید خواب میں بھی کبھی اتنی دولت نہ دیکھی تھی اسے معلوم تھا کہ اگر یہ دولت اسے مل جائے تو وہ پورے چانگ کا سب سے بڑا رئیس بن جائے گا پھر اسے نوکری کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

"سنو گھنشیام۔ تم حکیم جمالو کو تو جانتے ہو گے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ہاں مہاراج۔ میں جانتا ہوں"۔۔۔۔ گھنشیام نے کہا۔

"اس کے پاس ایک عورت اور تین مرد مہمان بن کر آ رہے ہیں یہ چاروں ہی روشنی کے دھرم سے تعلق رکھتے ہیں اور پاکیشیائی ہیں اور پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی میں کام کرتے ہیں وہ بےحد ہوشیار، چالاک اور عیار لوگ ہیں مجھے حکم ملا ہے کہ ان کا خاتمہ کیا جائے لیکن ان

کے پیچھے روشنی کی طاقتیں ہیں اس لئے میں براہ راست ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا اس کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے"۔ سنگرام نے کہا۔

"مجھے کرنا کیا ہو گا مہاراج"۔۔۔۔ گھنشیام نے ہونٹ چباتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ صرف انہیں بے ہوش کرنا ہے اور بس"۔ سنگرام نے کہا تو گھنشیام بے اختیار اچھل پڑا۔

"بے ہوش۔ کیا مطلب مہاراج۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"۔ گھنشیام نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے پاس ایسے آلات ہیں جن کی مدد سے کسی بھی آدمی کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے تم یہ آلات لے کر اس وقت حکیم جمالو کے گھر جاؤ جس وقت یہ لوگ وہاں موجود ہوں اور اس آلے کی مدد سے انہیں بے ہوش کر دو اور بس۔ تمہارا کام ختم اور یہ سونے کے سکوں کا ڈھیر تمہارا ہو گیا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود یہ کام نہ کرے بلکہ یہ کام بھی گھنشیام کے ذریعے ہی کرائے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس سے واقف تھے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے دیکھ کر وہ چونک پڑیں جبکہ گھنشیام کو وہ جانتے ہی نہ تھے پھر گھنشیام کا سفلی دنیا سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ تھا اس لئے انہیں کچھ معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور کام بھی ہو جائے گا۔

"لیکن اس طرح تو میں خود بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو جاؤں

گا"۔۔۔۔ گھنشیام نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تمہیں وہاں سے میرے ملازم اٹھا کر یہاں پہنچا دیں گے پھر جب تم ہوش میں آ جاؤ تو چانگ کے سب سے بڑے رئیس بن جاؤ گے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ لیکن کیا آپ مجھے یہ سب پیشگی دیں گے"۔۔۔۔ گھنشیام نے کہا۔

"نہیں۔ آدھے تمہیں پیشگی دے دیتا ہوں اور آدھے سکے بعد میں۔ لیکن یہ سن لو کہ کام بالکل بے داغ طریقے سے ہونا چاہئے اگر انہیں تم پر معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو تم مارے جاؤ گے۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مہاراج۔ میرے پاس ایسے کیپسول ہیں جن میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس بھری ہوئی ہے۔ میں وہ کیپسول جیب میں ڈال کر علاج کے بہانے حکیم کے پاس جاؤں گا میں پہلے بھی جاتا رہتا ہوں پھر میں جیب کے اندر ہی وہ کیپسول توڑ دوں گا اور آناً فاناً گیس پھیل جائے گی اور مجھ سمیت سب بے ہوش ہو جائیں گے"۔۔۔۔ گھنشیام نے کہا۔

"تم آدھے سکے اٹھا کر لے جاؤ اور کیپسول جیب میں ڈال لو۔ وہ لوگ حکیم کے پاس پہنچنے ہی والے ہیں جیسے ہی وہ پہنچیں گے ماجو تمہیں اطلاع کر دے گا اس کے بعد کام تمہارا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"۔۔۔۔ گھنشیام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے جھک کر اس نے میز کے پاس فرش پر پڑا ہوا تھیلا اٹھایا اور سونے کے سکے گن کر اس میں ڈالنا شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت خچروں پر سوار ہو کر واپس کارو پہنچ چکا تھا اور اس وقت وہ حکیم جمال دین کے مکان میں موجود تھا صالحہ آتے ہی اندر بی بی کے پاس چلی گئی تھی جبکہ حکیم جمال دین کے پاس عمران' جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو آپ کو ان شیطان کے چیلوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی ہے پھر تو مبارک ہو"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے عمران سے زپالا اور راتھے کی موت کی خبر سنتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام آپ کی بیگم صاحبہ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے انہوں نے صالحہ کو ایسے راز بتا دیئے تھے کہ جن کی سامنے شیطان کے چیلے بے بس ہو کر رہ گئے سارے راستے صالحہ مجھے چڑاتی آئی ہے کہ جو کام ہم مردوں سے نہ ہو سکا وہ اس نے کر دیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو حکیم صاحب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شیطان کا اصل مقابلہ عورتیں ہی کر سکتی ہیں عمران صاحب"۔ حکیم صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بات آپ نے کیسے کہہ دی جبکہ مشہور تو یہی ہے کہ شیطان نے حوا کو فریب دے کر آدم اور حوا کی جنت سے نکلوا دیا تھا اس لحاظ سے تو عورتیں شیطان کے مکرو فریب میں زیادہ آتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گو یہ ایک روایت ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ روایت درست نہیں ہے۔ اگر غلطی حوا نے کی تھی تو پھر معافی بھی وہی مانگتیں لیکن معافی آدم نے مانگی۔ بہرحال یہ میری ذاتی رائے ہی ہے۔ درست کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو بات میں نے کی ہے وہ اسی لئے کی ہے کہ جب عورت مقابلے پر اتر آئے تو پھر شیطان کا تیا پانچہ بھی وہی کر سکتی ہے کیونکہ عورت کی فطرت میں ضد بہت ہوتی ہے اب چاہے وہ اس ضد کو مثبت انداز میں استعمال کرے یا منفی انداز میں بہرحال اس ضد یا انا کی وجہ سے وہ انتہا پسند بن جاتی ہے"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔

"اس وقت کون آگیا ہے میں دیکھتا ہوں"۔۔۔۔ حکیم صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ جوزف دیکھ لے گا۔ جاؤ جوزف"۔۔۔۔ عمران

نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا۔

"ایک آدمی آیا ہے کہتا ہے کہ میرا نام گھنشیام ہے اور میں نے حکیم صاحب سے علاج کرانا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے واپس آکر کہا۔

"اوہ اچھا۔ بلاؤ اسے"۔۔۔۔ حکیم صاحب نے کہا تو جوزف واپس چلا گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا جس نے فوجی کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس نے سر پر کپڑا باندھ رکھا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر حکیم صاحب کو سلام کیا۔

"آؤ گھنشیام آؤ۔ کب آئے ہو چھٹی پر"۔۔۔۔ حکیم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حکیم صاحب۔ ایک ہفتہ ہوگیا ہے رات کو میری طبیعت خراب ہو گئی ہے دو الٹیاں بھی آئی ہیں"۔۔۔۔ گھنشیام نے آگے بڑھ کر حکیم صاحب کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نبض دکھاؤ مجھے"۔۔۔۔ حکیم صاحب نے کہا تو گھنشیام نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"نبض تو تمہاری تیز ہے لگتا ہے کوئی پریشانی ہے تمہیں"۔ حکیم صاحب نے کہا۔

"بس طبیعت خراب ہونے کی پریشانی ہے حکیم صاحب۔ کل میری چھٹی ختم ہو رہی ہے اور میں نے واپس جانا ہے"۔۔۔۔ گھنشیام نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جاؤ گے۔ میں دوا دے دیتا ہوں"۔ حکیم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کونے میں پڑا ہوا صندوقچہ کھول کر اس میں سے دوائی کی شیشیاں نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیں۔

"تم فوج میں ہو"۔۔۔۔ عمران نے گھنشیام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں"۔۔۔ گھنشیام نے جواب دیا۔

"لیکن تم فیلڈ کے آدمی تو نہیں لگتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں وہاں سٹور میں کام کرتا ہوں"۔۔۔۔ گھنشیام نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال لیا جب کہ ایک ہاتھ پہلے اس کی جیب میں تھا دوسرے لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بو کی ماہیت کو سمجھتا اچانک اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی پھر جس طرح تاریکی میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی کا ایک باریک سا نقطہ چمکا اور پھر یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور جیسے ہی یہ روشنی پھیلی عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا چلا گیا شعور پوری طرح بیدار ہوتے ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک بار پھر حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ حکیم جمال دین کے اس کمرے میں موجود تھا جہاں وہ بے ہوش ہونے سے پہلے تھا اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی

بے ہوش پڑے ہوئے تھے ایک طرف حکیم جمال دین بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی گھنشیام بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ اندرونی طرف کو بڑھ گیا اس نے ایک کمرے میں صالحہ بی بی اور نندنی کو بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا جبکہ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ کس نے ہمیں بے ہوش کیا ہے اور کیوں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مکان کے کھلے دروازے سے باہر آ گیا باہر بھی دور دور تک کوئی آدمی موجود نہ تھا اسی لمحے عمران کو مکان کی عقبی طرف سے ہلکی سی آہٹ کی آواز سنائی دی اسے یوں محسوس ہوا جیسے جھاڑیاں گھسیٹی جا رہی ہوں وہ تیزی سے سائیڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف کو بڑھ گیا اور پھر سائیڈ پر رک کر اس نے سر باہر کی طرف نکالا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مکان کی عقبی طرف خشک جھاڑیوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور سنگرام کا ملازم ماجو چند اور جھاڑیاں گھسیٹتا ہوا کیبن کی طرف آ رہا تھا اس نے وہ جھاڑیاں پہلے والی جھاڑیوں پر ڈالیں اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ماچس نکالی اور اکڑوں بیٹھ کر وہ ماچس کی تیلی جلانے لگا اب عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ ماجو کیا کرنے والا ہے اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل آ گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا۔

"خبردار"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ماجو بے اختیار اچھل کر پشت کے

بل پیچھے گرا اس کے ہاتھ میں موجود جلتی ہوئی تیلی جھاڑیوں پر گری تو یکلخت جھاڑیوں نے اس طرح آگ پکڑ لی جیسے ان پر پٹرول چھڑک دیا گیا ہو ماجو اب اٹھ کر دوسری طرف بھاگنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی بھاگتا ہوا ماجو چیخ مار کر منہ کے بل زمین پر گرا اور اس نے اٹھنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن پھر گرا اور ساکت ہو گیا عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ان جھاڑیوں کو جنہوں نے ابھی آگ نہ پکڑی تھی پکڑا اور پھر وہ انہیں جلتی ہوئی جھاڑیوں سمیت گھسیٹتا ہوا کیبن سے دور لے گیا یہ شکر تھا کہ ابھی ساری جھاڑیوں نے آگ نہ پکڑی تھی صرف آگے کی دس بارہ جھاڑیاں ہی شعلوں کی طرح جل رہی تھیں۔ شاید صرف چند جھاڑیوں پر ہی کوئی چیز ڈالی گئی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر وہ ان جھاڑیوں کو نہ ہٹاتا تو یقیناً ساری جھاڑیاں آگ پکڑ لیتیں اور اس کے ساتھ ہی لکڑی کا بنا ہوا مکان بھی آگ پکڑ لیتا اور پھر اسے جلنے سے کوئی نہ روک سکتا تھا جب عمران کو تسلی ہو گئی کہ اب جلتی ہوئی جھاڑیاں کیبن کو نہ چھو سکیں گی تو اس نے آگے بڑھ کر اوندھے منہ پڑے ہوئے ماجو کو سیدھا کیا گولی اس کے کولہے کے نچلے حصے پر لگی تھی اور اسی وجہ سے وہ بھاگ ہی نہ سکا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا البتہ زخم سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا عمران نے اسے ایک بار پھر اوندھا کیا اور واپس مڑ کر اس نے جلتی ہوئی جھاڑیوں کی راکھ مٹھی میں اکٹھی کی اور پھر یہ راکھ اس نے ماجو کے زخم پر رکھ کر دبا دی اس طرح خون

نکلنا بند ہو گیا تو عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس مکان کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جب وہ سائیڈ سے ہو کر سامنے کی طرف پہنچا تو وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ دروازے پر حکیم جمال دین کی بیوی بی بی کھڑی ہوئی تھی اس کے چہرے پر عجیب سے مسکراہٹ تھی۔

"اسے اندر لے آؤ"۔۔۔۔ بی بی نے عمران کو دیکھ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ہوش آ گیا"۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے کہ اس نے پہلے تمہیں ہوش دلا دیا اور تم نے ہمارے مکان کو جلنے سے بچا لیا اور پھر مجھے ہوش دلا دیا"۔۔۔۔ بی بی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس نے ماجو کو اس کمرے کے فرش پر ڈال دیا جس میں اس کے ساتھی اور حکیم جمال دین اور مریض گھنشیام بے ہوش پڑے ہوئے تھے عمران نے آگے بڑھ کر گھنشیام کے جسم پر موجود لمبے فوجی کوٹ کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے وہ اس کی جیب سے ایک نیلے رنگ کا خاص قسم کا بڑا سا کیپسول باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

"اوہ۔ مجھے پہلے ہی شک پڑ رہا تھا کہ ٹرپل ایکس سکس تھری گیس فائر کی گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کیپسول کو دیکھتے ہوئے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کیپسول اس نے اپنی جیب میں ڈال دیا۔

"بی بی پانی مل جائے گا تاکہ میں ان سب کو ہوش میں لے آؤں"۔ عمران نے بی بی سے کہا جو دروازے پر کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"ہاں"---- بی بی نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا ایک برتن تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے برتن لے لیا۔

"بی بی۔ صالحہ اور نندنی دونوں کے حلق میں پانی ٹپکا دیں وہ ہوش میں آ جائیں گی"---- عمران نے کہا تو بی بی چونک پڑی۔

"اچھا۔ صرف پانی سے"---- بی بی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس گیس کا توڑ پانی بھی ہے"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جوانا کا منہ ایک ہاتھ سے کھولا اور پھر برتن میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا جیسے ہی پانی اس کے حلق میں گیا جوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور عمران نے اسے چھوڑ دیا چند لمحوں بعد جوانا کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ"---- جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں گیس سے بے ہوش کر کے اس کیبن سمیت زندہ جلانے

کی سازش کی گئی تھی یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ مجھے ہوش آ گیا بہرحال تم یہ پانی جوزف' حکیم صاحب اور گھنشیام کے حلق میں ڈالو تاکہ یہ ہوش میں آ سکیں"---- عمران نے کہا اور جوانا اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے جھک کر چٹائی پر رکھا ہوا پانی کا برتن اٹھایا۔ اسی لمحے صالحہ کمرے میں داخل ہوئی اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا عمران"---- صالحہ نے کہا اور عمران نے اسے بھی وہی جواب دیا جو وہ اس سے پہلے جوانا کو دے چکا تھا۔

"لیکن یہ سب کس نے کیا ہے"---- صالحہ نے کہا۔

"سنگرام نے جو زپالا کے ساتھ راتھے کے پاس موجود تھا یہ ماجو اسی کا ملازم ہے اور یہی مکان کو آگ لگا رہا تھا کہ میں نے پکڑ لیا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہم سب بے ہوش ہو گئے تھے تو وہ لوگ اندر داخل ہو کر ہمیں گولیوں سے اڑا سکتے تھے انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ اس طرح آگ لگاتے"---- صالحہ نے کہا۔

"کر تو سکتے تھے بلکہ انہیں کرنا بھی یہی چاہئے تھا لیکن اب تو یہ ماجو بتائے گا کہ ایسا کیوں نہیں ہوا"---- عمران نے کہا اسی لمحے جوزف حکیم جمال دین اور گھنشیام تینوں بھی ہوش میں آ گئے۔

"بب۔ بب۔ باس"---- جوزف نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ حکیم صاحب نے بھی یہی سوال کیا۔

"تم۔ تم زندہ ہو۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ وہ تو" ——— گھنشیام نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت اور خوف سے ملے جلے لہجے میں سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر کیا ہونا چاہئے تھا" ——— عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ گھنشیام کی طرف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کچھ نہیں۔ میں بے ہوش کیسے ہو گیا تھا"۔ گھنشیام نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چیخ مار کر سائیڈ پر ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کان پر رکھ لیا۔ پھر ہاتھ ہٹا کر اس نے دیکھا تو ہاتھ خون سے بھرا ہوا تھا۔

"اب گولی کھوپڑی کے اندر گھس جائے گی۔ سمجھے۔ بولو۔ کس نے تمہیں یہاں ٹرپل ایکس سکس تھری گیس دے کر بھیجا تھا اور کیا ہونا تھا۔ بولو ورنہ"۔ عمران کا لہجہ یکلخت بیحد سرد ہو گیا تھا۔

"گگ۔ گیس۔ مگر میں تو مریض ہوں" ——— گھنشیام نے کہا۔

"جوانا۔ اس کی دونوں ٹانگیں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے ہاتھ بڑھا کر ایک جھٹکے سے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا اور کمرہ گھنشیام کے حلق سے نکلنے والی گھٹی گھٹی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم فضا میں اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے پھانسی کے پھندے میں پھنسا ہوا آدمی ہوا میں تڑپتا ہے۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں بتاتا ہوں"۔ اس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا تو عمران کے اشارے پر جوانا نے اسے واپس زمین پر کھڑا کر دیا لیکن اس کی گردن نہ چھوڑی۔ حکیم جمال دین کا چہرہ زرد تھا اور وہ کونے میں سکڑا ہوا خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ بی بی اور نندنی کمرے کے دروازے پر کھڑی تھیں اور ان دونوں کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بولو۔ ورنہ اس بار واقعی تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور گھنشیام نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں سنگرام کی طرف سے بلاوا اور پھر سنگرام کے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"تو ان کا پلان یہ تھا کہ جب ہم بے ہوش ہو جائیں گے تو وہ اندر داخل ہو کر ہمیں ہلاک کر دیں گے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ان کا یہی پلان تھا اسی لئے تو میں نے جب ہوش میں آنے کے بعد تم سب کو زندہ دیکھا تو میں حیران رہ گیا"۔ گھنشیام نے جواب دیا۔

"جوانا۔ گھنشیام کو باہر لے جاؤ اور اسے گھر واپسی کا راستہ دکھاؤ لیکن تم نے خود زیادہ دور نہیں جانا" ——— عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے گھنشیام کی گردن سے ہاتھ ہٹا کر اس کا بازو پکڑا اور اسے ساتھ لئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بی بی آپ اور نندنی اندر جائیں۔ آپ کا یہاں کوئی کام نہیں

ہے"۔۔۔۔ عمران نے بی بی اور نندنی سے کہا تو وہ دونوں خاموشی سے مڑیں اور واپس چلی گئیں جبکہ جوانا گھنشیام کو ساتھ لئے باہر چلا گیا تو عمران نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے ماجو کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ماجو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران ہاتھ ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ماجو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے اپنے جسم کو سمیٹا لیکن پھر اس کے منہ سے تکلیف کی شدت سے چیخ سی نکل گئی۔ عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھا اور پھر پیر کو موڑ دیا۔ ماجو کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔ عمران نے پیر واپس موڑ دیا۔

"سنو۔ جو کچھ میں پوچھوں۔ اس کا سچ سچ جواب دے دو۔ ورنہ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پیر کو تھوڑا سا پھر موڑ دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پیر ہٹالو۔ یہ۔ یہ۔ تو ہولناک عذاب ہے۔ میری روح بھی نکلی جا رہی ہے۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو"۔ ماجو نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

"سچ سچ بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ۔۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ ایشور کے لئے پیر ہٹالو۔ میں مر جاؤں گا۔ میں سب کچھ سچ بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ ماجو نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو جوزف"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دیا۔ ماجو کا چہرہ ابھی تک بگڑا ہوا تھا اور وہ مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"مجھے جو معلوم ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ مہاراج سنگرام نے مجھے بھیج کر فوجی گھنشیام کو بلوایا اور پھر مجھے کہا کہ سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں لے آؤں۔ میں تھیلیاں لے آیا تو مہاراج نے ساری تھیلیاں کھلوا کر سکوں کا ڈھیر گھنشیام کے سامنے میز پر رکھوا دیا۔ اس کے بعد گھنشیام واپس چلا گیا تو مہاراج نے مجھے بلا کر میز پر پڑے ہوئے سونے کے سکے واپس تھیلیوں میں ڈالنے کے لئے کہا۔ میں نے سکے گن کر ڈالے تو پانچ تھیلیاں بھریں۔ میں نے جا کر وہ تھیلیاں الماری میں رکھ دیں۔ مہاراج نے مجھے حکیم صاحب کے مکان پر بھیج دیا کہ جب آپ لوگ آئیں تو میں جا کر مہاراج کو اطلاع دوں۔ پھر آپ سب خچروں پر بیٹھ کر یہاں پہنچ گئے تو میں نے جا کر مہاراج کو اطلاع دی۔ گھنشیام بھی وہاں موجود تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مہاراج کی خاص شکتی کرانتی بھی مہاراج سنگرام کے ساتھ موجود تھی جو صرف مجھے اور مہاراج کو نظر آ رہی تھی گھنشیام کو نظر نہیں آ رہی تھیں میں نے جب اطلاع دی تو مہاراج نے گھنشیام کو یہاں مکان پر

بھیج دیا اور خود مہاراج کرانتی اور میرے ساتھ مکان کے سامنے چٹانوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ گھنشیام مکان کے اندر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد کرانتی اچانک خوشی سے چیختی ہوئی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے مہاراج کو بتایا کہ مکان کے اندر سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں اور اب مہاراج جا کر سب کے گلے کاٹ دے تاکہ وہ سب کا خون پی سکے۔ اس پر مہاراج نے مجھے ساتھ لیا اور جیب سے ایک بڑا سا خنجر نکال لیا۔ کرانتی بھی ہمارے ساتھ تھی مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ہم اندر داخل ہونے لگے تو اچانک دروازے کے سامنے تیز روشنی کی ایک چادر سی پھیل گئی۔ کرانتی اور مہاراج اس روشنی کو دیکھ کر چیختے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔ وہ خوف سے چیخ رہے تھے۔ میں نے جب اندر جانے کی کوشش کی تو مجھے کسی نے اٹھا کر اس طرح دور پھینک دیا جیسے کسی پتھر کو کوئی اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مجھے بیحد چوٹیں آئیں لیکن میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مہاراج اور کرانتی نے ایک بار پھر مکان میں گھسنے کی کوشش کی لیکن پھر دروازے کے سامنے تیز روشنی کی چادر پھیل گئی۔ مہاراج اور کرانتی پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر کرانتی غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوئی تو اس نے مہاراج کو بتایا کہ مکان کے اندر حکیم کی بیوی نے مکان کے چاروں کونوں میں روشنی کا عظیم اور مقدس کلام پڑھ کر پھونکا ہوا ہے اس لئے کوئی کالی طاقت یا ایسی کوئی طاقت جس کا تعلق کالی دنیا سے ہو گا وہ مکان کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس پر مہاراج مایوس ہو گئے اور وہ کرانتی سمیت واپس

اپنے گھر چلے گئے۔ میں بھی ساتھ چلا گیا۔ وہاں کرانتی نے مہاراج کو بتایا کہ اس مکان کو باہر سے آگ لگا دی جائے۔ اس طرح سب جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ مہاراج کو یہ بات پسند آئی چنانچہ انہوں نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ میں جا کر خشک جھاڑیاں اکٹھی کروں اور انہیں مکان کی عقبی طرف ڈال کر انہیں آگ لگا دوں۔ ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ میں کوشش کر کے ٹاٹوری جھاڑیاں زیادہ اکٹھی کروں کیونکہ وہ فوراً آگ پکڑ لیتی ہیں۔ چنانچہ میں یہاں آیا اور میں نے خشک جھاڑیاں اکٹھی کر کے مکان کے ساتھ لگا دیں لیکن ٹاٹوری جھاڑیاں بہت کم تھیں۔ پھر میں نے آگ لگانے کے لئے ماچس کی تیلی جلائی ہی تھی کہ تمہاری آواز سن کر میں بھاگا تو تم نے مجھے گولی مار دی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"۔۔۔۔ ماجو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تم اندر کیسے آ گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"۔۔۔۔ ماجو نے جواب دیا تو اسی لمحے صالحہ اندر داخل ہوئی۔

"بی بی نے ماجو کی ساری بات سن لی ہے۔ بی بی نے بتایا ہے کہ انہوں نے جب ماجو کو تمہارے کاندھے پر لدا ہوا دیکھا تو انہوں نے اسے اندر لانے کی خود اجازت دے دی۔ ورنہ یہ کسی صورت بھی اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بی بی نے مکان کی حفاظت کے لئے

اور اس کے اندر کالی طاقتوں کو روکنے کے لئے باقاعدہ قرآنی آیات کا عمل کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ کرانتی کون ہے۔ کس شکل کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ماجو سے پوچھا۔

"بوڑھی چڑیل کی شکل کی بہت طاقتور شکتی ہے"۔۔۔۔ ماجو نے جواب دیا۔

"جوزف۔ اس ماجو نے چونکہ سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے اسے باہر لے جاؤ اور اسے بھی گھنشیام کی طرح گھر بھیج دو"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس باس"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس نے جھک کر ماجو کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر کے وہ اسے ساتھ لئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس سنگرام اور کرانتی کا خاتمہ کرنا ہی پڑے گا۔ ورنہ یہ دونوں ہماری واپسی میں رکاوٹیں ڈالنے سے باز نہ آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر بی بی سے درخواست کی جائے تو وہ ضرور اس کام میں بھی ہماری مدد کریں گی۔ پہلے بھی انہوں نے مجھے یہاں سے بریف کر کے بھیجا تھا اور بتا دیا تھا کہ اس طرح کے واقعات پیش آئیں گے اور میں نے یہ یہ کام کرنے ہیں اور تم نے دیکھ لیا کہ ان کی

ہدایات کے مطابق کام کر کے ہم نے نہ صرف کافرستان کے کرنل سورگ کا خاتمہ کر کے ہمیشہ کے لئے اس کی شیطانیت سے پاکیشیا کو بچا لیا بلکہ زپالا اور راتھے کا بھی خاتمہ کر دیا"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر ان سے بات کرو۔ ویسے تو ہم نے صرف واپس ہی جانا ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ راستے میں یہ لوگ ہمیں کسی اور چکر میں الجھالیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی اسی لمحے جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے ان دونوں سے پوچھا۔

"آپ کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا ہے ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ کے ساتھ ساتھ بی بی بھی دروازے پر آ گئیں۔ ان کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

"تم نے ماجو اور گھنشیام کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کے بعد میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ ان دونوں کا تعلق براہ راست کالی دنیا سے نہیں تھا۔ اس لئے تمہیں ان کے ساتھ ایسا ہولناک سلوک نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔ البتہ جب تک تم ہمارے مکان میں ہو تب تک کوئی کالی طاقت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔ بی بی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور واپس چلی گئی۔

"اوہ۔ تم نے ان دونوں کا کیا کیا ہے جو بی بی تم سے اس طرح ناراض ہو رہی ہے۔ ورنہ وہ تو مہمانوں سے کبھی اس طرح نہیں بولتی"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے جو اب تک مسلسل خاموش بیٹھا ہوا

تھا بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"وہی جو ان دونوں نے ہمارے ساتھ کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے تو اس لئے کوڈ ورڈ میں جوزف اور جوانا کو ہدایات دی تھیں کہ بی بی کو پتہ نہ چلے وہ بہرحال خاتون ہیں۔ لیکن انہیں پھر بھی معلوم ہو گیا ہے بہرحال ٹھیک ہے۔ بی بی نے اس مشن میں ہماری جو مدد کی ہے اس پر ہم ان کے بھی اور آپ کے بھی انتہائی مشکور ہیں۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم خود ان سے نمٹ لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آج رات تم یہاں رہو۔ کل چلے جانا۔ اس وقت تمہارا پہاڑی راستوں پر سفر کرنا انتہائی خطرناک ہو گا۔ چانگ پہنچتے پہنچتے تمہیں خاصی رات پڑ جائے گی"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے کہا۔

"جس راستے سے ہم گزر کر آئے ہیں وہ راستہ اب ہمارا دیکھا بھالا راستہ ہو گیا ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ اب تو ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے سے گزر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال بی بی کی بات کا برا نہ ماننا میں اس کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ مہمانوں کے ساتھ غصے سے بات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے"۔۔۔۔ حکیم جمال دین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں حکیم صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آپ سے ناراضگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اب

شاید آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ غلطی عورت کرے تو اس کی جگہ معافی مرد کو ہی مانگنی پڑتی ہے۔ میرا اشارہ آدم اور حوا والے واقعے کی طرف تھا۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی امان اللہ۔ تم اور تمہارے ساتھی ہمیشہ یاد رہیں گے"۔ حکیم صاحب نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دروازے تک ان کے ساتھ آئے۔

"کرانتی کی ساری شکتی اس کی آنکھوں میں ہے۔ اس کی آنکھیں پھوڑ دینا وہ ختم ہو جائے گی۔ جہاں تک سنگرام کا تعلق ہے تو اس وقت اس کے پاس کوئی شکتی نہیں ہے۔ کرانتی نے اپنی بھینٹ لینے کے لئے اس کی ساری شکتیاں اس سے لے لی ہیں۔ اچھا خدا حافظ"۔ حکیم صاحب نے دروازے سے باہر آتے ہی ادھر ادھر دیکھ کر سرگوشیانہ انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ بھی۔ مگر آپ نے پہلے تو اس قسم کا کوئی اشارہ نہیں کیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بی بی خوش ہے کہ اس گھر میں اللہ تعالیٰ کا اس پر خصوصی کرم ہے اور میں اس کی خوشی میں خوش ہوں۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ حکیم صاحب نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے مکان کے دروازے میں داخل ہو گئے۔

"نجانے اللہ تعالیٰ کے کیسے کیسے بندے اس دنیا میں رہتے ہیں"۔

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر جیپ کی
طرف بڑھ گیا جس کے پاس اس کے ساتھی پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

سنگرام اپنے مکان کے کمرے میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کے
چہرے پر خوف' بے چینی اور اضطراب سب کچھ نمایاں تھا۔ وہ بار بار
مٹھیاں بھینچتا اور پھر کھول دیتا۔ اسی لمحے کمرے میں پرندوں کے پروں
کی پھڑپھڑاہٹ سی سنائی دی تو سنگرام بے اختیار چونک پڑا۔ وہ تیزی
سے مڑا اور دوسرے لمحے اس نے دیوار پر کرانتی کا سایہ لہراتے ہوئے
دیکھا۔ یہ سایہ دیوار سے نکل کر آگے آگیا اور مجسم ہونا شروع ہو گیا۔
سنگرام ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔
کیا ہوا کرانتی۔ کیا وہ لوگ جل کر راکھ ہو گئے"۔۔۔۔ کرانتی کے
مجسم ہوتے ہی سنگرام نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو کرانتی
نے نفی میں سر ہلا دیا۔
"یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اس عمران کو خود بخود پہلے ہی
ہوش آگیا اور وہ مکان سے باہر آکر عقبی طرف گیا اور پھر اس نے ماجو

کو گولی مار کر زخمی کر دیا اور جلتی ہوئی جھاڑیاں اٹھا کر مکان کو جلنے سے بچا لیا اور پھر ماجو کو کاندھے پر لاد کر مکان کی طرف بڑھ گیا اور سنگرام میں خود اس وقت بیحد حیران ہوئی جب دروازے پر اچانک حکیم کی بیوی نمودار ہوئی۔ اسے بھی خودبخود ہوش آ گیا تھا۔ وہ اس عمران کو دیکھ کر ایک طرف ہٹ گئی اور عمران ماجو کو اٹھائے اندر چلا گیا۔ اب ماجو اندر چلا گیا مگر اسے کچھ نہیں ہوا۔ میں بڑی حیران ہوئی اور ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے میں نے ماشکری کو بلا کر اس کی خدمات حاصل کیں۔ ماشکری کی مدد سے مجھے اندر ہونے والی ساری باتوں کا علم ہو گیا۔ اندر اس عمران نے پانی سب کے منہ میں ڈال کر سب کو ہوش دلا دیا۔ پھر اس نے گھنشیام سے پوچھ گچھ کی۔ گھنشیام نے اسے سب کچھ بتا دیا اس پر عمران نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے گھنشیام کو باہر بھجوا دیا۔ اس آدمی نے گھنشیام کی گردن توڑ دی اور اسے پہاڑی سے نیچے پھینک دیا۔ پھر اس عمران نے ماجو سے پوچھ گچھ کی اور پھر اپنے دوسرے آدمی کے ساتھ ماجو کو باہر بھجوا دیا۔ دوسرے آدمی نے بھی ماجو کے ساتھ وہی کیا جو پہلے آدمی نے گھنشیام کے ساتھ کیا تھا اور اس کی لاش بھی پہاڑی سے نیچے پھینک دی اور پھر وہ دونوں آدمی واپس چلے گئے"۔۔۔ کرانتی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سنگرام کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"ماجو کو انہوں نے ہلاک کر دیا اور وہ بھی تمہارے سامنے اور تم نے کچھ نہیں کیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ ماجو میرا خاص آدمی تھا"۔

سنگرام نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو کرانتی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں چاہتی تو انہیں بچا سکتی تھی لیکن اس میں تمہارا اور میرا دونوں کا فائدہ تھا اس لئے میں خاموش رہی۔ آدمیوں کا کیا ہے وہ تو مرتے ہی رہتے ہیں"۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"کیا فائدہ تھا"۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ میں نے پہاڑی کے نیچے جا کر ان دونوں کی بھینٹ لے لی' ان کا خون پی لیا اور ان کا گوشت کھا لیا اس طرح میرے اندر یہاں آنے کی وجہ سے جو کمی پیدا ہو گئی تھی وہ کسی حد تک پوری ہو گئی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ وہ روشنی کی طاقت والی عورت عمران کے اس کام سے اس سے بگڑ گئی اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس طرح ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ خودبخود دور ہو گئی جس کی وجہ سے ہمارا پہلا منصوبہ ختم ہو گیا تھا ورنہ یہ لوگ اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے اور مجھے میری مطلوبہ بھینٹ مل چکی ہوتی"۔۔۔ کرانتی نے کہا تو سنگرام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اب کیا ہو گا وہ لوگ تو وہاں سے واپس چانگ چلے جائیں گے اور ہم ان پر براہ راست تو حملہ نہیں کر سکتے جب تک ان کی کوئی کمزوری ہمارے ہاتھ نہ آ جائے"۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"اسی لئے تو میں یہاں آئی ہوں۔ یہ لوگ اب تمہارے پاس

آرہے ہیں اور جس طرح تم اور میں براہ راست ان پر حملہ نہیں کر سکتے اسی طرح یہ لوگ بھی براہ راست تم پر حملہ نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تمہاری شکتیاں تم سے علیحدہ ہیں۔ اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ تم میرا تعارف ان سے جس طرح چاہے کرا دینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ پھر میں اپنی بھینٹ خود بخود لے لوں گی"۔۔۔۔ کرانتی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے۔ کیا سوچا ہے تم نے۔ کیا تم براہ راست ان پر حملہ کروں گی"۔۔۔۔ سنگرام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ لوگ پاکیزگی کے حصار میں ہیں۔ میں ان کی ساتھی عورت کو علیحدہ لے جاؤں گی عورتیں ایسی مخلوق ہیں جو بڑی آسانی سے قابو میں آجاتی ہیں اور پھر جیسے ہی یہ عورت قابو میں آئے گی پھر میرا کام آسان ہو جائے گا۔ یہ عورت خود ہی اپنے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گی"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"لیکن جس طرح کی تمہاری شکل ہے اور تمہارا روپ ہے۔ وہ عورت تو تمہیں دیکھتے ہی خوف سے بے ہوش ہو جائے گی"۔ سنگرام نے کہا تو کرانتی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"یہ تو میں تمہارے سامنے اصل شکل میں آئی ہوں۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچیں گے تو میں ایک خوبصورت عورت کے روپ میں آجاؤں گی اور سنو۔ تم بے شک مجھے اپنی بیوی کہہ دینا تاکہ انہیں شک نہ پڑے"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا تو سنگرام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب یہ لوگ یہاں سے کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے"۔۔۔۔ کرانتی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اس کا جسم سائے میں ڈھلنا شروع ہو گیا پھر سایہ پیچھے ہٹ کر دیوار میں داخل ہوا۔ چند لمحے دیوار پر لہراتا رہا پھر غائب ہو گیا۔ اور سنگرام نے ایک طویل سانس لیا۔

''اب کیا پروگرام ہے''۔۔۔۔ عمران کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔ جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ جوانا نے اپنی پشت پر موجود سیاہ تھیلا اتار کر جیپ کی عقبی طرف رکھ دیا تھا۔

''سنگرام سے ملاقات ضروری ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیپ سٹارٹ کر کے اس نے موڑی اور پھر اس کا رخ سنگرام کے مکان کی طرف کر دیا۔ چونکہ وہ سنگرام کے مکان سے ہو کر ہی حکیم جمال دین کے مکان پر پہنچے تھے اس لئے انہیں نہ صرف اس مکان کے بارے میں علم تھا بلکہ وہ اس کا راستہ بھی جانتے تھے۔

''وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔ کیا اس سنگرام کا خاتمہ کرو گے۔ لیکن کس طرح''۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

''تمہاری بی بی نے تو مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ

ار رحیم و کریم ہے۔ وہ تو اپنے بندوں کی مدد سے انکار نہیں کیا کرتا''۔ ران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ظاہر ہے وہ اپنے بندوں پر بیحد رحیم و کریم ہے لیکن کیا تم نے تعی اس ماجو اور گھنشیام کو ہلاک کرا دیا ہے''۔۔۔۔ صالحہ نے کراتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور میں ان کا کیا کرتا۔ جوزف اور جوانا دونوں اگر ساتھ ے ہیں تو انہیں بھی تو کچھ نہ کچھ کارکردگی دکھانے کا موقع ملنا چاہئے نا''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس ڑی۔

''لیکن یہ دونوں تو ان کالی طاقتوں کے نمائندے تھے۔ پھر انہوں نے کیوں انہیں نہیں بچایا''۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

''یہ دونوں عام آدمی تھے۔ کالی طاقتوں کے ساتھ صرف ان کا تعلق تا اور بس۔ اور ان طاقتوں کے نزدیک ان دونوں کی کوئی وقعت نہ تی اس لئے مجھے یقین تھا کہ ان دونوں کے خاتمے میں جوزف اور وانا کو کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کیا یہ ضروری ہے۔ کہ ہم ان سے ٹکرائیں اب جبکہ ہم اپنا شن بھی مکمل کر چکے ہیں تو ہمیں واپس جانا چاہئے۔ ورنہ سنگرام جیسے اور ہزاروں لاکھوں آدمی ہوں گے۔ ہم کن کن سے لڑتے رہیں گے''۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنگرام کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اصل اہمیت اس کالی طاقت

کرانتی کی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم پر انتہائی خوفناک حملہ ہوا۔ اگر میری ذہنی مشقیں کام نہ کرتیں اور مجھے پہلے خود بخود ہوش نہ آجاتا تو ہم بے ہوشی کے عالم میں جل کر راکھ ہو جاتے۔ میرا خیال ہے کہ اس کرانتی کو ہم سے انتقام لینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ شاید زپالا اور راتھے کی موت کے انتقام میں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں تو ذہنی مشقوں کی وجہ سے پہلے ہوش آگیا لیکن بی بی تو ذہنی مشقیں نہیں کیا کرتیں پھر انہیں خود بخود گیس کے اثرات سے کیسے نجات مل گئی"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"شاید کسی نیک قوت نے انہیں جھنجھوڑ کر جگا دیا ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے جیپ مڑی اور سامنے سنگرام کا مکان نظر آنے لگا۔ عمران جیپ آگے بڑھائے لئے گیا اور پھر اس نے جیپ مکان کے احاطے میں داخل کر دی اور پھر جیسے ہی اس نے جیپ روکی۔ ایک طرف سے ایک آدمی جو اپنی شکل وصورت اور لباس سے ماجو کی طرح ملازم لگتا تھا ایک کمرے سے نکل کر جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آؤ۔ نیچے آجاؤ"۔۔۔۔ عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اسلحہ لے لوں ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ وہیں رہنے دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے قریب آکر کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام دھارو ہے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تو دھارو صاحب۔ اپنے مہاراج سنگرام کو اطلاع دو کہ مہمان آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا۔ آئیں ادھر تشریف لے آئیں۔ ادھر مہمان خانہ ہے"۔۔۔۔ دھارو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے جس میں باقاعدہ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"میں مہاراج کو اطلاع کرتا ہوں جناب۔ کیا بتاؤں آپ کے بارے میں"۔۔۔۔ دھارو نے کہا۔

"کیا تم نئے آئے ہو یہاں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میں تو کافی عرصے سے مہاراج کا خدمت گزار ہوں"۔۔۔۔ دھارو نے جواب دیا۔

"ہم کچھ دن پہلے بھی یہاں آئے تھے اس وقت ماجو سے ملاقات ہوئی تھی کیا تمہیں ہمارے متعلق اطلاع نہیں ملی تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ پاکیشائی ہیں شاید۔ میں ان دنوں مہاراج کے کام

سے چانگ گیا ہوا تھا۔ مجھے ماجو نے بتایا تھا۔ میں بتاتا ہوں"۔ دھارو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر مہمان خانے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سنگرام اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"۔۔۔۔ اس نے قریب آتے ہی سرد لہجے میں کہا۔

"تم سے ملاقات کے لئے ہمیں یہاں آنا پڑا سنگرام۔ تم نے ہمارے خلاف سازش کر کے ہمیں یہاں آنے پر مجبور کر دیا ہے"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔ وہ سنگرام کے آنے پر اٹھا نہیں تھا اور نہ ہی اس کے ساتھی اٹھے تھے۔ سنگرام خود ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور آنکھوں سے شدید نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ واقعی اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے انسان اپنے ازلی دشمنوں کو دیکھتا ہے۔

"میں نے تمہارے خلاف کوئی سازش نہیں کی۔ البتہ تم نے میرے ملازم ماجو کو ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"تمہارے دھرم میں شاید جھوٹ بولنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن ہمارے دین میں جھوٹ کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ تمہارے آدمی ماجو نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر بتا دیا ہے تو میں کیا کروں۔ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ اگر مجھے غصہ آ گیا تو"۔۔۔۔ سنگرام نے اس بار انتہائی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور انتہائی خوبصورت

لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو"۔۔۔۔ سنگرام نے اسے دیکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ میں نے تمہاری غصے سے بھری آواز سنی۔ دھارو نے تو مجھے بتایا ہے کہ مہمان آئے ہیں اور وہ بھی بہت دور سے اور تم مہمانوں سے اس طرح سلوک کر رہے ہو۔ جیسے یہ مہمان نہ ہوں بلکہ تمہارے دشمن ہوں"۔۔۔۔ اس لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر وہ سنگرام کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ میری بیوی ہے شانتا۔ اور شانتا یہ پاکیشیائی لوگ ہیں۔ انہوں نے ہی ماجو کو ہلاک کیا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے شانتا کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شانتا کو اپنے غصے کی وجہ بتا دی۔ ماجو کی ہلاکت کا حوالہ دے کر۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی تمہارا غصہ بجا تھا لیکن بہرحال یہ لوگ تمہاری چھت کے نیچے ہیں اور مہمان ہیں اور یہاں کا رواج تو یہ ہے کہ مہمانوں سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے"۔۔۔۔ شانتا نے کہا۔

"یہ اچھے سلوک کے مستحق نہیں ہیں شانتا"۔۔۔۔ سنگرام نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو سنگرام۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں سردار کورو کی بیٹی ہوں اور سردار کورو نے تمہارے ساتھ میری شادی صرف اس لئے کی تھی

کہ وہ تمہیں اچھا آدمی سمجھتا ہے اگر تم نے مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو پھر میں یہ بات سردار کورد کو بتا دوں گی اور اس کے بعد تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"۔۔۔۔ شانتا نے اسے نرم لہجے میں جواب دیا لیکن اس کے اس نرم لہجے میں جو دھمکی موجود تھی اس نے واقعی سنگرام پر بیحد اثر کیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ واقعی میرے مہمان ہیں تم سردار کورو سے کچھ نہ کہو گی اب میں خیال رکھوں گا"۔۔۔۔ سنگرام نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا اور شانتا بے اختیار مسکرا دی۔

"آؤ بہن۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ میں تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ شانتا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہ کرانتی ہے"۔۔۔۔ صالحہ کے جواب دینے سے پہلے عمران نے کہا تو سنگرام اور شانتا دونوں کرانتی کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تم کرانتی کے بارے میں کیسے جانتے ہو"۔۔۔۔ سنگرام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے ماجو نے بتایا تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیسے کرانتی ہو سکتی ہے۔ کرانتی تو شکتی ہے انسان تو نہیں ہے یہ میری بیوی شانتا ہے سردار کورو کی بیٹی۔ کرانتی تو چلی گئی ہے اس

نے ہی تم پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا اسے مہامان نے بھیجا تھا تاکہ تم سے زبالا اور راچھے کی موت کا انتقام لیا جا سکے لیکن کرانتی اپنے منصوبے میں ناکام رہی ہے وہ مہامان کی خاص شکتی ہے وہ زیادہ دیر تک اس دنیا میں نہیں رہ سکتی اس لئے وہ تو واپس چلی گئی ہے"۔ سنگرام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جاؤ صالحہ۔ لیکن خیال رکھنا ہم نے واپس بھی جانا ہے ایسا نہ ہو کہ تمہاری باتیں ہی ختم نہ ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔ اب بے شک یہاں جب تک آپ کا جی چاہے رہو میں آپ کی ہر ممکن خدمت کروں گا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دھارو اندر داخل ہوا اور سنگرام کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"حکم مہاراج"۔۔۔۔ دھارو نے کہا۔

"مہمانوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرو اور پینے کے لئے مشروب لے آؤ"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہاں کچھ کھانے پینے کے لئے نہیں آئے اور نہ کھانا پینا چاہتے ہیں تم جاؤ دھارو۔ ہم نے باتیں کرنی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پہلے سنگرام سے کہا اور پھر دھارو سے مخاطب ہو گیا۔ دھارو نے سنگرام کی طرف دیکھا۔

"جاؤ"۔۔۔۔ سنگرام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہ سلام کر

کے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دیکھو سنگرام۔ ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے اور اب ہم واپس جا رہے ہیں۔ تمہارے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے تم جیسے لوگ تو نجانے کتنے دنیا میں موجود ہوں گے جو شیطان کے پیروکار ہیں ان سے لڑنا ہمارا کام نہیں ہے۔ تمہارے اور ایسے لوگوں سے مقابلے کے لئے نیکی کے نمائندے اس دنیا میں موجود ہیں اور خیر و شر کا مقابلہ تو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ زپالا نے تو پاکیشیا کے خلاف سازش کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے ہمیں اس کے خلاف میدان میں آنا پڑا تھا اب کافرستان کا کرنل سورگ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور زپالا اور راتھے بھی۔ میں یہاں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اگر تو تمہیں یہ خیال ہو کہ تم ہماری واپسی میں رکاوٹیں ڈال سکتے ہو یا رکاوٹیں ڈالنے کے درپے ہو تو پھر تم سے بھی نمٹ لیا جائے لیکن اگر تم وچن دو کہ تم ہماری واپسی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالو گے تو پھر ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو کچھ پہلے تمہارے ساتھ ہوا یا جو کچھ کیا گیا وہ کرانتی نے کیا تھا میں نے نہیں۔ اور کرانتی واپس جا چکی ہے میں اپنی ذات کے متعلق وچن دے سکتا ہوں کہ میں تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا اور نہ ہی پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی اقدام کروں گا"۔۔۔۔ سنگرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنی کالی دیوی کی قسم کھا کر وچن دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سنگرام نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اور کالی دیوی کی قسم کھا کر وچن دے دیا کیونکہ عمران کو معلوم تھا کہ سفلی دنیا کے لوگ کالی دیوی کی قسم کھا کر جو کچھ کہتے ہیں پھر اسے ہر صورت میں پورا کرتے ہیں اس لئے اس نے سنگرام کو کالی دیوی کی قسم کھا کر وچن دینے کے لئے کہا تھا۔

"اب اگر تم نے اپنا وچن توڑا تو پھر تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو ماجو کا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کالی دیوی کا وچن دیا ہے میں اسے کیسے توڑ سکتا ہوں لیکن یہ وچن میں نے اپنی ذات کے لئے دیا ہے شیطان یا کالی شکتیاں اگر تمہارے خلاف کچھ کرتی ہیں تو میں انہیں نہیں روک سکتا"۔ سنگرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے ہی وچن لیا ہے۔ بہرحال اب تم اپنی کسی شکتی کو بلاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سنگرام بے اختیار چونک پڑا۔

"شکتی کو بلاؤں۔ کیوں"۔۔۔۔ سنگرام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری کسی شکتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں اور بس"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا دراصل اس کے ذہن میں ابھی تک خلش موجود تھی اسے بتایا گیا تھا کہ جب تک کرانتی سنگرام کے پاس موجود ہو گی اس وقت تک دوسری شکتیاں اس کے پاس نہ رہیں گی اور اب سنگرام کہہ رہا ہے کہ کرانتی واپس چلی گئی ہے۔ عمران نے

اسی بات کو چیک کرنے کے لئے یہ فرمائش کی تھی۔

"میرے پاس تو بے شمار شکتیاں ہیں تم کس شکتی کو دیکھنا چاہتے ہو اور دیکھ کر کیا کرو گے"۔۔۔ سنگرام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تمہارے پاس کسی ٹائپ کی شکتیاں ہیں کسی کو بھی بلاؤ"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو سنگرام نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ زور سے ہوا میں لہرایا اور پھر اس طرح مٹھی بند کر لی جیسے ہوا میں اس نے کسی چیز کو پکڑ کر مٹھی میں بند کر لیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں ایک نظر عمران کو دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے مٹھی کھولی تو اس کی مٹھی سے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا کیڑا زمین پر گرا اور تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد زمین پر ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بندر کھڑا تھا جس کی آنکھیں سفید تھیں اور آنکھوں کے گرد بھی سفید رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے۔

"کیا حکم ہے آقا"۔۔۔ اس بندر کے منہ سے انسانی آواز سنائی دی۔

"لاہوشا۔ تم کیا کیا کر سکتے ہو۔ ان لوگوں کو بتاؤ"۔۔۔ سنگرام نے اس بندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آقا۔ یہ تو روشنی کے نمائندے ہیں۔ میں ان کے ساتھ تو مخاطب نہیں ہو سکتا میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں آپ کو

شیطان کے دربار کی تمام خبریں لا کر دے سکتا ہوں"۔۔۔ اس بندر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"۔۔۔ سنگرام نے کہا تو وہ بندر تیزی سے سکڑنا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیاہ رنگ کے چھوٹے سے کیڑے میں تبدیل ہوا اور پھر ہوا میں اڑتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

"اور کوئی بات"۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میری ساتھی کو بلاؤ تاکہ ہم روانہ ہو سکیں"۔ عمران نے کہا کیونکہ اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ واقعی کرانتی واپس جا چکی تھی اور چونکہ سنگرام نے کالی دیوی کا وچن دیا تھا اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا اور پھر اس سے پہلے کہ سنگرام کسی کو بلاتا دروازہ کھلا اور صالحہ اندر داخل ہوائی اس کے پیچھے سنگرام کی بیوی شانتا تھی۔

"تمہاری ساتھی عورت تو نہ کچھ کھاتی ہے اور کچھ پیتی ہے اور نہ باتیں کرتی ہے"۔۔۔ شانتا نے اندر آکر منہ بناتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے باوجود یہ عورت بھی ہے اور زندہ بھی ہے"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو سنگرام بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسی بات کی ہے"۔۔۔ شانتا نے عمران کی بات اور سنگرام کے ہنسنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی بات کا مطلب ہے کہ عورتیں تو بہت باتیں کرتی ہیں لیکن

یہ بات نہیں کرتی پھر بھی عورت ہے اور کچھ کھانے پینے کے باوجود زندہ بھی ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے خود ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار شانتا ہنس پڑی۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران"۔۔۔۔ صالحہ نے بڑے بوریت بھرے انداز میں کہا۔

"بس چلو۔ وہ کرانتی واپس جا چکی ہے اور سنگرام نے وچن دے دیا ہے کہ یہ ہمارے راستے میں روکاوٹ نہیں بنے گا میں نے اسے تمہیں بلانے کے لئے کہا تھا کہ تم خود ہی آ گئی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس مہمان خانے سے نکل کر باہر کھڑی ہوئی اپنی جیپ کی طرف بڑھ گئے۔ سنگرام اور شانتا دونوں انہیں جیپ تک چھوڑنے آئے۔

"اپنا وچن یاد رکھنا سنگرام"۔۔۔۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اسے بیک کر کے اس نے اسے موڑا اور تیزی سے احاطے سے باہر لے گیا۔

"کیا تم پوری طرح مطمئن ہو گئے ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسئلہ صرف ہماری بحفاظت واپسی کا تھا وہ حل ہو گیا ہے میں نے سنگرام سے کہہ کر اس کی ایک شکتی کو بھی بلوا کر چیک کر لیا ہے کہ

کرانتی واپس چلی گئی ہے یا نہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اب ہماری واپسی میں کوئی خلل نہیں پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس شانتا نے مجھ پر بڑے بڑے ڈورے ڈالے کہ کسی طرح میں اس کے ہاتھوں سے کچھ کھا لوں لیکن میں نے صاف انکار کر دیا ویسے ایک بات کہوں۔ مجھے مسلسل احساس ہوتا رہا ہے کہ یہ شانتا انسان نہیں ہے یہ مافوق الفطرت قوت ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"واضح طور پر تو کوئی بات نہیں۔ بس میرے احساسات کچھ ایسے ہی تھے۔ اس کے بات کرنے کا انداز' اس کے دیکھنے کا انداز مجھے کبھی کبھی غیر فطری سا لگتا تھا"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"بہرحال جو ہو گا دیکھا جائے گا اب مزید کیا کہا جا سکتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی جیپ جیسے ہی احاطے سے نکلی سنگرام تیزی سے ساتھ کھڑی ہوئی کرانتی کی طرف جو شانتا کے روپ میں تھی مڑا۔

"کیا واقعی تم ناکام رہی ہو"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ہاں۔ یہ عورت واقعی بیحد ہوشیار' ذہین اور محتاط تھی میں نے اپنے طور پر بڑی کوشش کی لیکن اس نے میری کوئی بات نہیں مانی بلکہ وہ الٹا بیزار ہو کر واپس چل پڑی لیکن تم فکر نہ کرو میں نے اب ان لوگوں کے خاتمے کی ایک نئی ترکیب سوچ لی ہے اور اس ترکیب میں ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔۔ کرانتی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جس میں شیطان کی تصویر دیوار پر موجود تھی۔ سنگرام ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"کیا ترکیب سوچی ہے تم نے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے"۔ کمرے میں پہنچ کر سنگرام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے لاہوشا کو بلایا تھا پہلے یہ بتاؤ"۔۔۔۔ کرانتی نے بھی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ بیحد ہوشیار ہیں انہیں شاید اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ جب تک تم میرے پاس ہو میری کوئی شکتی میرے پاس نہیں آ سکتی اور میں نے انہیں تمہارے متعلق بتایا کہ تم ناکام ہو کر واپس چلی گئی اس پر اس نے شکتی بلانے کی فرمائش کی تو میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتا ہے چنانچہ مجبوراً مجھے دربار خاص سے لاہوشا کو طلب کرنا پڑا کیونکہ وہی میرے پاس آ سکتا تھا۔ میری اپنی شکتی تو نہ آ سکتی تھی اس طرح اس کی تسلی ہو گئی اور چلا گیا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"میرے ساتھ اصل مسئلہ یہی تھا کہ میں اس عورت کو نہ چھو سکتی تھی اور نہ زبردستی اس پر قابو پا سکتی تھی۔ میرا خیال تھا کہ وہ میری باتوں میں آ جائے گی اور میں اسے حرام پلا کر اپنے قابو میں کر لوں گی اور پھر اس کے ذریعے اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کرا دوں گی لیکن ایسا نہ ہو سکا لیکن تمہارے لاہوشا کو بلانے سے بڑا فائدہ ہو گیا جب مجھے معلوم ہوا کہ لاہوشا تمہارے پاس آیا ہے تو واپس جاتے ہوئے میں نے اسے بلا لیا اور میں نے اسے ساری بات بتا کر اسے فوری طور پر دربار خاص سے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیج دیا کہ اس صورت حال میں مجھے کیا کرنا ہے۔ لاہوشا نے مجھے فوراً ہی جواب لا دیا اس نے بتایا کہ میں ان لوگوں پر قبضہ کرنے کا خیال چھوڑ کر ان کی جیپ پر قبضہ کر لوں اور کسی بھی جگہ انہیں ہزاروں فٹ کی گہرائیوں

میں جیپ سمیت دھکیل دوں اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے اور لاہوشا نے مجھے بے جان چیزوں پر قبضہ کرنے کی دربار خاص سے خاص شکتی ٹاپیرا بھی لا دی ہے اس پر میں مطمئن ہو گئی"۔ شاتنا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس لڑکی کو تو سب کچھ معلوم ہو گیا ہو گا وہ تو تمہارے ساتھ تھی"۔۔۔۔ سنگرام نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ اسے کچھ معلوم نہیں ہو سکا لاہوشا ظاہر تو نہیں ہوا تھا کہ اسے معلوم ہو جاتا"۔۔۔۔ کرانتی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی بیحد آسان اور کامیاب ترکیب ہے یہ اگر ہمیں پہلے اس بات کا خیال آ جاتا تو یہ کام کتنی آسانی سے ہو جاتا"۔ سنگرام نے کہا۔

"مجھے خود اس بارے میں معلوم نہ تھا اور نہ ہی ٹاپیرا میری ماتحت شکتی ہے یہ تو مہامہان نے دربار خاص سے خصوصی طور پر میرے پاس بھیجی ہے"۔۔۔۔ کرانتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہو گا وہ لوگ تو واپس جا رہے ہیں"۔ سنگرام نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ٹاپیرا میرے پاس ہے میں نے راستے میں ایک ایسی جگہ دیکھ لی ہے جہاں سے جیپ اگر نیچے گری تو پھر ان کے بچ نکلنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو گا جیسے ہی جیپ اس جگہ پہنچے گی میں ٹاپیرا کو حرکت میں لے آؤں گی اور یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اس طرح

مجھے میری بھینٹ بھی مل جائے گی اور زہالا اور راتھے کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا"۔۔۔۔ کرانتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ٹاپیرا روشنی کے نمائندوں پر حملہ کر بھی سکے گی یا نہیں"۔ سنگرام نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ ٹاپیرا کا انسانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بے جان چیزوں پر قبضہ کرنے والی خاص شکتی ہے اور بے جان چیزیں تو روشنی کی نمائندہ نہیں ہوتیں۔ وہ بس اتنا کرے گا کہ جیسے ہی عمران ایک خاص موڑ پر جا کر جیپ کو موڑنے لگے گا وہ اس کے بریک فیل کر دے گا اسٹیئرنگ جام کر دے گا اور انجن بند کر دے گا نتیجہ یہ کہ دوسرے لمحے جیپ ہزاروں فٹ کی گہرائیوں میں ان لوگوں سمیت جا گرے گی اور معاملہ ختم"۔۔۔۔ کرانتی نے جواب دیا۔

"کیا اس منظر کو میں بھی دیکھ سکتا ہوں"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ دیکھ لیں گے اور جب وہ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر ہم وہاں پہنچ جائیں گے لیکن ابھی انتظار کرو ابھی انہیں وہاں پہنچنے میں کافی دیر ہے جہاں سے میں انہیں نیچے گرانا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"ایک بات تو بتاؤ اگر جیپ گرنے کے باوجود یہ لوگ زندہ بچ گئے تو پھر"۔۔۔۔ سنگرام نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہزاروں فٹ کی بلندی سے جیپ سمیت وہ

گرین بھی اور زندہ بچ جائیں ان کے جسموں کی تو ایک ایک ہڈی ریزہ ریزہ ہو جائے گی"---- کرانتی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم انہیں نہیں جانتی۔ یہ لوگ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ان کی تو زندگی ہی ایسے خطرات سے کھیلتے ہوئے گزری ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ابھی جیپ ہوا میں ہی ہو کہ وہ لوگ چھلانگیں لگا کر کسی جھاڑی یا درخت کو پکڑ کر بچ جائیں"---- سنگرام نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا بھی سہی تو پھر تم اپنے کسی آدمی کو کہہ دینا وہ ان پر گولی چلا دے گا اور انہیں ہلاک کر دے گا میرا مطلب ہے کسی ایسے آدمی کو جس کا تعلق براہ راست کالی دنیا سے نہ ہو۔ جیسے گھنشیام تھا"---- کرانتی نے کہا۔

"میرے ملازم تو یہ کام نہیں کر سکتے اور کارو میں گھنشیام کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی ہی نہیں ہے"---- سنگرام نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اس کا بندوبست کرنا پڑے گا تم نے اچھا کیا کہ مجھے بھی خبردار کر دیا۔ اب مجھے چانگ سے ایسے آدمیوں کو وہاں پہنچانا ہو گا میں پھر جاتی ہوں"---- کرانتی نے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دوسرے لمحے اس کے گرد سیاہ دھواں چھا گیا اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھواں بھی غائب ہو گیا۔ اب وہاں کچھ بھی نہ تھا۔

"یہ کہیں مجھے بھی ساتھ نہ مروا دے"---- سنگرام نے انتہائی پریشان لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر بے

اختیار کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرہ پر ایک بار پھر پریشانی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ کس چکر میں پھنس گیا ہوں میں"---- سنگرام نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اسے اسی انداز میں ٹہلتے ہوئے کافی دیر گزر گئی تو اچانک کمرے میں ایک بار پھر سیاہ دھواں سا جمع ہونے لگا اور سنگرام چونک کر اس دھوئیں کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد دھواں مجسم ہوا تو اب وہاں کرانتی موجود تھی اپنی اصل شکل میں۔

"میں نے بندوبست کر دیا ہے اور چار مشین گنوں سے مسلح آدمی وہاں پہنچا بھی دیئے ہیں جہاں اس جیپ نے گرنا ہے"---- کرانتی نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گیا"---- سنگرام نے حیران ہو کر کہا۔

"دولت میں تم انسانوں کے لئے بڑی کشش ہوتی ہے۔ چانگ میں ایک مجرم گروپ موجود تھا میں نے شانتا کے روپ میں ان کے سربراہ کو بھاری رقم دے کر اس سے چار بہترین نشانہ باز حاصل کئے اور پھر میں نے انہیں بتایا کہ میرے پاس شکتی موجود ہے کہ میں انہیں پلک جھپکنے میں وہاں پہنچا سکتی ہوں اور پھر میں نے انہیں وہاں پہنچایا اور انہیں وہ جگہ دکھائی جہاں سے جیپ نے گرنا ہے اور ساری بات سمجھا کر میں نے انہیں مختلف جگہوں پر چھپا دیا اور میں خود یہاں تمہارے پاس آ گئی ہوں کیونکہ اب ہمیں خود وہاں موقع پر جانا ہو گا تاکہ سب

کچھ ہمارے سامنے مکمل ہو سکے"۔۔۔ کرانتی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا"۔۔۔ سنگرام نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تو آنکھیں بند کر لو"۔۔۔ کرانتی نے کہا اور سنگرام نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔۔۔ چند لمحوں بعد کرانتی کی آواز سنائی دی اور سنگرام نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اس نے دیکھا کہ وہ ایک انتہائی گہرائی میں موجود ہے جس کے دائیں طرف ہزاروں فٹ کی بلندی پر ایک پہاڑی سڑک موڑ کاٹتی ہوئی گزر رہی تھی۔

"وہ دیکھو وہ ہے سڑک اور وہ ہے موڑ۔ جہاں سے ان کی جیپ یہاں نیچے گرے گی۔ اب بتاؤ وہ کیسے بچ سکیں گے"۔۔۔ کرانتی نے اوپر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بہترین جگہ ہے لیکن وہ آدمی کہاں ہیں"۔ سنگرام نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ چھپے ہوئے ہیں تاکہ وہ لوگ انہیں نہ دیکھ سکیں۔ تم اب یہاں اطمینان سے کھڑے رہو اور ان لوگوں کی ہلاکت کا منظر دیکھو میں وہیں سڑک پر جا رہی ہوں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ ان کا خاتمہ کالی دنیا کے ہاتھوں ہی ہوا ہے"۔۔۔ کرانتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد سنگرام نے دیکھا کہ کرانتی اس سڑک پر موڑ کے سامنے ایک چٹان پر بیٹھی ہوئی تھی اور سنگرام

بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یہاں پہنچ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ تاپیرا کے حربے کے بعد ان لوگوں کے بچ نکلنے کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا۔ وہ خوش ہو رہا تھا کہ ان لوگوں کے مرتے ہی کرانتی کو اس کی بھینٹ مل جائے گی اور اس طرح کرانتی جیسی انتہائی طاقتور شکتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی غلام بن جائے گی اور پھر پورے تابات میں اس کے مقابلے کا کوئی مہاراج نہ ہو گا وہ انہی خیالوں میں گم تھا کہ اچانک اس نے کرانتی کو چٹان سے اتر کر کھڑے ہوتے دیکھا تو وہ چونک پڑا اور اسی لمحے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ کو دور سے اس موڑ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے چلی آ رہی تھی۔ جیسے جیسے جیپ موڑ کی طرف بڑھ رہی تھی سنگرام کے دل کی دھڑکنیں بھی اسی طرح تیز ہوتی جا رہی تھیں اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی اس کا دل ایک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ اسی لمحے اس نے کرانتی کو ہوا میں اڑ کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی جیپ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی پھر وہ ہوا میں ہی رک گئی اور اس کے ساتھ ہی جیپ نے موڑ کاٹا اور دوسرے لمحے سنگرام بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا کیونکہ جیپ موڑ کاٹتے ہی سیدھی نیچے گہرائی کی طرف آئی اور پھر جس طرح کھلونا ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے گرتا ہے اس طرح جیپ بھی کسی کھلونے کی طرح فضا میں قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گہرائی میں گرتی چلی گئی۔ سنگرام کی نظریں قلابازیاں کھاتی ہوئی جیپ پر اس طرح چپکی ہوئی

تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ جیپ میں سے کوئی آدمی باہر نہ نکلا تھا اور پھر جیپ ایک خوفناک دھماکے سے وادی کے ساتھ باہر کو نکلی ہوئی ایک چٹان سے ٹکرائی تو الٹ کر نیچے وادی میں گری اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جیپ میں آگ بھڑک اٹھی اب جیپ آگ کا ایک بڑا سا گولہ نظر آ رہی تھی اور سنگرام خوشی سے بے اختیار ہو کر ناچنے لگ گیا۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی تنگ پہاڑی راستوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی چونکہ راستہ عمران کا دیکھا ہوا تھا اس کے باوجود راستے کی تنگی اور سائیڈوں میں انتہائی خوفناک گہرائیوں کے عمران اس طرح اطمینان سے اور سکون سے جیپ ڈرائیو کر رہا تھا جیسے وہ تنگ پہاڑی راستوں کی بجائے کسی چٹیل میدان کی شاہراہ پر جیپ چلا رہا ہو لیکن اس کے دونوں ہاتھ اسٹیرنگ کے ساتھ ساتھ اس طرح گھوم رہے تھے جیسے کوئی شعبدہ باز شعبدہ دکھانے کے لئے ہاتھوں کو مسلسل انتہائی تیز رفتاری سے دائیں بائیں حرکت دیتا ہے۔

"اس قدر خطرناک راستے پر اتنی تیز جیپ چلانے کا کیا فائدہ۔ اگر ایکسیڈنٹ ہو گیا تو" ——— صالحہ سے نہ رہا جا سکا تو وہ آخر کار وہ بول پڑی۔

"اگر حادثہ ہو بھی گیا تو خاصا رنگین حادثہ ہو گا" ——— عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"حادثہ تو کیا رنگین ہو گا ہم سب ہی خون سے رنگین ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس صالحہ۔ ابھی تو ماسٹر آہستہ جیپ چلا رہے ہیں شاید آپ کی وجہ سے ورنہ اگر اسٹیرنگ میرے ہاتھ میں ہوتا تو ہم اب تک چانگ پہنچ چکے ہوتے"۔۔۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے ہی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چانگ تو خیر کیا پہنچتے البتہ قبر میں ضرور پہنچ چکے ہوتے"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان پہاڑیوں پر قبریں نہیں بنا کرتیں یہاں تو پرندے دعوتیں اڑاتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ باس۔ جیپ روک دو"۔۔۔۔۔ اچانک جوزف نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار بریک پیڈل پر پیر رکھ دیا اور تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جیپ جھٹکے کھاتی ہوئی آخر کار رک گئی۔

"کیا ہوا۔ کیا پھر کسی گمباگا کی خوشبو سونگھی ہے تم نے"۔ عمران نے جیپ کے رکتے ہی مڑ کر جوزف سے کہا۔

"باس۔ مجھے آگے خطرہ محسوس ہو رہا ہے میں نے ابھی ترا کائی

جھیل کے سرکنڈوں پر اڑنے والے سیاہ گدھ کو دور آسمان پر چکراتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم تو عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہو۔ وہاں سے بیٹھے بیٹھے تمہیں وہ گدھ کیسے نظر آگیا"۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سائیڈ سے اسے دیکھا ہے۔ باس آگے خطرہ ہے۔ ترا کائی جھیل کے سرکنڈوں پر اڑنے والے سیاہ گدھ یقینی موت کی نشانی ہوتی ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تم خطرے کی بات کر رہے تھے ابھی موت کی بات کر رہے ہو موت تو وقت پر آنی ہے اور وہ جگہ بھی مقرر ہے جہاں موت آنی ہے اب چاہے وہ سیاہ گدھ منڈلائے یا سفید۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ سیاہ گدھ اس وقت نظر آتا ہے جب موت اس کے پروں کے نیچے ہوتی ہے مجھے اسے بلانا پڑے گا ہاں"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا پیچھے ایک سائیڈ پر موجود ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا دماغ تو نہیں چل گیا"۔۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن عمران اسے کوئی جواب دیئے بغیر جیپ سے نیچے اتر آیا اس کے نیچے اترتے ہی صالحہ اور عقبی سیٹ پر موجود جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ جوزف دوڑتا ہوا اس درخت کے پاس پہنچا اور پھر کسی پھرتیلے بندر کی طرح وہ درخت پر چڑھتا چلا گیا عمران نے آسمان پر نظریں دوڑائیں تو

اسے کہیں بھی کوئی گدھ اڑتا نظر نہ آیا تو اس نے ہونٹ بھینچ لئے اسے یہ تو معلوم تھا کہ جوزف میں فطری طور پر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ خطرے کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا ہے لیکن اس بار اس کی یہ بات اس کی بھی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جوزف درخت سے نیچے اترا اور تیزی سے واپس جیپ کی طرف آنے لگا اس کے ہاتھ میں درخت کے پتے دبے ہوئے تھے۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے باس کہ کیا خطرہ ہے"۔۔۔۔ جوزف نے قریب آ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پتوں کو سڑک پر اچھال دیا پتے زمین پر گرتے چلے گئے سب کی نظریں پتوں پر جمی ہوئی تھیں یہ عام سے پتے تھے جیسے پہلے سے سڑک پر پڑے ہوئے تھے جوزف کی نظریں ان پتوں پر جمی ہوئی تھیں اچانک ایک پتہ ذرا اس طرح کھسکا جیسے کسی نے اسے انگلی سے ہٹا دیا ہو اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ڈوشامو جادو کا کھیل کھیل رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ توشانی کے پتے ہیں باس"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اسی لمحے یکلخت وہی پتہ ہوا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا اور جوزف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ سرخی ابھر آئی تھی۔

"باس۔ توشانی کے پتوں نے بتا دیا ہے کہ ہماری جیپ گہرائی میں گرے گی خودبخود نہیں بلکہ اسے گرایا جائے گا اور وہ بھی آگے کسی

موڑ پر"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"یہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ جیپ گرے گی اور وہ بھی موڑ پر"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر توشانی اسی طرح معلوم کرتا تھا جب میں درخت پر چڑھا تو میں نے اک بار پھر سیاہ گدھ کو دیکھا میں نے وچ ڈاکٹر توشانی منت کی کہ وہ مجھے خطرے کے متعلق بتائے تراکائی جھیل کا وچ ڈاکٹر توشانی اور وچ ڈاکٹر توشانی کا نام لیتے ہی سیاہ گدھ غائب ہو گیا جب یہ گدھ نظر آتا تھا تو وچ ڈاکٹر توشانی اس طرح پتوں کو زمین پر ڈال کر ان سے معلوم کرتا تھا سیاہ گدھ کے غائب ہوتے ہی میں سمجھ گیا کہ درخت پر وچ ڈاکٹر توشانی کی روح آ گئی ہے چنانچہ میں نے پانچ پتے توڑے ایک ایک پتہ ہم سب کے لئے اور ایک پتہ جیپ کے لئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ سیاہ گدھ کس کے لئے منڈلا رہا ہے آپ نے دیکھا کہ جیپ کے نام پر میں نے جو پتہ توڑا تھا وہ پہلے کھسکا اور پھر ہوا میں اڑ کر گہرائی میں گرتا چلا گیا کھسکنے کا مطلب موڑ ہوتا ہے اور گہرائی میں گرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وچ ڈاکٹر توشانی بتا رہا تھا کہ جیپ گہرائی میں گرے گی"۔۔۔۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو کتاب میں پڑھا تھا کہ پتوں کے جادو کو ڈوشامو جادو کہا جاتا ہے اور افریقہ میں اس کے بڑے بڑے ماہر گزرے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہو گا باس۔ آپ نے جو کچھ پڑھا ہے وہی ہو گا میں تو اپنی بات کر

رہا ہوں"۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ اڑنے والا پتہ جیپ کا ہے اور تم نے جیپ کے لئے پتہ کیوں علیحدہ لے لیا"۔۔۔۔۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے دراصل جوزف کا یہ سارا سلسلہ پوری طرح سمجھ میں نہ آ رہا تھا اور نہ آج سے پہلے جوزف نے کبھی پتوں والا کھیل کھیلا تھا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر توشانی ایسا ہی کرتا تھا۔ جاندار اور بے جان چیزوں کے نام پر پتے توڑ لیتا تھا اور پھر جس چیز کو خطرہ ہوتا اسے علم ہو جاتا تھا چونکہ گہرائی میں ہم بھی گر سکتے تھے اور جیپ بھی اس لئے میں نے اپنے سمیت آپ سب کے نام کے علیحدہ علیحدہ سائز کے پتے توڑے اور ایک پتہ جیپ کے نام کا بھی توڑ لیا اور آپ نے دیکھا کہ صرف جیپ کے نام پر توڑا ہوا پتہ اڑا اور باقی پتے ویسے ہی پڑے رہے حالانکہ یہاں ہوا نہیں چل رہی اس کا مطلب ہے کہ خطرہ جیپ کو ہے جو گہرائی میں گرے گی"۔۔۔۔۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آگے تو بے شمار موڑ ہیں اب کیسے پتہ چلے گا کہ کس موڑ پر جیپ گرے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہاں سے آگے جس موڑ پر بھی درخت ہو گا وہاں سے جیپ نیچے گرے گی کس طرح گرے گی اور کیوں گرے گی اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن گرے گی ضرور"۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"پھر ہم جیپ کو یہیں چھوڑ کر پیدل کیوں نہ چلیں"۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"سوال یہ نہیں ہے صالحہ۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ جیپ حادثے کی صورت میں گرے گی یا کسی مافوق الفطرت قوت کی وجہ سے گرے گی۔ اگر تو یہ حادثے کی صورت ہے تو پھر تو ہم پیدل جا سکتے ہیں لیکن اگر اس کی وجہ کوئی مافوق الفطرت ہے تو پھر وہ ہم پر بھی اٹیک کر سکتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اس موڑ تک جہاں درخت ہو جیپ پر چلیں اور وہاں سے پہلے جیپ روک کر نیچے اتریں اور ارد گرد کا علاقہ چیک کرنے کے بعد پھر جیپ کو آگے لے جائیں"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب آ رہی ہے۔ صرف جیپ کا پتہ اڑا ہے اس لئے خطرہ بہرحال جیپ کو ہے تم لوگ یہیں سے نیچے اترو اور پیدل آگے بڑھنا شروع کر دو میں جیپ میں سوار ہو کر آگے جاؤں گا اگر جیپ گرنے بھی لگی تو میں دوسری طرف چھلانگ لگا کر بچ سکتا ہوں اور جیپ نیچے گر جائے گی اور اگر نیچے کوئی چیز موجود ہوئی تو اس کی بو جوزف دور سے ہی سونگھ لے گا ایسی صورت میں تم ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دے سکتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی ترکیب ہے لیکن تم جوزف اور جوانا کے ساتھ نیچے جاؤ جیپ میں چلاؤں گی"۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ تم سے معمولی سی بھی غفلت ہو گئی تو تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے گی تم جوزف اور جوانا کے ساتھ جاؤ۔ جیپ میں خود لے جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ماسٹر۔ آپ کی نیچے موجودگی ضروری ہے کیونکہ آپ حالات کے مطابق فوری فیصلے کر سکتے ہیں اور جس قسم کے حالات ہیں ان حالات میں ہمارے لئے بروقت اور فوری فیصلے مشکل ہیں جیپ آپ مجھے دے دیں اور بے فکر رہیں میں غفلت نہیں کروں گا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم اپنے تھیلے سے زیرو فائیو ٹرانسیٹر نکال کر مجھے دے دو اور دوسرا سیٹ باہر نکال کر اپنے پاس رکھ لو میں تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا اور ساتھ ہی دوربین بھی دے دو تاکہ میں تمہیں دور سے دیکھ بھی سکوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ سب جیپ کی طرف بڑھنے لگے کیونکہ سیاہ تھیلا جیپ میں موجود تھا جوانا نے تھیلے میں سے زیرو فائیو ٹرانسیٹر اور دوربین نکال کر عمران کو دے دی اور زیرو فائیو کا دوسرا سیٹ لے کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"جب تک میں حکم نہیں دوں گا تم نے جیپ نہیں چلانی"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر عمران' جوزف اور صالحہ تینوں وہیں سے نیچے گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ وادی میں پہنچ کر انہوں نے سڑک کی طرف دیکھا تو انہیں سڑک پر موجود جیپ کسی

چھوٹے کھلونے کی طرح نظر آ رہی تھی۔

"یہاں سے پھیل کر آگے بڑھو اور پوری طرح محتاط رہنا"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ایک دوسرے سے ہٹ کر اور چٹانوں کے اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے عمران سب سے آگے تھا ابھی عمران تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"رک جاؤ اور اوٹ لے لو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سائیڈوں پر چلتے ہوئے جوزف اور صالحہ بھی ٹھٹک کر رک گئے اور انہوں نے چٹانوں کی اوٹ لے لی عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی اسے دراصل بہت دور ایسے محسوس ہوا تھا جیسے چٹانوں میں حرکت ہو رہی ہو لیکن فاصلے کی وجہ سے واضح طور پر کچھ نظر نہ آ رہا تھا لیکن جیسے ہی اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی وہ بے اختیار چونک پڑا اس نے مشین گنوں سے مسلح چار افراد کو اترتے ہوئے دیکھا وہ بڑے محتاط انداز میں نیچے اتر رہے تھے عمران نے ہاتھ اٹھا کر دوربین کے ساتھ لگی ہوئی ایک چھوٹی سی ناب کو گھمایا تو ایک آدمی کا چہرہ بڑا ہو کر دکھائی دینے لگا یہ مقامی آدمی تھا اس کے جسم پر عام سا لباس تھا لیکن اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ اس آدمی کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔

"یہ کسی اور چکر میں تو نہیں نیچے آ رہے۔ شاید کسی جرم کا سلسلہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے سوچا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بری طرح اچھل پڑا کہ جس جگہ سے وہ نیچے اتر رہے تھے وہاں سنگرام کی نوجوان

اور خوبصورت بیوی شانتا کھڑی صاف دکھائی دے رہی تھی وہ نیچے جھانک کر انہیں اترتا دیکھ رہی تھی اور عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں لیکن وہ مسلسل چیک کرتا رہا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ شانتا کا جسم اچانک سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہونا شروع ہوگیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ پوری طرح دھوئیں میں چھپ گئی اور دھواں یکلخت غائب ہوگیا۔

"کیا ہوا باس۔ آپ رک کیوں گئے ہیں"۔۔۔۔ اسی لمحے جوزف نے قریب آ کر کہا۔

"جوزف۔ تمہیں درست طور پر خطرے کا احساس ہوا تھا ہمارے خلاف باقاعدہ فطری اور غیر فطری دونوں انداز کا جال پھیلایا جا رہا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"وہ کیسے باس۔ آپ کو کیسے پتہ چل گیا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"یہاں سے کافی دور میں نے چار مسلح افراد کو سڑک سے نیچے اتر کر نیچے وادی میں جاتے ہوئے دیکھا ہے دوربین میں ان کے چہرے کو کلوز اپ میں دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ ان کا تعلق زیر زمین سے ہے اس حد تک تو فطری بات ہے کہ ہمارے مقابلے میں مجرموں کو لایا جا رہا ہے لیکن غیر فطری بات یہ ہے کہ جہاں سے یہ لوگ نیچے اترے ہیں وہاں اوپر میں نے سنگرام کی بیوی شانتا کو کھڑے دیکھا۔ وہ انہیں اترتا ہوا دیکھ رہی تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شانتا۔ وہ ہم سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گئی"۔۔۔۔ صالحہ نے چونک

کر کہا۔

"شانتا انسان نہیں ہے۔ وہ انسان کے روپ میں کالی طاقت ہے اور شاید وہ کرانتی ہو بہرحال مجھے اس بات کا پتہ ایسے چلا کہ جب یہ چاروں افراد نیچے اتر گئے تو اس کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر دھواں بھی غائب ہوگیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو اس سے کیا مقصد ہوا ان کا"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اب میں ان کا پلان کسی حد تک سمجھ گیا ہوں۔ شانتا یا کرانتی غیر فطری یا فطری طریقے پر کسی طرح اس جگہ جیپ کے سامنے آ جائے گی جہاں موڑ ہے یا پھر کسی کالی طاقت کی مدد سے وہ جیپ کو اوپر سے نیچے گرائے گی اور اگر اس کے باوجود ہم بچ گئے تو پھر یہ لوگ ہمیں مشین گنوں سے ہلاک کر دیں گے کیونکہ سنگرام یا کرانتی براہ راست ہم پر حملہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے یہ جال پھیلایا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ باس۔ اب میری بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ یہ توسیری ہے باس۔ یہ کرانتی توسیری ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"توسیری۔ وہ کیا ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ افریقہ کی سب سے خوفناک سیاہ دلدل کی تہہ میں بڑے بڑے خونخوار سیاہ مگرمچھ موجود ہوتے ہیں وہ دلدل کی تہہ میں موجود سیاہ مٹی کھاتے اور پھر اس کا کچھ حصہ کئی دنوں بعد جھیل کے کنارے پر لا کر اگل دیتے ہیں یہ مٹی توسیری کہلاتی ہے۔ اس مٹی میں سیاہ رنگ کی

لکیریں ہوتی ہیں اور مگرمچھوں کی مخصوص بو بھی۔ اس توسیری مٹی سے پتلے بنا کر ان پر توسیری جادو کیا جاتا ہے اس سے دشمنوں کے قبیلے مارے جاتے ہیں۔ جب میں نے وہاں سنگرام کے پاس اس شاتنا کو دیکھا تو مجھے اس کے جسم سے مگرمچھوں کی بو محسوس ہوئی تھی لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تھی اب آپ نے بتایا ہے تو اب یہ بات میری سمجھ میں آگئی ہے۔ یہ توسیری ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"تو پھر اس توسیری کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بڑی آسانی سے باس۔ اس توسیری کی آنکھوں میں اس کی ساری طاقت ہوتی ہے اور آنکھوں میں پتھر مار کر اسے ختم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے حکیم جمال دین نے مجھے کہا تھا کہ کرانتی کی آنکھیں ختم کر دی جائیں تو کرانتی ختم ہو سکتی ہے ٹھیک ہے۔ اب بات بن جائے گی۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو غائب ہو گئی ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بھی نیچے ان مجرموں کے پاس موجود ہو۔ آؤ۔ بہرحال پہلے ہمیں ان چار افراد کا خاتمہ کرنا ہے اس کے بعد باقی کارروائی ہو گی عمران نے کہا اور جوزف اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے کیونکہ وہ جگہ جہاں وہ لوگ نیچے اترے تھے وہ کافی دور تھی جب عمران نے محسوس کر

لیا کہ اب وہ جگہ قریب آگئی ہے تو عمران نے صالحہ کو اپنے قریب بلا لیا۔

"تم اکیلی آگے جاؤ۔ ہم تمہیں کور کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں دیکھ کر یہ چاروں جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے سامنے آ جائیں گے ورنہ یہاں انہیں تلاش کرنا مشکل ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن اس نے عمران کی طرف بڑھا دی عمران نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور جیب میں موجود سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ صالحہ اب بے خوف انداز میں کھل کر آگے بڑھنے لگی ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئی ہو گی کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے ایک آدمی نے نکل کر مشین گن اس کی گردن سے لگا دی۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھالو"۔۔۔۔ اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"۔۔۔۔ صالحہ نے مڑ کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اسی لمحے مختلف جگہوں سے تین اور افراد بھی باہر آ گئے ان کے چہروں پر مسرت تھی۔

"کون ہے۔ یہ لڑکی کہاں سے آگئی ہے"۔۔۔۔ ان تینوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم لڑکی۔ کہاں سے آئی ہو۔ جلدی بولو ورنہ گولی مار دیں گے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جس نے سب سے پہلے باہر نکل کر صالحہ کو کور کیا تھا انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ لڑکی تو غیر ملکی لگتی ہے۔ مقامی تو نہیں لگتی"۔۔۔۔ قریب آ کر ایک اور آدمی نے کہا۔

"میں سیاح ہوں۔ تم کون ہو اور کیوں تم نے مجھے اس طرح گھیر لیا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی جس نے سب سے پہلے صالحہ کو کور کیا تھا گولی کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اس کے نیچے گرتے ہی باقی تینوں تیزی سے پیچھے ہٹے ہی تھے کہ عمران نے مسلسل ٹریگر دبا دیا اور پلک جھپکتے ہی باقی تینوں بھی زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں دور جا گری تھیں ان چاروں کے گرتے ہی عمران اور جوزف بھاگتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے عمران نے ایک کہ ان پر فائر کھول دیا چند لمحوں بعد ہی وہ چاروں ساکت ہو چکے تھے۔

"انہیں اٹھاؤ اور کسی غار میں پھینک دو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ایک آدمی کو اٹھایا اور سامنے موجود پہاڑی غار کی طرف دوڑ پڑا۔ جوزف نے بھی ایک آدمی کو اٹھایا جبکہ صالحہ نے ایک لاش کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی غار کی طرف لے گئی تھوڑی دیر بعد چاروں لاشیں غار کے اندر پہنچ چکی تھیں۔

"اوہ۔ یہی موڑ لگتا ہے کیونکہ یہاں واقعی موڑ پر ایک درخت موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے

لگا کر اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں سے فاصلے پر چھپ جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں کسی نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے کچھ دور ہٹ کر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے عمران ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں ہوا اور پھر اس نے جیب میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس ماسٹر۔ جوانا اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا۔ جیپ لے کر آگے بڑھو جس موڑ پر درخت موجود ہے وہاں سے اگر تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو تو فوراً دوسری طرف کود جانا پوری طرح محتاط رہنا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا ہی تھا کہ وہ بے اختیار اچھل پڑا اس نے اچانک اپنے سے آگے ایک چٹان کے قریب سنگرام کو کھڑے دیکھ لیا تھا سنگرام کی اس کی طرف پشت تھی اور اس کا رخ سڑک کی طرف تھا اور وہ اچانک نمودار ہوا تھا اسی لمحے عمران نے ایک سیاہ فام انتہائی

بد شکل سی عورت کو اوپر سڑک کے کنارے ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اسے دیکھنے لگا۔ عورت اپنی شکل و صورت سے کوئی چڑیل لگ رہی تھی عمران سمجھ گیا کہ یہ کرانتی ہے یا بقول جوزف توسیری ہے لیکن وہ خاموش رہا کیونکہ وہ اصل کھیل دیکھنا چاہتا تھا اسے معلوم تھا کہ توسیری یا کرانتی براہ راست جوانا پر حملہ نہیں کر سکتی لیکن پھر وہ کیا کرے گی اور کس طرح جیپ کو نیچے گرائے گی وہ یہی دیکھنا چاہتا تھا اور پھر اس نے دور سے جیپ کو انتہائی تیز رفتاری سے موڑ کی طرف بڑھتے دیکھا سنگرام بھی ادھر ہی دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کرانتی چٹان سے اٹھی اور پھر کسی پرندے کی طرف ہوا میں اڑتی ہوئی جیپ کی طرف بڑھنے لگی جیپ اب موڑ کے قریب پہنچ گئی تھی عمران نے سانس روک لی کیونکہ اس وقت جوانا کی مہارت کا اصل امتحان تھا پھر جیپ موڑ کاٹنے کے بعد سیدھی نہ ہوئی اور تیزی سے گہرائی کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے آنے لگی عمران کی نظریں دوربین سے لگی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اس نے قلابازیاں کھاتی ہوئی جیپ کو چیک کر لیا تھا وہ خالی تھی جیپ کے اوپر ہی کرانتی بھی اڑتی ہوئی نیچے آ رہی تھی اور پھر جیپ وادی کے قریب ایک چٹان سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرائی اور الٹ کر نیچے گری اور دوسرے لمحے ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور جیپ کو آگ لگ گئی۔ اب جیپ آگ کے گولے میں تبدیل ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی

سنگرام بے اختیار خوشی سے ناچنے لگا وہ بد شکل عورت سنگرام کے قریب آنے کی بجائے جیپ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگ کے آلاؤ میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی سنگرام اسے اس طرح آگ میں گھستے دیکھ کر ناچنا بھول گیا دوسرے لمحے کرانتی تیزی سے باہر نکلی۔

”وہ نہیں مرے۔ وہ بچ گئے ہیں“۔۔۔۔ کرانتی نے باہر نکلتے ہی انتہائی کریہہ آواز میں چیختے ہوئے کہا اسی لمحے ماحول مشین گن کی تیز فائرنگ سے گونج اٹھا اور عمران نے اس چٹان کے پیچھے سے شعلوں کی قطار کو کرانتی کی طرف بڑھتے دیکھا جس کے پیچھے جوزف چھپا ہوا تھا گولیاں بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کرانتی کے چہرے پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی کرانتی کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اچھلی اور پھر یکلخت ایک دھماکے سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی اس کا جسم تیزی سے عجیب و غریب ہیئت میں تبدیل ہو تا گیا جیسے وہ مٹی سے بنا ہوا مجسمہ ہو۔

”کرانتی۔ کرانتی۔ یہ کیا ہوا“۔۔۔۔ سنگرام نے پاگلوں کے سے انداز میں کرانتی کی طرف دوڑتے ہوئے کہا وہ دوڑتے ہوئے اس چٹان کی طرف بھی مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا جدھر سے جوزف نے فائرنگ کی تھی لیکن جوزف چٹان کی اوٹ میں تھا اس لئے وہ اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ اسی طرح دوڑتا ہوا کرانتی کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا تمہیں۔ تم تو ختم ہو گئی ہو۔ یہ کیسے ہوا اور کس

نے کیا"۔۔۔۔ سنگرام نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے تو وچن دیا تھا سنگرام کہ تم ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنو گے پھر"۔۔۔۔ عمران نے چٹان کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا تو سنگرام بے اختیار عمران کی طرف مڑا اسی لمحے جوزف اور صالحہ بھی چٹانوں کی اوٹ سے باہر آ گئے سنگرام کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"تم۔ تم زندہ ہو۔ تم جیپ میں نہیں تھے۔ یہ۔ یہ کرانتی بھی ختم ہو گئی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ سنگرام نے رک رک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا وہ حیرت اور خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا اسی لمحے جوزف بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس نے سنگرام کو اٹھا کر اوندھے منہ کر کے زمین پر لٹا دیا اور اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ان کی گردن کے پیچھے کر دیئے۔

"باس۔ باس۔ اس کے ہاتھوں کو بیلٹ سے باندھ دو۔ پھر اس کی کوئی کالی طاقت اس کا ساتھ نہ دے گی"۔۔۔۔ جوزف نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بیلٹ کھولی اور آگے بڑھ کر اس نے بیلٹ کی مدد سے سنگرام کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر باندھ دیئے اور جوزف پیچھے ہٹ گیا۔

"اب یہ اپنی کسی کالی طاقت کو نہ بلا سکے گا اور نہ کوئی کالی طاقت اس کی مدد کر سکے گی"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"تم نے پہلے بتانا تھا۔ سب کے ساتھ یہی کچھ کرتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ مجھے پہلے معلوم ہی نہ تھا کہ یہ توسیری کا آقا ہے۔ وچ ڈاکٹر توشانی توسیری والوں کے ساتھ یہی سلوک کرتا تھا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف نے سنگرام کو سیدھا کیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سنگرام کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"جوانا آ رہا ہے"۔۔۔۔ اسی لمحے صالحہ نے کہا تو عمران نے مڑ کر دیکھا تو جوانا چٹانیں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا آ رہا تھا کرانتی کا رنگ واقعی سیاہ رنگ کی مٹی کے مجسمے میں تبدیل ہو چکا تھا اس سیاہ رنگ کی مٹی میں واقعی سرمئی رنگ بھی جھلک رہا تھا چند لمحوں بعد سنگرام کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو جوزف نے اسے بندھے ہوئے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر دیا تم نے۔ یہ کیا کیا ہے"۔۔۔۔ سنگرام نے اپنے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب تم بلا کر دکھاؤ اپنی طاقتوں کو"۔۔۔۔ جوزف نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا ہے میرے ہاتھ کھولو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ تمہارے خلاف کچھ نہیں کروں گا"۔۔۔۔ سنگرام نے کہا۔

"اب تمہارے ہاتھ موت کے فرشتے ہی کھولیں گے تم نے اپنا وچن پورا نہیں کیا اس کے باوجود تم زندہ ہو اس کا مطلب ہے کہ تمہاری یہ کالی دیوی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ وچن تو میں نے ویسے ہی دے دیا تھا ہمارے دھرم میں وچن کی کوئی اہمیت نہیں ہے ہمیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم جتنا جھوٹ بول سکتے ہیں بولیں۔ لیکن اب میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔ یہ تو کرانتی مجھے یہاں لے آئی تھی تم نے کرانتی کو ختم کر دیا کیسے ختم کر دیا۔ یہ تو شیطان کی بڑی طاقتور شکتی تھی"۔۔۔۔ سنگرام نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ گندی چیزیں ناقابل تسخیر ہوتیں تو اس دنیا کا نظام نہ بگڑ جاتا۔ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

"مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو"۔۔۔۔ سنگرام نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا عمران نے دوسرا فائر کیا اور سنگرام کے حلق سے ایک بار چیخ نکلی اور پھر اس کا

جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا وہ ختم ہو چکا تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سائلنسر لگا مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا۔

"میں بیلٹ کھول لوں"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"نہیں۔ رہنے دو اب یہ بیلٹ ناپاک ہو چکی ہے سنگرام کا گندہ خون اس پر لگ گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف رک گیا۔ اسی لمحے جوانا بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ مر گئے دونوں۔ یہ کیسی لاش ہے مٹی کی بنی ہوئی ہے"۔ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ واقعی تو سیری تھی۔ بہرحال اب صحیح معنوں میں مشن مکمل ہوا ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہیں چھلانگ لگاتے ہوئے کوئی چوٹ تو نہیں آئی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس بدشکل بڑھیا کو ہوا میں اڑ کر جیپ کی طرف آتے دیکھا تو اسی لمحے میں نے محسوس کیا کہ جیپ کے بریک بھی فیل ہو چکے ہیں۔ اسٹیرنگ بھی جام ہو گیا ہے اور انجن بھی بند ہو گیا ہے تو میں نے چھلانگ لگا دی اور خوش قسمتی سے میں دو چٹانوں کے درمیان جا گرا اور اس طرح لڑھکنے سے بچ گیا جیپ پہلے ہی مڑ چکی تھی اور یہ بدشکل بڑھیا بھی جیپ کے ساتھ ہی مڑ گئی جب دھماکے کی آواز سنائی دی تو میں اٹھا اور پھر نیچے اترنے لگ گیا"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ ختم کیسے ہوئے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو عمران نے اسے اپنے

جوزف اور صالحہ کے نیچے اترنے سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"پہلے میں جوزف کی باتوں پر دل ہی دل میں ہنستا تھا ماسٹر۔ لیکن آپ جس طرح جوزف کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں اس طرح اب مجھے بھی یقین آ جاتا ہے ویسے ایکریمیا میں رہتے ہوئے کبھی میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس دنیا میں ایسے ایسے واقعات بھی ممکن ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو بڑے معمولی واقعات ہیں جوانا۔ نجانے اس دنیا میں کیسے کیسے نظام کام کر رہے ہیں جن کا شاید انسان کو کبھی علم ہی نہ ہو سکے بہرحال اب ہمیں پیدل چل کر چانگ پہنچنا پڑے گا اور راستہ بعید طویل ہے اس لئے اب چلو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر وہ آگے بڑھتے چلے گئے کچھ دور جا کر انہوں نے اوپر جانے کا آسان راستہ دیکھ لیا تو وہ ادھر بڑھ گئے اور پھر وہ اوپر چڑھتے چلے گئے۔

"مبارک باد عمران صاحب"۔۔۔۔ اچانک سڑک پر سے آواز سنائی دی اور عمران اچھل کر سڑک پر چڑھا تو سامنے صوفی عفاف کو کھڑے دیکھ کر حیران رہ گیا وہاں ایک جیپ بھی موجود تھی اور صوفی عفاف جیپ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا صوفی عفاف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ اور یہاں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کے اس آخری معرکے کی اطلاع مل گئی تھی یہ آپ کے لئے سب سے سخت معرکہ تھا جو آپ کے ساتھی جوزف کی وجہ سے مکمل ہوا ہے اگر جوزف اپنی خاص صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو بروقت آگاہ نہ کر دیتا تو آپ اس بار کرانتی جیسی چالاک اور عیار کالی طاقت کے جال میں پھنس چکے تھے بہرحال سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے وہی اپنے بندوں پر مہربان ہے آیئے جیپ میں بیٹھیے"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا عمران نے صالحہ کو سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود وہ جوزف اور جوانا کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"آپ سب کچھ یہاں دیکھتے رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تو ابھی چند لمحے پہلے پہنچا ہوں لیکن یہاں پہنچتے ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ آپ کامیاب رہے ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے جیپ لے کر آنے کا تو یہ مطلب تھا کہ آپ کو معلوم تھا کہ ہماری جیپ تباہ ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ تو مجھے بتا دیا گیا تھا اصل مسئلہ تو آپ کے بچ نکلنے اور ان سفلی دنیا کے نمائندوں کا خاتمہ تھا"۔۔۔۔ صفوی عفاف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اس کام میں واقعی جوزف نے ہماری مدد کی ہے"۔۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سب ساتھی واقعی اپنی اپنی جگہ قابل داد ہیں۔ صالحہ نے بی بی کی ہدایات کی اس طرح تعمیل کی کہ آپ بڑے دشمنوں کے خاتمے میں کامیاب ہو گئے جوانا نے اس کرانتی جیسی چالاک طاقت کو آخری لمحے تک یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ جیب خالی ہے ورنہ وہ نیچے ہی نہ اترتی اور غائب ہو جاتی اور جوزف تو بہرحال اس آخری معرکے کا ہیرو ہے"۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"اور میں صرف شائل باجہ ہوں۔ کیوں"۔۔۔ عمران نے روٹھے ہوئے سے لہجے میں کہا تو صوفی عفاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"شائل باجہ کیا ہوتا ہے۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ صوفی عفاف نے ہنسنے کے بعد خود ہی پوچھا۔

"تو پھر آپ ہنسے کیوں تھے"۔۔۔ عمران نے کہا تو صوفی عفاف ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ظاہر ہے آپ کی بات کا جو بھی مطلب ہو گا وہ ضرور ایک اچھا مذاق ہو گا اس لئے میں نے ہنسنا مناسب سمجھا"۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا تو اس بار عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے شائل باجہ کے بارے میں نہیں بتایا"۔۔۔ صوفی عفاف نے کہا۔

"بینڈ کے ساتھ جو سب سے بڑا باجہ ہوتا ہے اسے شائل باجہ کہا

جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اسے مسلسل بجایا نہیں جا سکتا اس لئے باقی بینڈ تو دھن بجاتا رہتا ہے جبکہ شائل باجہ والا کبھی کبھار پھونک مار دیتا ہے جس سے ذرا سی آواز نکلتی ہے اور بس۔ اس طرح وہ بینڈ کے ساتھ شامل تو ہوتا ہے لیکن کام نہیں کرتا اس لئے ایسے آدمی کو جو ساتھ تو ہو لیکن کام سب سے کم کرے جبکہ بظاہر وہ سب سے بڑا لگتا ہو اسے شائل باجہ کہا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صوفی عفاف اس بار کافی دیر تک ہنستے رہے۔ ان کے ساتھ صالحہ بھی ہنس رہی تھی۔

"صوفی صاحب۔ یہ سفلی دنیا بہرحال ختم تو نہیں ہو سکتی اس لئے جس طرح زہالا اور راتھے کی موت کے بعد سنگرام اور پھر کرانتی سامنے آئے ہیں کیا اور لوگ تو نہیں آئیں گے"۔۔۔ عمران نے چند لمحوں بعد انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ سفلی دنیا کی بھی کچھ حدود ہوتی ہے ان کے ہاں بھی انتقام کے لئے صرف ایک حملہ کیا جا سکتا ہے اور انہوں نے کرانتی کی صورت میں آپ پر انتہائی بھرپور حملہ کیا تھا لیکن ان کا یہ حملہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناکام رہا۔ اس لئے اب یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے چونکہ کافرستان کا وہ کرنل سورگ جو اس سارے سلسلے کی بنیاد تھا وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب اس سفلی دنیا کو آپ کے خلاف یا پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف استعمال نہیں کیا جا سکتا"۔ صوفی عفاف نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا واقعی بیحد کرم ہے اس نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ ہم ان خوفناک حربوں کا مقابلہ کر سکے ہیں"---- عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کا انتخاب کیوں کیا گیا تھا اس آخری معرکے کو ہی لے لیجئے اس میں صرف علوی دنیا سے تعلق رکھنے والے کامیاب نہ ہو سکتے۔ اس میں آپ کے تجربے اور مہارت نے بھی کام دکھایا ہے"---- صوفی عفاف نے کہا۔

"ہاں۔ اس کرانتی کو درمیان سے نکال دیا جائے تو یہ واقعی ہماری اپنی لائن کا مشن تھا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس بات پر خوشی ہے کہ اس سلسلے کی وجہ سے میری آپ جیسے عظیم انسانوں سے ملاقات ہو گئی ہے ورنہ کہاں ہم جیسے بوریا نشین اور کہاں آپ جیسے پرنس صاحبان"---- صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس صاحبان"---- عمران نے چونک کر کہا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"جی ہاں۔ آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں۔ جوزف پرنس آف افریقہ۔ جوانا پرنس آف ایکریمیا اور مس صالحہ پرنسز آف پاکیشیا"۔ صوفی عفاف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑے

"اور آپ ہیں پرنس آف پارسائی"---- عمران نے جواب دیا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ پرنس آف پارسائی آپ نے خوب کہا ہے"---- صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف پارسائی کا کیا مطلب ہوا"---- صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ڈبل پرنس"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈبل پرنس۔ کیا مطلب"---- صالحہ اور بھی حیران ہو گئی۔

"پرنس کے پہلے بھی "پ" آتی ہے اور پارسائی کے پہلے بھی "پ" اس لئے پرنس آف پارسائی کا مطلب ہوا ڈبل پرنس۔ اور عفاف عربی کا لفظ ہے جس کے معنی پارسائی۔ پرہیزگاری ہوتا ہے"---- عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے یہ نام واقعی میرے لئے نیا ہے "عفاف" میں نے پہلے کبھی یہ نام نہیں سنا تھا"---- صالحہ نے کہا۔

"اگر تمہیں پسند آ گیا ہے تو تم رکھ لو۔ مرد کے لئے عفاف اور عورت کے لئے عفیفہ اور عفیفہ اور صالحہ دونوں ہم معنی ہیں۔ یعنی پارسا عورت"---- عمران نے کہا اور صوفی عفاف کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی ہنس پڑی۔

"ویسے عفیفہ سے صالحہ زیادہ خوبصورت نام ہے"---- صوفی عفاف نے کہا۔

"میں آپ کی تائید نہیں کر سکتا۔ ورنہ میرا ساتھی صفدر ناراض ہو

جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار آنکھیں نکالیں۔
"صفدر۔ وہ کون صاحب ہیں"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہمارا ساتھی ہے۔ دونوں کے نام "ایس" سے شروع ہوتے ہیں اس لئے ہم انہیں ڈبل ایس کہتے ہیں۔ ویسے آپ کے نام کا پہلا لفظ صوفی بھی "ایس" سے شروع ہوتا ہے اس لئے آپ تو مس صالحہ کو خوبصورت کہہ سکتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صوفی عفاف بے اختیار ہنس پڑے۔
"مس صالحہ واقعی خوبصورت ہیں۔ میری بہن صفیہ جو آج سے چار سال پہلے سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے وفات پا گئی تھی بالکل ان کی طرح تھی اس لئے انہیں دیکھ کر مجھے صفیہ یاد آ جاتی ہے۔ یہ میری چھوٹی بہن ہیں اس لئے میں انہیں خوبصورت کہہ سکتا ہوں۔ کیوں مس صالحہ"۔۔۔۔ صوفی عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ جیسے بھائی پر بہن کو ہمیشہ فخر ہوتا ہے صوفی بھائی"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ آپ نے صوفی بھائی کہہ کر میرا دل ٹھنڈا کر دیا ہے۔ صفیہ کی موت کے بعد یہ الفاظ سننے کے لئے میرا دل ترس گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا"۔ صوفی عفاف نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ مسرت سے تمتما اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول

پرنس کاچان

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

- پرنس کاچان۔۔ ایک نیا دلچسپ اور منفرد کردار۔۔؟
- پرنس کاچان۔۔ جس کا سیکرٹری علی عمران تھا۔ لیکن پرنس کاچان نے اس کا نام "ڈم ڈم" رکھ دیا تھا۔ انتہائی دلچسپ چویشن۔
- پرنسز دانا۔۔ پالینڈ کی پرنسز دانا جو نوادرات حاصل کرنے کے لئے قتل عام کرانے سے بھی دریغ نہ کرتی تھی۔
- وہ لمحہ۔ جب پرنسز دانا اور پرنس کاچان ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے اور قہقہوں کا طوفان برپا ہو گیا۔
- پرنسز دانا جسے گرفتار کرنے کے لئے سر عبدالرحمٰن بذات خود گئے تھے لیکن۔۔ انتہائی دلچسپ چویشن۔
- سر عبدالرحمٰن۔۔ جو عمران کو گولی مارنے کے لئے اس کے فلیٹ پر آ رہے تھے اور عمران کو اپنی جان بچانے کے لئے اماں بی کی پناہ ڈھونڈھنی پڑی۔ کیا عمران بچ گیا۔ یا۔۔؟
- سوپر فیاض۔۔ جو سر عبدالرحمٰن کے غیظ و غضب سے بچنے کے لئے باتھ روم میں چھپ گیا جبکہ سلیمان اپنے گاؤں فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ سر عبدالرحمٰن کیوں اس قدر غضبناک ہوئے۔
- وہ لمحہ جب عمران کو سر عبدالرحمٰن کے غیظ و غضب سے بچانے کے لئے سر سلطان کو خود سر عبدالرحمٰن کو کوٹھی پر پہنچنا پڑا اور عمران کی اماں بی کی بھی

ایک نہ سنی گئی۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔

○ وہ لمحہ جب پرنسز وانتا نے پرنس کاچان اور اس کے سیکرٹری ڈم ڈم کو بے عزت کر کے اپنی رہائش گاہ سے نکلوا دیا اور سیکرٹری ڈم ڈم نے پرنس کاچان کی توہین کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا۔۔ کیا واقعی۔

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کی مدد سے سر عبدالرحمٰن نے آخر کار پرنسز وانتا کو گرفتار کر لیا لیکن پرنسز کی گرفتاری کے بعد سر عبدالرحمٰن نے پرنس کاچان اور اس کے سیکرٹری ڈم ڈم کی گرفتاری کا بھی حکم دے دیا۔ کیا پرنس کاچان اور اس کا سیکرٹری گرفتار ہو گئے یا۔۔؟

○ وہ لمحہ جب سر عبدالرحمٰن نے پرنس کاچان کو پرنس تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن جب پرنس کاچان نے اپنی سرکاری حیثیت ظاہر کر دی تو سر عبدالرحمٰن حیرت سے بت بن کر رہ گئے۔۔؟

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کو سر عبدالرحمٰن کے پیر پکڑنے پڑے اور عمران نے جو اس کا سیکرٹری تھا خوف کے مارے دوڑ لگا دی۔

○ پرنس کاچان در حقیقت کون تھا۔۔ انتہائی دلچسپ کردار۔۔ مزاح اور دلچسپی سے بھرپور ایک ایسا ناول جس کی ہر سطر قہقہوں سے بھرپور ہے۔

مزاح سے بھرپور سینکڑوں ہزاروں انتہائی دلچسپ سچویشنز۔ ایک ایسا ناول جس میں عمران بڑے طویل عرصے کے بعد اپنی پرانی فارم میں نظر آتا ہے۔

-☆- انتہائی دلچسپ یادگار اور منفرد ناول -☆-

================================

یوسف برادرز۔پاک گیٹ' ملتان

================================

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز میں لکھا گیا انتہائی دلچسپ ناول

زاراک

مصنف مظہر کلیم ایم اے

زاراک ۔ رُوسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی کا سربراہ ۔ جو منفرد خصوصیات اور کردار کا مالک تھا ـــــ دلچسپ اور حیرت انگیز کردار۔

زاراک ۔ جس کا مشن دانش منزل سے ایک فائل کا حصول تھا اور جب وہ مشن کے لئے پاکیشیا پہنچا تو عمران اور بلیک زیرو دانش منزل چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ۔ کیوں ؟

زاراک ۔ جس نے دانش منزل کے حفاظتی نظام کو تہہ و بالا کر کے دانش منزل میں تباہی مچا دی ـــــ حیرت انگیز سچویشن ۔

زاراک ۔ جس کا دعویٰ تھا کہ عمران سمیت پوری دنیا میں اس کے مقابلے کا مارشل آرٹ میں کوئی اور ماہر نہیں ہے ۔ کیا اس کا دعویٰ درست تھا ؟

زاراک ۔ جس سے عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے مارشل آرٹ کا چیلنج مقابلہ لڑا اور مارشل آرٹ کا یہ خوفناک مقابلہ صرف چند لمحوں میں ختم ہو گیا ۔ کیوں ؟

زاراک ۔ جس سے مقابلے کے بعد عمران کو خود دانش منزل سے فائل لا کر اس کے حوالے کرنی پڑی ۔ کیوں ؟

زاراک ۔ جو آخر کار اپنے مشن میں کامیاب رہا اور اس کی کامیابی میں عمران نے اس کی بھرپور مدد کی ۔ کیا عمران پاکیشیا سے غداری پر تل گیا تھا ؟

انتہائی حیرت انگیز ۔ انتہائی سنسنی خیز، خوفناک اور جان لیوا ایکشن ۔ تباہ کن سسپنس ۔ ناقابل فراموش جاسوسی ادب پارہ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک ہنگامہ خیز انتہائی دلچسپ ناول

ساسک سنٹر

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

ساسک سنٹر ۔۔۔ بہادرستان میں واقع ایکریمیا کا ایک ایسا سنٹر جہاں سے پاکیشیا کے دفاعی راز حاصل کئے جاتے تھے ۔

ساسک سنٹر ۔۔۔ ایک ایسا سنٹر جو پاکیشیا کے خلاف کام کر رہا تھا لیکن بہادرستان حکومت بھی اس کے وجود سے لاعلم تھی ۔۔۔ کیوں ۔۔۔؟

ساسک سنٹر ۔۔۔ جہاں سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اغوا کر کے لے جایا گیا اور پھر فیاض نے اپنی جان بچانے کے لئے عمران سے رابطہ کیا مگر ۔۔۔ کیا عمران نے فیاض کی کوئی مدد کی یا ۔۔۔؟

ساسک سنٹر ۔۔۔ جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا نے اپنے سب سے تربیت یافتہ اور خطرناک ریڈ ایجنٹس بہادرستان بھجوا دیئے ۔

ریڈ ایجنٹس ۔۔۔ جنہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اپنے جال میں جکڑ لیا جیسے عمران اور اس کے ساتھی ان کے مقابل انتہائی اناڑی ہوں ۔۔۔ کیا واقعی ایسا ہی تھا ۔۔۔؟

- وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران اور اس کے ساتھی ریڈ ایجنٹس کے مقابل مکمل طور پر بے بس ہو گئے ۔۔۔ مگر کیپٹن شکیل نے انتہائی ذہانت سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کا ایک راستہ تلاش کر لیا ۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس پر عمل کرتا، موت عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھپٹ پڑی ۔

ساسک سنٹر ۔۔۔ جس کی تباہی ایکریمیا کے سائنسدانوں کو خود اپنے ہاتھوں کرنا پڑی ۔۔۔ کیوں ۔۔۔؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن ۔

ساسک سنٹر ۔۔۔ جسے عمران نے صرف ایک نفسیاتی داؤ کھیل کر ایکریمیا کے اپنے ہاتھوں تباہ کرا دیا ۔۔۔ کیا ایسا ممکن بھی ہے ۔۔۔؟

- وہ لمحہ ۔۔۔ جب جولیا نے عمران کا فیصلہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پھر تنویر نے جولیا کا حکم مانتے ہوئے فائرنگ کر دی لیکن ۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز واقعات ۔

لمحہ بہ لمحہ بدلتی ہوئی انتہائی دلچسپ کہانی ۔

ہنگامہ خیز ایکشن اور بے پناہ سسپنس

ایک منفرد اور دلچسپ انداز میں لکھا گیا یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی

ریڈ ڈاٹ ——— مکمل	سپر مائینڈ ایجنٹ
اوگاساشن ——— مکمل	برائٹ سٹون ———
لاسٹ فائٹ ——— اول	زاراک ———
لاسٹ فائٹ ——— دوم	زیرو لاسٹری ———
فلاسٹر پروجیکٹ ——— اول	زیرو لاسٹری ———
فلاسٹر پروجیکٹ ——— دوم	ٹیکساٹ ———
کروشو ——— مکمل	ٹیکساٹ ———
ٹاپ پرائز ——— مکمل	جم مائنٹ ———
ہارڈ مشن ——— اول	لانگ فائٹ ———
ہارڈ مشن ——— دوم	لانگ فائٹ ———
بالو وال ——— اول	بگ باس ———
بالو وال ——— دوم	بگ باس ———
سار تو مشن ——— اول	لوگانو - اول
سار تو مشن - دوم	لاسٹ راونڈ
سپر مائینڈ ایجنٹ ——— اول	شالی دنیا ———

یوسف برادرز پاک گیٹ